

صحیح

مسند

امام شریف حسین علیہ السلام

۴۲۲ احادیث نبوی کا شرح پر قرآن و ایمانی فوز و خیر

تعداد: علامہ محمد تقی عثمانی

ناشر: محمد ابراہیم صاحب دہلوی



۴۲۲ احادیث نبوی کا مجموعہ پروردگار ایمان و فوز و خیر

صحیح

مشرقی

مجمع تہذیب و تاریخ

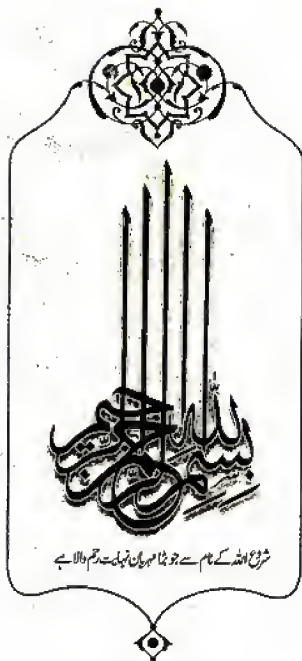
جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حرفے ناشر

﴿الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی آله واصحابه اجمعین﴾

محترم قارئین!

حدیث رسولؐ اور اس کے علوم کے ساتھ اعتقاد اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور نعمتوں میں سے ہے۔ یہ مشغولیت اللہ تعالیٰ محض اپنے اُن بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ جن پر اس کی خاص رحمت اور نظر کرم ہوتی ہے۔

الحمد للہ یہ اعزاز والدہ گرامی (بشیر احمد نعمانی) کو نعمانی کتب خانہ کے قیام کے فوراً بعد ہی حاصل ہوا کہ علوم حدیث رسولؐ میں صحاح ستہ کی کتب کے تراجم اور ان کی اردو زبان میں شروحات کی وسیع پیمانے پر اشاعت کرنے کی پاکستان میں ابتداء ہمارے ادارہ نے کی اور عوام الناس اُردو پڑھے لکھے لوگ اور علوم جدیدہ کے حامل علماء و طلباء ہر ایک کو حدیث اور علوم حدیث کی تحقیق و تدویر کرنے کا موقع ملا۔

ان تراجم میں علامہ وحید الزماں کا نام ان خوش قسمت لوگوں کی فہرست میں شامل ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ کے ارشادات اور فرمودات سے اظہار رحمت کرتے ہوئے علم حدیث کے میدان میں نمایاں خدمات سر انجام دیں آج تک ہونے والے دیگر تراجم میں انہی سے بکثرت استفادہ کیا جا رہا ہے۔

”نعمانی کتب خانہ“ کے شائع کردہ ان تراجم احادیث کی اشاعت کے لیے اُس دور کے تقاضوں کے مطابق دُور دراز علاقوں سے کتبہ مشن خطاط حضرات کی خدمات سے استفادہ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ تراجم صحاح ستہ میں ہمارے ادارہ کے شائع شدہ نسخے کم و بیش گذشتہ پچاس برس سے تاحال بیشتر دینی و علمی لائبریریوں کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

علمی و تحقیقی میدان میں کمپیوٹر کی آمد سے جو انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کی روشنی میں ہم (مسلم شریف مع مختصر شرح النووی) موجودہ ایڈیشن بنی کمپیوٹرنگ اور جدت کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں موجودہ ایڈیشن کو درج ذیل طباعتی خوبیوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جس سے امید کی جاسکتی ہے کہ ”مسلم شریف“ کا موجودہ ایڈیشن مارکیٹ میں موجود دیگر اُردو نسخوں میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

تمام احادیث کو نئے سرے سے جدید اُردو کمپیوٹر کمپیوٹرنگ سے آراستہ کیا گیا ہے اور اردو کی حدیث کے بعد متین حدیث کا مرکزی حصہ الگ فونٹ (شائل) میں لکھا گیا ہے تاکہ حدیث میں فرمان رسولؐ کا حصہ نمایاں ہو جائے۔

تمام احادیث کی سترے سے سترنگ کی گئی ہے تاکہ قارئین کو دیگر کسی اردو کتاب سے حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس سلسلہ میں جو عالمی معیار کے مطابق ستر رائج ہیں انہی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

اردو زبان میں شائع شدہ دیگر تراجم میں بعض احادیث سترے سے موجود ہی نہ تھیں ان کو عربی کے ساتھ اصل نسخہ سے نقل کروا کر ترجمہ بھی کروایا گیا ہے۔ الحمد للہ اب اس نسخہ میں مکمل احادیث موجود ہیں۔

عربی اعراب کی درستگی کے ساتھ ساتھ بعض جگہوں پر اردو زبان کے پرانے الفاظ کو جدید الفاظ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ بحیثیت ناشر کسی دینی کتاب کی اصل اشاعتی خوبصورتی کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب کوئی قاری کتاب کے نفس مضمون کو آسانی اور خوبصورتی سے پڑھ کر سمجھ لے اور اس پر عمل کرے یہ تمام تبدیلیاں اور کاوشیں اسی سلسلہ میں کی جاتی ہیں۔

اس عظیم الشان کتاب کی کیوزنگ، پروف ریڈنگ، ڈیزائننگ اور نظر ثانی میں ہمیں اپنے نہایت قابل احترام دوست جناب ابو بکر قدوسی صاحب اور ان کے معاونین کا خصوصی تعاون حاصل رہا ہے ہم دل کی گہرائیوں سے ان کے شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی حسہ میں شرکت کرنے والے ہم تمام کارکنان کو دین اور آخرت کی کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ (آمین)

آخر میں ہم اللہ کے حضور نہایت عاجزی و انکساری سے سر بسجود دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم کوشش کو قبول و منظور فرمائے اور ہمیں اور ہمارے والدین کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

آمین یا رب العالمین

محمد ضیاء الحق نعمانی و محمد عثمان ظفر
نعمانی کتب خانہ (لاہور۔ گوبرا نوالہ)



فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد سوم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
			کتاب الزکوۃ
۴۶	ایک سمجھو یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے	۱۳	زکوٰۃ کے مسائل
۵۰	حلال مزدوروں کو بھی صدقہ کرنا چاہیے	۱۳	وقت صباغ اور طیل کی تحقیق
۵۰	دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت	۱۴	ادویہ اور درہم کی تحقیق
۵۱	تختی اور زینل کی مثال	۱۵	عشر اور نصف عشر کا بیان
۵۲	صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے	۱۶	غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں
	خلائق امانت دار اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے	۱۸	صدقہ فطر کا بیان
۵۳	اجازت سے صدقہ دے	۲۰	عید الفطر کا بیان
۵۴	غلام کا پچھلے مال کے خرچ کرنا	۲۱	زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب
۵۶	صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان	۲۸	زکوٰۃ کے تحصیلداروں کے مرضی کرنے کا بیان
۵۷	خرچ کرنے کی فضیلت اور مگن کر رکھنے کی کراہت	۲۸	زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دینے کا بیان
۵۸	تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو تحقیر نہ جاننے کا بیان	۲۹	صدقہ کی ترغیب دینا
۵۸	صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت	۳۲	مال کو گزانا نہ دینے والوں کے بارے میں اور ان کو ڈانٹ
۵۹	خوش حالی اور تنہائی میں صدقہ کرنے کی فضیلت	۳۴	ستادت کی فضیلت کا بیان
۵۹	صدقہ دینا افضل ہے لیکن افضل نہیں	۳۵	اہل وعیال پر خرچ کرنے کا بیان
۶۰	سوال کرنے کی ممانعت		پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھرانوں پر پھر قرابت والوں پر خرچ
۶۲	مسکینوں کو ملنا	۳۶	کرنے کا بیان
۶۲	لوگوں سے سوال کرنے سے کراہت		والدین اور دیگر اقرباء پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں
۶۴	کس شخص کو سوال کرنا جائز ہے	۴۷	میت کے ایصال ثواب کا بیان
۶۵	بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے	۴۱	ہر نیک صدقہ ہے
۶۶	حرص دنیا کی مذمت	۴۳	صدقہ دینے کی ترغیب ملنے اس سے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے
	اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو ادویاں مال کی ہوں تو وہ تیسری	۴۵	پاک کمانی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا پرورش پانا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۰۸	روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے	۶۷	چاہیے گا
۱۱۱	سحری کی فضیلت	۶۸	قناعت کی فضیلت
۱۱۳	روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان	۶۹	دنیا کی کشادگی اور زینت پر مغرور مت ہو
۱۱۴	وصال کی ممانعت	۷۱	کفایت، قناعت کی فضیلت
۱۱۷	روزے کی حالت میں یوسر لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو	۷۱	موقوفہ القلوب اور خوارج کا بیان
۱۲۰	روزے میں جنبی کا اگر کبچہ ہو جائے تو روزہ صحیح ہے	۷۳	ضعیف الاتیان لوگوں کو دینے کا بیان
	روزہ دار پر رمضان میں دن کو بھرا حرام ہے اور کفارہ کے	۷۴	قوی الایمان لوگوں کو کبیر کی تحقیر کا بیان
۱۲۲	واجب ہونے کا بیان	۸۱	خوارج اور ان کی صفات کا ذکر
۱۲۵	رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے	۸۸	خوارج کے قتل پر ابھارنے کے بارے
۱۳۰	رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان	۹۲	باب خوارج کا ساری مخلوق سے بدر ہونے کا بیان
۱۳۲	حاجی اوقات میں عرفہ کے روزہ روزہ نہ رکھے	۹۳	رسول اللہ ﷺ اور آپ کی اولاد
۱۳۳	عاشورے کے روزے کا بیان	۹۳	نبی ہاشمیؑ و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے
۱۳۸	عاشورہ کا روزہ کس دن رکھا جائے	۹۴	آل نبی ﷺ کا صدقہ کو استعمال نہ کرنے کا بیان
۱۳۹	عاشورہ کے دن اگر تیرہ آدمیوں میں کچھ کھا لیا ہو..... الخ	۹۷	مشہور اکرم ﷺ اور آپ کی اولاد پر بدیہ طلال ہے
۱۴۰	یوم الفطر یوم الاشی کی روزہ رکھنا حرام ہے	۹۸	رسول اللہ کا بدیہ قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا
۱۴۱	ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے	۹۹	صدقہ دلانے والے کو عائد ہے کا بیان
۱۴۲	اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت		تحصیل دار زکوٰۃ کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ مال حرام
۱۴۳	آیت و علی الذین یطیعونہ کے منسوخ ہونے کا بیان	۹۹	طلب نہ کرے۔
	ایک رمضان کی قضاء میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہوئے		
۱۴۴	کا بیان	۱۰۰	کتاب الصیام
۱۴۵	ہمت کی طرف سے روزہ رکھنے کا بیان		روزہ کے مسائل
۱۴۸	صائم کو دعوت دی جائے اور وہ افطار کا ارادہ نہ..... الخ	۱۰۱	باب اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں۔ اور اگر
۱۴۸	صائم کو دعوت قبول کر لینی چاہیے		بدلی ہو تو تیس تاریخ پوری کریں
۱۴۹	روزے کی فضیلت	۱۰۲	رمضان کے استقبال کے طور پر ایک یا دو روزے رکھنے کی
۱۵۱	مجاہد کے روزے کی نیت		ممانعت
۱۵۲	نفل روزے کی نیت دن میں بڑا دل سے قیل ہو سکتی ہے	۱۰۶	شہر میں رہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں
۱۵۳	بھولے سے کھائے اور بھرا سے روزہ نہیں ٹوٹتا		کا نہیں آتی
۱۵۳	نبی ﷺ کے نفل روزوں کا بیان	۱۰۷	چاند کے چھوٹنے پر ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو
۱۵۶	صوم دہری کی ممانعت اور صوم داؤد کی فضیلت	۱۰۷	تیس کی گنتی پوری کر دو
			دو مہینے عید کے ہاتھ نہیں ہوتے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۱۱	محرم کی شروط	۱۶۴	ہر ماہ میں تین روزے کی فضیلت
۲۱۳	حائضہ اور نفاس والی کے احرام اور قسمل کا بیان	۱۶۷	شبائین کے روزوں کا بیان
۲۱۳	رسول اللہ ﷺ کے حج کی کیفیت	۱۶۷	محرم کے روزہ کی فضیلت
۲۱۴	احرام کی قسموں کا بیان	۱۶۸	شش عید کے روزوں کی فضیلت
۲۱۶	حج اور عمرہ میں تمتع کے بارے میں	۱۶۹	شب قدر کی فضیلت اور اس کے نصین کا ذکر
۲۱۴	نبی ﷺ کے حج کا بیان		شب قدر کا بیان
۲۱۴	اس بیان میں کمر فعات سارا ہی ضمیر نے کی جگہ ہے		کتاب الاعکاف
	وقوف کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں	۱۷۶	اعکاف کا بیان
۲۶۲	کہ..... لو	۱۷۶	رمضان کے آخری عشرہ میں اعکاف کرنا
	ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو قائل شخص کا احرام ہے وہی	۱۷۸	رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنی چاہیے
۲۶۳	میرا بھی ہے اس کے جائز ہونے کا بیان	۱۷۹	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان
۲۶۷	تمتع کے جائز ہونے کا بیان		کتاب الحج
۲۷۲	متع پر قربانی واجب ہے	۱۸۰	حج کے سانس
۲۷۴	قارن مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے	۱۸۰	محرم کو حالت احرام میں کوئی ایسا پہننا چاہیے
۲۷۵	حاجی بوقت احرام احرام کھول سکتا ہے	۱۸۵	میقات حج کا بیان
۲۷۸	افراد اور قرائن کا بیان	۱۸۷	لیکھ کا بیان
۲۷۹	طواف قدم اور سعی متعجب ہے	۱۸۸	رسول اللہ ﷺ کے حج کی کیفیت
	معتق کا احرام سعی کے قبل اور حاجی اور قارن کا طواف افاغہ سے	۱۹۰	اہل مدینہ ذی اقلید سے احرام باندھیں
۲۸۰	قل نہیں کہتا		جب اونٹ مکہ کی طرف متوجہ ہو کر اٹھے اس وقت احرام باندھنے
۲۸۵	حج تمتع کے بارے میں	۱۹۰	کا بیان
۲۸۶	حج کے میمنوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان	۱۹۲	ذوالحجہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان
۲۸۸	قربانی کی کوکان چرنے اور اس کے گلے میں بارڈا لٹے کا بیان	۱۹۲	احرام کے قبل بدن میں خوشبو لگانا جائز ہے
۲۸۹	احلال کے بارہ میں ابن عباسؓ کے قول کا بیان	۱۹۶	محرم کے لئے جنگی شکار کی حرمت
۲۹۰	معتق اپنے بال کتر بھی سکتا ہے نوٹ نا واجب نہیں	۲۰۱	عل و حرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے
۲۹۱	حج میں تمتع اور قرائن جائز ہے	۲۰۲	غذہ کی وجہ سے محرم مرندا سکتا ہے
۲۹۲	نبی اکرم ﷺ کے احرام اور ہدی کے بارے میں	۲۰۷	محرم کے لئے بچھے لگانے کا جائز
۲۹۳	نبی ﷺ کے عمرہ اور ان کے اوقات کا بیان	۲۰۷	محرم کو آنکھوں کا علاج کرنا جائز ہے
۲۹۵	رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت	۲۰۹	محرم کے لئے بدن اور سر و ہاتھ روانہ
۲۹۶	مکہ میں داخل بلند راستہ سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے	۲۰۹	محرم سر جاتے تو کیا کریں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	قربانی میں شریک ہونا جائز ہے	۲۹۷	بی بی طہی میں رات کو رہنا اور نہا کر نہ کو مکہ میں جانا مستحب ہے
۳۳۸	ادب کو بندھا کر اگر کسی کو کرنا مستحب ہے	۲۹۸	حج کے طواف کوئی میں دل مستحب ہے
۳۳۸	قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے	۳۰۱	طواف میں دو بیانی رکٹوں کے استلام کے مستحب ہونے کا بیان
۳۴۰	قربانی کے ادب پر بروقت ضرورت سوار ہونا جائز ہے	۳۰۲	طواف میں دونوں رکٹن بیانی کا چھونا مستحب ہے
۳۴۲	جب قربانی کا جانور راہ میں چلے نہ تو کیا کرے	۳۰۳	طواف میں خبر اسود کو سودینا مستحب ہے
۳۴۳	طواف و داغ کا بیان.....	۳۰۴	سوار پر طواف کرنا جائز ہے
۳۴۵	خانہ کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے	۳۰۴	اور خبر اسود کو پھڑی سے چوسنا ہے
۳۴۹	کعبہ کو ذکر نہ کرنے کا بیان	۳۰۶	مقام مردی سعی حج کا رکٹن ہے
۳۵۲	کعبہ کی دیوار اور دروازے کا بیان	۳۰۹	سعی دو بار نہیں ہوتی
۳۵۵	پڑھنے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان	۳۱۰	حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک بلیک پکارے جائے
۳۵۶	بچے کا حج درست ہے اور اس کو حج کرانے والی کو ثواب ہے	۳۱۲	بلیک اور تکبیر کہتے کا بیان جب سعی سے عرفات کو جائے غزد کے دن
۳۵۷	حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے	۳۱۲	عرفات سے مزدلفہ لوٹنے اور اس رات مغرب و عشاء جمع کر کے
۳۵۸	عورت حج وغیرہ میں بغیر حرم کے سفر نہ کرے	۳۱۳	پڑھنے کا بیان
۳۶۲	مسافر حج کو ساری پر سوار ہو کر دو چاندھنا (ڈاکر کرنا) مستحب ہے	۳۱۷	بہت ساری سے سعی کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو
۳۶۳	مسافر حج وغیرہ سے واپس آ کر کیا چاہئے	۳۱۷	ضمیموں کو اور عمدتوں کو مزدلفہ سے ساری سے روانہ کرنا مستحب ہے
۳۶۴	بطحائے ذی الحلیہ میں اترنے وغیرہ کا بیان	۳۲۱	جمرہ عقبہ کی کنگریاں مارنے کا بیان
۳۶۵	مشترک بیت اللہ میں حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان	۳۲۲	نحر کے دن رمی جمار کا حکم
۳۶۶	عرفہ کے دن کی فضیلت	۳۲۴	کنکریاں مڑے برابر ہونی چاہئیں
۳۶۷	حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان	۳۲۴	رمی کے لئے کوئی نواست مستحب ہے
۳۶۸	حاجیوں کے اترنے کا مکہ میں اور اس کے گھروں کے دارت ہونے کا بیان	۳۲۴	کنکریوں کی تعداد
۳۶۸	مجاہد کا مکہ میں رہنے کا بیان	۳۲۵	سر منڈانا افضل ہے کٹوانا جائز ہے
۳۶۹	مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا	۳۲۷	نحر کے دن پیلے رمی کرے پھر باقی کام
۳۷۳	مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت بھٹیاں ٹھکانا منع ہے	۳۲۸	رمی سے پہلے ذبح جائز ہے
۳۷۳	مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا حرام ہے	۳۳۱	طواف اذیہ نحر کے دن بجالا مستحب ہے
۳۷۵	مدینہ کی فضیلت اور نبی ﷺ کی دعا اور اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے حرم کی حدوں کا بیان	۳۳۲	کوچ کے دن محصب میں اترنا مستحب ہے
۳۷۵		۳۳۳	ایام شریف میں سعی میں رات گزارنا واجب ہے
		۳۳۵	حج میں پانی پلانے کی فضیلت
		۳۳۵	قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب صدقہ کر دو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۰	جناب رسول اللہ ﷺ کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے	۳۸۲	مدینہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں کی شدت و محنت پر سہر کر نے کا بیان
۳۹۱	قبر مبارک اور منبر کے درمیان کی اور موضع منبر کی فضیلت کا بیان	۳۸۶	طاحون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا محفوظ رہنا
۳۹۱	احمدیہ ہاؤس کی فضیلت	۳۸۷	مدینہ کا طایفہ اور طیبہ نام ہونا اور برائی چیزوں کو اپنے سے دور کرنا
۳۹۲	مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت	۳۸۸	اہل مدینہ سے برائی کرنا منع ہے اور جو ایسا کرے گا خدا اس کو سزا دے گا
۳۹۳	تین مسجدوں کی فضیلت	۳۸۹	لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا جب شہر فتح ہو جائیں
۳۹۵	اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے		
۳۹۵	مسجد قبا کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کا ذکر		





کِتَابُ الزَّكَاةِ
زکوٰۃ کے مسائل

ذکوۃ فلت میں بڑھنے کو پاک کرنے کو کہتے ہیں اور ذکوۃ شرعی سے چونکہ مال کی حرمت اور برکت ہوتی ہے اور دینے والا اس کا گناہوں سے اور ذلت، ننگی سے پاک ہو جاتا ہے اس لیے اس کو ذکوۃ کہا۔ اور بعض لوگوں نے کہا اس کا اجر بہت ہے اس لیے ذکوۃ کا ہر ایک بعضوں نے کہا ذکوۃ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے۔ یعنی گناہ دیتی ہے اس کے سچے ایمان کی جیسے ان غنیمت نے فرمایا اللہ ذلک بُرْهَانٌ لِّعِدَّتِهِ عَدُوٌّ لِّاِیْمَانٍ کی دلیل ہے۔ اور قاضی غیاث نے نقل کیا ماریٹی سے کہ ذکوۃ شرع میں مومنات کے لیے ہے اور مومنات جنہیں ہوتی مگر بڑھتے ہوئے مال میں۔ اسی لیے مالِ نصاب میں جو غنی، یعنی بڑھنے والا ہو جیسے انقدر کھیتی اور چارے ہیں ذکوۃ واجب ہوتی ہے اور اس قسم کے مال میں بالاجماع ذکوۃ واجب ہے اور اس کے سوالو مالوں میں اختلاف ہے جسے عرض وغیرہ میں یعنی سامانِ خانگی وغیرہ میں۔

۲۲۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُونَ خُمْسٍ دَرْدِمٌ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُونَ خُمْسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ)).

۲۲۶۳- ابوسعید خدری نے نبی سے روایت کیا کہ فرمایا پانچ نوکروں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ اوتار سے کم میں۔

۲۲۶۶- عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَقْلًا. ۲۲۶۷- عمرو بن یحییٰ نے اس اسناد سے مثل اسکے روایت کیا۔
۲۲۶۵- عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ۲۲۶۵- یحییٰ نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وسق، صاع اور رطل کی تحقیق

☆ (۲۲۶۳) نو دینی نے فرمایا ہے کہ دس یعنی نوکر اساتذہ صالح کا ہر صلہ اور ہر صلہ پانچ رطل اور ٹلٹ رطل کا بغدادی کے حساب سے۔ اور بغداد کے رطل میں کن قول ہیں سب سے مشہور یہ ہے کہ رطل بغدادی ایک سواٹھابھین دو ہم اور چار اسباغ ایک دو ہم کے اور بعضوں نے ایک دو تیس دو ہم کہا ہے۔ غرض پانچ دس اس حساب سے ایک ہزار چھ سو رطل ہوئے۔ اور حافظ ترمذی نے بھی فرمایا ہے کہ سابع نبی کا بھی پانچ رطل اور ٹلٹ رطل کا ہوتا ہے اور صاع کو تھہ دانوں کا آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ تمام ہوا کلام ترمذی کا۔

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
وَأَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ بِخَمْسِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ ذَكَرَ
بِيَمْنِهِ خَلِيفَتِ ابْنِ عُبَيْتَةَ.

۲۲۶۶- عَنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ
وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا
دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

۲۲۶۷- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنْ
تَمْرٍ وَلَا خَبِّ صَدَقَةٌ)).

۲۲۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
قَالَ: ((لَيْسَ فِي خَبِّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ
خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ
وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

اوقیہ اور درہم کی تحقیق

مترجم کہتا ہے پانچ وسن حیشہاچ من پختہ ہوئے اور من چالیس درہم کا ہے اور امام نووی نے فرمایا کہ اوقیہ خریدہ باجماع محدثین و فقہاء
و اہل لغت کے چالیس درہم ہے اور یہ اوقیہ چھ درہم کا ہے اور صاحب شافعیہ نے باجماع کیا ہے کہ ہر درہم چھ و اوقیہ ہے اور دس درہم کے سات مشغال
ہوتے ہیں اور مشغال جاہلیت اور اسلام میں یکساں رہا ہے۔

مترجم کہتا ہے اور پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوتے ہیں اور قولوں کے حساب سے دوسو درہم ساڑھے ہاون قولے ہیں اور یہ نصاب
چاندی کا ہے کہ اس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۲۲۶۸) ہذا ہر اوقیہ چالیس درہم کا ہے۔ پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اس زمانہ میں کہ من ایک ہزار تین سو چار (۱۳۰۳ھ) ہے
پانچ اوقیہ کے ساڑھے ہاون روپے گلدار ہوتے ہیں اور تھکس ریالی فرانہ مکہ میں جو تارے اور مغربی ریالی ساڑھے ہائیں ہوتے ہیں اور
سونے کا نصاب تین دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے اور درہم پانچ آنے سے کچھ زیادہ کا ہوتا ہے اور وسن ساٹھ سارگ کا
اور صاع چارہ کا اور دوسو درہم کا اور طل آدھ میر آدھ پاؤ کا اور میر اسی روپیہ گلدار کا۔ یہ تفصیل روپیہ کی مولانا اسحاق صاحب سے ہے اور
باقی محدث اللہ سراج محدث مکہ زادہما اللہ شرفا و تعظیما سے خبر دی اس کی مترجم کو مولوی محمد صاحب سہارنپوری مہاجر کہ نے اللہ
رحمت کرے ان پر وقت قراوت مسلم کے۔

۲۲۶۹- و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمِيَّةَ يَهْدَا
الْإِسْنَادَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ.

٢٢٧٠- عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَيُحْصِي ابْنُ أَدَمَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بَدَّلَ الثَّمَرُ نَصْرَ.

٢٢٧١ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسٍ دَرَاهِمٌ مِنَ الْبَابِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خُمْسَةٍ أَوْسُقٌ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ))

باب مَا فِيهِ الْعُشْرُ أَوْ يَنْصَفُ الْعُشْرُ باب: عشر اور نصف عشر کا بیان

٢٢٧٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ مَقَتَ النَّهَارِ وَالْغَيْمُ الْعُشُورُ

(۳۷۱) ورق بکسر رام مہمل چاندی کو کہتے ہیں معزوب ہو، خود غیر معزوب۔ اور اہل لغت کا اس میں اختلاف ہے کہ اصل اس کی کیا ہے؟ بعضوں نے کہا ہے چاندی پر استعمال کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ورق کسی کو بولیں گے جس پر سک ہو اور بے سک کی چاندی پر مجازاً بول سکتے ہیں اور اکثر اہل لغت کا یہی قول ہے۔ اور نصاب سونے کا کسی روایت صحیح میں وارد نہیں ہوا مگر بعض اصحاب میں یہی مشتاق مر دی ہوئے۔ اگرچہ وہ روایتیں ضعیف ہیں مگر اس پر اجماع ہو گیا ہے اور امت نے ان روایوں کو قبول کر لیا ہے اور یہ سب کا اتفاق ہو گیا ہے کہ چاندیوں میں اور سونے چاندی میں جب تک پورا سال نہ گزرے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی سوائے چیزوں کے جن میں عشر لیا جاتا ہے اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے شافعی نے کہ جو چاندی دوسو درہم سے کم ہو اس میں زکوٰۃ نہیں اور حنفی نے اس میں خلاف کیا ہے مگر وہ بے ان کا بے دلیل ہے اور یہ احادیث ان پر حجت ہیں اور شافعی نے بھی قول ہے کہ درہم مفقوش یعنی ٹکڑے روپیوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں جب تک ان سے سترہ حصے ہوں تو نہ ٹکڑے جو نصاب ہے چاندی کا اور یہ حدیث ان کی بنیاد ہے۔ (نوٹی)

(۲۷۷) ☆ یہ حکم ہے زراعتوں کا کہ اگر وہ آسمان کے یاغی کے پانی سے پیدا ہوں جس میں بھنت کم ہوتی ہے تو درمیان حصہ زکوٰۃ ہے ورنہ بیشواص حصہ اور اس پر اتقان ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ جنگی چیزیں زمین سے نکلتی ہیں جیسے پھل اور غلہ اور پھول و جیرہ سب میں زکوٰۃ ہے سوا کھاس اور لکڑی کے یا خاص چیزوں میں ہے؟ قرعہ اوضیفہ کے نزدیک ان سب میں ہے اور جمہور نے بعض میں زکوٰۃ خاص کی ہے جیسے گیہوں اور جو اور جو اور آجور اور آجور ہے اور حضرت عمر اور علی اور عائشہ کا قول ہے کہ سبز ترکاریوں میں زکوٰۃ نہیں اور زمین عشری (ش کے ساتھ) اس کا بھی حکم ہے نہ سچائی ہوئی کا ہے یعنی اس میں بھی عشر دینا ہوتا ہے اور عشری وہ زمین ہے جس میں اوپر سے پانی دینے کی حاجت نہ ہو بلکہ اس کے درخت اپنی جڑوں سے رطوبت زمین کی جذب کر لیں اور تر ہاؤں ہیں۔

وَيَمَسُّهُ بِالسَّيِّئَةِ نَصْفُ الْغُضْرِ)). زکوٰۃ ہے اور جو انٹ لگا کر پہنچ جائے اس میں بیسواں حصہ۔

بَابُ لَا زَكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَفَرَسِهِ باب: غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں

۲۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)). حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے غلام اور گھوڑے پر زکوٰۃ نہیں۔

۲۲۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَيْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)). مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْعُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)).

۲۲۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

۲۲۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ

جَمِيلٌ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالنَّبَسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يَنْفِقُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنِّي كُنْتُ تَطْلِمُونِ خَالِدًا قَدْ اخْتَسَى أَذْوَاعَهُ وَأَعْتَاضَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا النَّبَسُ فَهِيَ عَلِيٌّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ حَبْنُو أَبِيهِ))

اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور عباس رسول اللہ ﷺ کے چچا ان صاحبوں نے زکوٰۃ نہیں دی تو آپ نے فرمایا کہ ابن جمیل تو اس کا بدلہ لیتا ہے کہ وہ محتاج تھا اور اللہ نے اس کو امیر کر دیا اور خالد پر ختم فرمادیا کرتے ہو اس لیے کہ اس نے تو زور میں اور اتھار تک اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں (یعنی پھر زکوٰۃ کیوں نہ دے گا) اور بے عباس سوانہ کی زکوٰۃ اور اتنی ہی اور میرے ذمہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اے عمر! چچا تو باپ کے برابر ہے۔

اللہ اس کی شرح میں لکھا ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں اگرچہ تجارت جاری تھی مگر کوئی دلیل جو تجارت کے مال میں زکوٰۃ واجب کرے وارد نہیں ہوئی اور وہ جو ایواندار اور دار قطنی اور ہزار نے جہن سر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم فرماتے تھے کہ ہم زکوٰۃ دیتے رہیں ان مالوں کی جو بیچنے کے لیے رکھے ہیں تو اس کو ابن حجر نے تجلیں میں کہا ہے کہ اس کی اسناد میں جہالت ہے اور جو حاکم اور دار قطنی نے عمران سے مرثدہ روایت کی ہے کہ اذاعت میں صدقہ ہے اور بکری میں صدقہ ہے اور بڑا دام فقط دار سے ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کو فتح الباری میں ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس کے سب طرق ضعیف ہیں اور ایک سند کو اس کی کہا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں (یہ کہنا بھی ضعیف ہونے سے خالی نہیں) اور ابی رافع سے جنت قائم نہیں ہوتی اور فرضیت قطعی ثابت نہیں ہو سکتی علی الخصوص ایسے امور میں جو نہایت کثرت سے جاری ہوں۔ اور ابن وقیع الغدیر نے کہا ہے کہ مستردک میں جو یہ حدیث آئی ہے تو اس میں یہ لفظ ہے کہ بڑی میں صدقہ ہے اور بڑے لفظ کی راہ سے گیبوں کے معقول میں ہے اور کہا ہے کہ اگرچہ دار قطنی نے اس کو فقط دار سے روایت کیا ہے مگر طرق اس کے ضعیف ہیں اور حاکم نے اگرچہ اس حدیث کی اسناد کی تصحیح کی ہے جیسے کہ بھی شرح منہاج میں ہے مگر جب اس میں احتمال ہو گیا کہ وہ لفظ دار سے یا زلفظ دار سے تو استدلال کے قابل نہ رہا اور حاکم کے مقابلہ میں حافظ ابن حجر اس کی تضعیف کر رہے ہیں اور ابوہریرہ سے اوپر مروی ہو چکا کہ حضرت نے فرمایا مسلمان کے غلام کو گھوڑے میں صدقہ نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی حال میں صدقہ نہیں۔ اور ابن منذر نے اگرچہ نقل کیا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے پر اجماع ہوا ہے مگر یہ نقل ان کی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ اول تو ظاہر یہ جو ایک فرقہ محدثین اسلام کا ہے اس کے وجوب کا کلام کر رہا ہے پھر اجماع اس کے وجوب پر کیوں کر ہو سکتا ہے اور یہ جو خالد کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ ان سے تجارت کے مال خیال کر کے زکوٰۃ طلب کی (یعنی پیسے ایسی نوئی کے کلام میں اس فائدہ کے ابتدائے میں گزرا) اس سے معلوم ہوا کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے یہ استدلال بھی صحیح نہیں اس لیے کہ اولیٰ تو ثابت نہیں کہ وہ تجارت کا تھا دوسرے رسول اللہ نے خود فرمایا کہ اس نے خدا کی راہ میں وقف کر دیا ہے اور بعد وقف کے زکوٰۃ نہیں۔ تیسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب وہ ایسا علی وارد دل دانا ہے کہ سب مال اپنا خدا کی راہ میں دے چکا ہے تو زکوٰۃ کیوں رکھے گا۔ غرض اس سے اموال تجارت میں زکوٰۃ کا وجوب نہیں ثابت ہوا۔ غرض وجوب زکوٰۃ پر تجارت کے مال میں کوئی دلیل قطعی موجود نہیں اور اصل اشیاء میں برات ہے جب تک دلیل وجوب کی ثابت نہ ہو اور اجماع کا جوت ہوتا اس کے درمیان خود اختلاف ہے کہ حصول المامول اور ارشاد النول میں مذکور ہے۔ تمام ہوا حکام مولانا صدیق حسن صاحب کا۔

مترجم کہتا ہے غرض یہ ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ کی فرضیت قطعی نہیں ہے اس لیے اکارنے صحیح کی ہے اس قول کی کہ منکر اس کا کافر نہیں اور یہ موافقت جمہور اگر کوئی اور کرے تو ثواب سے خالی نہیں مگر امام کو جبراً قبول کرنا نہیں بچتا کہ انھذا مسلم بغیر حق لازم نہ آئے۔

بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مِنْ

بَابُ: صدقة فطر کا بیان

التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ

۲۲۷۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرَ أَوْ أَتَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۲۲۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے بعد لوگوں پر ایک صاع بھجور یا ایک صاع جو فرض کیا ہے ہر آزاد اور غلام مرد و عورت پر جو مسلمان ہو۔

۲۲۷۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ.

۲۲۷۹- ابن عمرؓ نے کہا مقرر کیا رسول اللہ نے صدقہ فطر کا ایک صاع بھجور یا ایک صاع جو ہر غلام اور آزاد پر چھوٹے اور بڑے پر۔

۲۲۸۰- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاقَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالْكَفْرِ وَالْأَنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَمَلُ النَّاسِ بِهِ يَنْصَبُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

۲۲۸۰- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فرض کیا ہر آزاد اور غلام پر اور مذکر و مؤنث پر ایک صاع بھجور یا جو سے۔ حضرت نافعؓ نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کر لیا اس کو آدھا صاع گاہیوں کے برابر۔

۲۲۸۱- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ

۲۲۸۱- نافعؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا صدقہ فطر میں ایک صاع بھجور یا ایک صاع

(۲۲۷۸) ☆ صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اس حدیث کے ظاہر کی رو سے اور بعض اہل عراق اور اصحاب مالک اور بعض اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ سنت ہے واجب نہیں۔ اور امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے کہ واجب ہے فرض نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان کے مذہب میں واجب اور فرض میں فرق ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ وہ منسوخ ہو گیا جب زکوٰۃ فرض ہوئی اور یہ غلط ہے اور صواب یہ ہے کہ وہ فرض واجب ہے (کنز قال ابوہدیٰ فی شرح) کہ اور اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وقت وجوب اس کا رمضان کے بعد ہے۔ چنانچہ شافعی کا قول ہے کہ غروب شمس جب ہو بجلی تاریخ میں رمضان کی اور رات شروع ہو عید الفطر کی جب واجب ہوتا ہے۔ اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک طلوع فجر سے عید کے واجب ہوتا ہے۔

(۲۲۸۱) ☆ جمہور کا مذہب یہی ہے کہ صدقہ فطر لڑکے کی طرف بٹے بھی دینا چاہیے جیسے اسکے لوہے کی حدیث میں بیان ہو چکا ہے اور ابن و ابیہوں سے ثابت ہو کہ جیسے شہر والوں پر اس کا وجوب ہے ویسے ہی گاؤں والوں پر اور جنگیوں پر اور یہی مذہب ہے مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور شافعی اور احمدؒ اور جابرؒ علماء کا اور عطاء اور ذہریؒ اور ربیعہؒ اور لیثؒ کا قول ہے کہ سوائے شہر والوں کے اور دل پر واجب نہیں ہوتا اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو اپنے اہل و عیال کی قوت سے عید کے دن زیادہ رکھتا ہو اس پر صدقہ واجب ہے اور یہی قول ہے امام شافعیؒ کا۔ اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ جس کو زکوٰۃ لیٹا رہا وہ اس پر صدقہ واجب نہیں اور امام مالکؒ اور ان کے اصحاب میں اختلاف ہے اور ان روایتوں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ زکوٰۃ پر بھی واجب ہوتا ہے کہ وہ اپنا صدقہ اپنے مال سے ادا کرے اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور امام مالکؒ اور شافعی اور جمہور کا قول ہے کہ حق

جو کا۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ پھر لوگوں نے تجویز کیا کہ دو مد گئیوں کے (جو قیمت میں اس کے برابر ہوتے ہیں)۔

۲۲۸۲۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا حد فطر کا رمضان کے بعد ہر ایک مسلمان پر آکر دیا ہو یا غلام مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایک صاع سمجھو رکایا جو کا۔

۲۲۸۳- ابو سعید خدریؓ کہتے تھے کہ ہم صدیقہ فطر نکالنے
تھے (یعنی رسول اللہؐ کے زمانہ میں) ایک صاع طعام کا (یعنی
چھپوں کا) یا ایک صاع جو کا یا کھجور کا یا پیڑ کا یا انگور کا۔

۲۲۸۲- ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے زمانہ میں صدقہ فطر ہر چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام کی طرف سے ایک صاع گہوں یا ایک صاع بنیر یا جو یا کھجور یا انگوڑے نکالتے تھے۔ پھر جب جنسرت معاہدہ ۳ حج کو یا عمرہ کو آئے تو لوگوں سے منبر پر وعظ کیا اور اس میں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ زود (یعنی نصف صاع) شام کے سرخ گہوں کا برابر ہوتا ہے ایک صاع کھجور کے (یعنی قیمت میں)۔ سولہ لوگوں نے اس کو لے لیا اور ابو سعید نے کہا میں تو وہی نکالے جاؤں گا جو نکالتا تھا (یعنی ایک صاع) جب تک جیوں گا (یعنان اللہ یہ اتباع تھا حدیث کا اور نفرت تھی رائے اور قیاس سے)۔

۲۸۵۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو مذکورہ بالا
 ۱۸۵۔ کے ہے جو فرمایا اب کی پہلی روایت میں کہ جو مسلمان ہو اس سے کافر
 صمدی فطریہ واجب نہیں اگرچہ فقہان کا واجب ہے اور یہی مذہب
 کا قول یہ ہے کہ غلام کافر سے بھی زنا واجب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا
 انکو خشک کے ہو تو بالا جماع ایک صانع واجب ہے اور اگر یہی ہوں اور
 ہے اور ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک نصف صانع واجب
 ایک صانع انکو مذکور ہے اور اسی طرح کی صانع طعام کا اور طعام اہل
 میں ہو چکا ہے۔

صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ النَّاسُ عَذْلَهُ
مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ.

٢٢٨٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خُبْرًا أَوْ عَبْدًا أَوْ رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

٢٢٨٣- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَخْرُجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَطْفِئَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبَةٍ.

٢٢٨٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ إِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٌّ أَوْ مَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ حَاجًّا أَوْ مُثْبِتًا فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمَبْنَى فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ إِنِّي أَرَى أَنَّ مَدِينَتِي مِنْ سَبَرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذِيكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أَخْرِجُهُ أَيَّدًا مَا عِشْتُ .

۲۲۸۵- عن ابي سعيد الخدري يقول: كنا نخروج من شهر اس کی طرف سے دیے جیسے عورت کو فتنہ دیتا ہے اور معلوم نکل گئے۔ غرض کسی کا ظلم مایہی یا لاکھابا یا اگر کافر ہو تو اس کی طرف۔ ہر امام مالک اور شافعی اور مجاہیر علماء کہہ اور کہتے ہیں اور احنیٰ اور بعض مسلمان کہ ہر آدمی کی طرف سے ایک صلح واجب ہے۔ پھر اگر سوا لگیوں کے اگر ہو تو مالک اور شافعی اور مجاہد کے نزدیک جب بھی صلح ہی واجب ہے۔ اور مجاہد کی جہت ابو سعید کی روایت ہے جو آگے آتی ہے کہ اس میں جاری اصطلاح میں لگیوں کو کہتے ہیں اور صلح کا بیان اس سے اوپر کے

زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِينَا عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ صَاعًا مِنْ تَعْمُرٍ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجْهُ كَذَلِكَ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ فَرَأَى أَنَّ مَدِينٍ مِنْ بَرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَعْمُرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أَخْرِجُهُ كَذَلِكَ.

۲۲۸۶- ابو سعید نے کہا صدقہ فطر ہم دسیت ہیں خیر اور کھجور اور جوئے۔

۲۲۸۷- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا جب حضرت معاویہؓ نے نصف صاع گہوڑوں کا مقرر کیا ایک صاع کھجور کے برابر تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں تو وہی دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیتا تھا ایک صاع کھجور یا گھوڑا جو یا خیر۔

باب: عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا جائے

۲۲۸۸- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کیا جاوے نماز کو نکلنے سے پہلے۔

۲۲۸۹- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ صدقہ فطر ادا کر دیا جاوے

۲۲۸۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ الْأَقِطِ وَالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرِ.

۲۲۸۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا جَعَلَ بِصُفِّ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ غَدَلًا صَاعَ مِنْ تَعْمُرٍ أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ لَا أَخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أَخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَعْمُرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَيْبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

بَابُ الْأَمْرِ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

۲۲۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

۲۲۸۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ

(۲۲۸۸) ہذا آپ کی روایتوں پر اعتماد کیا ہے حتیٰ کہ نصف صاع خط صدقہ فطر میں دینا ان کے آگے کافی ہے حسب تجویز حضرت معاویہؓ اور جبور اس کے خلاف ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ قول صحابی ہے اور ابو سعید وغیرہ جو مدت تک آنحضرتؐ کی خدمت میں رہے حضرت معاویہؓ کا خلاف کیا اور حضرت کے زمانہ کا جو معمول تھا اس کو مستلزم ہے۔ پھر حضرت معاویہؓ کے قول کو کیوں ترجیح ہو سکتی ہے آپ کے زمانہ مبارک کے معمول پر رد دوسرے یہ کہ حضرت معاویہؓ نے تصریح کر دی کہ یہ میری رائے ہے اور یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب صحابہؓ کا اختلاف ہو تو کسی کا قول اولیٰ نہیں ہو سکتا لہذا اب حدیث اور قیاس دونوں کو یکساں کیا ہے تو دونوں سے ثابت ہوا ایک صاع کا شرط ہوا حدیث میں تو آتی چکا ہے اور قیاس بھی چاہتا ہے کہ انھوں، کھجور کے برابر گہوڑوں بھی ہے۔ اور مستحب وقت یہی ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دیا جائے جیسا حدیث میں آچکا ہے۔

بَابُ الْمَصَلَاةِ

لوگوں کے جانے سے پہلے نماز کو۔

بَابُ اِمْنِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

باب: زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

۲۲۹۰- عن ابی ہریرۃ یقولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِصَّةٍ لَا يُؤْذِي مَنِهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَانِجٌ مِنْ نَارٍ فَأُخِصِي عَلَيْهِمَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيَكْوَىٰ بِهَا جَنْبَهُ وَجَنْبَهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّىٰ يُفْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَايِلَ قَالَ وَلَا صَاحِبٌ يَلِ إِلَّا يُؤْذِي مَنِهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقَّهَا حَلَّتْهَا يَوْمَ وَرَدَهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَطِخَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَقَرٌ أَوْفَرٌ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مَنِهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَوُّهُ بِأَحْفَافِهَا وَتَغْضَهُ بِالْقَوَاهِبِ كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رَدُّ عَلَيْهِ أَخْرَافًا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّىٰ يُفْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ

(۲۲۹۰) اس حدیث سے کلی فائدہ یہ معلوم ہوئے اول یہ کہ سزا جنس گناہ ہے۔ دوسرے یہ کہ جو کسی نعمت خدا کا حق نہ ادا کیا جائے وہ باعث وبال ہے۔ تیسرے وجہ ہو تا زکوٰۃ کا گناہ نہ بل میں اور یہ روایت اس کے وجہ کی سب روایتوں سے زیادہ صحیح ہے۔ چوتھے استدلال کیا ہے اسی حدیث سے خلیفہ نے کہ گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ واجب ہے اور مذہب ان کا یہ ہے کہ اگر سب گھوڑے تر ہوں تو زکوٰۃ نہیں اور اگر مردار وہ دونوں سے ہوں یا صرف مردار ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے اور مالک کو اختیار ہے چاہے ہر گھوڑے بدلے ایک دینار دے چاہے ان کی قیمت جو ذکر چالیسواں حصہ قیمت کا ادا کرے۔ اور امام مالک اور شافعی اور حنابلہ علماء کے نزدیک گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں، اگلی حدیث کے موافق کہ آپ نے فرمایا مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں۔ اور جو حق اس حدیث میں مذکور ہے اس سے اس کی خبر گیری میرا ہے اور کسی دوست کو مانگتے دینا یا پچیس فیصد یا چار کے گھوڑے کی کہ مرد عابد و زاہد گوشہ نشین، چلہ کش ہے ہزار درہ چار اس کا گھوڑا افضل ہے۔ چھٹے استدلال کیا ہے اس حدیث سے کہ رسول اللہ ﷺ کو اجتناب اور انہیں آپ جو حکم فرماتے تھے وہی سے فرماتے تھے۔ اسی لیے گدھوں کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ مجھ پر کچھ وحی نہیں ہوئی۔ مگر مجبور کا مذہب یہ ہے کہ آپ کو اجتہاد جانتا تھا مگر گدھوں کے بارے میں آپ کا اجتہاد یہی ظہر اکہ ان میں زکوٰۃ فرض نہ کی جائے۔

کہ ایک حق اس کو بھی قرار دیا ہے۔) جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جاوے گا ایک برابر زمین پر اور وہ اونٹ نہایت قریب ہو کر آویں گے کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور اس کو اپنے کھروں سے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ پھر جب ان میں کا پہلا جانور روندنا چلا جاوے گا پھلا آجاوے گا۔ یوں ہی عذاب ہوتا رہے گا سارا دن کہ پیاس ہزار برس کا ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو جائے بندوں کا پھر اس کی کچھ اور نکلے جنت یا دوزخ کی طرف۔ پھر عرض کیا اسے رسول اللہ کے اور گائے بکری کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ کوئی گائے بکری والا ایسا نہیں جو اس کی ذکوة نہ دیتا ہو مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اوندھا لٹایا جاوے گا ایک پٹ پر صاف زمین پر اور ان گائے بکریوں میں سب آویں گی کوئی باقی نہ رہے گی اور ایسی ہوں گی کہ ان میں سینکڑی مڑی ہوئی نہ ہوں گی نہ بے سینک کی نہ سینک ٹوٹی اور اگر اس کو ماریں گی اپنے سینگوں سے اور روندیں گی اپنے کھروں سے۔ جب انگلی اس پر سے گزر جاوے گی گچھلی پھر آوے گی۔ یہی عذاب ہوگا اس پر پیاس ہزار برس کے دن پھر یہاں تک کہ فیصلہ ہو جاوے بندوں کا پھر اس کی راہ کی جاوے جنت یا دوزخ کی طرف۔ پھر عرض کیا کہ اسے رسول اللہ کے اور گھوڑے؟ آپ نے فرمایا گھوڑے تین طرح پر ہیں ایک اپنے مالک پر بار ہے یعنی وہ پال ہے۔ دوسرا اپنے مالک کا عیب چھپانے والا ہے۔ تیسرا اپنے مالک کے ثواب کا سامان ہے۔ اب اس وہ پال والے گھوڑے کا حال سنو جو باندھا ہے اس لیے کہ لوگوں کو دکھلاوے اور لوگوں میں بڑھائے اور مسلمانوں سے عداوت کرے سو یہ اپنے مالک کے حق میں وہ پال ہے اور وہ جو عیب چھپانے والا ہے وہ گھوڑا ہے کہ اس کو اللہ کی راہ میں باندھا

اللہ فَالْبَقَرُ وَالْعَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ وَلَا عَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُطْبَعُ لَهَا بِقَاعٌ قَرُورٌ لَا يَفْقَدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا غَضَاءٌ وَلَا جُلْحَاءٌ وَلَا غَضَبَاءٌ تَنْطَحُهُ بِفُرُوفِهَا وَتَطْوُهُ بِأُظْلَالِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أَرْوَاهَا رَدْ عَلَيْهِ أَخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحَيْلُ قَالَ الْحَيْلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لَوْجُلٍ وَدَزٍّ وَهِيَ لَوْجُلٌ مَيْتَرٌ وَهِيَ لَوْجُلٌ أَجْرٌ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وَدَزٌّ فَزَجَلٌ رَتَّطَهَا رِيَاءٌ وَقَحْرًا وَتَوَاءً عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وَدَزٌّ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ مَيْتَرٌ فَزَجَلٌ رَتَّطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رَقَبَهَا فَهِيَ لَهُ مَيْتَرٌ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَزَجَلٌ رَتَّطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلْتُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كَتَبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلْتُ حَسَنَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ عَدَدُ أَرْوَاهَا وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوْلَهَا فَاسْتَنْتَ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ آثَارِهَا وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلَى تَهْرٍ فَضَرَبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا ضَرَبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمُرُ قَالَ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ آيَةُ الْفَادَةِ الْجَابِقَةِ فَمَنْ يَعْمَلْ يَتَّقَنْ ذَرْبَ خَيْرٍ يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ يَتَّقَنْ ذَرْبَ شَرٍّ يَرَهُ ۝

ہے (یعنی جہاد کے لیے) اور اس کی سواری میں اللہ کا حق نہیں بھولنا اور نہ اس کے گھاس چارہ میں کمی کرتا ہے تو وہ اس کا عیب چھپانے والا ہے اور جو ثواب کا سامان ہے اس کا کیا کہنا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اللہ کی راہ میں اہل اسلام کی مدد اور حمایت کے لیے کسی چراگاہ یا باغ میں پھر اس نے جو کھایا اس چراگاہ یا باغ سے اس کی گنتی کے موافق نیکیاں اس کے مالک کے لیے لکھی گئیں اور اس کی لید اور پیشاب تک نیکیوں میں لکھا گیا اور جب وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک دھیلے پر چڑھ جاتا ہے تو اس کے قدموں اور اس کی لید کی گنتی کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب اس کا مالک کسی ندی پر لے جاتا ہے اور وہ گھوڑا اس میں سے پانی پی لیتا ہے اگرچہ مالک کا پلانے کا ارادہ بھی نہ تھا تب بھی اس کے لیے ان قطروں کے موافق نیکیاں لکھی جاتی ہیں جو اس نے پئے۔ (یہ ثواب تو بے ارادہ پانی پی لینے میں ہے پھر جب پانی پلانے کے ارادہ سے لے جائے تو کیا کچھ ثواب تپائے گا۔) پھر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اور گدھے کا حال فرمائیے؟ آپ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں میرے اوپر کوئی حکم نہیں اترا مگر اس آیت کے جو بے مثل اور جمع کرنے والی ہے فمن يعمل آخر تک یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا یعنی تیارست کے دن اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھے گا۔

۲۲۹۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی اونٹوں والا نہیں ہے جو اس کا حق ادا نہ کرے اور نہیں کہا کہ اس کا حق اس سے۔ اور اس میں ذکر کیا کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا اور کہا کہ داعی جائیں گی اس کے ساتھ اس کی دونوں کروٹیں اور ماتھا اور پیٹھ۔

۲۲۹۲- ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے کوئی صاحب کسز

۲۲۹۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ خُفْصِ بْنِ مَيْمُونَةَ إِلَى آخِرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا وَكَمْ يَقْلُ مِنْهَا حَقَّهَا وَذَكَرَ فِيهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا وَقَالَ يَكُونُ بِهَا جَنْبَاهُ وَجَنَاحُهَا وَظَهْرُهَا)).

۲۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(یعنی خزانہ والا) ایسا نہیں ہے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر گرم کیا جاوے گا وہ خزانہ اس کا جہنم کی آگ میں اور اس کے تختے بنائے جائیں گے پھر واقعی جائیں گی اس سے ان کی دونوں کروٹیں اور ہاتھ جب تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت کو جانے کی یاد دوزخ کو۔ اور جو اونٹ والا ایسا ہو کہ ان کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو وہ لایا جاوے گا ایک پٹ پر زمین برابر میں اور وہ اونٹ آویں گے فرہہ ہو کر پیسے دنیا میں بہت فریبی کے وقت تھے اور وہ اس کو روندیں گے۔ اور جب ان میں کا پھیلا اس پر سے نکل جاوے گا اٹھا پھر لوٹ آوے گا یہی صحیح ہے اور اوپر کی روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب ان میں کا پہلا روندنا چلا جاوے گا پھیلا آوے گا یہ راوی کی غلطی ہے اس لئے کہ اس میں معنی صحیح نہیں ہوتے۔ (نوٹی) یہاں تک کہ فیصلہ کرے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا اتنے بڑے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے پھر اس کی راہ نکلے جنت میں جانے کی یاد دوزخ میں۔ اور جو بکری والا ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا وہ لایا جاوے گا ایک پٹ پر برابر زمین میں اور وہ آویں گی بہت موٹی ہو کر جیسی دنیا میں تھیں اور اس کو روندیں گی اپنے کھروں سے اور کوئیں گی اپنے سنگوں سے کہ ان میں کوئی سنگ مڑی ہوئی اور بے سنگ والی نہ ہوگی۔ جب اس پر سے پھیل گزر جائے گی اگلی پھر آجائے گی یہی عذاب ہو تا رہے گا جب تک اللہ فیصلہ کرے اپنے بندوں کا ایسے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے تمہاری زندگی کے حساب سے پھر اس کی راہ نکالی جاوے گی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف۔ سبیل نے کہا اور میں نہیں جانتا کہ گائے کا ذکر بھی آپ نے کیا نہیں؟ پھر عرض

﴿ مَا مِنْ صَاحِبٍ كَتَرُ لَا يُؤْذِي زَكَاتَهُ إِلَّا أَهْمِي عَلَيْهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَانِخٌ فَيَكْوَىٰ بِهَا جَنْبَاهُ وَجِيفَتُهُ حَتَّىٰ يَخْشَكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَوَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَىٰ الْحَنَةِ وَإِمَّا إِلَىٰ النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبٍ يَلِي لَا يُؤْذِي زَكَاتَهَا إِلَّا يُطْحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَفَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ تَسْتُرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضَىٰ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّىٰ يَخْشَكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ يَوَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَىٰ الْحَنَةِ وَإِمَّا إِلَىٰ النَّارِ وَمَا مِنْ صَاحِبٍ غَنِمَ لَا يُؤْذِي زَكَاتَهَا إِلَّا يُطْحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَفَرٍ كَأَوْفَرِ مَا كَانَتْ قَطَطُوهَا بِأَطْلَافِهَا وَتَنْطَخُهُ يَفْرُوقَهَا لَيْسَ لَهَا عَقَضَاءٌ وَلَا جَلْحَاءُ كُلَّمَا مَضَىٰ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّىٰ يَخْشَكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعْلُونَ ثُمَّ يَوَىٰ سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَىٰ الْحَنَةِ وَإِمَّا إِلَىٰ النَّارِ قَالَ سَهْلٌ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرُ الْفَقْرَ أَمْ لَا قَالُوا فَالْخَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْخَيْلُ فِي تَوَاصِيهَا أَوْ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِيهَا قَالَ سَهْلٌ أَنَا أَسْأَلُ الْخَيْرَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَبِهَا لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سَبْرٌ وَلِرَجُلٍ وَدْرٌ فَلَمَّا أَلْبِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالْجُلُ يَنْجِذُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِيدُهَا لَهُ فَلَا تَغَيَّبُ شَيْئًا فِي بَطُونِهَا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرًا وَلَوْ رَعَاهَا فِي مَرْجٍ عَا

کی اور گھوڑے اسے رسول اللہ کے آپ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں بہتری یا فرمایا گھوڑے کی پیشانی میں بہتری بندھی ہے۔ سبیل نے کہا مجھے اس میں شک ہے کہ آپ نے فرمایا ان میں بہتری ہے قیامت کے دن تک (یعنی جہاد کا بڑا سامان گھوڑا ہے اور بہتری دین و دنیا کی جہاد میں ہے)۔ پھر فرمایا گھوڑے تین قسم میں ہیں ایک تو آدمی کے لیے ثواب ہے دوسرا پردہ ہے (اس کے بیویوں کا) تیسرا وبال و عذاب ہے سو جو ثواب ہے تو وہ اس شخص کے لیے ہے جس نے گھوڑا ہاندھا اللہ کی راہ میں اور تیار رکھا اسی کے واسطے (یعنی جہاد کو) سو وہ توجو غائب کرتا ہے اپنے پیٹ میں اللہ اس کے مالک کے لیے ثواب لکھتا ہے (یعنی اس کا دانہ چارہ سب موجب ثواب ہے) اور اگر اس کو کسی چراگاہ میں چرایا تو جو کچھ اس نے کھلیا اللہ نے اسے ثواب میں لکھ لیا جس منہر سے اس نے پانی پلایا اس کے ہر قطرہ پر جو اس نے پیٹ میں اٹھایا ایک ثواب ہے یہاں تک کہ اس کے پیشاب اور لید میں ثواب کا ذکر فرمایا اور اگر ایک دو ٹیلے پر کود گیا تو ہر قدم پر جو اس نے دھرا ایک ثواب لکھا گیا۔ اور جو مالک کا پردہ ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس نے احسان کرنے کو اور اپنی خوبی کے لیے ہاندھا اور اس کی سواری کا حق نہ بھولا (یعنی دو دستوں کو مانگے دیا کبھی کبھی غریب کو چڑھایا) اور نہ اس کے پیٹ کا (یعنی دانے چارے پانی مسالے کی خبر رکھے) اس کی تکلیف اور آرام میں۔ اور جو وہال و عذاب ہے وہ اس کا گھوڑا ہے جس نے اترانے اور سرکشی اور شرارت کے لیے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے ہاندھا سو وہ اس پر وہال ہے۔ پھر عرض کی کہ گدھے کا حال فرمائیے اسے رسول اللہ! فرمایا اللہ نے مجھ پر اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں اتارا مگر یہ آیت جامع ہے **فَمَنْ يَعْمَلْ**۔

اٰخَلَتْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا اَجْرًا وَلَوْ سَاقَا مِنْ نَّهْرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ فَطْرَةٍ تَعْمِلُهَا فِي يَوْمِئِذٍ بِطُونَهَا اَجْرٌ حَتّٰى ذَكَرَ الْاَجْرَ فِيْ اَنْبِيَآئِهَا وَاَرْزَآئِهَا وَلَوْ اسْتَسْتَشِرْنَا اَوْ شَرَفَيْنِ كَتَبَ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ تَخْطُورُهَا اَجْرٌ وَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ سَبْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكْرُمًا وَتَحَسُّلًا وَّلَا يَنْسَىْ خَيْرٌ ظَهْرُهَا وَيَطْوِيْهَا فِيْ عَشْرِهَا وَيُسْرِهَا وَاَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا اَشْرًا وَطَعْرًا وَيَذْخُرُهَا وَرِيَاءَ النَّاسِ فَذَلِكَ الَّذِيْ هِيَ عَلَيْهِ وِزْرٌ قَالُوْا فَالْحُمْزُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا هَذِهِ الْاَيَةُ الْخَاسِعَةُ الْفَادَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ بِمُقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ بِمُقَالِ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝۱۰۰

۲۲۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۲۹۴- سہیل سے تیسری سند سے بھی روایت آئی ہے اور اس میں عضباء کا لفظ ہے اور پیشانی کے داغ کا ذکر نہیں۔

۲۲۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی روایت مروی ہے جو سہیل نے اپنے باپ سے اوپر روایت کی۔

۲۲۹۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ جو اونٹ والا حق نہ ادا کرے وہ قیامت کے دن آئے گا اور وہ اونٹ بھی بہت سے بہت ہو کر آئیں گے اور مالک ان کا ایک بٹ پر زمین پر بٹھایا جائے گا اور وہ اس پر اپنے بیروں اور کھروں سے کودیں گے۔ اور جو گائے والا اس کا حق نہ ادا کرے گا وہ قیامت کے دن آویں گی بہت سے بہت اور اس کو بٹھا کر ایک بٹ پر زمین میں اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور بیروں سے روندیں گی۔ اور جو بکری والا اس کا حق ادا نہیں کر تا وہ بھی قیامت کے دن بہت سے بہت ہو کر آویں گی اور اس کو ایک بٹ پر زمین میں بٹھا کر اپنے سینگوں سے کوچیں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی اور ان میں بے سیگ کی کوئی نہ ہوگی اور نہ کوئی سیگ ٹوٹی۔ اور جو خزانے والا ایسا ہے کہ اس کا حق ادا نہیں کر تا وہ قیامت کے دن آئے گا ایک گنجا اژدہا بن کر (یعنی جس کے زہر کی تیزی سے اس کے خود بال جھڑ جاتے ہیں اور اپنی دم پر اتکا کھڑا ہو جاتا ہے کہ سوار کے سر تک اس کا منہ پہنچ جاتا ہے) اور اس کے پیچھے لگے گا نہ کھول کر جب اس کے پاس آئے گا تو مالک اس سے بھاگے گا اور وہ نکارے گا کہ لے اپنا

۲۲۹۳- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَزِيَّ عَنْ سَهِيلِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ حَدَّثَنَا قَالَ

۲۲۹۴- سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ وَقَالَ بَدَلُ عَضْبَاءَ ((عَضْبَاءُ)) وَقَالَ ((فَيَكُونُ فِيهَا جَنْبُهُ وَظَهْرُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ جَنْبَهُ))

۲۲۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا لَمْ يُوَدَّ الْمَرْءُ حَقَّ اللَّهِ أَوْ الصَّدَقَةُ فِي يَدِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ يَنْخُو حَدِيثَ سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ

۲۲۹۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ تَطُؤُ وَقَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّ قَرَّرَ تَسْتَنْ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا وَلَا صَاحِبَ تَقَرُّ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّ قَرَّرَ تَطْطَحُ بِقُرُونِهَا وَتَطْطُوهُ بِقَوَائِمِهَا وَلَا صَاحِبَ عَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُ مَا كَانَتْ وَقَعْدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرَّ قَرَّرَ تَطْطَحُ بِقُرُونِهَا وَتَطْطُوهُ بِأَطْلَافِهَا لَيْسَ فِيهَا جِمَاءٌ وَلَا فَتْكَسِيرُ قَرْنِهَا وَلَا صَاحِبَ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاءً أَفْرَعُ يَتَغَفَّ فَاتْبَحَا فَأَوْ فَاذَا أَنَاءَ فَرَّ مِنْهُ قِيَادِيهِ حَذَّ كَنْزُكَ الَّذِي حَيَاتُهُ فَأَنَا عَنْهُ غَنِيٌّ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ سَلَّتْ يَدُهُ فِي فِيهِ فَيَقْضِيهَا فَضَمَّ الْفَخْلُ)) قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُمَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ هَذَا الْقَوْلُ

خزانہ جو تو نے چھپا رکھا تھا کہ مجھے اس کی حاجت نہیں ہے (شاید یہ خدا اللہ کی طرف سے ہوگی)۔ پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ مجھے نہیں چھوڑتا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اسے ایسا چپائے گا جیسے اونٹ چاتا ہے۔ ابو الزہیر نے کہا ہم نے سنا عبید بن عمیر سے وہ یہی بات کہتے تھے پھر ہم نے جاہز سے پوچھا تو وہ بھی بولے مثل عبید بن عمیر کے اور ابو الزہیر نے کہا سنا میں نے عبید بن عمیر سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! اونٹ کا کیا حق ہے؟ فرمایا اس کو پانی پر دودھ لینا (کہ اس میں جانوروں کو آرام ہوتا ہے اور فقیروں کو کچھ دودھ مل جاتا ہے) اور اس کا ڈول مانگے کو دینا (یعنی پانی پلانے کا) اور اس کے نر کو نطفہ لینے کے لیے مانگے دینا اور اس کو اللہ کی راہ میں سواری میں دینا (یعنی جہاد میں)۔

۲۲۹۷- عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَقْبَعَتْ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَقَاعٌ قَرَفَرٍ تَطْوُهُ ذَاتُ الطَّلَفِ بِطَلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمِيذٌ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِبْرَاقٌ فَحُلْيَا وَإِعَارَةٌ ذَلُّهَا وَمَيْحَتُهَا وَحُلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاَتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَفْرَعٌ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَتْمًا ذَهَبٌ وَهُوَ يَفْرُغُ مِنْهُ وَيُقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتُ نَبْخُلُ بِهِ فَاذًا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا

۲۲۹۷- عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أَقْبَعَتْ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَقَاعٌ قَرَفَرٍ تَطْوُهُ ذَاتُ الطَّلَفِ بِطَلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقَرْنِ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمِيذٌ جَمَاءٌ وَلَا مَكْسُورَةٌ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ إِبْرَاقٌ فَحُلْيَا وَإِعَارَةٌ ذَلُّهَا وَمَيْحَتُهَا وَحُلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا مِنْ صَاحِبٍ مَالٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاَتَهُ إِلَّا تَحَوَّلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَجَاعًا أَفْرَعٌ يَتَّبِعُ صَاحِبَهُ حَتْمًا ذَهَبٌ وَهُوَ يَفْرُغُ مِنْهُ وَيُقَالُ هَذَا مَالُكَ الَّذِي كُنْتُ نَبْخُلُ بِهِ فَاذًا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا

كَمَا يَقْضُمُ الْفَقُلُ))

دیتا وہ مال اس کا قیامت کے دن ایک اڑوہا گنبا میں جائے گا اور اپنے مالک کے پیچھے دوڑے گا جہر وہ بھانگے گا اور وہ اس سے بھانگے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ وہی مال ہے جس میں تو جھٹلی کرتا تھا (یعنی زکوٰۃ نہ دیتا تھا) صدقہ فطر نہ ادا کرتا تھا۔ پھر جب وہ دیکھے گا کہ یہ میرا چھانٹا چھوڑے گا تو اس کے منہ میں ہاتھ ڈال دے گا اور وہ اڑوہا گنبا میں اس کا ہاتھ ایسے چاڑھا لے گا جیسے اونٹ چباتا ہے۔

بَابُ إِزْضَاءِ السَّعَاءِ

۲۲۹۸- عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا قَرِيبٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلِمُونَنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ)) قَالَ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ وَهُوَ غَنِيٌّ رَاضٍ.

باب: زکوٰۃ کے تحصیلداروں کے راضی کرنے کا بیان
۲۲۹۸- جریر نے کہا چند لوگ گاؤں کے آئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کی بعضے تحصیلدار ہمارے پاس آتے ہیں اور وہ ہم پر زیادتی کرتے ہیں (یعنی جانور اچھے سے اچھا لیتا ہے حالانکہ متوسط لینا چاہیے)۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم راضی کر دیا کرو اپنے تحصیلداروں کو (یعنی اگرچہ وہ تم پر زیادتی بھی کریں)۔ جریر نے کہا جب سے میں نے یہ سنا رسول اللہ ﷺ سے تب سے کوئی تحصیلدار میرے پاس سے نہیں گیا مگر خوش ہو کر۔

۲۲۹۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَمَةَ كُلُّهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۲۹۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ تَغْلِيطِ غَفَوَةٍ مَنْ لَا يُؤْذِي

الزَّكَاةَ

۲۳۰۰- عَنْ أَبِي خَرٍّ قَالَ أَتَيْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى قَالَ ((هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَزَبَّ الْكَعْبَةِ)) قَالَ فَجِئْتُ خَشْيَ

باب: زکوٰۃ نہ دینے والوں کو سخت سزا دیے جانے کا بیان

۲۳۰۰- ابو ذر نے کہا کہ میں نبی کے پاس پہنچا اور آپ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا ارباب کعبہ کی قسم وہی نقصان والے ہیں۔ تب میں آپ کے پاس آیا

(۲۲۹۸) ☆ یعنی ان سے نرمی سے بات کرو پھر ارشاد کرو جو حق زکوٰۃ ہے اس کو بخو ادا کرو اور اس زیادتی سے تحصیلداروں کی وہ زیادتی مراد ہے جس سے فاسق نہ ہو ورنہ صورت فاسق کے وہ قابل عزل ہے اور اس صورت میں حد شرعی سے زیادہ اس کو دینا روا نہیں۔

اور بیٹھ گیا اور نہ ٹھہر سکا کہ کھڑا ہو گیا اور عرض کی اسے رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے خرچ کیا اور اور ادھر اور ادھر مناسب ہو اور دیا آگے سے اور پیچھے اور دہانے سے اور بائیں سے اور ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ (یعنی جہاں دین کی تائید اور خدا رسول کی مرضی دیکھے وہاں بے تکلف خرچ کیا) اور جو اونٹ والا گائے والا بکری والا کہ ان کی زکوٰۃ نہیں دیتا قیامت کے دن آویں گے وہ جانور ان سب دونوں سے مونے ہو کر اور چربیلے جیسے دنیا میں تھے اور اپنے سنگ سے اس کو کوجھیں گے اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے جب پچھلا اٹکا نذر جائے گا انکا بھراس پر آجائے گا۔ یہی عذاب ہو تا ہے گا جب تک کہ فیصلہ ہو بندوں کا۔

۲۳۰۱- ابوذرؓ سے دوسری سند سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اس پر وہ لوگ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جو زمین پر مر جائے اور اونٹ اور گائے اور بکری چھوڑ دے اور اس کی زکوٰۃ نہ دیوے آگے وہی حدیث بیان کی۔

۲۳۰۲- ابوہریرہؓ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا نبیؐ یہ آرزو نہیں کہ یہ احد کا پہاڑ میرے لیے سونا ہو جائے اور تین دن سے زیادہ میرے پاس ایک دینار بھی باقی رہے مگر وہ دینار کہ وہ اپنے کسی قرض خواہ کو دینے کے لیے اٹھا رکھوں۔

۲۳۰۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

حَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ فُتِنْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَذَالُ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُم قَالَ ((هُم الْكَفَرُونَ أَهْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُم مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَطُّعُهُ بِقُرْبُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِأَطْلَافِهَا كُلَّمَا تَقَدَّتْ أَخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ))

۲۳۰۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ اتَّهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَذَكَرْتُ نَحْوَ خَبِيرٍ وَكَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ رَجُلٌ يَمُوتُ فَيَذَغُ إِلَيْهَا أَوْ بَقَرًا أَوْ غَنَمًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا))

۲۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا يَسْرُئِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا تَأْتِي عَلَيَّ قَائِلَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارٌ أُرْصَدُهُ لِعَيْنٍ عَلَيَّ))

۲۳۰۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْنَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ

۲۳۰۴- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَسْئَلُ مَنْ

(۲۳۰۳) ☆ اس حدیث میں ترغیب ہے صدقہ پر تمام امور خیر میں اور اشارہ ہے اس طرف کہ کسی امر خیر میں مال کو نہ رکھے بلکہ حق

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ الْمَدِينَةِ
عِشَاءً وَتَحْنُ نَظَرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ
لَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
(« مَا أَحْبَبُّ أَنْ أَخُذَ ذَلِكَ عِنْدِي ذَهَبُ أُمْتِي
قَالِيَةُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْضَهُهُ لِذَنبٍ
إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ لِي عِيَادُ اللَّهِ هَكَذَا حَقًّا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَهَكَذَا عَنْ تَجْبِيهِ وَهَكَذَا عَنْ شِمَالِهِ »)
قَالَ ثُمَّ مَشِينَا فَقَالَ (« يَا أَبَا ذَرٍّ ») قَالَ قُلْتُ
لَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (« إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ
الْقَالُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا
وَهَكَذَا ») بَيْنَ مَا صَنَعَ فِي الْمَرْءِ الْكَاذِبِ قَالَ
ثُمَّ مَشِينَا قَالَ (« يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى
أَتِيكَ ») قَالَ فَانْطَلَقَ حَتَّى تَوَلَّوْنِي غَنِي قَالَ
سَمِعْتُ لَعْنًا وَسَمِعْتُ صَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ لَعْنُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لِي
قَالَ مَهْمُتُ أَنْ أَتْبِعَهُ قَالَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ
(« لَا تَخْرُجْ حَتَّى أَتِيكَ ») قَالَ فَانْتَظَرْتُهُ فَلَمَّا
جَاءَ ذَكَرْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ فَقَالَ :
(« ذَلِكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ مِنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِكَ

کنکر لی زمین میں بعد دوپہر کے اور ہم احد کو دیکھ رہے تھے
تب مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کی
حاضر ہوں اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ
یہ احد میرے پاس سونا ہو کر تین دن بھی اسی میں سے ایک
دینار میرے پاس بچے مرودہ دینار کہ میں کسی قرض کے سبب
سے اٹھا رکھوں اور اگر یہ سونا ہو جائے تو میں اللہ کے بندوں
میں یوں بانٹوں اور آپ نے اپنے آگے ایک لپ بھر کر
اشارہ کیا اور اسی طرح داسے اور بائیں اشارہ کیا۔ ابو ذرؓ نے
کہا پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا اے ابو ذر! میں نے عرض کی
حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا بہت مال
والے دی ثواب کم پانے والے ہیں قیامت کے دن (یعنی
زحکہ کے درجہ عالیہ سے محروم رہنے والے) مگر جس نے
خرچ کیا اور اور اور جدھر مناسب ہوا۔ آپ نے پھر ایسا
نئی اشارہ کیا جیسے پہلے کیا تھا۔ پھر ہم چلے اور آپ نے فرمایا اے
ابو ذر! تم یونہی رہنا جیسے اب ہو (یعنی یہاں سے کہیں نہ جانا)
جب تک کہ میں نہ آؤں۔ پھر آپ چلے گئے یہاں تک کہ میری
نظروں سے غائب ہو گئے پھر میں نے کچھ گنگناہٹ اور آواز
سنی اور دل میں کہا کہ شاید رسول اللہؐ کو کوئی دشمن ملا ہو اور
میں نے ارادہ کیا کہ آپ کے پیچھے جاؤں اسے میں یاد آیا کہ
آپ نے فرمایا تھا کہ میںیں رہنا جب تک میں نہ آؤں تمہارے

اللہ جو بات ترقی ایمان و اسلام اور قائم عامہ کی ہو سب میں بہ دل خوشی مال کو خرچ کرے یہی شکر یہ ہے بہت مال ہونے کا نہ یہ کہ اپنی ہوائے
نفسانی اور فحشائے شیطانی میں اسراف لے جا کرے۔ اور نہ روایت سے اوپر جو روایتیں گزریں ان سے معلوم ہوا کہ قسم بغیر ضرورت کے
ناکیر کام کے لیے بھی کہاں اور سب سے اور احادیث صحیحہ میں ایسی قسمیں بہت آئی ہیں اور اول وقت کا ایک بہت بڑا مسئلہ اس حدیث سے ثابت
ہو اوس کا مسئلہ لے انکار کیا ہے اور یہ ہے کہ اصحاب کبار یعنی جو لوگ کثیرہ گناہوں میں اکوڑہ ہوئے ہیں اور توحید پر سرے ہیں و دوزخ سے
نکلنے کے اور جنت میں جانیں گے اگرچہ ایک مدت اپنے گناہوں کی سزا پانے کے لیے دوزخ میں مقیم و معذب رہیں اور خوارق نے بھی اس کا
انکار کیا ہے اور معلوم ہوا کہ زنا و زوری قری قریب کبار میں زیادہ ہے حیاتی کی بات ہے۔

لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قَالَ
وَاِنْ زَنَى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنَى وَاِنْ
سَرَقَ»۔

پاس۔ غرض میں آپ کا منتظر رہا پھر آپ جب تشریف لائے
تو میں نے اس آواز کا جو سنی تھی آپ سے ذکر کیا آپ نے
فرمایا کہ وہ جبرائیلؑ تھے (ان کے اوپر سلامتی ہو) اور وہ
میرے پاس آئے اور انھوں نے فرمایا کہ جو مرے آپ کی
امت میں سے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ کا کسی چیز کو
(یعنی بچہ، شدہ، جھنڈے، تیزے، گروہ، چیلے، نبی، ولی، بھوت
و پر ی کو) وہ جنت میں جائے گا (یعنی اپنے گناہوں کی سزا
پانے کے بعد یا انبیاء و اولیاء کی شفاعت یا ارحم الراحمین کی
رحمت کاملہ کے سبب سے بخشے جانے کے بعد)۔ میں نے کہا
اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ جبرائیل نے کہا
اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری بھی کی ہو۔

۲۳۰۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ
الْبَيْتِ إِذَا رَسُلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمْنِي وَخَذَهُ لَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَقُلْتُ أَنَّهُ
يَكْفُرُهُ أَلَمْ يَمْنِي مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْنِي
فِي ظِلِّ الْقَصْرِ فَالْتَمَسْتُ فَرَأَيْتُ فَقَالَ مَنْ هَذَا
فَقُلْتُ أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ
تَعَالَى قَالَ فَتَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ
الْمُكْرِبِينَ هُمْ الْمُقْبِلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ
أَعْطَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا فَفَتَحَ فِيهِ بَيْتَهُ وَشِئْئَهُ وَرَبَّنَّ
يُدْعُو وَوَرَأَاهُ رَعِيْلٌ فِيهِ خَيْرٌ قَالَ فَتَشَيْتُ مَعَهُ
سَاعَةً فَقَالَ اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي
قَاعِ حَوْثَةٍ حِجَارَةٍ فَقَالَ لِيِ اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى
أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ فِي الْحَرَةِ حَتَّى لَمْ أَرَاهُ

۲۳۰۵- ابو ذرؓ نے کہا کہ میں لکھا ایک رات اور دیکھا کہ
رسول اللہؐ اکیلے چلے جا رہے تھے کوئی آپ کے ساتھ نہیں
ہے تو میں سمجھا کہ آپ کو منظور ہے کہ کوئی ساتھ نہ آئے
(ورنہ صحابہ کب آپ کو اکیلا چھوڑتے) تو میں یہ سمجھ کر
چاندنی کے سایہ میں چلنے لگا (تاکہ حضرت ان کو نہ دیکھیں)
تو آپ نے میری طرف مڑ کر دیکھا اور فرمایا یہ کون ہے؟
میں نے عرض کی ابو ذر اللہ بھ کو آپ پر خدا کرے۔ آپ
نے فرمایا ابو ذرؓ تو پھر آپ کے ساتھ میں چلا تھوڑی دیر اور
آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال والے ہیں وہ کم درجہ
والے ہیں قیامت کے دن مگر مجھے اللہ تعالیٰ مال دیوے اور وہ
پھونک پر اڑاوے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے اور
کرے اس مال سے بہت خوبیاں۔ پھر انھوں نے کہا میں آپ
کے ساتھ تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر آپ نے فرمایا یہاں بیٹھو

(۲۳۰۵) ☆ دوئی نے کہا کہ اس سے شراب کی سخت مذمت معلوم ہوئی کہ گویا میں میں جبریل اور نبیؐ کے یہ بہت بڑا گناہ تھا اور چوری اور زنا
سے بڑھ کر تھا جب اس کا ذکر کیا آنحضرتؐ کے تعجب در کرنے کو۔

اور مجھے ایک صاف زمین پر بٹھادیا کہ اس کے گرد والے پتھر تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم یہیں بیٹھے رہو جب تک میں لوٹ کر آؤ اور آپ چلے گئے ان پتھروں میں یہاں تک کہ میں آپ کو نہ دیکھتا تھا اور وہاں بہت دیر تک ٹھہرے رہے۔ پھر میں نے سنا کہ آپ کہتے چلے آ رہے تھے کہ اگر چوری نہ کرے اور زنا کرے؟ پھر آئے تو مجھ سے مہربان ہو کر اور میں نے کہا اے نبی اللہ کے اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے (سبحان اللہ یہ کمال عشق اور محبت کا فقرہ ہے صحابہؓ کے زہاں زور ہوتا تھا) کون تھا ان کا لے پتھروں میں؟ میں نے تو کسی کو نہ دیکھا جو آپ کو جواب دیتا؟ آپ نے فرمایا جبرائیلؑ تھے کہ وہ میرے آگے آئے ان پتھروں میں اور فرمایا کہ بشارت دو اپنی امت کو کہ جو مرا اور اس نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے کہا اے جبرائیل! اگرچہ وہ چوری کرے اور زنا کرے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے دوبارہ پھر کہا اگرچہ وہ چوری کرے یا زنا کرے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے تیسری بار پھر کہا اگرچہ وہ چوری اور زنا کرے؟ انھوں نے کہا ہاں اگرچہ وہ شراب پیے۔

باب: مال کو خزانہ بنانے والوں کے بارے میں اور ان کو ڈانٹ

۲۳۰۶- عَنْ الْأَخْطَبِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَبِيلًا أَنَا فِي خَلْقٍ ذِيهَا مَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ أَحْسَنُ الثِّيَابِ أَحْسَنُ (۲۳۰۷) جہاں اس حدیث میں تعلیم ہے زہد اور دنیا سے بے رغبتی کی اور جہد اور نصیہ ہے باغیان زکوٰۃ کو اور جمہور کے نزدیک کفر جس کی برائی قرآن میں إِنَّ الَّذِينَ يَكْفِرُونَ بِالْغَيْبِ وَالْبُصَّةِ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ إِلَىٰ عَذَابِ اللَّهِ كَثِيرًا اور اسی طرح سے حدیث میں ہے جس مال کی زکوٰۃ دی جائے اور جب زکوٰۃ دے دے پھر وہ کفر نہ رہا خواہ وہ زیادہ مال کم اور حضرت ابوذرؓ امیر المومنین کا مذہب یہ تھا کہ جو اپنی حاجت ضروری سے زیادہ آدمی رکھ چکے ہو اسے وہ سب کفر ہے۔ غرض ان کا مذہب مشہور ہی ہے جو جمہور کا مذہب مذکور ہو۔

الْحَسْبُ أَخَذْتُ الْوَحْوَ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَشِّرْ
الْكَاذِبِينَ بِرَضْوٍ يُحْتَمَى عَلَيْهِ فِي نَارٍ حَمِيمَةٍ
فَيُوضَعُ عَلَى حَلَمَةٍ تَذِي أَحْبَابَهُمْ حَتَّى يُخْرَجَ
مِنْ نَغْصٍ كَيْفِيَةٍ وَتُوضَعُ عَلَى نَغْصٍ كَيْفِيَةٍ
حَتَّى يُخْرَجَ مِنْ حَلَمَةٍ تَذِي بَرَزَكُلَ قَالَ فَوَضَعَ
النَّوْمُ رُءُوسَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ رَجَعَ
إِلَيَّ شَيْفًا قَالَ فَأَدْبَرَ وَابْتَعَثَهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى
سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ إِلَّا كَرِهُوا مَا
قُلْتُ لَهُمْ قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ شَيْفًا إِنَّ
خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي
فَأَحْبَبْتُهُ ((فَقَالَ أَتَرَى أَحَدًا)) فَظَنَرْتُ مَا
عَلَيَّ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَطْلُ أَنَّهُ يَنْتَعِبِي فِي
حَاجَةٍ لَهُ فَقُلْتُ أَرَأَاهُ فَقَالَ ((مَا يَسْأَلُنِي أَنْ لِي
مِنْهُ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَابِيرَ)) ثُمَّ
هَؤُلَاءِ يَحْمَمُونَ الدُّنْيَا لَا يَعْقِلُونَ شَيْفًا قَالَ قُلْتُ
مَا لَكَ وَلِإِخْوَتِكَ مِنْ فُرَيْشٍ لَا تُعْزِرِيهِمْ
وَتُصِيبُ مِنْهُمْ قَالَ لَا وَرَبِّكَ لَا أَسْأَلُهُمْ عَنْ
دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتَّى أَخْلُقَ بِأَفْئِدَةٍ
وَرَسُولِهِ.

پاس کھڑا ہوا اور کہا کہ خوشخبری دے مال جمع کرنے والوں کو
گرم پتھر کی جو جہنم کی آگ میں تپتا جائے گا اور اس کی چھائی کی
لوک پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ شانے کی ہڈی سے پھوٹ
نکلے گا اور شانے کی ہڈی پر رکھا جاوے گا تو چھائیوں کی لوک
سے پھوٹ نکلے گا وہ پتھر ایسا ہی ہوتا ہے آہستہ آہستہ کہ
راوی نے پتھر جھکالے لوگوں نے سر اور میں نے ان میں سے
کسی کو نہ دیکھا کہ ان کو کچھ جواب دینا اور پھر وہ پھرے اور میں
ان کے پیچھے ہوا (کیوں نہ ہوں یہ طالب حدیث ہیں) یہاں
تک کہ ایک سمجھے کے پاس پہنچ گئے اور میں نے کہا کہ میں تو یہی
خیال کرتا ہوں۔۔۔ کہ آپ نے جو کچھ کہا ان کو بہت برا لگا۔
تو انھوں نے فرمایا کہ یہ کچھ عقل نہیں رکھتے (یعنی دین کی) اور
میرے دوست ابو القاسم نے مجھ کو یوں یاد میں گیا اور فرمایا کہ تم
احد کو دیکھتے ہو؟ میں نے اپنے اوپر کی دھوپ کو دیکھا اور یہ
سمجھا کہ شاید آپ مجھے اپنے کسی کام کے لیے وہاں بھیجنا چاہتے
ہیں اور میں نے عرض کی کہ ہاں دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ
میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پہاڑ کے برابر سونا ہو اور اگر وہ بھی تو
میں خرچ کر دوں مگر تین دینار (یعنی تین جن کا اوپر ذکر ہوا کہ
قرض کیلئے رکھوں) پر یہ لوگ دنیا جمع کرتے ہیں اور کچھ نہیں
سمجھتے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ تمہارا اپنے بھائیوں قریش
کے ساتھ کیا حال ہے کہ تم ان کے پاس کسی ضرورت کیلئے نہیں
جاتے اور نہ ان سے کچھ لینے ہو؟ انھوں نے کہا مجھے قسم ہے
تمہارے رب کی کہ نہ میں ان سے دنیا مانگوں گا نہ دین میں کچھ
پوچھوں گا (اس لیے کہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں کہ یہاں
تک کہ لوں گا میں اللہ سے اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ سے۔

۲۳۰۷- احنف بن قیس نے کہا میں چند لوگوں قریش کے
ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو ذرؓ آئے اور فرمائے گئے بشارت دو کفر

۲۳۰۷- عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ فِي
نَفَرٍ مِنْ فُرَيْشٍ فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ بَشِّرْ

جمع کرنے والوں کو ایسے دافع سے جو ان کے پیٹ پر لگائے جائیں گے اور ان کی گدیوں میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے نکل آئیں گے پھر وہ کارے ہو گئے اور میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ابو ذرؓ ہیں اور میں ان کی طرف کھڑا ہوا اور میں نے کہا یہ کیا تھا جو میں نے ابھی سنا کہ آپ ابھی کہہ رہے تھے؟ انھوں نے کہا میں وہ ہی کہہ رہا تھا جو سنا میں نے ان کے نبی سے۔ پھر میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس عطا میں (یعنی جو مال غنیمت سے امراء مسلمانوں کو دیا کرتے ہیں)؟ انھوں نے فرمایا تم اس کو لیتے رہو کہ اس میں مدد خرچ ہے پھر جب یہ تمہارے دین کی قیمت ہو جائے تب چھوڑ دینا (یعنی دینے والے تم سے مددست فی الدین چاہیں تو نہ لینا)۔

باب: سخاوت کی فضیلت کا بیان

۲۳۰۸- ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدمؑ کے اخراج کر کہ میں بھی حیر سے اوپر خرچ کروں۔ اور فرمایا حضرتؑ نے کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

۲۳۰۹- ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

الْكَاذِبِينَ يَكُنْ فِي ظُهُورِهِمْ يُخْرَجُ مِنْ جُحُومٍ وَبَكِيٍّ مِنْ قَبْلِ أَفْعَالِهِمْ يُخْرَجُ مِنْ جِهَانِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَدْحَى نَقَعَدُ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ خَبِيلٌ قَالَ مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ هَذَا فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَمْنُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِبَيْتِكَ فَذَعْفَةٌ.

بَابُ الْحَثِّ عَلَى النَّفَقَةِ وَتَشْيِيرِ الْمُنْفِقِ بِالْخَلْفِ

۲۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ أَتَقْنُقُ أَتَقْنُقُ عَلَيْكَ وَقَالَ يَمِينُ اللَّهُ مَلَأَى وَقَالَ ابْنُ لُغَيْرٍ مَلَأَتْ سَخَاءً لَا يَبْقِصُهَا شَيْءٌ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)).

۲۳۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ

(۲۳۰۸) ☆ اس حدیث سے ثابت ہو کہ ہاتھ ایک چیز ہے بلا کیف کہ اللہ پاک کے لیے ثابت ہے اور اسی سے خرچ فرماتا ہے اور پکڑتا ہے اور تولد ہے اور دونوں ہاتھ اس کے قرآن سے ثابت ہیں کہ فرماتا ہے لیسما خلقت یدیں اور فرماتا ہے بل یدہا مبسوطان اور ان آیتوں سے اور بہت سی حدیثوں سے جن میں دونوں ہاتھوں کا ذکر ہے بخوبی ثابت ہوا کہ یہ مفت قدرت کی مفاہیر ہے ورنہ قدرت کا تشبیہ محال ہے۔ پس تاویل ان کی قدرت سے باطل ہے اور یہ قول ہے حمید اور معتزل کا۔ چنانچہ تصریح کی اس کی امام اعظمؒ نے اپنے وصیت نامہ میں جو فقہ اکبر مشہور ہے۔

(۲۳۰۹) ☆ اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے دو ہاتھ ہیں اور تاویل ہاتھ کی قدرت سے باطل ہے اور صحابہؓ اور تابعین اور تمام اصناف صالحین ان پر بغیر تاویل یا مان لانے سے اور محالات سے ہے یہ امر کہ تاویل ضرور ہو تو اور رسول اللہؐ ہم سے نہ بیان فرماتے یہاں تک کہ گھڑا دینا سے تشریف لے جاتے۔ اور اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ تاخیر بیان کی اس کے وقت سے جائز نہیں اور یہ بھی حق

اور فرمایا کہ اللہ کا سیدھا ہاتھ پھر اُٹھائے گا تمہیں ہو تار تار دن کے خرچ کرنے میں۔ بھلا غور تو کرو کہ کیا کچھ خرچ کیا ہو گا جب سے آسمان اور زمین کو بنایا تو اب تک ذرا بھی کم نہیں ہوا جو اس کے سیدھے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر ہے اور اس کے دوسرے ہاتھ میں موت ہے اور جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے جس کو چاہتا ہے پست کرتا ہے۔

باب اہل و عیال پر خرچ کرنے کا بیان

۲۳۱۰۔ نو ہاں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا بہتر اثری جس کو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جسے اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے (اس لیے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جن کا نقصہ فرض ہے جیسے بیوی، صغیر اولاد) اور اسی طرح وہ اثری جس کو اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) اور وہ اثری جس کو خرچ کرتا ہے اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ اور ابو قلابہ نے کہا شروع کیا عیال سے پھر کہا ابو قلابہ نے کہ اس سے بڑھ کر کس کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے یا نفع دے ان کو اللہ پاک اس کے سبب سے اور بے پردہ کر دے ان کو۔

اللَّهُ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِي أَنْفَقْ أَنْفَقْ عَلَيْكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينُ اللَّهِ مَلَأَ لَا يَغِيظُهَا سَخَاءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَرَأَيْكُمْ مَا أَنْفَقَ لَمْذُ خَلْقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْغِضْ مَا فِي يَمِينِهِ قَالَ وَعَرَفْتُمْ عَلَى الْمَاءِ وَيَبْدُو الْخَاوِرِ الْقَبْضَ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ))

بَاب فَضْلِ الْفَقْرِ عَلَى الْعِيَالِ وَالْمَمْلُوكِ وَإِثْمٍ مَنْ ضَيَّعَهُمْ أَوْ حَسَنَ نَفَقَتَهُمْ عَنْهُمْ ۲۳۱۰۔ عَنْ نُؤْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ أَبُو قَلَابَةَ رَتَبًا بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ رَأَيْتُ رَجُلًا أُعْطِيَ أَكْثَرَ مِنْ رَجُلٍ يُنْفِقُ عَلَى عِيَالٍ صَغِيرٍ يُعْطِيهِمْ أَوْ يُنْفِقُهُمْ اللَّهُ بِهِ وَيُغْنِيهِمْ

حال ہے کہ صحابہؓ کے کان میں لفظ پاکہ جس کی اردو ہاتھ ہے پڑتا اور ان کے عقیدوں کے خلاف ہو تا اور وہ آنحضرتؐ سے اس کی مراد کو جو حقیقت میں اس لفظ سے مہارت رکھتی ہوئی دریافت نہ کرتے اور سلف صالحین صحابہؓ سے نہ پوچھتے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ جاولین باطل ہے اور یہ تقلید فلاسفہ مسلمانوں میں پھیل گیا ہے۔ پس مومن کا دل کو ضروری ہے کہ ان سب صفات پر جیسے کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہیں ایمان رکھے اور کیفیت اس کی خدا کے ہر ذکر سے۔ یہی طریقہ ہے اسلاف صالحین کا صحابہؓ و تابعین سے اور ائمہ مجتہدین سے رسولان اللہ علیہم السلام اور اس روایت میں جو لفظ قبض وارد ہوا ہے یہ دو طرح مروی ہوا ایک قاف اور بے کے ساتھ اور دوسری مشہور روایت ہے اور معنی اس کے موت کے ہے جیسے ترجمہ میں مذکور ہوئے۔ دوسری قاف اور بے کے ساتھ اس کے معنی احسان اور عطاء اور رزق واسع کے ہیں اور بلند کی اور پستی سے مراد کشادگی اور تنگی رزق کی ہے۔

(۲۳۱۰) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آدمی کو نفقات واجبہ میں خرچ کرنا ضروری ہے پھر نفقات مستحبہ میں جب واجبات سے قاضی ہو۔

۲۳۱۱- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا ایک اشرفی تم نے اللہ کی راہ میں دی اور ایک اپنے غلام پر خرچ کی (یا کسی غلام کے آزاد ہونے میں دی) اور ایک مسکین کو دی اور ایک اپنے گھروالوں پر خرچ کی تو ثواب کی رو سے بڑی وہی اشرفی ہے جو اپنے گھروالوں پر خرچ کی۔

۲۳۱۲- خبیثہؓ نے کیا ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کا دار و نہ آیا اور انھوں نے پوچھا کہ تم نے غلاموں کو خرچ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا ہمارے دوس لے لیے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جس کو خرچ دیتا ہے اس کا خرچ روک رکھے۔

باب: پہلے اپنی ذات پر پھر اپنے گھروالوں پر پھر قرابت والوں پر خرچ کرنے کا بیان

۲۳۱۳- جاہزنہؓ نے کہا ایک شخص نے ایک غلام آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد (یعنی کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے) اور اس کی خبر پہنچی رسول اللہ ﷺ کو تو آپؐ نے فرمایا تیرے پاس اور مال ہے اس کے سوا؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپؐ نے فرمایا کون خریدے گا اس کو مجھ سے؟ تو ہم نے اس کو اٹھ سو درہم کو خرید لیا اور درہم حضرت کے پاس لے آئے۔ آپؐ نے مالک غلام کو دے دیئے اور فرمایا پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو پھر اگر بچے تو اپنے گھروالوں پر پھر بچے تو اپنے ناتے والوں پر پھر بچے تو اوھر لاور اور اشارہ کرتے تھے آپؐ آگے اور اپنے اور بائیں۔

۲۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((دِينَارُ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارُ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارُ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مَسْكِينٍ وَدِينَارُ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ أَظْهَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ)).

۲۳۱۲- عَنْ خَبِيثَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِذْ جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَدْخَلَ فَقَالَ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوَّتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَاَنْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَجَفَّى بِالْمَرْءِ إِذَا مَا أَنْ يَخْسِ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوَّتَهُ)).

بَابُ الْإِنْفَاقِ فِي النَّفَقَةِ بِالنَّفْسِ ثُمَّ أَهْلِهِ ثُمَّ الْقَرَابَةِ

۲۳۱۳- عَنْ جَاهِزٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ فَلَمَّ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَلَيْكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ ((مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي)) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِمِائَةِ دِينَارٍ وَاشْتَرَاهُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَّهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَإِنْ أَهْلَكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا)) يَقُولُ قَبِيلُ بَدَيْلِكَ وَعَنْ نَعِيمِ بْنِ شَيْبَانَ.

(۲۳۱۳) ☆ نوٹی نے فرمایا اس حدیث میں کئی نام لائے ہیں ایک تو مال خرچ کرنے کی ترتیب۔ دوسرے جب وہ خرچ آن پڑیں تو اس میں سے جس کی تاکید زیادہ ہو اس کو مقدم رکھئے۔ تیسرے یہ کہ جب مال ضرورت سے زیادہ ہو تو صحیح انواع و اقسام کے خرچ کر لے نہ ایک نوع خاص میں۔ چوتھی معلوم ہو کہ کچھ ہر گز روئے ہو وہ غلام ہے جس سے میاں کہے کہ میرے بعد تو آزاد ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ صحیح مذہب روئے ہو اور امام مالک اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے کہ روئے نہیں مگر جبکہ مالک پر قرض ہو اور یہ حدیث صاف ان پر حجت ہے۔

۲۳۱۴- جائز سے دوسری سند مذکور ہے اور اس سے بھی یہی روایت مروی ہوئی۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ اس مالک کا نام ابو ذر کو تھا اور غلام کا یعقوب۔

باب: والدین اور دیگر اقرباء پر خرچ کرنے کی فضیلت اگرچہ وہ مشرک ہوں

۲۳۱۴- عَنْ حَابِرِ بْنِ رَجَلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَخَذَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذَرٍّ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّبَتِ.

بَابُ فَضْلِ النِّفَقَةِ وَالصَّدَقَةِ عَلَى الْإِقْرَبِينَ وَالزَّوْجِ وَالْأَوْلَادِ وَالْوَالِدَيْنِ وَلَوْ كَانُوا مُشْرِكِينَ

۲۳۱۵- انسؓ نے کہا ابو طلحہ انصاریؓ مدینہ میں بہت مالدار تھے اور بہت محبوب مال ان کا بیرحاء ایک باغ تھا مسجد نبویؐ کے آگے اور رسول اللہؐ اس میں جاتے تھے اور اس کا بیٹھاپانی پیتے تھے۔ انسؓ نے کہا جب یہ آیت اتری کہ نہ پہنچو گے تم نیکی کی حد کو جب تک نہ خرچ کرو گے اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں تو ابو طلحہ نے کھڑے ہو کر رسول اللہؐ سے عرض کی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ تم نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک اپنے محبوب مال نہ خرچو اور میرے سب مالوں سے زیادہ محبوب بیرحاء ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اللہ سے اس کے ثواب کا اور اس کے آخرت میں جمع ہو جانے کا اللہ کے پاس امیدوار ہوں۔ سو اس کو آپ جہاں چاہیں رکھ دیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا خوب یہ تو بڑے نفع کا مال ہے یہ تو بڑے نفع کا مال ہے۔ میں نے سنا جو تم نے کہا اور میں مناسب جانتا ہوں کہ تم اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دو۔ پھر اس کو

۲۳۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَى وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَتَرَبَّعُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَبِيبٌ فَإِنْ أَنَسَ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ لَنْ تَتَلَوْا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لَنْ تَتَلَوْا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنْ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَى وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِي أَزْجُو بِرِهَا وَذَخَرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَخْ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِعٌ فَذْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَإِنِّي أَرَى أَنَّ تَجْعَلُهَا فِي الْإِقْرَبِينَ)) فَتَسَمَّيَا

(۲۳۱۵) ہذا قزوینی نے فرمایا اس سے کئی مسائل ثابت ہوئے اول یہ کہ جائز ہے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور مرف بن عبد اللہ بن خثیم کہتے تھے کہ یہ روایتیں ملکیوں کہنا چاہے کہ اللہ نے فرمایا اور مضارع کا مینہ بولنا اور انہیں۔ غرض یہ حدیث ان پر رجحان ہے۔ دوسرے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے صدقات اور خیرات میں اہل علم و فضل سے مشورہ لینا جیسے انھوں نے رسول اللہؐ سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں، قربات وادوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت غیروں کے جب عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قربات قریب کے لوگ نہ ہوں تو قربات بعیدہ وادوں کو دے اس لئے کہ اہل علم و فضل سے مشورہ لینا بہت ہی نیک اور حسان بن ثابت کو تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں واد میں جا کر بیٹھے ہیں چنانچہ آگے آتا ہے۔

أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَيَتِيمِي عَمُّو.

ابو طلحہ نے اپنے عزیزوں اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

۲۳۱۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ كُنْ تَتْلُوا الْبَيْرَ حَتَّى تَتَفَقَّحُوا مِمَّا نُحِبُّونَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَرَى رِثَانًا بَيْنَنَا مِنْ أَمْرِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي فَعَلْتُ أَرْضِي نَرِيعًا لِلَّهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ)) قَالَ فَجَعَلَهَا فِي حَسَنٍ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ.

۲۳۱۶- انس نے کہا جب آیت مذکور آئی ابو طلحہ نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا پالنے والا، رزق دینے والا ہمارے مال طلب فرماتا ہے (اور ہم کو نہایت فخر کی جگہ ہے کہ شاہنشاہ عالی جاہ پر والدانی غلام سے کوئی شے طلب فرمائے زبے زبے قسمت) سو میں گواہ کرتا ہوں آپ کو اسے رسول اللہ! کہ میں نے اپنی زمین جس کا نام میرا ہے اللہ کی نذر کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے قرابت والوں کو دے دو۔ سو انھوں نے حسان اور ابی بن کعب کو بانٹ دیا۔

۲۳۱۷- عَنْ مِثْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَهَا أَعْتَقَتْ وَرِيدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَحْوَالَكَ كَانَ أَكْثَرُ لَهَا جُودًا)).

۲۳۱۷- میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک لونڈی آزاد کی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اور اس کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کے سامنے تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو اپنے ماموں کو دے دیتیں تو بڑا ثواب ہوتا۔

۲۳۱۸- عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَصَدَّقْ بِمَا مَعَشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ خَلِيكُنَّ)) قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاوُ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّ أَمْرًا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْتُ فَاسْأَلُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يَحْزِي عَنِّي وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلِ الْيَتِيمِ أَنْتِ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَدَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِنَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتِي حَاجَتُهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَّ الْيَتِيمِ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ

۲۳۱۸- زینب عبد اللہ کی بی بی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر وہ عہد توں کے صدقہ دو اگرچہ اپنے زپور سے ہو۔ انھوں نے کہا پھر میں عبد اللہ سے شوہر کے پاس آئی اور میں نے کہا تم مفلس خالی ہاتھ آدمی ہو اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگ صدقہ دیں سو تم جا کر حضرت سے پوچھو کہ اگر میں تم کو دے دوں اور صدقہ ادا ہو جائے تو خیر ورنہ اور کسی کو دے دوں۔ تو عبد اللہ نے مجھ سے کہا تم ہی جا کر حضرت سے پوچھو۔ پھر میں آئی اور ایک عورت انصار کی حضرت کے دروازے پر کھڑی تھی اس کا بھی کام یہی تھا جو میرا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا رعب بہت تھا اور بلال نکلتے تو ہم نے کہا تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور ان کو خبر دو کہ

(۲۳۱۷) اور بخاری میں اس کی روایت میں احوانک وارد ہوا ہے یعنی اگر تم اپنی بیویوں کو دیتیں تو ثواب ہو تا اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حضرت نے دونوں پر ایسا ہی فرمایا اور اس میں ماں کے اقارب کے ساتھ سلوک کرنا ہے کہ ماں کا حق بڑا ہے۔

دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں کہ اگر اپنے شوہروں کو صدقہ دیں تو ادانہو جائے گا یا نہیں یا ان تینوں کو دیں جن کو وہ پالتے ہیں؟ اور حضرت کو یہ خبر نہ دینا کہ ہم لوگ کون ہیں۔ زینبؓ نے کہا پھر بلا ل گئے اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ کون ہیں؟ تو بلا ل نے عرض کی کہ ایک عورت ہے انصاری کی اور دوسری زینبؓ ہیں۔ آپ نے فرمایا کون سی زینبؓ ہیں؟ انھوں نے کہا عبد اللہ کی بی بی۔ جب فرمایا بلا ل سے آپ نے کہ ان کو اس میں دونا ثواب ہے ایک ثواب تو قرابت والوں سے سلوک کرنے کا دوسرا صدقہ کا۔

۲۳۱۹- حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے دوسری سند سے وہی مضمون مروی ہے۔ اس میں یہ بات زیادہ ہے کہ میں مسجد میں تھی اور حضرت نے مجھے دیکھا اور فرمایا صدقہ دو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو۔

۲۳۲۰- زینب ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ! کیا مجھے ابو سلمہ کے بیٹوں پر خرچ کرنے سے ثواب ہے؟ اور میں ان کو جھوڑنے والی نہیں کہ لاہر اور ہریان ہو جائیں اس لیے کہ وہ میرے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا بے شک جو تم ان پر خرچ کرتی ہو اس میں ثواب ہے۔

۲۳۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۳۲۲- ابو مسعودؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا جو خرچ کرتا ہے مسلمان اپنے گھر والوں پر اور اس میں ثواب کی امید رکھتا ہے تو وہ صدقہ ہے اس کے لیے۔

النَّبِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بَالِيَابَ تَسْأَلَانِكَ أَنْ تُخْرِجَ الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاحِهِمَا وَعَلَى أَثْنَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَنَا تَخْبِيرُهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَذَخَلْ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الرِّيَاسِ قَالَ امْرَأَةٌ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)).

۲۳۱۹- عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَذَكَرْتُ لِبِزْرِائِمٍ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بِسَبِيلِهِ سَوَاءٌ قَالَ قَالَتْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((تَصَدَّقْنَ وَكُونِ مِنْ خَلِيقِكُنْ)) وَسَأَلَ الْحَدِيثَ يَنْحُو حَدِيثَ أَبِي الْأَخْوَسِ. ۲۳۲۰- عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي أَجْرٌ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَتَبِقُ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِأَرْكَبِيهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ ((نَعَمْ لَكَ فِيهِمْ أَجْرٌ مَا أَتَفَقْتُ عَلَيْهِمْ)).

۲۳۲۱- عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَبِيبًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِجَدِّهِ.

۲۳۲۲- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا أَنْفَقَ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً)).

۲۳۲۳- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.
 ۲۳۲۴- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاحِيَةٌ أَوْ رَاحِيَةٌ أَفَاصِلُهَا قَالَ ((نَعَمْ))
 ۲۳۲۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
 ۲۳۲۴- اسماء ابو بکرؓ کی صاحبزادی نے عرض کی کہ اسے رسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ دین سے بیزار ہے (دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ وہ مشرک ہے) کیا میں اس سے سلوک اور احسان کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۲۳۲۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَلَفْنَاهُمْ فَاسْتَفَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ رَاحِيَةٌ أَفَاصِلُهَا أُمِّي قَالَ ((نَعَمْ صِلِي أُمَّكَ))
 ۲۳۲۵- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں آئی ہے اور مشرک ہے جس زمانہ میں آپ نے قریش مکہ سے صلح کی تھی پھر کیا میں اس سے احسان کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں احسان کرو اپنی ماں سے۔

باب وُصُولُ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ

۲۳۲۶- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي أَتَيْتُ نَفْسَهَا وَلَمْ تَوْصِ وَأَطْطَاهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ ((نَعَمْ))
 ۲۳۲۶- حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ ایک شخص آئے اور انھوں نے پوچھا جی سے کہ میری ماں فوراً مر گئی اور وصیت نہ کرنے پائی اگر بولتی تو صدقہ دیتی تو اگر میں صدقہ دوں اسے ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

(۲۳۲۶) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کی طرف سے میت کو نفع دیتا ہے اور اس کو باقی عالمائے اہل سنت کے ثواب پہنچاتا ہے اور اسی طرح دعا کے پہنچنے میں بھی امتناع ہے اور دین کے ادائش بھی اور ان سب میں تصور و فکر نہ ہو جسے اور ایسے ہی قرض کا بھی اور ایسے ہی حج کے تلوع کا بھی اگر اس نے وصیت کی ہو اور اختلاف ہے رزوں میں جو میت کے ذمہ ہیں اور مذہب رب رائے اس کا جو از ہے اس لیے کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اصحاب شافعیہ کے مذہب میں قراءت قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ وہ بھی پہنچتا ہے اور احمد بن حنبل کا مذہب یہی ہے اور باقی نماز اور تمام عبادتیں اس کا ثواب شافعیہ اور جمہور کے نزدیک نہیں پہنچتا اور امام احمد نے فرمایا ہے کہ سب کا ثواب پہنچتا ہے حج کی طرح سے۔ کذا قال النووی۔ مترجم کہتا ہے کہ ثواب کا جو مذہب ہو گا کہ جب وہ اہل طلاق ہو اور کوئی بدعت اس کے ساتھ مخلوط نہ ہو جیسے سوم چہارم برسی اور ششہای وغیرہ تاریخیوں کا اپنی جانب سے مقرر کرنا یا کھانے کے اقسام حاجی جہالت سے مقرر کرنا کہ بی بی کی مسک دی خشک ہی پر ہو اور نہ کھانے والی اپنی طرف سے مقرر کرنا کہ صحنک کو غور تیں کھائیں مرد کھائیں دو شخصی نہ کھائے۔ شاہ عبدالحق کا تو شہ حد پیتے والے نہ کھائیں چاہے شراب پینے والے کھائیں اور پھر اس میں نیت خالص اللہ کے واسطے ہو نہ یہ کہ برادری میں نام ہو کہ دلا صاحب باد کا سوم کس دھرم سے کیا اور دادا کے چالیسویں میں خوب جھے بانٹنے اور مصارف صدقات میں خرچ کیا جائے۔ غرض جب یہ امور موجود ہوں گے جب وجود ثواب کا مستحق ہو گا۔ پھر ایصال کا خیال بھی ہو سکتا ہے ورنہ بغیر ان امور کے ثواب ہی نہیں ایصال کا کیا ذکر ہے جیسے وضو نہیں تو نماز کا کیا ذکر۔

۲۳۲۷- ہشام نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی اور اسامہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے وصیت نہیں کی جیسے ابن بشر کی روایت میں ہے اور راویوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

باب: ہر نیکی صدقہ ہے

۲۳۲۷- عَنْ هِشَامَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّ نَفْسٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ خَيْرٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ شَرٍّ»

باب بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ

نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ

۲۳۲۸- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

۲۳۲۸- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ حِمْزٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كُلُّ نَفْسٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ خَيْرٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ شَرٍّ»

۲۳۲۹- ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ ابوذرؓ نے کہا کہ چند اصحاب نبیؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ اے رسول اللہؐ مال والے سب مال لوٹ لے گئے اس لیے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اپنے زائد مالوں سے۔ آپؐ نے فرمایا تمہارے لیے بھی تو اللہ تعالیٰ نے صدقہ کا سامان کر دیا ہے کہ ہر شیخ صدقہ ہے اور ہر کبیر صدقہ ہے اور اچھی بات سکھانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ہر شخص کے بدن کے ٹکڑے میں صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص اپنے بدن سے اپنی شہوت نکالتا ہے (یعنی اپنی لیبیٰ بی سے صحبت کرتا ہے) تو کیا اس میں ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں دیکھو تو اگر اسے حرام میں صرف کر لے تو مال ہو کہ نہیں؟ اسی طرح جب حلال میں صرف کرتا ہے تو ثواب ہوتا ہے۔

۲۳۲۹- عَنْ أَبِي الْآسودِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِأَمْوَالِهِمْ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَتَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَصَدُقُونَ بِمُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ ((لَوْ لَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدُقُونَ إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ خَيْرٍ مِمَّا كَسَبَتْ مِنْ شَرٍّ كُلُّ تَحْمِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَالْمَعْرُوفُ صَدَقَةٌ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَلِي بَضْعٍ أَخَذَكُمْ صَدَقَةٌ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ مِنْ شَهْوَةٍ وَتَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَّانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ))

۲۳۳۰- حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہر آدمی کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں سو

۲۳۳۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ تِسْعَةِ مِائَةٍ وَسِتِّينَ وَثَلَاثِينَ جُزْءًا))

(۲۳۲۸) ☆ یعنی کل صدقہ کے ہر نیکی میں ثواب ہے اور کسی نیکی میں نکل نہ کرنا چاہیے۔

جس نے اللہ کی بڑائی بیان کی اور اللہ کی حمد کی اور لا الہ الا اللہ کہا اور سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا اور پھر لوگوں کی راہ سے ہٹا دیا کوئی کاٹنا یا بڑی راہ سے ہٹا دی یا جی بات سکھائی یا بری بات سے روکا اس تین سوساٹھ جوڑوں کی گنتی کے برابر وہ اس دن چل رہا ہے اور ہرمت گیا اپنی جان کو ٹکڑے دوزخ سے۔ ابو قتبہ نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ شام کرتا ہے وہ اسی حال میں۔

۲۳۳۱- حضرت معاویہ نے بھی روایت کی دوسری اسناد سے اسی کی مثل صرف اتنا ہے کہ اوامر بمعروف کہا یعنی داؤ عطف کی جگہ او کہا کہ وہ اس دن شام کرتا ہے۔

۲۳۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہوئی دوسری سند سے۔

۲۳۳۳- سعید بن ابی بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے وہ نبی سے کہ ہر مسلمان کے اوپر صدقہ ہے۔ پھر عرض کی کہ اگر نہ ہو سکے؟ تو آپ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کما لے اور اپنی جان کو نفع دے اور صدقہ بھی دے۔ پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو آپ نے فرمایا حاجت والے کی جو حسرت و افسوس کر رہا ہے مدد کرے۔ پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو آپ نے فرمایا دستور کی اور نیک بات سکھا دے۔ پھر عرض کی بھلا اگر یہ بھی نہ ہو سکے؟ تو فرمایا شتر سے باز رہے کہ یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

۲۳۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَلَى مَبْنٍ وَثَلَاثَ مِائَةٍ مَقْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ وَحَمَلَ اللَّهَ وَحَمَلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَغَزَلَ خَبْرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ غَطَا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَأَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَذَبَ بِكَ السَّيِّئُ ((وَالثَّلَاثَ مِائَةَ)) السَّلَامَى فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَيْهِ وَقَدْ زَحَرَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ)) قَالَ أَبُو تَوْبَةَ وَرَبَّمَا قَالَ ((يُمْسِي))

۲۳۳۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي زَيْدٌ بِهَذَا السَّبَابِ بِطَلَّةٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ)) وَقَالَ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَيْهِ

۲۳۳۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ)) بِسَبْعِ خَبِيرَاتٍ مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدٍ وَقَالَ ((فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَيْهِ))

۲۳۳۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ لَبِلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَغْتَمِلْ يَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ)) قَالَ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ ((يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْفُوفِ)) قَالَ قِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ ((يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ الْخَيْرِ)) قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ ((يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ))

۲۳۳۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(۲۳۳۱) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی نیکی کو اختیار نہ کھتا چاہیے۔ کیونکہ ثابت ہوا کہ یہ سب دوزخ سے نجات دینے والیاں ہیں۔

(۲۳۳۲) ☆ ان سب صدقات سے تلوع مراد ہے نہ کہ صدقہ واجب۔

۲۳۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَفَّرَ أَحَادِيثُ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ قَالَ تَعْلِلُ بَيْنَ الْيَتِيمِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي ذَاتِهِ لَتَحْبِلَهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعَ لَهُ عَلَيْهَا مَنَاعَهُ صَدَقَةٌ قَالَ وَتَكْلِمَةُ الطَّيِّبَةِ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خَطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمْسِطُ اللَّذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

بَاب فِي الْمُنْفِقِ وَالْمُمْسِكِ

۲۳۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانُ يُنْزِلَانِ يَقُولَانِ احْذَرْنَاهُمَا اللَّهُمَّ أَظْطَرُّ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَظْطَرُّ مُنْفِكًا تَلَفًا».

بَاب التَّرْغِيبِ فِي الصَّدَقَةِ قَبْلَ أَنْ لَا يُوجَدَ مَنْ يَقْبَلُهَا

۲۳۳۷- عَنْ خَارِثَةَ بِنْتِ وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوجِلُكَ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ يَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْنَا بِهَا بِنَاثِرٍ قَبْلُهَا قَالُوا أَلَا نَلَا حَاجَةً لِي بِهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا».

۲۳۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بہت روایتیں کیں انہی میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے ہر روز جب آفتاب نکلتا ہے۔ تو دو آدمیوں میں انصاف کر دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ کسی کی مدد کر دینا اتنی بھی کہ اسے سواری پر چڑھا دیا یا اس کا مال لا دیا یہ بھی ایک صدقہ ہے اور فرمایا کہ عمدہ بات یہ بھی ایک صدقہ ہے اور ہر قدم جو مسجد کو جاتے رکھتا ہے نماز کے لیے یہ بھی ایک صدقہ ہے اور تکلیف کی چیز راہ سے ہٹا دینا یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

باب: سخی اور بخیل کے بارے میں

۲۳۳۶- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جس وقت بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ایک تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دوسرے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ! بخیل کو تباہ کر۔

باب: صدقہ دینے کی ترغیب پہلے اس سے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے

۲۳۳۷- حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے تھے سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے صدقہ دو' قریب ہے کہ ایسا وقت آجائے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر نکلے گا اور جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں لے لیتا مگر آج تو مجھے حاجت نہیں ہے۔ غرض کوئی نہ ملے گا جو اسے قبول کر لے۔

(۲۳۳۶) ☆ معلوم ہوا کہ بخیل کو فرشتے بھی کہتے ہیں آدمی نے کو ساق کیا برا کیا۔

(۲۳۳۷) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ صدقہ دینے میں دیر نہ کرو جو کچھ دینا ہو آج دے لو کل پر مت رکھو اور ڈرانا ہے آخر زمانے کے حال سے کہ اس وقت مال کی کمزرت ہوگی اور خزانے زمین کے نکل پڑیں گے اور ہر کتوں کا مینہ برسے گا اور یہ باج و داہج کے ہلاک ہوئے کے بعد ہو گا جب حضرت عیسیٰؑ کی کشش بروداری اور مہدیؑ کے دین کی خدمت گزاری سے اس امت کو شرف حاصل ہوگا۔

۲۳۳۸- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوفُ الرَّجُلُ بَيْنَ الصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيَتْرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يَشْتَعِلُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْتَدُّنَ بِهِ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ وَكَثْرَةُ النِّسَاءِ))
 ۲۳۳۹- وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى ((وَتَوَرَّى الرَّجُلُ))
 ۲۳۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْتُرَ الْمَالُ وَيَقْبِضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ عَلَيْهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا))
 ۲۳۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْتُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَقْبِضَ حَتَّى يُهَمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَةً وَيَدْعَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولَ لَا أَرَبَ لِي فِيهِ))
 ۲۳۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَقِيَّةُ))

۲۳۳۸- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی نہ لے گا کہ اس کو قبول کر لے اور ایک ایک آدمی کو دیکھنے والا دیکھے گا کہ اس کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں لگی ہوں گی اور پناہ پکڑیں گی اس کی مردوں کے کم ہونے سے اور عورتوں کے زیادہ ہونے سے۔ اور ابن ہرادی کی روایت میں ہے کہ دیکھے گا تو۔

۲۳۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک کہ مال بہت نہ ہو جائے اور بہرہ نہ نکلے۔ یہاں تک کہ اپنی زکوٰۃ لے کر آدمی نکلے اور کسی کو نہ پاوے گا جو اس کو قبول کر لے۔ یہاں تک کہ زمین عرب کی چراگاہ اور نہریں ہو جائیں گی۔

۲۳۴۰- ابو ہریرہ نے روایت کی کہ نبی نے فرمایا قیامت نہ آوے گی جب تک مال بہت ہو کر بہرہ نہ نکلے اور یہاں تک کثرت ہو کہ مال والا سوچے کہ اس کا صدقہ کون لے گا اور آدمی صدقہ لینے کو بلایا جاوے تو وہ کہے گا کہ مجھے تو اس کی حاجت نہیں ہے۔

۲۳۴۱- ابو ہریرہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمین اپنے کبجے کے ٹکڑوں کو قے کر دے گی جیسے (۲۳۳۸) ☆ اس حدیث میں خبر ہے بڑی بڑی لڑائیوں کی اور قیامت درجہ کثرت سے قتال کی کہ مردان میں کام آئیں گے عورتیں رہ جائیں گی کہ اپنے سوارانف کام کاج کے لیے ایک مرد سے زیادہ نہ پائیں گی اور یہ حال وہی حال ملعون کے بند ہو گا جب عیسیٰؑ عودتیٰ فرود نہایت ہو گئے اور پروردگار کے دیدار فرحت آثار سے انصار امت مرحومہ کو جو انوار کرے گا اور سونے کی قید اس لیے لگائی کہ جب سونا لینے والا کوئی نہ ہو گا تو چاندی تانبے یعنی روپے پیسے کو کون پوچھے گا۔

(۲۳۳۹) ☆ یعنی قیامت سے مردوں کے زمین میں کوئی زراعت نہ کرے اور زمین بخر پڑ جائے کہ جانوروں کی چراگی کے سوا اور کسی کام کی نہ رہے اور یہ لڑائی کی کثرت اور قتل کی شدت کے سبب سے ہو گا۔

(۲۳۴۱) ☆ اس حدیث میں یہ خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور ہر شخص اس کی برائی بیان کرے گا اور اس کی آفتوں اور بلاؤں کو یاد کرے گا اور کوئی نہ لے گا۔

بڑے کھجے ہوتے ہیں سونے سے اور چاندی سے اور خوشی
آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے خون کیا تھا اور
ناٹوں کا کاٹنے والا آوے گا اور کہے گا کہ اسی کے لیے میں نے
اپنے ناٹے والوں کا حق کاٹ لیا اور چور آوے گا اور کہے گا کہ
اسی کے واسطے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر سب کے سب اسے
چھوڑ دیں گے اور کوئی اس میں سے کچھ نہ لے گا۔

باب: پاک کمائی سے صدقہ کا قبول ہونا اور اس کا

پرورش پانا

۲۳۳۲- ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو
شخص صدقہ دیتا ہے پاک مال سے اور اللہ قبول نہیں کرتا مگر
پاک مال کو (یعنی حلال کو) پھر جب کوئی پاک مال سے صدقہ
دیتا ہے تو رحمن اپنے واسطے ہاتھ میں اس کو لیتا ہے اگرچہ وہ
ایک سمجھو بھی ہو (عرب میں اس سے حقیر کوئی شے نہیں)
اور وہ رحمن کی ہتھیلی میں ہو حتیٰ کہ رہتی ہے یہاں تک کہ پہاڑ
کے برابر ہو جاتی ہے جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے پیچھے گے
پالتا ہے یا اونٹ کے بچے کو۔

۲۳۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون
روایت کیا ہے دوسری سند سے مگر اس میں اونٹ کے بچے کی
جگہ جوان اونٹنی مذکور ہے۔

۲۳۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرنا مگر اس میں پاک کسب
کا ذکر ہے اور یہ زیادہ ہے کہ اس صدقہ کو اپنے حق کی جگہ میں
خرچ کرے۔

الَّذِي أَفْلَحَ أَفْلَحَ كَيْدُهَا أَشْفَالُ الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذُّهَبِ
وَالْفِضَّةِ فَجِيءَ الْفَائِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُلْتُ
وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي
وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ يَدِي ثُمَّ
يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا)).

بَابُ قَبُولِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ

وَوَرَبَّيْهَا

۲۳۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا تَصَدَّقَ
أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا
أَحَدَهَا الرَّحْمَنُ بِمِيزَانٍ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرَوُ فِي
كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَغْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا
يُوتِي أَحَدَكُمْ قُلُودَهُ أَوْ فِصْلَهُ)).

۲۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
((لَا يَصَدَّقُ أَحَدٌ بِتَمْرَةٍ مِنْ كَسْبِ طَيِّبٍ إِلَّا
أَخَذَهَا اللَّهُ بِمِيزَانٍ فَيُرَبِّهَا كَمَا يُوتِي أَحَدَكُمْ قُلُودَهُ
أَوْ قُلُودَهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ أَوْ أَغْظَمَ)).

۲۳۴۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ فِي حَدِيثِهِ رَوَى
((مِنَ الْكَسْبِ الطَّيِّبِ فَيَصْغُهَا فِي حَقِّهَا)) رَوَى
حَدِيثِ سَلِيمَانَ ((فَيَصْغُهَا فِي مَوْضِعِهَا)).

(۲۳۳۲) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تک کے ہاتھ میں ہیں اور اس میں چیزوں کو لیتا ہے اور پالا ہے اور پرورش کرتا ہے اور بلا کیف اس پر ایمان
لانا ہر مومن پر ضروری ہے اور جو کیفیت اس کے دہم میں آئے اس سے اس تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات کو منزه جانے۔ یہی تصدیق انبیاء ہے اور
سوا اس کے اورچہ منگو یاں مقلدانہ فلا منہ کی ہیں نعمۃ باللہ معنا۔

۲۳۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ تَحَوُّ حَبِيبَةٍ يَغْتُوبُ عَنْ سَهْلٍ.

۲۳۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَثِيَابُ النَّاسِ إِنْ اللَّهُ طَلِبَ لَهَا يَنْقُلَ إِلَهَا طَلِبًا وَإِنْ اللَّهُ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ)) فَقَالَ يَا أَثِيَابُ الرِّسْلُ كُلُّوا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاتَّقُوا صَالِحًا بَنِي بِنَا فَعَمَلُونَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَثِيَابُ الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّحْلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثُ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ((يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُلِيٍّ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ))

۲۳۴۷- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَبِيرَ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ أَوْ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ وَأَنَّهُ حِجَابٌ مِنَ النَّارِ))

۲۳۴۸- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيِّئَتُهُ أَلْفٌ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَرْنَمَانٌ فَيَنْظُرُ أَتَمَنَ مِنْهُ فَلَا

باب: ایک کھجور یا ایک کام کی بات بھی صدقہ ہے اور دوزخ سے آڑ کرنے والا ہے

۲۳۴۷- حضرت عدیؓ نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو کر سکے تم میں سے کوئی کہ بیچ آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا بھی دے کر ہو تو بھی کر گزرے۔

۲۳۴۸- عدیؓ نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص کو اللہ تعالیٰ سے بات کرنا ہوگی اس طرح کہ اللہ کے اور اس کے ﷻ میں کوئی ترجمہ کرنے والا نہ ہو گا اور آدمی

(۲۳۴۶) ☆ یہ حدیث بڑی جڑ ہے ایمان و اسلام کی اور اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو کھانا، کپڑا، گھر، مکان سب حلال کھانا ضرورت سے دینا اللہ کی قبولیت سے ہاتھ دھونا چاہیے۔ اور معلوم ہوا کہ حرام خورد بھی اللہ کو اور پی جانتے ہیں کہ دعائیں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر جو اس کے بھی نگر ہیں وہ حرام خوردوں سے بھی بدتر ہیں اور حلال خوردوں سے بھی بدتر۔

(۲۳۴۷) ☆ یعنی اس کو بھی حقیر نہ جانے اور خوشی سے بھالائے کہ وہ بھی اگر متبول ہو جائے تو کوئی ہے نجات کے لیے۔

(۲۳۴۸) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ بھی سب نجات کا ہے اور کلمہ طیبہ سے یا تو کلمہ توحید مراد ہے یا جو بات ایسی ہو کہ اس سے

دائیں طرف دیکھے گا تو اس کے اگلے پچھلے عمل نظر آئیں گے اور بائیں طرف دیکھے گا تو وہی نظر آئیں گے اور آگے دیکھے گا تو کچھ نہ سونچے گا سوا دوزخ کے جو اس کے منہ کے سامنے ہوگی۔ سو بچو آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر بھی۔ اور دوسری روایت میں یہ زیادہ ہے کہ اگرچہ ایک پاکیزہ بات بھی کہہ کر ہو۔

۲۳۴۹- عیسیٰ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر لیا اور بہت منہ پھیرا اور فرمایا بچو تم دوزخ سے۔ پھر منہ پھیرا اور بہت منہ پھیرا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ گویا وہ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا بچو تم دوزخ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر ہو اور یہ بھی نہ پادے تو اچھی سی کوئی بات کہہ کر سکی۔ اور ابو کریم کی روایت میں گویا کلفظ نہیں ہے۔

۲۳۵۰- عدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور اس سے پناہ مانگی اور تین بار منہ پھیرا اور فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا لے کر ہو اور اگر وہ بھی نہ لے تو اچھی بات کہہ کر۔

۲۳۵۱- منذر بن جری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے دن کے شروع میں سو کچھ لوگ آئے تھے پھر ننگے بدن، ننگے میں چڑے کی عباسیں پہنی ہوئیں

يَرَىٰ اِلَّا مَا قَدِمَ وَيَنْظُرُ اَشْتَمَ مِنْهُ فَلَا يَرَىٰ اِلَّا مَا قَدِمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَىٰ اِلَّا النَّارَ تَلْقَاءُ وَجْهِهِ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ((زَادَ ابْنُ حَجَرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ حَيْثَمَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ)) وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ((رَفَعَهُ ابْنُ حَجَرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ حَيْثَمَةَ.

۲۳۴۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتَّابٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَانَتْهَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو كُرَيْبٍ كَانَتْهَا رَفَعَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ.

۲۳۵۰- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتَّابٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَوَعَّدَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ لَمْ تَجِدُوا فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)).

۲۳۵۱- عَنْ الْمُثَنَّلِيِّ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَخَاءَةٌ قَوْمٌ خُفَاءَةٌ غُرَاءٌ مُخْتَابِي النَّصَائِرِ أَوْ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّبُوفِ

لہ سے کسی نیک بندہ کا جی خوش ہو اور وہ خوشی مبارک یا مستحب ہو اور اس میں تریب ہے حدیث کی اور تعلیم ہے کہ حدیث قلیل دینے میں آدمی عار نہ کرے اور نہ لینے والا اس سے شرمائے۔

(۲۳۴۹) ﴿۱﴾ سبحان اللہ یہ رسول اللہ کی تعلیم اور طرز کلام تھا کہ جیبوں کو کمال خوف و خطر دوزخ کا ہو جائے اور شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے دوزخ کی رو یا یہ بھی کچھ بعید نہیں اس لیے کہ دوزخ و جہنم دونوں موجود ہیں اور جو موجود ہو اس کا دیکھنا محال نہیں۔ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنہوں نے بار بار دوزخ اور جہنم کی بیداری میں سر کی ہے۔

(۲۳۵۱) رسول اللہ کی خوشی لوگوں کی ہمدردی کے لیے ہوئی اور غریبوں کی پرورش اور لوگوں کا خرچ کرنا بے دریغ اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ کی فرمانبرداری اور مسلمانوں کی شفقت اپنے بھائیوں پر دیکھ کر اور ایسے مقام میں ہر مسلمان کو شادی مبارک چاہیے اور اس حدیث سے اہل بدعت جن کو مذاہن حدیث نہیں ہے اپنی احداث بدعات پر استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روایت شخص سے کمال ہمدردی

اپنی تلواریں لٹکانی ہوئیں اکثر بلکہ سب ان میں قبیلہ مضر نے لوگ تھے اور رسول اللہ کا چہرہ مبارک بدل گیا ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر آپ اندر آگے پھر باہر آئے (یعنی پریشان ہو گئے۔ سبحان اللہ کیا شفقت تھی اور کیسی ہمدردی تھی) اور بالکل کو حکم فرمایا کہ اذان کہو اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا اور یہ آیت پڑھی کہ اے لوگو! ڈرو اللہ سے جس نے تم کو بنایا ایک جان سے (یہ اس لیے پڑھی کہ معلوم ہو کہ سارے بنی آدم آپس میں بھائی بھائی ہیں) ان اللہ مکان علیکم وحبیبکم پھر سورہ ہشر کی آیت پڑھی اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور غور کرو کہ تم نے اپنی جانوں کے لیے کیا بھیج رکھا ہے جو کل کام آئے۔ (پھر تصدقات کا بازار گرم ہوا) اور کسی نے اثری دی اور کسی نے درہم کسی نے ایک صاع گندوں کسی نے ایک صاع کھجور دینا شروع کیے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا بھی کھجور کا ہو (جب بھی لاؤ)۔ پھر انصار میں سے ایک شخص قوذہ لایا کہ اس کا ہاتھ ٹھکا جاتا تھا بلکہ ٹھک گیا تھا (واو شامبازش جوان مرد اللہ ایسی ہی توفیق دے سب مسلمانوں کو) پھر تو لوگوں نے تار باندھ دیا یہاں تک کہ میں نے دو ذریعہ رکھے کھانے اور کپڑے کے اور یہاں تک (صدقات جمع ہوئے) کہ رسول اللہ کے چہرہ مبارک کو میں دیکھتا تھا چپکنے لگا تھا گویا کہ سونے کا ہو گیا تھا جیسے کندن۔ پھر فرمایا رسول اللہ نے کہ جس نے اسلام میں آکر نیک بات (یعنی کتاب و سنت کی بات) جاری کی اس کے لیے اپنے عمل کا

عائنتہم من مضر بن مضر بن کلثم بن مضر
قَمَعَرٌ وَجْهٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْعَاقِبَةِ فَنَدَحَلَّ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِذَلِكَ فَأَذَنَ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ((إِلَهِي آخِرِ)) الْآيَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ((وَالْآيَةُ الْآلِي فِي الْخَشْيَةِ)) اتَّقُوا اللَّهَ وَتَنْتَظِرْ نَفْسٌ مَا قَدَسَتْ لِغَيْبِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ ((تَصَدَّقْ وَجُلْ مِنْ دِينِهِ مِنْ دُونِهِ مِنْ تَوْبِهِ مِنْ صَاعٍ بَرٍّ مِنْ صَاعٍ تَمْرِهِ)) حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَانَتْ كَمَثَرِ تَمْرٍ عَنْهَا بَلْ فَنَذَّ عَصْرَتَ قَالَ ثُمَّ تَتَابَعَتِ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْنَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَرَبَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَلُ كَأَنَّهُ مَذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ غَابِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجُورِهِمْ

اللہ جلالتہ کی اور مراد اس سے حدیث باطلہ ہیں اور بدعت مذمومہ اور غرض ان کے پاس یہ ہے کہ جو بدعات اپنے نفس کے موافق ہوں ان کو اس کلیہ سے خارج کر کے جاری رکھیں حالانکہ یہ استدلال اور تقریر ان کی محض باطل ہے کی وجہ سے۔ اول یہ کہ یہاں حضرت نے کسی نئے احداث کا ذکر نہیں کیا جو یہ حدیث احداث کی جنہیں ہو۔ ثانیاً یہ کہ صحابہ نے اس وقت کوئی نئی بات نہیں کی تھی کہ جس پر آپ نے یہ فرمایا ہو۔ تیسرے اس سے نئی بات مراد لینا محض سیاق و سباق کلام سے منہ موڑنا ہے۔ چنانچہ یہ کہ سن اور سنت کے معنی طریقہ سلوک ہیں لغت میں نہ کہ احداث امر جدید۔ تو اب اس حدیث میں وہی طریقہ سلوک جاری کرنا مراد ہے نہ کہ کوئی نئی بات لگانا۔ رابعاً یہ کہ صد ہا محدثین میں احداث اور بدعت کی برائی برائی ہے۔ پھر اس میں رسول اللہ اس کو حسن کیوں فرماتے اور جب یہ بات ثابت ہو چکی تو اب یہ کھنا چاہیے کہ جو سنتیں اور مستحبات ایسے ہیں کہ جن پر لوگوں نے التفات اور عمل چھوڑ دیا اس پر جس نے عمل جاری کیا وہ سنت حسنة کا جاری کرنا ہو اور اسی حق

بھی ثواب ہے اور جو لوگ اس کے بعد عمل کریں (اس کی دیکھا دیکھی) ان کا بھی ثواب ہے بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا کچھ ثواب گھٹے اور جس نے اسلام میں آکر بری چال ڈالی (یعنی جس سے کتاب و سنت نے روکا ہے) اس کے اوپر اس کے عمل کا بھی بار ہے اور ان لوگوں کا بھی جو اس کے بعد عمل کریں بغیر اس کے کہ ان لوگوں کا بار کچھ گھٹے۔

۲۳۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس روایت میں بس اتنی بات زیادہ ہے کہ پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور خطبہ پڑھا۔

۲۳۵۳- مژدہ بن جریر نے وہی روایت کی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے ظہر پڑھی اور چھوٹے منبر پر چڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور انا محمد کہا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اتارا ہے آخر حدیث تک۔

۲۳۵۴- حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا چند لوگ گاؤں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ ان پر کپڑے تھے اون کے۔ آپ نے ان کا برا حال دیکھا کہ محتاج ہیں پھر ذکر کی ساری حدیث۔

خَبَرَهُ وَزَمَنَ مَنْ فِي الْإِسْلَامِ مَنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَيُؤْزَرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَانِهِمْ شَيْءٌ))

۲۳۵۲- عَنْ الْعَنْبَرِ بْنِ حَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَرَ النَّهَارِ يَمُتِلِي حَدِيثَ ابْنِ جَعْفَرٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُعَاذٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ لَمْ صَلَّيْ الظُّهْرَ ثُمَّ خَطَبَ.

۲۳۵۳- عَنْ الْعَنْبَرِ بْنِ حَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ حَالِمًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنَاهُ قَوْمٌ مُحْتَاكِ السَّارِ وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِقَصْبِهِ وَفِيهِ فَصَّلِي الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ مِثْرًا صَغِيرًا فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ فِي كِتَابِهِ)) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ .

۲۳۵۴- عَنْ حَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَافَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْهِمُ الصُّلُوفُ)) فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ فَقَدْ أَصَابَتْهُمْ خَاسَةٌ فَلَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

اس طرح جو مکروہات و محرمات شرعی کو ترویج کرنے لگا وہ قول ثانی میں داخل ہوا۔ اس صورت میں مکمل محدثہ بدعت کی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی اور نہ کلام شاعر میں منافات لازم آتی ہے۔ اب باقی رہے وہ امور جو بعد سلف صالحین کے بغیر درت جاری ہوئے جیسے کلام اللہ کے اعراب وغیرہ ان کو بدعت کہنا بھی ہے اور ہی ہے بلکہ ضرورت شرعی ان کو کلمتی بالنت کہنا چاہیے۔ اسی طرح جو امور بعینہ رسول اللہ اور خیر القرون میں پائے گئے وہ سنت اور جن کا نظیر باقی اور بعینہ نہ پائے گئے وہ ملحق بالنت کہے جاویں۔ تو نہ منافات کلام شاعر میں آتی ہے نہ کسی کلیہ کی تاویل کرنی پڑتی ہے اور نہ خرابیاں لازم آتی ہیں و ذلک لتحقیق انھیں۔

باب: حمال مزدوروں کو بھی صدقہ کرنا چاہیے

بَابُ الْحَمْلِ بِأُجْرَةٍ يُصَدَّقُ بِهَا وَالنَّهْيُ الشَّدِيدُ عَنْ تَقْيِصِ الْمُتَصَدِّقِ بِقَلِيلٍ

۲۳۵۵- ابو مسعودؓ نے کہا ہم کو حکم ہوا صدقہ کا اور ہم بوجہ ذمہ داری کرتے تھے اور صدقہ دیا ابو عقیل نے آدھا صاع (یعنی دوسرا) اور ایک شخص نے کچھ اس سے زیادہ دیا۔ تو متناقض کہنے لگے اللہ کو اس کے صدقہ کی کچھ پروا نہیں ہے اور اس دوسرے..... نے تو صرف دکھانے ہی کو صدقہ دیا ہے۔ پھر یہ آیت اتنی کی جو لوگ طعن کرتے ہیں خوشی سے صدقہ دینے والے مومنوں کو اور ان لوگوں کو جو نہیں پاتے ہیں مگر اپنی مزدوری۔ اور بشر کی روایت میں معلقین کا لفظ نہیں ہے۔

۲۳۵۵- عَنْ أَبِي سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ قَالَ فَصَدَّقْتُ أَبُو عَقِيلٍ يَصْنَعُ صَاعًا قَالَ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُتَأَقِّفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَتِهِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِبَاءً فَتَوَلَّاهُ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ وَلَمْ يَلْقَئُوا بِشَرًّا مِنَ الْمُطَّوِّعِينَ.

۲۳۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ہے کہ ہم اپنی کروں پر بوجہ اٹھاتے تھے۔

۲۳۵۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ عَلَى ظُهُورِنَا.

باب: دودھ والا جانور مفت دینے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الْمَيْحَةِ

۲۳۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک جو کسی گھروالوں کو ایک اونٹنی ایسی دیتا ہے جو صبح اور شام ایک گھرا بھر دودھ دیتی ہے تو اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

۲۳۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُو بِهِ ((أَلَا وَجَلَّ يَمْنَعُ أَهْلَ نَيْتٍ نَافَةٌ تَغْدُو بَعْسٌ وَتَرُوحُ بَعْسٌ إِنَّ أَجْرَهَا لَعَظِيمٌ)).

۲۳۵۸- ابو ہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپؐ نے کئی باتوں سے منع فرمایا تھا اور فرمایا کہ جس نے مہیہ دیا اس کے لیے ایک صدقہ کا ثواب صبح کو ہو اور ایک شام کو صبح کا صبح کے پینے سے اور شام کا شام کے دودھ پینے سے۔

۲۳۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى فَلَذَكَرَ حِصَالًا وَقَالَ ((مَنْ مَتَحَ مَيْحَةً غَدَتِ بِصَدَقَةٍ وَرَاحَتْ بِصَدَقَةٍ صَبَّوحَهَا وَغَبَّوْقَهَا)).

(۲۳۵۵) اس حدیث میں صحابہؓ کی پکی اطاعت اور خلوص اور فرمانبرداری معلوم ہوتی ہے کہ باوجود اس تنگی کے کہ سوا مزدوری کے اور کچھ ان کے پاس نہ تھا جب بھی فرمانبرداری اور سخاوت میں سرگرم تھے اور مزدوری کر کے صدقہ دیا کرتے تھے۔ اللہ ان سے راضی ہو۔
(۲۳۵۷) یہ ثواب ہے مہیہ کا اور مہیہ عرب میں کہتے ہیں دودھ والے جانور کو چند روز دینا کہ پھر دودھ دہی کر پھیر دیں یا اکل ہی اسے ذائقہ کہ پھر نہ پھیرے۔

بَابُ مَثَلِ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ

۲۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلٍ عَلَيْهِ جُبَّتَانِ أَوْ جُبَّتَانِ مِنْ لَبَدٍ لِيُبَيِّمَا إِلَيَّ تَرَاقِيَهُمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ وَقَالَ الْآخَرُ فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ أَنْ يَتَصَدَّقَ سَبَعَتْ عَلَيْهِ أَوْ مَوْتٌ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى تَجْعَلَ بَنَانَهُ وَتَعْفَقُ)) أَنَزَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يُوسِفُهَا فَلَا تَسْجُ .

باب: سخی اور بخیل کی مثال

۲۳۵۹- ابو ہریرہؓ نے نبیؐ سے روایت کی کہ فرمایا مثال خرچ کرنے والے کی اور صدقہ دینے والے کی (یہاں راوی سے غلطی ہوئی اور صحیح یہ ہے کہ مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی) مانند اس شخص کی ہے کہ اس کے اوپر دو کرتے ہوں یا دو زریں (راوی کو شک ہے گرد و زریں صحیح ہے) ان دونوں کی چھاتی سے گلے تک۔ پھر جب خرچ کرنے والا چاہے اور دوسرے راوی نے کہا کہ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینا چاہے تو وہ زرہ کشادہ ہو جائے اور اس کے سارے بدن پر پھیل جائے (یعنی اسی طرح صدقہ دینے والے کا دل کشادہ ہو جاتا ہے) اور جی کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور جب بخیل خرچ کرنا چاہے تو وہ زرہ اس پر تنگ ہو جائے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر کس جائے یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں تک کو اور مٹا دے اس کے قدموں کے نشان کو پور زمین پر ہوں اور ابو ہریرہؓ نے کہا کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں کرتا۔

۲۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطُرَّتْ أَنْيُبُهُمَا إِلَيَّ فَيُبَيِّمَا وَتَرَاقِيَهُمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَغْشَى

(۲۳۵۹) ☆ یہ فقرہ (یہاں تک کہ ڈھانپ لے اس کے پوروں کو اور مٹا دے اس کے نشان قدم کو) یہ سخی کی شان میں ہے کہ اس کی زکوٰۃ اتنی کشادہ ہو جاتی ہے مگر یہ راوی سے غلطی ہوئی کہ اس نے بخیل کی شان میں ذکر کر دیا اور اس کے بعد کا فقرہ کہ وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہو تا یہ بخیل کی شان میں ہے جیسے اگلی روایت میں اسی طرح مذکور ہے۔

(۲۳۶۰) ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تا پھر رسول اللہ کا اور بخلائی نے یہی باب بنایا ہے کہ گریبان کرتے کا سینہ پر رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ اس قصہ سے ایسا ہی کرتا آپ کا معلوم ہو تا ہے۔

کھل جائیں اس کے کشادہ ہونے سے (اور اس کے قدم کے نشان جو زمین پر ہوں اس کو بھی مٹا دے) (یعنی بخلی کے عیب سخاوت سے ڈھک جاتے ہیں یا گناہ معاف ہو جاتے ہیں) اور وہ تو زرعہ گویا زمین پر نکلتی ہے کہ اس کے قدموں کے نشانوں کو مٹاتی ہے اور بخلی کا حال ایسا ہے کہ جب ارادہ کرتا ہے صدقہ کا زرعہ اس کی تنگ ہو جاتی ہے اور ہر حلقہ اس کا اپنی جگہ پر پھنس جاتا ہے اور کہا راوی نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ اپنے گریبان میں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے (تاکہ سامعین کے ذہن میں اس کے تنگ ہونے کی تصویر بن جائے) اور اگر تم ان کو دیکھتے تو وہ کہتے کہ کشادہ کرنا چاہتے تھے اور زرعہ کشادہ ہوتی تھی۔

۲۳۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخلی اور صدقہ دینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے وہ آدمی کہ ان پر زرعہ ہو لوہے کی پھر جرب خئی نے چاہا صدقہ دے زرعہ اس کی کشادہ ہو گئی یہاں تک کہ اس کے قدموں کا اثر مٹانے لگی اور جب بخلی نے چاہا کہ صدقہ دے وہ تنگ ہو گئی اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس گیا اور ہر حلقہ اپنے دوسرے حلقہ میں کس گیا۔ راوی نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے پھر وہ کو شش کرتا ہے کہ کشادہ ہو مگر وہ نہیں کشادہ ہوتی۔

باب: صدقہ دینے والے کو ثواب ہے اگرچہ صدقہ

فاسق وغیرہ کو پہنچے

۲۳۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں آج کی رات کچھ صدقہ دوں گا اور وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا (یہ صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا) اور ایک زنا کار عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر صبح کو لوگ

أَنَابِلُهُ وَتَغْفُو آثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كَلْمًا هُمْ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ خَلْقَةٍ مَكَانَهَا)) قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا صَبِيبُ فِي حَبِيبٍ قَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوسِعُهَا وَلَا تَوْسِعُ .

۲۳۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَنْتَانِ مِنْ حَدِيدٍ إِذَا هُمُ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَغْفِيَ آثَرَهُ وَإِذَا هُمُ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَلَصَتْ عَلَيْهِ وَانْصَحَتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَانْقَبَضَتْ كُلُّ خَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبِهَا)) قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((فَيَجْهَدُ أَنْ يُوسِعَهَا فَلَا يَسْتَطِيعُ)) .

بَابُ ثُبُوتِ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِ وَإِنْ وَقَعَتِ الصَّدَقَةُ فِي يَدِ غَيْرِ أَهْلِهَا

۲۳۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَتَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَاصْتَبَحُوا بِتَحْدُثُونَ

(۲۳۶۲) ☆ یہ صدقہ نفل تھا کہ اس میں جس کا کیجیے تو ثواب ہے مگر زکوٰۃ فرض فنی کو دے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

چرچا کرنے لگے کہ آج کی رات ایک شخص زنا کار کے ہاتھ صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ! تیرے لیے ہیں سب خوبیاں کہ میرا صدقہ زنا کار کو جا پڑا اور پھر اس نے کہا کہ آج اور صدقہ دوں گا۔ پھر نکلا اور ایک غنی مالدار کو دے دیا اور لوگ صبح کو چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی مالدار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ! تیرے لیے ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ مالدار کے ہاتھ جا پڑا۔ تیسرے دن پھر اس نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا اور وہ نکلا اور صدقہ ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا اور صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ آج کوئی چور کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا تجھی کو ہیں سب خوبیاں میرا صدقہ زنا کار عورت اور مالدار مرد اور چور کے ہاتھ میں جا پڑا۔ پھر اس کے پاس ایک شخص آیا (یعنی فرشتہ یا نبی اس زمانہ کے علیہ السلام) اور اس نے کہا کہ تیرے سب صدقے قبول ہو گئے زنا کار عورت کا تو اس نظر سے کہ شاید وہ اس دن زنا سے باز رہی ہو (اس لیے کہ بیت کے لیے زنا کرتی تھی) رہا غنی اس کا اس لیے قبول ہوا کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو کہ اور لوگ صدقہ دیتے ہیں لاؤ میں بھی دوں اور وہ خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے اور چور کا صدقہ اس لیے کہ شاید وہ اس شب کو چوری نہ کرے (اس لیے کہ آج کا خرچ تو آگیا)۔

باب: خازن لمانتہ اور عورت کو صدقہ کا ثواب ملنا جب وہ اپنے شوہر کی اجازت سے خواہ صاف اجازت ہو یا دستور کی راہ سے اجازت ہو صدقہ دے

۲۳۶۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو خزانچی مسلمان لمانتہ دار ہو جو خرچ کرتا ہو اور کبھی فرمادیتا ہو جس کا حکم ہوا ہو اور پوری رقم دیتا ہو (یعنی تحریر بدو رشوت نہ کٹتا ہو) اور پوری خیرات دیتا ہو اپنے دل کی خوشی کے ساتھ اور جس کو حکم ہوا ہو اسکو پہنچائے وہ بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔

تُصَدَّقُ اللَّيْلَةُ عَلَى زَاوِيَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَاوِيَةٍ لَتَتَصَدَّقُنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَخَذُلُونَ تُصَدَّقُ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى غَنِيٍّ لَتَتَصَدَّقُنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَخَذُلُونَ تُصَدَّقُ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَاوِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ وَعَلَى سَارِقٍ فَأَبَى فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتَكَ فَقَدْ قُبِلَتْ أَمَا الزَّوِيَةُ فَلَلَعَنَهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زَنَاهَا وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَغْنِيهِ فَيُفْقِرُ مِمَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ))

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ الْأَمِينِ وَالْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ بِإِذْنِهِ الصَّرِيحِ أَوْ الْعُرْفِيِّ

۲۳۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنْ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ وَرَبُّمَا قَالَ لِعَطِيٍّ مَا أَمَرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيُدْفَعُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ أَخَذَ الْمُتَصَدِّقِينَ))

۲۳۶۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلَوْ وَجَّهًا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَتْ وَلِلْخَزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ لَأَنْتَقِصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)) .

۲۳۶۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب عورت اپنے گھر کے اناج سے خرچ کرے بغیر فساد کے (یعنی جتنا دستور ہے جیسے فقیر کو کھلایا مسائل کو ایک مٹی جس میں شوہر کی رضاعت سے معلوم ہوتی ہے) تو ہو گا اسکو ثواب اس کے خرچ کرنے کا اور شوہر کو اس کے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اسی کی مثل کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کا ثواب نہ گھٹے گا (یعنی ہر ایک کو خداوند تعالیٰ ایک ثواب دے گا نہ کہ ایک کے ثواب سے دوسرے کو شریک کر دے)۔

۲۳۶۵- عَنْ مَنصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ((مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا)) .

۲۳۶۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں ہے کہ اپنے خاوند اناج سے۔

۲۳۶۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ بِمَا اكْتَسَبَتْ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِلْخَزَانِ مِثْلُ ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا)) .

۲۳۶۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جب عورت اپنے خاوند کے گھر سے خرچ کرے بغیر فساد کے تو ہو گا واسطے عورت کے اجر اس کا اور واسطے عورت کے کہ سب اس کے خرچ کرنے کے اور خزانچی کو بھی مثل اس کی سوا اس بات کے کہ کم کیا جائے اجر ان کے سے کوئی چیز۔

۲۳۶۷- عَنْ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَشْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

۲۳۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَا أَنْفَقَ الْعَبْدُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ
۲۳۶۸- عَنْ عُمَيْرٍ غَمِيرٍ مَوْلَى أَبِي اللُّحَمِ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوْلِي بِشَيْءٍ قَالَ: ((نَعَمْ وَالْأَجْرُ يَنْتَكُمَا بِنِصْفَانِ)) .

باب: غلام کا اپنے مالک کے مال سے خرچ کرنا
۲۳۶۸- عمیر جو غلام آلاہیں ابی اللہ رضی اللہ عنہ کے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میں اپنے مالکوں کے مال سے کچھ صدق دوں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب اس کا تم دونوں کو ہے آدھا آدھا۔

(۲۳۶۸) ☆ ابی اللہ کے معنی گوشت سے انکار رکھنے والا۔ یہ صحابی تھے رسول اللہ کے اور نام ان کا عبد اللہ تھا یا سلفی یا حویرت اور انھوں نے پیام جاہلیت میں قبل اسلام کے ان جانور کا گوشت کھانا چھوڑ دیا تھا جو بتوں کے پوجے جاتے تھے اور یہ حنین میں شہید ہوئے۔
لطیفہ ☆ سبحان اللہ، صحابہ کا کیا حال تھا کہ قبل اسلام بھی ایک فطری تقویٰ رکھتے تھے۔ ایک آج کے نام کے مسلمان ہیں کہ بیٹیکروں کے بکرے شیخ سعد کے ہضم کر جاتے ہیں اور ڈکار تک بھی نہیں لیتے۔ اللہ

۲۳۶۹- عُمیرؓ نے جو غلام آزاد ہیں آلہی اللہ کے انھوں نے کہا مجھے حکم دیا میرے مالک نے کہ گوشت سکھاؤں اور ایک فقیر آمیا سوسوں نے اسے کھانے کے موافق دے دیا اور جب مالک کو خبر ہوئی تو مجھے مارا اور میں رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے ذکر کیا (سبحان اللہ آپؐ لمان تھے قبیضوں اور پیوؤں اور مظلوموں کے) آپؐ نے ان کو بلایا اور فرمایا اس کو کیوں تم نے مارا؟ انھوں نے عرض کی کہ یہ میرا کھانا میرے بغیر حکم کے دے دیتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا ثواب تم دونوں کو ہے۔

۲۳۷۰- ابو ہریرہؓ نے رسول اللہؐ سے روایت کی اور کئی حدیثیں ذکر کیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کوئی عورت روزہ (نفل) نہ رکھے اور شوہر اس کا حاضر ہو مگر اس کے حکم سے اور نہ اس کے گھر میں کسی (اپنے محرم) کو آنے دے جب وہ حاضر ہو مگر اس کے حکم سے (پھر جب وہ حاضر نہ ہو تو درجہ اولیٰ اس کے بغیر حکم اور درضا کے جو پہلے سے معلوم نہ ہو چکی ہو کسی کو آنے نہ دینا چاہیے) اور جو خرچ کرتی ہے اس کی کمائی سے بغیر اس

۲۳۶۹- عَنْ عُمِيرَ بْنَ مَرْثَدٍ أَبِي الْخَضَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي مُوَلَّائِي أَنْ أَفْزَعَهُ لَحْمًا فَجَعَلَنِي بِسَكِينٍ فَأَطَعْتُهُ بِهِ فَقِيلَ بِذَلِكَ مُوَلَّائِي فَضَرَبَنِي فَكَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَذَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُعْطِيهِ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ فَقَالَ ((الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا)).

۲۳۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَصَابِيَتْ بَيْنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَصْنُمُ الْمَرْأَةُ وَتُعْلِقُهَا شَاهِدَةً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَتَفَقَّسَتْ مِنْ كَسْبِهِ مِنْ غَيْرِ أَصْرِهِ فَإِنْ نَصَفَ أَجْرَهُ لَهُ)).

(۲۳۶۹) ☆ عرض ازان و طرح کا ہے ایک تو زبان سے مالک نے یا شوہر نے کہہ دیا ہو کہ اس سال کو دے دیا عادت سے مالک اور شوہر کے معلوم ہو کہ وہ سال کو فقیر کے دینے سے ناراض نہیں ہوتا یہ ازان غری ہے۔ فرض جب تک ان دونوں میں سے کسی قسم کا ازان نہ ہو تو اس کے مال میں دوسرے کو خولوں بی ہو یا لوشی، غلام نصریفہ ردا نہیں اور عُمیرؓ سے جو یہ فعل واقعہ ہوا تو ان کو خیال ہو کہ مولیٰ اس سے مانع نہ ہو گئے اسی خیال سے دے دینے بعد معلوم ہو کہ وہ راضی نہ تھے۔ اس لیے عُمیرؓ کو اجازت ہو کہ انھوں نے مولیٰ کی رضامندی کے خیال سے کیا تھا اور ثواب دونوں کو ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ ثواب ہے نہ یہ کہ ایک ہی ثواب میں دونوں کا حصہ ہے جیسا ظاہر سے معلوم ہوتا ہے اور یہی تاویل اس حدیث کی معتبر ہے۔

(۲۳۷۰) ☆ یعنی نا محرم کو آنے دینا ہی نہ چاہیے اور محرم کو جب شوہر نہ ہو تو آنا جانا صحیح ہے۔ وہاں جب وہ حاضر ہو یعنی گھر میں ہو یا شوہر میں اور اس کی مرضی بھی معلوم ہو تو مضائقہ نہیں اور روزہ سے مراد وہ روزہ ہے جس کے دن معین نہیں چپے تھا کہ روزے یا نفل کے سوا رمضان کے اور یہ بھی روزے سے شافعیہ کے نزدیک بھی تحریمی ہے۔ یعنی جب تک شوہر اجازت نہ دے تو ایسا روزہ حرام ہے اور سب اس کا یہ ہے کہ مرد کو ہر وقت حق ہے کہ جب چاہے اس سے محبت کرے اور عورت کو ضروری ہے کہ اس کی فرمائش و اداریہ کرے بغیر تاخیر و تاہل کے اور روزہ کے سبب سے اس کا فرض بھی مطلق واقع ہوتا ہے لہذا بغیر اس کے حکم کے جائز نہیں (سبحان اللہ اس شریعت غرا اور طے بیضا میں ہر ایک کے حق کی کیا رعایت ہے ولہذا ولہذا)۔

کے حکم (خاص) کے اگرچہ حکم عرفی موجود ہے تو اس میں بھی اس کے مرد کو ادا ثواب ہے یعنی مرد کو کمائے کا عورت کو دینے کا۔

باب: صدقہ سے اور چیز ملانے کا بیان

۲۳۷۱- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے خرچ کیا ایک جوڑا (یعنی دو پیسے یا دو روپیے یا دو اشرفی) اپنے مال سے اللہ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں کہ اسے بندے اللہ کے یہاں آئیں گے لیے یہاں خیر و خوبی ہے۔ پھر جو نماز کا عاشق ہے وہ نماز کے دروازہ سے پکارا جائے گا اور جو جہاد کا عاشق ہے وہ جہاد کے دروازہ سے اور جو صدقہ کا وہ صدقہ کے دروازہ سے اور جو روزہ کا وہ روزہ کے دروازہ سے۔ ابو بکر صدیقؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہؐ کے! جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا اس کو کیا کام کرنا ضروری ہے؟ کیا کوئی ایسا ہوگا جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں اور میں (اللہ کے فضل سے) امید رکھتا ہوں کہ تم انہی میں سے ہو گے۔

۲۳۷۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ مَنْ جَمَعَ الصَّدَقَةَ وَأَعْمَلَ الْبِرَّ
۲۳۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((عَنْ أَنَفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَوَدَّعِي فِي الْحَيَاةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ لِّمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِي مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِي مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِي مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِي مِنْ بَابِ الرِّيَافَةِ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَيَّ أَحَدٌ يُدْعَى مِنْ بَابِ الْإِبْرَةِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يَدْعَى أَحَدٌ مِنْ بَابِ الْإِبْرَةِ كُلُّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)).

۲۳۷۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُونُسَ وَمَعْنَى حَلِيلِيهِ .

۲۳۷۳- روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک جوڑا خرچ کیا اللہ کی راہ میں بلائے ہیں اس کو سب خزانچی جنت کے ہر دروازہ کے اور کہتے ہیں کہ اسے فلانے آئے تو ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ایسے شخص پر تو پھر کوئی غرابی نہیں آنے کی یا ایسے شخص کو تو کچھ مشکل نہیں۔ آپ

۲۳۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَنَفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَاهُ خَزَانَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَانَةٍ بَابٍ أَيْ كُلُّ هَلْمٍ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَوَدِّي عَلَيْهِ قَالَ

(۲۳۷۱) ☆ یوں تو ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے مگر ہر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی تنگی کا ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا، تاجر کو صدقہ کا تو وہ اسی تنگی والوں میں گنا جائے گا اور اس حدیث نے مکر تو دزدی و رافضی کی جو طعن کرتے ہیں ابو بکر صدیقؓ پر یعنی یہ صاف نص اور تصریح ہے اس کی کہ خاتمہ آپ کا حسن اور خوبی پر ہوگا اور جنت میں ہر دروازے کے لوگ مشتاق ہو گئے کہ آپ دوسرے آدمیوں کو ہم کو خیر و پھر جو جنت والوں کے باعث افتخار کو برا جائے وہ آفت ہمارے پڑ کر خواہ ہو اور ریاں کے معنی میرا دوسرا اور شک کر دینے والا چونکہ روزہ دار جو کے پیارے رہتے ہیں اس لیے وہ دروازوں کے لیے خاص ہوا۔

نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم بھی ان میں ہو گے (یعنی سب دروازوں سے جنت کے پکارے جاؤ گے)۔

۲۳۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا کون چٹاڑہ کے ساتھ گیا ہے؟ ابو بکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا کس نے مسکین کو آج کھانا کھلایا ہے؟ ابو بکر نے کہا میں نے۔ فرمایا کون آج مریض کی عیادت کو گیا تھا؟ ابو بکر نے کہا میں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سب کام ایک شخص میں جب جمع ہوتے ہیں تو وہ ضرور جنت میں جاتا ہے۔

باب: خرچ کرنے کی فضیلت اور گن گن کر رکھنے کی کراہت
۲۳۷۵- اسماء، ابو بکر کی صاحبزادی رسول اللہ کی سالی نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر نہ رکھ در نہ اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنی کم دے گا)۔

۲۳۷۶- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنی بات زیادہ ہے کہ نہ سنت رکھ نہیں تو اللہ تجھ پر بہشت رکھے گا (یعنی نہ دے گا)۔

۲۳۷۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۳۷۸- اسماء ابی بکر کی صاحبزادی آئیں رسول اللہ کی خدمت میں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ نہیں مگر جو چیز

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ)) .

۲۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ بَيْعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَارَةً)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) .

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهَةِ الْإِحْصَاءِ
۲۳۷۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْفِقِي أَوْ انْصَحِي أَوْ اتَّقِي وَلَا تُخْصِي فِيْخَصِي اللَّهُ عَلَيْكَ)) .
۲۳۷۶- عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انْفَجِي أَوْ انْصَحِي أَوْ اتَّقِي وَلَا تُخْصِي فِيْخَصِي اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُوعِي كِيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) .

۲۳۷۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا تَخَوِّ حَدِيثَهُمْ .

۲۳۷۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا

(۲۳۷۴) ☆ اس حدیث میں بعضے جاہل و اعلا جو جمع کے دن کی قید لگاتے ہیں وہ شخص بے اصل ہے۔

(۲۳۷۵) ☆ راوی کو شک ہے کہ انفق کہا یا اس کے سوا اور لفظ کہا۔

(۲۳۷۸) ☆ زہیر کے دینے سے یہ مراد ہے کہ جو ان کے خرچ کو دیتے ہوں کہ اس میں انہیں اختیار ہے یا اذن عرفی ہو یا ضروری ہے۔ اور صدقہ دینے کے لیے جیسے ہم اوپر کہہ آئے ہیں۔

میرے کو دیتے ہیں تو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس میں سے کچھ صدقہ دوں؟ آپ نے فرمایا بتا دو تم نے دے سکو اتنا داور سنت کر نہ رکھو نہیں تو اللہ بھی تمہیں نہ دے گا سنت کر رکھے گا۔

باب: تھوڑے صدقہ کی فضیلت اور اس کو حقیر نہ جانے کا بیان

۲۳۷۹- ابو ہریرہؓ روایت ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے مسلمان عورت تو کوئی تم میں سے اپنے ہمسائے کو حقیر نہ جانے اگرچہ ایک بکری کا کھرہی دے (یعنی نہ لینے والا اسکو حقیر سمجھ کر انکار کرے نہ دینے والا اثر مند ہو کر دینے سے باز رہے)۔

باب: صدقہ کو چھپا کر دینے کی فضیلت

۲۳۸۰- ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا سات فضیلت ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا (یعنی عرش کے نیچے) جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو حاکم منصف (جو کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کرے خواہ بادشاہ ہو خواہ کو قوال وغیرہ) دوسرے وہ جو ان کو اللہ کی راہ عبادت کے ساتھ بلا صا ہو۔ تیسرے وہ شخص جو مسجد سے لگے اور دل اس کا مسجد میں لگا رہے۔ چوتھے وہ شخص کہ محبت کریں آپس میں اللہ کے واسطے اسی کے لیے ملیں اور اسی کے لیے جدا ہوں۔ پانچویں جو مرد ایسا متقی ہو کہ اسے کوئی عورت حسب و نسب والی مالدار زنا کے لیے بلائے اور وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اور زنا سے باز رہے)۔

چھٹا جو صدقہ دے کہ ایسا چھپا کر کہ دہائے کو نہ خبر ہو کہ بائیس ہاتھ نے خرچ کیا (اور یہ بھیف ہے صحیح یہ ہے کہ بائیس ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ داہنا کیا خرچ کر رہا ہے)۔ ساتویں جو اللہ کو اسکیلے میں یاد کرے اور اس کے آنسو ٹپک پڑیں (یعنی اللہ کی محبت یا خوف سے)۔

۲۳۸۱- ابو ہریرہؓ سے دہی روایت ہے جو دوسری سند سے مردی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جو شخص لگے مسجد سے اور دل اس کا مسجد

مَا أَذْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ قَهْلِيَّ عَلَيَّ جَنَاحُ أَنْ أَرْضَيْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيَّ فَقَالَ ((أَرْضَيْتُ مَا اسْتَطَعْتُ وَلَا تُوعِي قُلُوبِي اللَّهُ عَلَيَّ))۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَلَوْ بِالْقَلِيلِ وَلَا تَمْتَنِعْ مِنَ الْقَلِيلِ لِاحْتِقَارِهِ
۲۳۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ((يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرْنَ جَارَةً بَخَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسِينَ شَاةً))۔

بَابُ فَضْلِ إِخْفَاءِ الصَّدَقَةِ
۲۳۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَاةٌ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَخَافَا فِي اللَّهِ اجْتِمَاعًا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالَ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ نَبِيَّتُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَائِلًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))۔

۲۳۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيَّ فَقَالَ ((أَرْضَيْتُ مَا اسْتَطَعْتُ وَلَا تُوعِي قُلُوبِي اللَّهُ عَلَيَّ))۔

مُعَلَّقٌ بِالسَّجْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ)).
بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ صَدَقَةٌ

الصَّحِيحُ الشَّجِيحُ

۲۳۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ فَقَالَ ((أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَجِيحٌ تَحْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تَمْنَحُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا أَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

۲۳۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْثَرُ أَجْرًا فَقَالَ ((أَمَا وَآيِلَكَ لَتَبَّائِهِ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَجِيحٌ تَحْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تَمْنَحُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

۲۳۸۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْفُطَيْمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَوْرِ أَنَّهُ قَالَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ.
بَابُ بَيَانِ أَنَّ أَيْدِيَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنْ أَيْدِي السُّفْلَى وَأَنَّ أَيْدِيَ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَأَنَّ السُّفْلَى هِيَ الْآخِذَةُ

۲۳۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْغُبَيْرِ رَهْوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالنَّعْفَةَ

میں لگا ہو جب تک پھر لوٹ کر نہ جاوے۔
باب: خوش حالی اور سندرستی میں صدقہ کرنے کی

فضیلت

۲۳۸۲- ابو ہریرہؓ نے کہا ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کی کہ رسول اللہؐ افضل اور ثواب میں بڑا صدقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صدقہ دے تو اور تو سندرست ہو اور حریف ہو اور خوف کرتا ہو محتاجی کا اور امید رکھتا ہو امیری کی وہ افضل ہے اور یہاں تک صدقہ دینے میں دیر نہ کرے کہ جب جان چلتی میں آجاوے تو کہنے لگے یہ فلاں کا ہے یہ مال فلاں کو دو اور وہ تو خود اب فلاں کا ہو چکا (یعنی تیرے مرتے ہی وارث لوگ لے لیں گے)۔

۲۳۸۳- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا فرق ہے کہ رسول اللہؐ سے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا آگاہ وہ قسم ہے تیرے باپ کی۔ باقی حدیث وہی ہے۔

۲۳۸۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں ہے کہ کون سا صدقہ افضل ہے۔

باب: صدقہ دینا افضل ہے لینا افضل نہیں

۲۳۸۵- عبد اللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اور آپ منبر پر صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور کسی سے سوال نہ کرنے کا اور فرمایا کہ

(۲۳۸۲) ☆ ایسا صدقہ دینا کو کمال کی دوکان وادائیگی کی مانند۔

(۲۳۸۳) ☆ اور بدحوشی میں اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانے کو منع اور شرک فرمایا ہے اور یہاں جو آپ سے قسم اس کے باپ کی نقل تھی یہ عادت کی رہائش زبان پر جاری ہو گئی تھی اور قصداً نہیں تھی۔ قصداً ایسی قسم کھانا منع ہے۔

اور پر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور اوپر کا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے کا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

۲۳۸۶- حکیم بن حزامؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا افضل صدقہ وہ ہے جس کے بعد صدقہ دیئے والا فنی رہے (یعنی یہ نہیں کہ سب مال لٹا کر آپ فقیر ہو بیٹھے) اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا نان و نفقہ اپنے ذمہ ہے (جیسے لونڈی، غلام، نوکر چاکر)۔

۲۳۸۷- حکیم بن حزامؓ نے کہا میں نے نبیؐ سے مال مانگا تو آپ نے دیا۔ میں نے پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال ہر ہر شخص ہے سو جس نے لیا اس کو بغیر مانگے یا یاد دینے والے کی خوشی سے نہ آپ زبردستی تھا خدا کے اس میں برکت ہوتی ہے اور جس نے اپنے نفس کو ذلیل کر کے لیا (یعنی سوال کر کے لیا) اس میں برکت نہیں ہوتی اور اس کا حال ایسا ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اوپر کا ہاتھ عمدہ ہے نیچے کے ہاتھ سے۔

۲۳۸۸- ابوالامامہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے بیٹے آدم کے تو جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اس کو خرچ کر تا رہ یہ بہتر ہے تیرے لیے اور اگر اس کو بھی روک رکھے جیسے ضرورت کے موافق کر دو کرتا ہے تو برائی تیرے حق میں اور تجھ پر ملامت نہیں ضروری خرچ کے موافق رکھنے میں اور صدقہ پہلے اس کو دے جس کا خرچہ تیرے ذمہ پر ہو اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے۔

باب: سوال کرنے کی ممانعت

۲۳۸۹- حضرت معاویہؓ نے فرمایا بچو تم حدیث کی روایت سے مگر وہ حدیثیں جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تھیں اس لیے کہ

(۲۳۸۹) ☆ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ممالک یہود و نصاریٰ کی فتح ہوئی اور روایات اہل کلاب کی لوگوں میں کثرت سے پھیلیں۔ اس لیے آپؐ نے حکم کیا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ کی روایات کی طرف رجوع کرو کہ وہ زمانہ رباط و ضبط کا تھا اور غیر قوموں سے اختلاط نہ تھا اور بعد ان کے پھر حدیث مدون ہو گئی اور علم من جمیع الوجو محفوظ ہو گیا۔

عَنِ الْمَسْأَلَةِ ((الْيَدُ الْغَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْغَلِيَّةُ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى الْمُسْتَأْنَةُ)).

۲۳۸۶- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَوْ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى وَالْيَدُ الْغَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ)).

۲۳۸۷- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ خُلِقَتْ مِنْ أَحَدَةٍ بِطِيبِ نَفْسٍ يُورِكُ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ يَأْشُرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَتَحَانَ كَأَنَّهُ يَأْكُلُ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْغَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

۲۳۸۸- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَذُلَّ الْفَضْلُ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُنْسَبَكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى تَكْفَافٍ وَابْتَدَأَ بِمَنْ تَعُولُ وَالْيَدُ الْغَلِيَّةُ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

۲۳۸۹- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ إِلَى حَدِيثِنَا كَانَ فِي عَهْدِهِ عُمَرُ

حضرت عمرؓ لوگوں کو ڈرایا کرتے تھے اللہ پاک سے اور سنا ہے میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے اور سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے میں تو فقط فراخی ہوں پھر جس کو میں دل کی خوشی سے دوں (یعنی بغیر سوال اور پاجت مسائل کے) تو اس میں اس کو برکت ہوتی ہے اور جس کو میں مانگنے سے اور اس کے ستانے سے دوں اس کا حال ایسا ہے کہ گویا کھاسے اور پیٹ نہیں بھر تا۔

۲۳۹۰۔ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے تم سوال میں عٹ نہ کیا کرو اس لیے کہ اللہ کی قسم مجھ سے جو مانگتا ہے کوئی چیز اور اس کے سوال کے سبب سے میرے پاس سے چیز خرچ ہوتی ہے اور میں اس کو برا جانتا ہوں تو اس میں برکت کیونکر ہوگی۔

۲۳۹۱۔ عمرو بن دینارؓ نے وہب مجہد سے روایت کی اور کہا کہ میں ان کے گھر گیا صنداء میں اور مجھے انھوں نے اپنے احاطہ کے جوز کھلائے اور ان کے بھائی نے روایت کی کہ میں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے پھر روایت بیان کی جس اس کے جو اوپر گزری۔

۲۳۹۲۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے اور روایت کی کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور میں مانگنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہے۔

فَإِنَّ عَمَرَ كَانَ يُجِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ «مَنْ يُؤْذِ اللَّهَ بِمَخِيرٍ يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ» وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «إِنَّمَا أَنَا خَالِدٌ فَكُنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ قَبْلَ أَنْ لَهَ بِهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرُّهُ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ».

۲۳۹۰۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « لَا تَلْجُوا فِي الْمَسْأَلَةِ قَوْلًا لِلَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَخُورَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ قَبْلَ أَنْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ».

۲۳۹۱۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبٍ بْنِ مَسْنُورٍ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ بِصَنَاعَةٍ فَاصْطَحَبَنِي مِنْ حَزْرَةِ فِي دَاوُدَ عَنْ أَحْبَبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۳۹۲۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «مَنْ يُؤْذِ اللَّهَ بِمَخِيرٍ يَفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ».

(۲۳۹۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میں سمجھ پیدا ہونے سے بہتری کوئی نہیں کہ اس سے آدمی کی دنیا آخرت دونوں درست ہو جاتی ہیں۔ پس ہر مسلمان کو اس میں زیادہ گوشش کرنی چاہیے اور معلوم ہوا کہ دینے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں آخرت بھی باوجود علوم تربیت اور رفق منزلت کے ہائے ہی اسے نہیں۔ پھر بدوش خنید کہ ہر دے پھر یہ نادان لوگ جو لو لیاہ و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اولاد جو رو مانتے ہیں محض یہ دین اور چاہل ہیں۔

بَابُ الْمُسْكِينِ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى وَلَا يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ

باب: مسکین کون ہے؟

۲۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ)) الْمُسْكِينُ بِهِذِهِ الطَّوَابِ الَّذِي يَطْلُوفُ عَلَى النَّاسِ ((فَرْدُهُ اللَّقْمَةُ وَاللَّفْطَانُ وَالشُّمْرَةُ وَالشُّرْتَانِ)) قَالُوا فَمَا الْمُسْكِينُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطِنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا))

۲۳۹۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو گھومتا رہتا ہے اور لوگوں کے گرد رہتا ہے اور ایک دو لقمہ یا ایک دو کھجور لے کر لوٹ جاتا ہے۔ پھر لوگوں نے عرض کی کہ مسکین کون ہے اے رسول اللہؐ کے؟ آپؐ نے فرمایا جس کو اتنا خرچ نہیں ملتا جو اس کی ضرورت بشری کی کفایت کرتا ہو اور نہ لوگ اسے مسکین جانتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں سے کچھ مانگتا ہے۔

۲۳۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيْسَ الْمُسْكِينُ بِالَّذِي تَرُدُّهُ الشُّمْرَةُ وَالشُّرْتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللَّفْطَانُ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الْمَتَّعِفُ أَفْرَعُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ الْخَالِفًا))

۲۳۹۴- ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجور یا ایک دو لقمہ لے کر لوٹ جاتا ہے۔ مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتے نہیں پٹ کر۔

۲۳۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْنِ عَبَّاسٍ

۲۳۹۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ

باب: لوگوں سے سوال کرنے سے کراہت

۲۳۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِأَحَدِكُمْ حَتَّى يُلْقَى اللَّهُ وَلَيْسَ فِي وَجْهِهِ مِرْغَةٌ لَحْمٍ))

۲۳۹۶- عبد اللہؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہمیشہ تم میں کا آدمی مانگتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ سے ملے گا اور اس کے منہ پر ایک ٹکڑا بھی گوشت کا نہ ہو گا یعنی حشر میں۔

۲۳۹۷- عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَنَمْ يَذْخَرُ ((مِرْغَةٌ))

۲۳۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اس میں مِرْغَةُ کا لفظ نہیں۔

(۲۳۹۳) ☆ بہت سے اہل و عیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کی ضروریات کے موافق نہیں ملتا اور تک دست اور خرد خوار رہ جاتے ہیں انہیں دینا اور ان کی دل جوئی اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے اولیٰ ہے۔ ہر مالدار کو اس کا خیال ضرور ہے۔

(۲۳۹۷) ☆ گوشت کا نہ ہونا چہرہ پر عبارت ہے گویا بے آبرو ہونے اور کردار ذلیل ہونے سے یعنی سوال موجب ذلت دے آبرو دیتی ہے۔

امانتدار نے اور بے شک وہ میرے دوست اور میرے نزدیک امانتدار ہیں عوف بن مالک اشجعیؓ انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے تو کیا آٹھ یا سات آدمی اور آپؐ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہؐ سے اور ہم ان دنوں بیعت کر چکے تھے تو ہم نے عرض کی کہ ہم تو آپؐ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم بیعت نہیں کرتے رسول اللہؐ سے پھر ہم نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور عرض کیا کہ ہم تو بیعت اول کر چکے ہیں اب کس بات کی بیعت کریں؟ آپؐ نے فرمایا کہ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور نمازوں کی بیچگاہ اور اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ایک بات چپکے سے کہی کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو۔ تو میں نے ان میں سے بعضوں کو دیکھا کہ ان کا کوڑا گر پڑتا تھا (یعنی لوٹ پر سے) تو کسی سے سوال نہ کرتے کہ وہاں شادے۔

باب: کس شخص کو سوال کرنا جائز ہے

۲۴۰۴- قیصہؓ نے کہا میں قرضدار ہو گیا تھا ایک بڑی رقم کا (یعنی دو قبیلوں کی اصلاح وغیرہ کے لیے یا کسی اور امر خیر کے واسطے) اور رسول اللہؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا تم غمخوار کہ ہمارے پاس صدقات کا مال آئے تو ہم اس میں سے کچھ تم کو دیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا قیصہؓ سوال حلال نہیں مگر تین شخصوں کو ایک تو وہ جو قرضدار ہو جائے کسی امر خیر میں تو حلال ہو جاتا ہے اس کو سوال یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنا مال کہ درست ہو جائے اس کی گزران پھر سوال سے باز رہے۔ دوسرے وہ شخص کہ بچگی ہو آفت اس کے مال میں کہ ضائع ہو گیا ہو مال اس کا تو حلال ہو جاتا ہے سوال اس کو یہاں تک کہ مل جائے اس کو اتنی رقم کہ درست ہو جائے اس کی گزران۔ راوی کو

فَحَبِيبٌ اِلَيَّ وَاَمَّا هُوَ عِنْدِي فَاَمِينٌ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَةً أَوْ ثَمَانِيَةً أَوْ سَبْعَةً فَقَالَ ((أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ)) وَكُنَّا حَدِيثٌ عَهْدٍ بَيْعَتِهِ فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ)) فَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ ((أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ)) فَقَالَ تَبَايَعْنَا أَتَيْبُنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقُلْنَا تَبَايَعْنَا قَالَ ((عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالتَّوَلَّاتِ الْغَنَسَ وَتُطِيعُوا وَأَسْرَ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا)) فَلَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ أَوْلِيَاءِ الشَّرِّ يَسْتَفْطِ سَوْطَ أَحَدِهِمْ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا يَنْوِلُهُ يَافَا.

بَاب مَنِ تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

۲۴۰۴- عَنْ قَيْصَةَ بْنِ مُخَارِبٍ الْهَلَالِيِّ قَالَ تَحُمَّلْتُ حَبَالَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ ((أَفِيمَ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا)) قَالَ ثُمَّ قَالَ ((يَا قَيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحْمِلُ حِمْلَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ بِمُسْلِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَلَاخَةٌ اجْتَاخَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ غَنَشٍ أَوْ قَالَ مِذَاذًا مِنْ غَنَشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةً

ہوئے وقت فرمایا اور بڑے بڑے صحابہؓ سے ملاقات کی ہے مثل ابی بکر صدیقؓ وغیرہ کے اور اس پر اتفاق ہے محدثین اور مورخین اور اب سیر کا اور سعفی نے اسباب میں جو نقل کیا ہے کہ وہ حضرت سہارہ کے زمانہ میں ایمان لائے یہ غلط ہے باقی مورخین وغیرہم کے۔ (الودئی)

شک ہے کہ قوام فرمایا اسداد متقی دونوں کے ایک ہیں۔ تیسرا وہ کہ پہنچا ہو اس کو فاقہ اور تین شخص عقل والوں میں سے اس کی قوم کے گواہی دیں کہ اس کو بیشک فاقہ پہنچا ہے اس کو بھی سوال جائز ہے جب تک کہ اپنی گزران درست ہونے کے موافق نہ پائے اور سوالان لوگوں کے اے قبیضہ سوالی حرام ہے اور سوالانکے جو سوال کرنے والا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

باب: بغیر خواہش اور سوال کے لینا جائز ہے

مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَهَانَتْ
لَنَا نَافَقَةً فَخَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ
قِيَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَاذًا مِنْ عَيْشٍ
فَمَا سَوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيضَةُ سَحَنًا
يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سَحَنًا

بَابُ إِبَاحَةِ التَّأْخُلِ لِمَنْ أُعْطِيَ مِنْ غَيْرِ
مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ

۲۴۰۵- سالم نے اپنے باپ سے انھوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہؐ مجھے کچھ مال دیا کرتے تھے اور میں کہتا تھا کہ جو مجھ سے زیادہ احتیاج رکھتا ہو اس کو عنایت کیجئے یہاں تک کہ ایک بار مجھے آپ نے کچھ مال دیا اور میں نے عرض کیا کہ جسے مجھ سے زیادہ حاجت ہو اسے عنایت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اس کو لے لو اور اس مال میں سے جو تمہارے پاس بغیر لالچ کے اور بغیر مانگے آئے اس کو لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کا خیال بھی نہ کرو۔

۲۴۰۵- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَغْطِيهِ أَفْقَرُ إِلَيَّ مِنِّْي حَتَّى أُعْطِيَ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَغْطِيهِ أَفْقَرُ إِلَيَّ مِنِّْي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْتَرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَكَ فَلَا تُبْغِ نَفْسَكَ))

۲۴۰۶- سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ عمر بن خطابؓ کو کچھ مال دیا کرتے تھے اور وہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہؐ کسی ایسے شخص کو عنایت کیجئے جو مجھ سے

۲۴۰۶- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْطِينِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَطَاءَ فَيَقُولُ لَهُ عُمَرُ أَغْطِيهِ يَا

(۲۴۰۵) شاید یہ شکل اسی حدیث سے نقلی ہے مصرع۔ نیز یکہ بے سوال رسد وادہ خداست

اس حدیث سے کمال زیادہ ہے و شیخ اور لا طعی اور ایما حضرت عمرؓ کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں علامہ کا اختلاف ہے کہ جس کو مال آجائے اسے قبول کرنا چاہیے یا نہیں اور اس میں تین مذہب ہیں اور صحیح و مشہور مذہب یہ ہے کہ سوا سلطان کے اور کمال قبول کرنا مستحب ہے اور مجبور کا بھی قول ہے اور عطیہ سلطان کا۔ سو بعضوں نے اس کو حرام کہا ہے اور بعضوں نے حلال۔ اور صحیح ہے کہ عطایانے سلطانی میں مال حرام غالب ہے۔ غرض اگر مال حرام غالب ہو تو لینا و انھیں دینے غیر مباح ہے اور ایسا ہے جو ایسے شخص کو پاس مال آئے جو اس کا مستحق نہیں اور اس میں مال حرام غالب نہیں تو لینا واپس آکر لینے والے میں کوئی مانع شرعی موجود نہ ہو اور بعضوں نے اس مباح کو واجب رکھا ہے خواہ سلطان سے ہو یا اس کے غیر سے اور بعضوں نے مستحب کہا ہے سلطان کے عطیہ کو نہ اور کہ۔

رَسُولُ اللَّهِ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حُذِّهْ قَسَمُؤَلَهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا أَمْوَالٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَابِلٍ فَحُذِّهْ وَمَا لَكَ فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسُكَ)) قَالَ سَلِمٌ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَانَ أَبُو عُمَرُ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَ .

۲۴۰۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۴۰۸- عَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْأَمَلِيِّ أَنَّهُ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَرَعْتُ مِنْهَا وَأَذْنَبْتُ إِلَيْهِ أَمْرٌ لِي بِعَمَلَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَأَخْرِي عَلَى اللَّهِ فَقَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتُ فَإِنِّي عَمِلْتُ عَلَى غَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلْتَنِي فَقُلْتُ بَلْ قَوْلُكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُنْ وَتَصَدَّقْ)) .

۲۴۰۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِبَيْتِ حَبِيبِ اللَّيْثِ .

بَابُ كَرَاهَةِ الْحَرَصِ عَلَى الدُّنْيَا
۲۴۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((قُلُوبُ الشُّيُخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ حُبِّ الْعَيْشِ وَالْأَمَالِ)) .

۲۴۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قُلُوبُ الشُّيُخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ طَوْلُ الْحَيَاةِ وَحُبُّ الْأَمَالِ)) .

زیادہ احتیاج رکھتا ہو۔ تو ایک بار رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ مال نے لو اور اپنے پاس رکھو خواہ صدقہ دے دو اور جو اس قسم کے مال سے تمہارے پاس آئے اور تم نے اس کی خواہش نہ کی ہو اور نہ مانگا ہو تو اس کو لے لیا کرو اور اپنے دل سے خواہش نہ کیا کرو۔ سالم نے کہا اسی سبب سے ابن عمر کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور اگر کوئی دیتا تھا تو پھیر نہ دیتے تھے۔

۲۴۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۰۸- ابن سعدی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا مجھے حضرت عمرؓ نے صدقہ کا عامل کیا۔ جب میں فارغ ہوا اور صدقہ کا مال ان کو لا کر دے دیا تو مجھے کچھ اجرت لینے کا حکم کیا۔ میں نے کہا میں نے تو اللہ کے واسطے یہ کام کیا ہے اور مزدوری میری اللہ پر ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں جو دیتا ہوں لے لو۔ ایک بار میں نے بھی رسول اللہؐ کے زمانہ میں صدقہ اکٹھا کیا تھا اور آپؐ نے مجھے بھی کچھ اجرت دی اور میں نے ایسا ہی کہا جیسے تم نے کہا سو مجھ سے فرمایا رسول اللہؐ نے جب بغیر مانگے تمہارے کچھ لے تو کھاؤ اور صدقہ دو۔

۲۴۰۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: حرص دنیا کی مذمت

۲۴۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑھ کے چہینے اور مال کی حرص جوان ہے۔

۲۴۱۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۴۱۲۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۴۱۲۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشَبَّهُ بِهِ الثَّقَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ)) .

۲۴۱۳۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۱۳۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ .

۲۴۱۴۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

باب: اگر آدم کے بیٹے کے پاس دو وادیاں مال کی ہوں
تو وہ تیسری چاہے گا

بَابُ لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ وَادِيَيْنِ لَأَتَمَّ ثَالِثًا

۲۴۱۵۔ انسؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا اگر آدمی کے دو جنگل ہوں مال کے تو بھی وہ تیسرا ڈھونڈتا رہے اور پیٹ نہیں بھرتی آدمی کا گھر مٹی اور رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے (یعنی جو دنیا کی حرص سے باز آئے اسے سچ قناعت فرماتا ہے)۔

۲۴۱۵۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كَانَ لِبْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَأَتَمَّ وَادِيًا ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)) .

۲۴۱۶۔ انسؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے یہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ پر یہ بات اتنی تھی یا خود فرماتے تھے۔ پھر بیان کی روایت ابو عوانہ کی جو اوپر گزری۔

۲۴۱۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَلَا أُخْرِجُ أَشْيَاءَ أَنْزَلَ اللَّهُ شَيْءًا كَانَ يَقُولُهُ بِيَعْلُ حَدِيثُ أَبِي عَوَانَةَ .

۲۴۱۷۔ حضرت انسؓ نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ فرمایا اگر آدمی کا ایک جنگل سونے کا ہو تو بھی آرزو کرے کہ دوسرا ہو اور اس کا منہ نہیں بھرتی مگر مٹی (گوہر کی) اور اللہ رجوع کرتا ہے اس کی طرف جو توبہ کرے۔

۲۴۱۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ لِبْنِ آدَمَ وَادٍ مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ لَهُ وَادِيًا آخَرَ وَكَانَ يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابَ وَاللَّهُ يَتَوَبُّ عَلَى مَنْ تَابَ)) .

۲۴۱۸۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے کہ اگر آدمی کا ایک میدان مال سے بھرا ہو تو بھی چاہے گا کہ اسی کے برابر اور ہو۔ اور آدمی کا جی کسی چیز سے نہیں بھرتا سوا مٹی کے اور

۲۴۱۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّ لِبْنِ آدَمَ مِلَّةً وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ بِقَبِيلِهِ)) .

(۲۴۱۵) ☆ یہ شعر اس حدیث کے موافق ہے ۔

چشم تک کور دنیا دارا
یا قناعت پر کند یا خاک گور

رجوع ہوتا ہے اللہ کا اس پر جو توبہ کرے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ قرآن میں سے ہے یا نہیں اور زہیر کی روایت میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا قرآن میں سے ہے اور ابن عباس کا نام نہیں لیا۔

۲۴۱۹- ابو الاسودؓ نے کہا ابو موسیٰ اشعرؓ نے بصرہ کے قاریوں کو بلوا بھیجا اور وہ سب تین سو قاری اسکے پاس آئے اور انھوں نے قرآن پڑھا اور ابو موسیٰ نے ان سے کہا کہ تم بصرہ کے سب لوگوں سے بہتر ہو اور وہاں کے قاری ہو سو قرآن پڑھتے رہو اور بہت مدت گزر جانے سے سست نہ ہو جاؤ کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں جیسے تم سے اگلوں کے دل سخت ہو گئے اور ہم ایک سورت پڑھا کرتے تھے جو طول میں اور سخت و عید میں برأت کے برابر تھی پھر میں اسے بھول گیا مگر اتنی بات یاد رہی کہ اگر آدمی کے دو میدان ہوتے ہیں مال کے تب بھی تیسرا ڈھونڈتا رہتا اور آدمی کا پیٹ نہیں بھرتا مگر مٹی سے اور ہم ایک سورت اور پڑھتے تھے اور اس کو سمجھتا میں کی ایک سورت کے برابر جانتے تھے میں وہ بھی بھول گیا مگر اس میں سے یہ آیت یاد ہے اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ بات جو کرتے نہیں اور جو بات ایسی کہتے ہو کہ کرتے نہیں وہ تمہاری گردنوں میں لکھ دی جاتی ہے گواہی کے طور پر کہ اس کا سوال ہو گا تم سے قیامت کے دن۔

باب: قناعت کی فضیلت

۲۴۲۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیری سامان بہت ہونے سے نہیں ہے بلکہ امیری دل سے ہے۔

مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ نَفْسَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الْقُرْآنُ وَآلَهُ يُتُوبُ عَلَى مَنْ تَابَ)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا أَذْرَى أَمِنَ الْقُرْآنَ هُوَ أَمُّ لَمْ وَهِيَ رِوَايَةٌ وَهَبِ قَالَ فَلَمَّا أَذْرَى أَمِنَ الْقُرْآنَ لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَبَّاسٍ .

۲۴۱۹- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى فُرَّاءِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَدَحَلَ عَلَيْهِ ثَلَاثُ مِائَةِ رَجُلٍ قَدْ قَرَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالُوا أَنْتُمْ بَيْتُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَفَرَّوْهُمْ قَاتِلُوهُ وَلَا تَطُولَنَّ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَخَسُّوا قُلُوبَكُمْ كَمَا فَسَدَ قُلُوبُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَإِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُسَبِّحُهَا فِي الطُّوْلِ وَالشَّدْوَةِ بَرَاءَةً فَانْسَبَّهَا غَيْرَ أَبِي قَدْ حَفِظْتُ مِنْهَا لَوْ كُنَّا بِلَايِ آدَمَ وَآدَمَانَ مِنْ مَالٍ لَأَتَّبَعِي وَآدَمَانَ ثَلَاثًا وَلَا يَمْلَأُ خَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا الْقُرْآنُ وَكُنَّا نَقْرَأُ سُورَةَ كُنَّا نُسَبِّحُهَا بِإِحْدَى الْمُسَبِّحَاتِ فَانْسَبَّهَا غَيْرَ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ فَكُتِبَ شَهَادَةٌ فِي أَغْصَانِكُمْ فَتُسَالُونَ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

۲۴۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ)).

(۲۴۱۹) ابن اب حدیثوں میں مذمت ہے دنیا کی حرص کی اور برائی ہے دنیا کے بہت چاہنے کی اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اہل دنیا کا قرآن مطلق اند روز و شب در زرق و برق دور و بری اند

(۲۴۲۰) یعنی سامان نہایت ہے مگر آدمی پر حرص غالب ہے جب بھی امیر نہیں اور دل فنی ہے تو بے مال کے بھی اپنے پر دل ہے۔

بَابُ تَخَوُّفِ مَا يُخْرُجُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا

٢٤٢١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ ((لَا وَاللَّهِ مَا أَحْضَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرُجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَصَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ ((كَيْفَ قُلْتَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ الْخَيْرُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ إِنْ كُلُّ مَا بُنِيَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يَلُمُّ إِلَّا أَكَلَةً الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا افْتَلَنَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَلَطَطَتْ أَوْ بَالَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا يَحِقُّهُ يَنَازِلْ لَهُ فِيهِ وَمَنْ يَأْخُذْ مَا لَا يَغْنِي حَقَّهُ فَيَسْأَلْهُ كَمَثَلِ اللَّبِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ))

باب: دنیا کی کشادگی اور زینت پر مغرور مت ہو
٢٤٢١- ابو سعیدؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے کھڑے ہو کر لوگوں میں وعظ کیا اور فرمایا اللہ کی قسم اے لوگو! میں تمہارے لیے کسی اور چیز سے نہیں ڈرتا ہوں مگر اس سے جو اللہ تعالیٰ نکالے تمہارے لیے دنیا کی زینت۔ تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ (یعنی دنیا کی دولت اور حکومت آما اور اسلام کی ترقی ہوتا تو خیر ہے اس کا نتیجہ برائیوں کر ہوگا) پھر رسول اللہؐ چپ ہو رہے تھوڑی دیر پھر فرمایا تم نے کیا کہا! پھر اس کے سوال کو پوچھ لیا کہ کہیں بھول نہ گیا ہو تو مطابقت جواب کی سوال کے ساتھ اس کی سمجھ میں نہ آئے) اس نے عرض کیا کہ رسول اللہ! کیا خیر کا نتیجہ شر بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے مگر اتنی بات ہے کہ ہمارے دنوں میں جو ہنرہ آگتا ہے (اور اسے تم خیر بھی جانتے ہو) وہ نہیں مارتا ہے ہیبت سے نہ قریب المرگ کرتا ہے مگر ہر اچرے والے کو کہ وہ کھا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی کوکھیں پھول جاتی ہیں اور سورج کے سامنے ہو کر پتلا جگنے لگتا ہے یا مونتے لگتا ہے پھر دگلی کرنے لگتا ہے اور پھر چرے جاتا ہے (یہاں تک کہ اسی لوٹ پوٹ میں مر جاتا ہے)۔ یہی حال اس مال کا ہے کہ جو اس کو حق کے ساتھ لیتا ہے اس کو برکت ہوتی ہے اور جو ناقص طور پر لیتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے کہ کھا جاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا (جیسے اس ہری چرنے والے کا)۔

٢٤٢٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَخَوْفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرُجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا)) قَالُوا وَمَا زَهْرَةُ الدُّنْيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ قَالَ ((لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا

٢٤٢٢- وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اتنی بات زیادہ ہے کہ آپ نے تین بار فرمایا کہ خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے اور اخیر میں فرمایا جس نے اس کو (یعنی مال کو) حق کی راہ سے لیا اور راہ حق میں رکھا تو کیا خوب مدد اس سے ملتی ہے (یعنی درجات عالیہ صدقات و خیرات اور میراث کے اس کو عطایت ہوتے ہیں)۔

باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرنا۔

بِالْخَيْرِ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ كُلَّ مَا آتَيْتَ
الرَّابِعَ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِيرِ فَإِنَّهَا تَأْكُلُ
حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَفْطَلَتِ الشَّمْسُ
ثُمَّ اجْتَرَتْ وَتَالَتْ وَلَقَطَتْ لَمْ عَادَتْ فَأَكَلَتْ إِنَّ
هَذَا الْمَالُ خَضِرٌ خُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ
وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ قَبِعَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ
بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ))

۲۴۲۳- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے وہی روایت بیان کی مگر یہ بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے تھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے تھے اور آگے آپ نے وہی مضمون فرمایا دنیا کی زینت کا۔ تب ایک شخص نے عرض کی کہ کیا خیر کا نتیجہ شر ہوتا ہے؟ آپ چپ ہو رہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا تو نے کیوں ایسی بات کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے بات نہ کی اور ہم کو خیال ہوا کہ آپ پر وحی اترتی ہے اُسے میں آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا اس سائل نے اچھی بات کہی۔ پھر آپ نے وہی مثال سبزہ چرنے والی کی بیان کی اور فرمایا یہ مال ہر اسے بیٹھا ہے اور بہت اچھا رشتہ ہے اس مسلمان کا جو مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے یا پورے کچھ فرماید۔ اخیر میں یہ فرمایا کہ وہ مال اس پر قیامت کے دن گواہ ہوگا۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرنا۔

۲۴۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَحَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ ((إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا يَفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ فَكَلَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَ يَكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُزِيلُ عَلَيْهِ فَأَقْبَقَ يَسْخُ عَنْهُ الرِّحْصَاءُ وَقَالَ ((إِنَّ هَذَا السَّائِلُ)) وَكَانَتْ حِمْدُهُ فَقَالَ ((إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّابِعَ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِيرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَفْطَلَتِ عَيْنُ الشَّمْسِ فَلَقَطَتْ وَتَالَتْ ثُمَّ رَفَعَتْ وَإِنْ هَذَا الْمَالُ خَضِرٌ خُلُوٌّ وَنِعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ لِمَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْمُسْكِينُ وَالْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينُ))

(۲۴۲۳) ☆ اس حدیث میں آپ نے اپنی امت مرحومہ کو دنیا کی زینت اور کثرت سے ڈرایا اور ان کو ڈرایا جن کو مال حلال ہاتھ آئے اور راہ حق میں خرچ ہوا ان ملائین دنیا کا تو ذکر ہی نہیں جرمال حرام اکٹھا کرتے ہیں اور اپنے بیٹوں میں آگ بھرتے ہیں۔ اور سائل نے پوچھا کہ خیر کا انجام شر کو کر ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ ٹھیک ہے مگر دنیا کی زینت خیر حقیقی نہیں بلکہ اس میں بے عمل کا امتحان اور فتنہ ہے کہ اس میں مشغول ہو کر برادر عدو کا بھول جاتے ہیں اور آپس میں بغض اور نفسانیت پیدا کرتے ہیں۔ پھر اس پر سبزہ کی مثال فرمائی کہ گوبھار پانی کا برتنا سبزہ کا ہونا زندگی کا باعث ہے مگر بد پرہیز جانوروں کے لیے وہی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے۔

أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَنَّهُ مَنْ يَأْخُذْ
بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ
عَلَيْهِ شِهَادٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

بَابُ فَضْلِ التَّعَفُّفِ وَالصَّبْرِ

٢٤٢٤- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ
مِنَ النَّصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ
ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفَذَ مَا عِنْدَهُ قَالَ
((مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْخِرَهُ عَنْكُمْ
وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفَهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعِزْ يُعْزِهِ اللَّهُ
وَمَنْ يَصْبِرْ يُبْصِرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِنْ
عِبَادِي خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ)).

١٤٢٥- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

بَابُ فِي الْكُفَافِ وَالْفَنَاءَةِ

٢٤٢٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَبْلَغَ
وَرَزَقَ كُفَافًا وَقَعْدَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ)).

٢٤٢٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوَاتًا)).

بَابُ إِعْطَاءِ مَنْ سَأَلَ بِقَحْشٍ وَغِلْظَةٍ
٢٤٢٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

باب: صبر و قناعت کی فضیلت

٢٣٢٢- ابو سعیدؓ نے کہا چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول
اللہؐ سے آپ نے ان کو دیا۔ انھوں نے پھر مانگا پھر دیا یہاں تک کہ جب
تمام ہو گیا جو کچھ آپ کے پاس تھا تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو
مال ہو تا ہے تو میں تم سے دریغ نہیں کرتا اور جو سوال سے بچے اللہ
اسے پہنچاتا ہے اور جو اپنے دل کو بے پروا رکھے اللہ اس کو بے پروا
کر دیتا ہے اور جو صبر کی عادت ڈالے اللہ اس پر صبر آسان کر دیتا
ہے اور کوئی عطا لے لیں بہتر اور کشادگی والی صبر سے زیادہ نہیں۔

٢٣٢٥- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: کفاف اور قناعت کے بارے

٢٣٢٦- عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس
کو پہنچا اور چھٹکارا لیا یا اس نے جو اسلام لایا اور موافق ضرورت کے
رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی روزی پر قناعت دی۔

٢٣٢٧- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے دعا کی کہ یا اللہ!
محمدؐ کی آل کی روزی موافق ضرورت کے رکھ۔

باب: مؤلفۃ القلوب اور خوارج کا بیان

٢٣٢٨- حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے کچھ صدقہ

(٢٣٢٣) ✽ اس حدیث میں قناعت اور صبر اور تنگی دیا پر راضی رہنے کی تعلیم اور ترغیب ہے۔

(٢٣٢٤) ✽ یعنی دنیا کی طوم و تریاق اور ساز و بران اور حمل اقبال کے تحمل مشاق اور زبردستی کی دھوم دھام اور نجوم و عوام اور ناحق کی زرق رزق
اور اہل معاملات کی بلی بقی سے محفوظ رہ کر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موافق ضرورت کے روٹی ملنا فقر اور غنی دونوں سے افضل ہے
خیر الامور اور مسطہ اور قوت اہل اقت کے نزدیک رزق کو کہتے ہیں اور اس سے دنیا کم رکھنے کی فضیلت ثابت ہوئی اور کفایت کرنے کی قوت
لا بہوت پر۔

(٢٣٢٨) ✽ غرض یہ کہ انھوں نے مجھے بہت الحاج سے سوال کیا یہ سب ضعیف ایمان کے اور اگر میں ان کو نہ دیتا تو تخیل کہتے۔ اس حدیث سے

عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنُوا هَؤُلَاءِ كَانُوا أَحَقُّ بِمِنْهُمْ قَالَ ((إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنِّي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفَحْشَى أَوْ يُتَخَلَّوْنِي فَلَسْتُ بِبَاحِلٍ)) .

۲۴۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ رَحَاءُ نَحْرَائِي غَلِيقُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَعَهُ أَغْرَابِي فَجَبَدَ بِرِدَائِهِ جَبْدَهُ خَلِيدَةً نَفَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ خَلِيدَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عَبْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ بِعَطَاءٍ .

۲۴۳۰- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَهَذَا الْحَدِيثِ . وَفِي حَدِيثِ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ ثُمَّ جَبَدَهُ إِلَيْهِ جَبْدَهُ رَجَعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْرِ الْأَغْرَابِي وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ فَجَادَتُهُ حَتَّى انْشَقَّ الْفَرْدُ وَحَتَّى بَقِيَتْ حَاشِيَتُهُ فِي عُنُقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۴۳۱- عَنْ الْبُيُوتِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْبَيَّةُ وَلَمْ يُعْطَ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا نَبِيَّ انْظُرْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

کمال تقسیم فرمایا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قسم اللہ کی اس کے متحق اور لوگ تھے۔ آپ نے فرمایا انھوں نے مجھے مجبور کیا دو باتوں میں کہ یا تو مجھ سے سبے حیائی سے مانگیں یا میں ان کے آگے بخیل ٹھہروں۔ سو میں بخیل کر بیٹا ان میں ہوں۔

۲۴۲۹- انس بن مالک نے کہا میں رسول اللہ کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپ نے ایک نجران (شہر کا نام ہے) کی چادر اوزمی ہوئی تھی جس کا کنارہ مونٹا تھا اور آپ کو ایک گاؤں کا آدمی ملا اور آپ کو چادر سمیت کھینچا بہت زور سے کہ میں نے دیکھا آپ کی گردن کے موہرے پر چادر کا نشان بن گیا اور اس کا حاشیہ گر گیا اس کے زور سے کھینچنے کے سبب سے۔ پھر کہا اے محمد! حکم کرو میرے لیے اس مال میں سے کچھ دینے کا جو اللہ کا دیا آپ کے پاس ہے۔ سو رسول اللہ نے اس کی طرف دیکھا اور بیٹے اور حکم کیا اس کو کچھ دینے کا۔

۲۴۳۰- حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ سے بذریعہ انس رضی اللہ عنہ کے نقل روایت مروی ہے اور سکرہ بن عمار کی روایت میں یہ مضمون زیادہ ہے کہ اس اعرابی نے ایسا گھسیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اعرابی کے گلے سے لگ گئے اور ہمام کی روایت میں ہے کہ ایسا کھینچا کہ چادر مبارک پھٹ گئی اور کنارہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں رہ گیا۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۴۳۱- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ تقسیم کیں رسول اللہ نے قبائیں اور مخرمہ کو کوئی نہ دی۔ تب مخرمہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو رسول اللہ تک سو میں ان کے ساتھ گیا اور

تو سے معلوم ہوا کہ چالوں اور سخت دل اور ضعیف ایمان لوگوں سے مدارات کرنا ضروری ہے اور اس مصلحت سے ان کو مال دینا واجب۔ (۲۴۲۹) اور اس کی اس گاؤں کی پر کچھ عرصہ نہ فرمایا۔ یہ کمال فلق اور حکم تھا آپ کا اس حد سے معلوم ہوا کہ چالوں کی گستاخوں اور بے ادبیوں پر حکم و جبر و درگزر کرنا اور ان کے سودا ب کے بدلے میں ان سے احسان کرنا چاہیے اور خوش خلقی سے برتا چاہیے جیسے آپ نہیں دیکھے اور اس کو کچھ دینا بھی دیا اور اس سے ہنسنے کا جو از بھی سمجھا گیا۔

انہوں نے کہا تم گھر میں جا کر انہیں بلاؤ۔ میں نے حضرت کو بلایا آپ نکلے اس میں کی ایک قابو زخمی اور فرمایا کہ یہ میں نے تمہارے واسطے رکھ چھوڑی تھی اور پھر آپ نے خمرہ کو دیکھا اور فرمایا خمرہ خوش ہو گئے۔

۲۴۳۲- مسوڑ نے کہا نبیؐ کے پاس کچھ قبائیں آئیں اور مجھ سے میرے باپ خمرہ نے کہا اے میرے بیٹے میرے ساتھ چلو شاید ہم کو بھی اس میں سے کچھ دیں۔ غرض میرے باپ دروازے پر کھڑے رہے اور بات کی اور حضرتؐ نے ان کی آواز پہچانی اور نکلے اور آپ کے پاس ایک قابو تھی اور آپ اس کے پھول پونوں کی طرف نظر کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا رکھی تھی۔

باب: ضعیف الایمان لوگوں کو دینے کا بیان

۲۴۳۳- سعدؓ نے کہا رسول اللہؐ نے چند لوگوں کو کچھ مال دیا اور میں بھی ان میں بیٹھا تھا اور آپ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جو میرے نزدیک ان سب سے اچھا تھا۔ سو میں رسول اللہؐ کے آگے کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اس کو مؤمن سمجھتا ہوں آپ اس کو کیوں نہیں دیتے؟ میں اسے اللہ کی قسم میں مؤمن جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا شاید مسلم ہو۔ پھر میں تھوڑی دیر چپ رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے کیوں نہیں دیتے؟ اس کو اللہ کی قسم میں مؤمن جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا شاید مسلم ہو۔ پھر میں چپ رہا اور پھر اس کی خوبی نے جو مجھے معلوم تھی مجھ پر غلبہ کیا اور میں نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ اسے کیوں نہیں دیتے؟ اللہ کی قسم میں اسے

﴿فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَاَدْخُلْ لِي قَالَ فَمَدَعُونَهُ لَهُ فَمَخْرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاةٌ مِنْهَا فَقَالَ ((حَيَاتٌ هَذَا لَكَ)) قَالَ قَبْطَرُ اِلَيْهِ فَقَالَ ((وَضِيٌّ مَخْرُومَةٌ))﴾

۲۴۳۲- عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَبَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَقْبِيَةً فَقَالَ لِي اَبِي مَخْرَمَةَ اَنْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ عَسَى اَنْ يُعْطِيَنَا مِنْهَا ذِيْنًا قَالَ فَقَامَ اَبِي عَلَى الْبَابِ فَتَكَلَّمْتُ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَهُ فَمَخْرَجَ رَمْعَةً قَبَاةٌ وَهُوَ يَرِيهِ مَخَالِسَةً وَهُوَ يَقُولُ ((حَيَاتٌ هَذَا لَكَ حَيَاتٌ هَذَا لَكَ))

بَابِ اِغْطَاءِ مَنْ يُخَافُ عَلَى اِيْمَانِهِ

۲۴۳۳- عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَاَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَحْلًا لَمْ يُعْطِيَهُ وَهُوَ اَعْيَجِبُهُ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ قُلَانٍ وَاللهِ اِنِّي لَارَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ ((اَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلَنِي مَا اَعْلَمُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ عَنْ قُلَانٍ فَوَاللهِ اِنِّي لَارَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ ((اَوْ مُسْلِمًا)) فَسَكَتُ قَلِيلًا ثُمَّ عَلَنِي مَا اَعْلَمُ

(۲۴۳۲) ☆ اس میں صاف جو وہ بدل و عطا رسول اللہؐ کی معلوم ہوتی ہے اور اپنے پیاروں کا خیال رکھتا اور ان کی دلجوئی اور مدارات۔

(۲۴۳۳) ☆ اس میں صاف تصریح ہے کہ ضعیف الایمان لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ وہ تکلیف پاکر ایمان سے پھر نہ جائیں اور حالانکہ کامل

الایمان ہرگز تکلیف کے خوف سے دین سے پھر نہ والے نہیں اور انہیں کو سونفہ القلوب کہتے ہیں۔

مومن چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا شاید مسلم ہو۔ پھر تیسری بار میں آپ نے فرمایا کہ میں اکثر ایک کو دیتا ہوں اور دوسرا میرے نزدیک اس سے اچھا ہوتا ہے اس خیال سے کہ اگر میں اسے نہ دوں گا تو یہ اور دوسرے میں دوزخ میں چلا جائے گا اور طوافی کی روایت میں وہ قول جو تین بار مروی ہوا وہ بھی بار ہے۔

۲۴۳۴۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۳۵۔ محمد بن سعد سے یہی روایت زہری کی مروی ہوئی اس میں اتنی بات زیادہ ہے کہ رسول اللہ نے میری گردن اور شانے کے بیچ میں ہاتھ مارا اور فرمایا کیا لڑتے ہو اے سعد؟ پھر آگے وہی بات فرمائی (یہ آپ نے محبت سے فرمایا کہ کیا تم ہم سے لڑتے ہو حالانکہ ان کی کیا مجال تھی جو حضرت سے لڑتے)۔

باب: قوی الایمان لوگوں کو صبر کی تلقین کا بیان

۲۴۳۶۔ انسؓ نے کہا چند لوگوں نے انصار کے مشین کے دن کہا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اموال ہوا ان میں سے کچھ مال بغیر لڑے بھڑے دلوایا اور رسول اللہؐ نے چند آدمیوں کے قریش میں سے سواوت دیئے تو انصار کے لوگ کہنے لگے اللہ اپنے رسولؐ کو بخشے کہ وہ قریش کو دیتے ہیں ہمیں چھوڑ کر اور ہماری کمواریں ابھی تک قریش کا خون پکارتی ہیں۔ انس بن مالکؓ نے کہا کہ اس

بُنَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ قُلَانِ
فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ ((أَوْ مُسْلِمًا))
قَالَ ((إِنِّي لَأَعْطِي الرُّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ
مِنْهُ خَشْيَةً أَنْ يَكُفَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ))
وَفِي حَدِيثِ الْخُلُوفَانِي تَكْرِيرُ الْقَوْلِ مَرَّتَيْنِ
۲۴۳۴۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَلَى مَعْنَى
حَدِيثِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .

۲۴۳۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي
حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ اللَّبْدِيِّ ذَكَرْنَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ
فَصَرَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ بَيْنَ عُنَيْنِي وَكَتِفَيْهِ
ثُمَّ ((قَالَ أَيْمَنًا أَيْ سَعْدُ إِنِّي لَأَعْطِي الرُّجُلَ)) .

باب إعطاء المؤلفة قلوبهم على
الإسلام وتصبر من قوي إيمانه

۲۴۳۶۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّ أَنَابًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ
جِئْنَا أَقَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالٍ
هُوَ أَرَزَ مَا أَقَاءَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعْطِي رَجُلًا مِنْ فُرَيْشِ الْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ
فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا

(۲۴۳۶) نوٹ: کہنا کہ قاضی میاض نے ذکر کیا کہ اس حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو قسم (یعنی پانچواں حصہ) نکالنے کے قبل دیا اس کو قسم میں نہیں ملتا اور باقی دونوں حصے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ان کو قسم میں سے دیا ہے اور ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہم کو قسم کا اعتبار ہے کہ جس طرح یہاں خرچ کرے اور جن کو چاہے اس میں سے زیادہ دے ایک شخص کو اس میں سے بہت کچھ دے دے اور ای طرح لام کو اختیار ہے کہ جس کو مصالح مومنین میں خرچ کرے اور چاہے تو کسی مالدار کو بہت کچھ دے دے کسی مسکین کی نظر سے اور حضرت نے انصار سے فرمایا کہ آگے جو حکم ہوں گے وہ تم کو چھوڑ کر اور ان کے تین اموال دینا دیا کریں گے سو تمہارے لیے ضروری ہے کہ نعماء اخروی پر نظر رکھو اور مجھ سے خوش کو خرچ کرنے کا خیال نہ رہے ہو اور ابھی سے صبر کی عادت ڈالو۔

کی خبر رسول اللہ کو پہنچی اور آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور ان کو ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا۔ پھر جب سب جمع ہو گئے تو رسول اللہ تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے پہنچی ہے؟ جب ان میں سے کچھ دار لوگوں نے کہا کہ جو ہم میں نہیں ہے لوگ ہیں یا رسول اللہ! انھوں نے تو کچھ بھی نہیں کہا اور بعضے کہیں لوگ ہم میں سے بولے اللہ بخشے رسول اللہ کو کہ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے اور ہماری حکومتیں ان کے خون ابھی تک پڑھاری ہیں۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کافر تھے ان کا دل خوش کرنے کو اور تم لوگ خوش نہیں ہوتے اس سے کہ لوگ تو مال لے کر اپنے گھر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ۔ سو اب وہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ تم جو لے کر گھر جاؤ گے وہ اس سے بہتر ہے جو وہ لے کر گھر جائیں گے (البتہ رسول اللہ کا دامن ساری دنیا سے بہتر ہے)۔ پھر سب انصار نے کہا ہاں یا رسول اللہ! ہم راضی ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا آگے تم پر بہت لوگ مقدم کیے جائیں گے (یعنی تمہیں چھوڑ کر اوروں کو دیں گے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملاقات کرو تم اللہ سے اور اس کے رسول سے کہ میں خوش کوثر پر ہوں گا۔ انھوں نے کہا ہاں ہم صبر کریں گے (یعن اللہ و قوتہ)۔

وَبَرَّكْنَا وَنَبَّهْنَا نَقَطُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ
أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ فَحَدَّثَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مِنْ قَوْلِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ
فَحَمَعَهُمْ لِيُحْبِئَ مِنْ أَدَمٍ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا
حَايَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا حَدِيثُ
بَلْعَبِي عَنْكُمْ)) فَقَالَ لَهُ قُضَاءُ الْأَنْصَارِ أَمَا
دَوْرُ رَأَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا
وَأَمَّا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ حَدِيثَهُ أَسْنَانُهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ
اللَّهُ لِرَسُولِهِ يُعْطِي قُرَيْشًا وَبَرَّكْنَا وَنَبَّهْنَا
نَقَطُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((فَإِنِّي أُعْطِي رَجُلًا حَدِيثِي غَفِيرٌ يَكْفُرُ
أَتَأْلَفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ
بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَيَّ رِجَالَكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ
قَوْلًا لَمْ تَنْقَلِبُوا بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ))
فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا قَالَ
((فَإِنَّكُمْ مَسْجِدُونَ أَقْوَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا
حَتَّى تَلْقُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى
الْحَوْضِ)) قَالُوا سَسْبِرُ .

۲۴۳۷- عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه قال لَمَّا أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَقَامَ مِنْ أَمْوَالِ هَؤُلَاءِ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنْسُ فَلَمْ نَصْبِرْ وَقَالَ فَاثْمًا أَنْسُ حَدِيثَهُ أَسْنَانُهُمْ .

۲۴۳۷- انس بن مالک سے وہی روایت دوسری سند سے مروی ہوئی اسی روایت کی مثل جو گزری۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ انس سے کہا پھر ہم لوگ صبر نہ کر سکے اور الناس ہمارے مناکفہ نہیں کہہ باقی مضمون وہی ہے۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے زبیر بن حرب نے ان سے یعقوب نے ان سے ابن شہاب کے کچھ نے ان سے ان کے چچا بنے ان سے انس بن مالک نے اور روایت کی حدیث مثل اس کے جو گزری اور اس میں بھی ہے کہ انس نے کہا پھر ہم صبر نہ کر سکے جیسے روایت یونس کی ہے زہری سے (جو اس کے اوپر گزری)۔

۲۴۳۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں انسؓ کا قول ہے کہ انہوں نے کہا ہم صبر کریں گے۔

۲۴۳۹- حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے انصار کو ایک جگہ جمع کیا اور فرمایا تم میں کوئی غیر ہے؟ انہوں نے کہا نہیں مگر ایک ہماری بہن کا لڑکا۔ آپؐ نے فرمایا بہن کا لڑکا قوم میں داخل ہے۔ پھر فرمایا قریش نے ابھی جاہلیت کو چھوڑا ہے اور ابھی معصیت سے نجات پائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی فریادیں نہ ہوں اور ان کی دلجوئی نہ کروں اور کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو کہ لوگ دنیا سے کر چلے جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ (باقی رہی میری محبت اور رفاقت جہاں سے ساتھ وہ تو ایسی ہے کہ اگر سب لوگ ایک میدان کی راہیں اور انصار ایک گھاٹی کی (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو) تو میں انصار کی گھاٹی میں جاؤں (اور ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑوں)۔

۲۴۴۰- حضرت انسؓ نے کہا جب کہ فتح ہوا تو غنیمت قریش میں ہانپی گئی اور انصار نے کہا یہ بڑی تعجب کی بات ہے کہ ہماری تو گوار میں خون بہائیں اور غنیمت یہ لوگ لے جائیں۔ اور یہ خبر حضرت کو پہنچی۔ سو آپؐ نے ان کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ یہ کیا بات ہے جو مجھے تم سے پہنچی ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ ہاں وہی بات ہے جو آپؐ کو پہنچی اور وہ لوگ کبھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ تب آپؐ نے فرمایا کیا تم کو خوشی نہیں ہوتی کہ لا رہ لوگ دنیا سے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ اور میرا حال تو یہ ہے کہ اگر یہ لوگ ایک میدان کی راہیں یا گھاٹی کی اور انصار ایک ڈاؤی یا گھاٹی کی تو میں انصار کی وادی میں چلوں یا انہی کی گھاٹی میں۔

۲۴۳۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ وَ سَأَلَ الْحَدِيثُ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ نَأَلُوا نَصِيرَ كَبْرَوَانَةَ يُؤْنَسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

۲۴۳۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَاں جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ ((أَفَبِكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ)) فَقَالُوا لَا ((ابْنِ)) أَحَدٌ لَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ابْنِ أَحَدٍ الْفَقْرِمِ مِنْهُمْ)) فَقَالَ ((ابْنِ قُرَيْشٍ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُضَيَّبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْزَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَوْحُّشُونَ أَنْ يُزَجِّعَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَيَّ يُؤَيِّدُكُمْ لَوْ سَلَكْتُ النَّاسَ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ شِيعَةً لَسَلَكْتُ شِيعَةَ الْأَنْصَارِ)).

۲۴۴۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةُ فَسَمِ الْغَنَائِمُ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْغَنَبُ إِنَّ مِثْقَلًا تَقْطُرُ مِنْ يَمَانِهِمْ وَإِنَّ عَلَيْنَا نَزْدَ عَلَيْهِمْ نَبْلَغُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ ((مَا الَّذِي بَلَّغَنِي عَنْكُمْ)) قَالُوا هُوَ الَّذِي بَلَّغَكَ سَكَنَانَا لَا يَكُونُونَ قَالَ ((أَمَا تَوْحُّشُونَ أَنْ يُزَجِّعَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَيَّ يُؤَيِّدُكُمْ لَوْ سَلَكْتُ النَّاسَ وَادِيًا أَوْ شِيعَةً لَسَلَكْتُ وَادِيًا وَسَلَكْتُ الْأَنْصَارُ شِيعَةً لَسَلَكْتُ شِيعَةَ الْأَنْصَارِ)).

۲۴۴۱- اُنہی نے کہا جب حنین کا دن ہوا ہوازن اور غطفان اور اور قیلوں کے لوگ اپنی اولاد اور جانوروں کو لے کر آئے اور نبی کے ساتھ دس ہزار غازی تھے اور کہہ کے لوگ بھی جن کو طلاقہ کہتے ہیں۔ پھر یہ سب ایک بار پیٹھ دے دیئے یہاں تک کہ حضرت اکیلے رہ گئے اور اس دن دو آوازیں دیں کہ ان کے بچے میں کچھ نہیں کہا پہلے دہائی طرف منہ کیا اور پکارا اے گروہ انصار کے تو انصار نے جواب دیا کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ کے آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر آپ نے بائیں طرف منہ کیا اور پکارا اے گروہ انصار کے تو انھوں نے پھر جواب دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں اے رسول اللہ آپ خوش ہوں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ایک سفید فخر پر سوار تھے اس دن اور اتر پڑے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں (مقام بندگی سے بڑھ کر کوئی فخر کا مقام نہیں۔ شیخ اکبر نے اس کی خوب تصریح کی ہے کہ مقام عبدیت خاص ہے انبیاء کے واسطے اور کسی کو اس مقام میں مشارکت نہیں۔ سبحان اللہ، اللہ کا بندہ ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔ کیا خوب کہا ہے ایک شاعر نے۔
دارغِ قلامیت کرو پایہ خسرو بلند

صدر ولایت شود بندہ کہ سلطان خرید

اور اس کا رسول۔ اور نکست کہا گئے مشرک لوگ اور آنحضرت کو بہت لوٹ کا مال با تمہ آیا اور آپ نے اس کو مہاجرین میں تقسیم کر دیا اور کہہ کے لوگوں میں اور انصار کو اس میں سے کچھ نہ دیا۔ تب انصار نے کہا کہ تمھیں گھڑی میں تو ہم بلائے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال اور دن کو دیا جاتا ہے اور آپ کو یہ خبر لگی سو آپ نے ان کو ایک خیمہ میں اکٹھا کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو مجھ کو تم سے بچتی ہے؟ تب وہ چپ ہوئے۔ آپ نے فرمایا اے گروہ انصار کے کیا تم خوش نہیں ہوتے ہو اس پر کہ لوگ دنیا لے کر چلے جائیں گے اور تم محمد کو لے جا کر اپنے گھر میں رکھ چھوڑ دے؟

۲۴۴۱- عَنْ أَنَسٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنْينٍ أَقْبَلَتْ هَوَازِلُ وَغُطَفَانٌ وَغَيْرُهُمْ بِأَدْرَائِهِمْ وَتَعْبِهِمْ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ آلِافٍ وَسَعَةُ الطَّلَافِ فَأَذْبَرُوا عَنْهُ حَتَّى بَقِيَ رَحْضُهُ قَالَ فَنَادَى يَوْمَئِذٍ يَدَاؤُنِ لَمْ يَخْلُطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَلَقْنَتْ عَنْ يَمِينِهِ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ التَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبَشِّرُ نَحْنُ مَعَكَ قَالَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ يَتَضَاءُ قَزَلٌ فَقَالَ ((أَنَا عَيْبٌ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) فَأَنهَزَ الشَّخْرَ كُنُونَ وَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتَابَةً كَثِيرَةً فَفَسَسَ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالطَّلَافِ وَلَمْ يَخْلُطِ الْأَنْصَارُ شَيْئًا فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا كَانَتْ الشَّدَّةُ فَتَحْنُ نُدْعَى وَنُعْطَى الْغَنَائِمَ غَيْرَنَا فَلَمَّعَ ذَلِكَ فَحَمَمَهُمْ فِي بُقْعَةٍ فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا حَدِيثٌ بَلَّغِي عَنْكُمْ)) فَسَكَتُوا فَقَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِاللُّنْيَا)) وَتَذْهَبُونَ ((بِشَحْمٍ تَحْوِزُونَهُ إِلَى يَوْمِكُمْ)) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ رَضِينَا قَالَ فَقَالَ ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَمَسَلَتْ الْأَنْصَارُ شَيْعًا لَأَخَذْتُ شَيْعَةً

الْأَنْصَارِ)) قَالَ هَيْشَامٌ فَقُلْتُ يَا أَبَا حُسْرَةَ أَلَيْتَ شَاهِدًا ذَلِكَ قَالَ وَكَيْفَ أُغَيِّبُ عَنْهُ.

انھوں نے کہا ہے شک اسے رسول اللہ! ہم راہی ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر لوگ ایک گھائی میں چلے اور انصار دوسری میں تو میں انصار کی گھائی کی راہوں۔ ہشام نے کہا میں نے کہا اسے ابو حزرہ! تم اس وقت حاضر تھے؟ انھوں نے کہا میں آپ کو چھوڑ کر کہاں جاؤ؟

۲۴۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمُتْنَا مَكَّةَ ثُمَّ بَاتَا عَزْرَتَا حَبِيبًا فَخَاءَ الْمَشْرِكَوْدَ بِأَحْسَنِ صُفُوفٍ وَأَيْتَ قَالَ فَصُفَّتِ الْخَيْلُ ثُمَّ صُفَّتِ الْمُقَابِلَةُ ثُمَّ صُفَّتِ النِّسَاءُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ ثُمَّ صُفَّتِ الْعَمَمُ ثُمَّ صُفَّتِ الشَّعْمُ قَالَ وَنَحْنُ نَبْشُرُ كَثِيرٌ فَبَدَّلْنَا بَيْنَهُ الْأُفَى وَعَلَى مُجَنَّبَةٍ خَيْلًا حَالِدٌ مِنْ الْوَلِيدِ قَالَ فَجَعَلَتْ خَيْلُنَا نَلْوِي خَلْفًا فَطُفُونَا فَلَمْ نَلْبَثْ أَنْ انْكَشَفَتْ خَيْلُنَا وَفَرَّتِ الْأَغْرَابُ وَمِنْ نَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ قَالَ قَتَادَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَلِ الْمُهَاجِرِينَ يَا أَلِ الْمُهَاجِرِينَ)) ثُمَّ قَالَ ((يَا أَلِ الْأَنْصَارِ يَا أَلِ الْأَنْصَارِ)) قَالَ قَالَ أَنَسٌ هَذَا حَدِيثٌ عَنِّي قَالَ فَلَمَّا لَبِثْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالِمُ اللَّهِ مَا أَتَيْنَاهُمْ حَتَّى هَرَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَتَبَيَّنَا ذَلِكَ النَّاسَ ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصِرُنَاهُمْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ رَحِمْنَا إِلَى مَكَّةَ فَتَزَلْنَا قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي الرَّحْلَ الْإِيفَةَ مِنَ الْإِبِلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَتَبُوهُ حَدِيثًا قَتَادَةَ وَأَبِي النَّجَّاحِ وَهَيْشَامَ بْنِ زَيْدٍ.

۲۴۴۲- حضرت انس نے کہا ہم نے مکہ فتح کیا (یعنی ہشام نے) پھر جہاد کیا حنین پر اور مشرک خوب صفیں باندھ کر آئے جو میں نے دیکھیں اور پہلے گھوڑوں نے صف باندھی (یعنی سواروں نے) پھر لذت لوگوں نے پھر عورتوں نے ان کے پیچھے پھر صف باندھی بکریوں نے پھر چارپایوں نے اور بہت لوگ تھے کہ بچنے گئے تھے چھ ہزار کو (اور یہ راوی کی غلطی ہے حقیقت میں اس دن بارہ ہزار آدمی تھے جیسا اوپر کی روایت میں گزرا) اور ہماری ایک جانب کے سواروں پر خالد بن ولید ر سالہا رہے اور ایک بارگی ہمارے گھوڑے پیچھے کی طرف جھٹکتے گئے اور ہم نہ ٹھہرے یہاں تک کہ ننگے ہوئے گھوڑے ہمارے اور گاؤں کے لوگ بھاگے گئے اور جن لوگوں کو میں جانتا ہوں اور رسول اللہ نے ڈانکا ہاں اسے مہاجرین! ہاں اسے مہاجرین! پھر ڈانکا اسے انصار! اسے انصار! اور انس نے کہا یہ حدیث ایک جماعت کی ہے یا کہا یہ حدیث میرے چچاؤں کی ہے۔ پھر ہم نے کہا حاضر ہیں ہم اسے رسول اللہ! پھر رسول اللہ! آگے بڑھے اور کہا انس نے اللہ کی قسم کہ ہم پیچھے نہیں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی اور ہم نے ان سب کا مال لے لیا۔ پھر ہم طائف کی طرف چلے اور ان کو چالیس روز تک گھیرا پھر مکہ لوٹ آئے اور اترے اور رسول اللہ ایک ایک کو سو سو اونٹ عطا فرمانے لگے۔ پھر آگے باقی حدیث ذکر کی جیسے روایت قتادہ اور ابوالتمیاح اور ہشام بن زید کی اوپر گزری۔

۲۴۴۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا سَعِيدَانَ مِنْ خَرَبٍ وَصُفُوفًا

۲۴۴۳- حضرت رافع بن خدیج نے کہا رسول اللہ نے ابوسعیان اور صفوان اور عیینہ اور اقرع ان سب کو سو سو اونٹ دیئے اور

عباس بن مرداس کو کچھ کم کر دیئے تو عباس نے یہ اشعار کہے جو اوپر مذکور ہوئے۔ تب آپ نے ان کے سوا نوٹ پورے کر دیئے۔
(ترجمہ اشعار)

آپ میرا اور میرے گھوڑے کا حصہ جس کا نام عبید تھا عبید اور اقرع کے بیچ میں مقرر فرماتے ہیں حالانکہ عبید اور اقرع دونوں مرداس سے یعنی مجھ سے کسی مجمع میں بڑھ نہیں سکتے اور میں ان دونوں سے کچھ کم نہیں ہوں اور آج جس کی بات نیچے ہو گئی وہ پھر اوپر نہ ہو گی۔

بُنْ أُمِّيَّةَ وَعَنْتِيَّةَ بَيْنَ حَبَسٍ وَالْأَفْرَعِ بَيْنَ حَابِسٍ
كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مِائَةٌ مِنَ الْبَابِلِ وَأَعْطَى عَبَّاسُ بَيْنَ
مِرْدَاسٍ ذُوْنَ ذَلِكَ فَقَالَ عَبَّاسُ بَيْنَ مِرْدَاسٍ شِعْرُ
أَنْتُمْ نَهْجِي وَنَهْجُ الْعَبِيدِ
بَيْنَ عَيْنِيَّةَ وَالْأَفْرَعِ
فَمَا كَانَ يَذُرُّ وَلَا حَابِسُ
يُفَوِّقَانِ مِرْدَاسَ فِي السَّمْعِ
وَمَا كُنْتُ ذُوْنَ أَمْرِئٍ مِنْهُمَا
وَمَنْ نَحْفِضُ الْيَوْمَ لَأُتْرَفَ
قَالَ فَأَنْتَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِائَةٌ

۲۴۴۴- عمر بن سعید بن مسروق نے دوسری اسناد سے یہی روایت کی کہ نبی نے غنائم حنین تقسیم کیے اور ابوسفیان کو سوا نوٹ دیئے اور حدیث بیان کی مانند اس کی اور اتنی بات زیادہ بیان کی کہ علقمہ بن علاش کو سوا دیئے۔

۲۴۴۵- عمر بن سعید رضی اللہ عنہ سے اس سند سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں علقمہ بن علاش اور صفوان بن امیہ کا ذکر نہیں نہ شعروں کا۔

۲۴۴۶- عبد اللہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ نے جب حنین فتح کیا اور غنائم تقسیم کی اور موزکۃ القلوب کو مال دیا تو آپ کو خبر گئی کہ انصار چاہتے ہیں کہ جیسا اور لوگوں کو حصہ ملا ہے ویسا ہی ہم کو بھی ملے۔ تب رسول اللہ نے خطبہ پڑھا اور اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اے گروہ انصار کے! کیا میں نے تم کو گمراہ نہیں پایا پھر اللہ نے تم کو ہدایت کی میرے سب سے اور کیا میں نے محتاج نہیں پایا تم کو پھر اللہ نے میرے سب سے تم کو امیر کیا اور کیا میں نے تم کو متفرق نہیں پایا پھر اللہ نے اکٹھا کر دیا تم کو (اللہ میں دو قبیلے بہت بڑے تھے ایک اوس دوسرے خزرج۔ ان میں سو برس سے برابر

۲۴۴۴- عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ غَنَائِمَ حَنْزِبٍ فَأَعْطَى أَبَا سَهْلَانَ بَيْنَ حَرَمٍ مِائَةً مِنَ الْبَابِلِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِحُجْرِهِ وَزَادَ وَأَعْطَى عُقْمَةَ بَيْنَ غُلَاقَةَ مِائَةً
۲۴۴۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ عُقْمَةَ بَيْنَ غُلَاقَةَ وَلَا صَفْوَانَ بَيْنَ أُمِّيَّةَ وَلَمْ يَذْكُرْ الشُّعْرَ فِي حَدِيثِهِ .

۲۴۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ حَنْزِبًا قَسَمَ الْغَنَائِمَ فَأَعْطَى الْبُؤْلُقَةَ قُلُوبَهُمْ فَلَقَهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُونَ أَنَّ يُصْبِحُوا مَا أَصَابَ النَّاسَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضَلَالًا فَهَدَاكُمْ اللَّهُ بِي وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمْ اللَّهُ بِي وَمُتَّفِقِينَ فَجَمَعَكُمْ اللَّهُ

لڑائی چلی آتی تھی۔ حضرت کے سب سے اللہ تعالیٰ نے اسے دور کیا اور وہ کہتے تھے اللہ اور رسول اس کا نہایت احساندار ہے (یعنی جو آپ نے کیا وہی حق ہے ہم اس پر راضی ہیں)۔ پھر حضرت نے فرمایا تم مجھے جواب نہیں دیتے انھوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا بہت احساندار ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو کہ ایسا ایسا کہو اور کام ایسا ایسا ہو سکی چیزوں کا آپ نے ذکر کیا کہ عمرو کہتے ہیں میں انہیں بھول گیا (تو یہ نہیں ہو سکتا) پھر فرمایا کہ تم اس سے خوش نہیں ہوتے کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے کر اپنے گھر جائیں اور تم رسول اللہ کو لے کر اپنے گھر جاؤ پھر فرمایا انصار اسٹر ہیں (یعنی بدن سے دور ہوتا ہے) اور اگر ہجرت نہ ہو تو میں انصار میں کا ایک آدمی ہوتا اور اگر لوگ ایک میدان اور گھائی میں جائیں تو میں انصار کی وادی اور گھائی میں جاؤں اور میرے بعد لوگ تم کو پیچھے ڈالیں گے (یعنی تم کو نہ دے کر اوروں کو دیتے) تو تم صبر کرنا یہاں تک کہ ملنا مجھ سے حوض پر۔

۲۴۳۷- عبد اللہ نے کہا جب حسین کا دن ہوا رسول اللہ نے چند لوگوں کو قیمت کا مال زیادہ دیا۔ چنانچہ اترع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ کو بھی ایسے ہی اور چند آدمیوں کو سرداران عرب سے ایسا ہی کچھ اور لوگوں سے ان کو مقدم کیا تقسیم میں۔ سوا ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم یہ تقسیم ایسی ہے کہ اس میں عدل نہیں ہے اور اس میں اللہ کی رضامندی مقصود نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم میں اس کی خبر دوں گا رسول اللہ کو اور میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خبر دی تو آپ کا چہرہ بدل گیا جیسے خون ہوتا ہے پھر آپ نے فرمایا کہ کون عدل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا عدل نہ کرے؟ پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ رحم

یہی)) وَیَقُولُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُنْزِلَ فَقَالَ ((أَلَا تُحِیُّونِی)) فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أُنْزِلَ فَقَالَ ((أَمَّا إِنَّكُمْ لَوُ شِیتُمْ أَنْ تَقُولُوا كَذًا وَكَذَا وَتَكُنَ مِنَ الْآخِرِ كَذًا وَكَذَا)) بِأَشْیَاءَ عَدَدًا زَعَمَ عَمْرُو أَنْ لَا یَحْفَظُهَا فَقَالَ ((أَلَا تَرَوْنَ أَنْ یَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَشْیَاءِ وَالْأَبْلِیِّ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ إِلَى رِجَالِكُمْ أَتَلْصِقُونَ شِغَارَ وَالنَّاسِ دِقَارَ وَتَوَلَّوْا الْهَیْجَرَةَ لَكُنْتُ أَهْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَتَرَى سَلَكَ النَّاسُ وَادِیَا وَتَبِغُوا لَسَلَكْتُ وَادِیَ الْأَنْصَارِ وَتَبِغُهُمْ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِی أُمَّةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ))

۲۴۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حَنْزِیْلٍ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا فِی الْبِیْسَةِ فَأَعْطَى الْأَنْزِعَ مِنْ حَابِسِ مَائَةِ مِنَ الْأَبْلِ وَأَعْطَى عُبَیْدَةَ مِنْ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَنَسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ وَأَتَرَهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْبِیْسَةِ فَقَالَ رَحُلْ وَاللَّهِ إِنَّ هَذِهِ بِیْسَةُ مَا عُدِلَ فِیْهَا وَمَا أُرِیدَ فِیْهَا وَحَسَّ اللَّهُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أُخْبِرُكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ قَالَ فَتَغَیَّرَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَ كَالصَّرْصَرِ ثُمَّ قَالَ ((لَمَنْ یَعْدِلُ إِنْ لَمْ یَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ))

قَالَ ثُمَّ قَالَ ((يَوْحَنُمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبْرٌ)) قَالَ قُلْتُ لَا حَرَمَ لِي أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.

۲۴۴۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمًا فَقَالَ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدُ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ قَالَ فَأَيُّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَزْتُهُ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ غَضَبًا شَدِيدًا وَاحْمَرَّتْ وَجْهُهُ حَتَّى تَمَنَيْتُ أَنِّي لَمْ أَذْكُرْهُ لَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ ((قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبْرٌ))

کرے موسیٰ پر کہ ان کو اس سے زیادہ ستایا گیا مگر انھوں نے صبر کیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج سے میں آپ کو کسی بات کی خبر نہ دوں گا (اس لیے کہ آپ کو اس میں تکلیف ہوتی ہے)۔

۲۴۴۸- عبد اللہ نے کہا رسول اللہ نے کچھ مال بانٹا اور ایک شخص نے کہا یہ تقسیم ایسی ہے کہ اللہ کی رضامندی اس سے مقصود نہیں۔ پھر میں نے رسول اللہ سے آکر چپکے سے کہہ دیا اور آپ بہت غصے ہوئے اور چہرہ آپ کالا لال ہو گیا اور میں نے آرزو کی کہ کاش اس کا ذکر نہ کیا ہو تا خوب ہوتا۔ پھر آپ نے فرمایا موسیٰ کو اس سے زیادہ ستایا گیا اور انھوں نے صبر کیا۔ (حضرت موسیٰ پر وہی چھپ کر نہاتے تھے جاہلوں نے کہا ان کے انتھن بڑے ہیں۔ ایک ہاتھ پتھر پر کپڑے رکھ دیے وہ لے بھاگا آپ اس کے پیچھے دوڑے لوگوں نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں۔ اور جب حضرت ہارون کا انتقال ہوا ان کا جنازہ آسمان پر ملا کہ لے گئے جاہلوں نے کہا انھوں نے ان کو حد سے بار ڈالا آخر وہ ایک تخت پر آسمان سے ظاہر ہوئے اور انھوں نے کہا کہ موسیٰ نے مجھے نہیں مارا۔ فرض اس طرح ہمیشہ جاہل لوگ انبیاء علماء کو بدنام کرتے چلے آئے ہیں۔ خدام حدیث اور ورثان علم رسول ہمیشہ صبر کرتے رہے ہیں۔)

باب: خوارج اور ان کی صفات کا ذکر

۲۴۴۹- جابر بن عبد اللہ نے کہا رسول اللہؐ حیرانہ میں تھے جب حنین سے لوٹے تھے اور بلالؓ کے کپڑے میں کچھ چاندی تھی اور رسول اللہؐ مٹھی سی لے لے کر باٹنے تھے اور لوگوں کو دیتے تھے۔ تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا عدل کرو اے محمدؐ! آپ نے فرمایا کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں اور تو تو بڑا بد نصیب اور ریا نقصان والا ہو گیا اگر میں عدل نہ کروں (یعنی تو مجھے نبی سمجھ کر ایمان لایا اور جب میں ظالم ٹھہرا تو تیرا کہاں ٹھکانا لگے گا)۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ مجھے فرمائیے کہ میں اس منافق کو مار

باب ذِکْرِ الْخَوَارِجِ وَصِفَاتِهِمْ

۲۴۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَعْرَانَةِ مُنْصَرَفَةً مِنْ حُنَيْنٍ رَفِيَ ثَوْبِي بِلَالٍ بَضَّةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفِيضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْطِلْ قَالَ ((وَتِلْكَ وَفَنُ يَعْبُدُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَطْعَمُ لَقَدْ خِيفَتْ وَخَسِرَتْ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَطْعَمُ)) فَقَالَ عُمَرُ

دالوں کے رسول اللہ! آپ نے فرمایا پناہ اللہ کی لوگ کہیں گے کہ میں اپنے رفیقوں کو بارگاہوں (معلوم ہوا کہ زبان خلق سے بچنا چاہیے) اور یہ شخص اور اس کے یار قرآن کو پڑھیں گے اور قرآن ان کے گلوں سے نہ اترے گا (یعنی دل میں اثر نہ کرے گا) اور قرآن سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے (بعض وقت زور سے تیر بار دو تیار ہو جاتا ہے اور اس میں خون تک نہیں بھرتا)۔

۲۴۵۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۵۱- ابو سعیدؓ نے کہا حضرت علیؓ نے یمن سے کچھ سونا بھیجا مٹی میں ملا ہوا (مٹی کاں سے جیسا نکلا تھا دیا ہی تھا) رسول اللہؐ کے پاس اور آپؐ نے اسے چار آدمیوں میں بانٹا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علائہ عامری اور ایک شخص بنی نہمان سے اور اس پر قریش بہت طے اور کہنے لگے کہ آپؐ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں ان کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔ اسے میں ایک شخص آیا کہ اس کی ڈاڑھی گھنی تھی گال پھولے ہوئے تھے آنکھیں گڑھے میں گھسی ہوئی تھیں ماتھا اونچا تھا سرمٹا ہوا تھا اور اس نے آکر کہا اللہ سے ڈرے محمدؐ (یہ علیہ السلام) تھے انگیز ہے مجھے دوبار اس شکل والوں سے ایذا پہنچائی گئی ہے۔ اللہ اس صورت سے بچائے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نافرمانی کروں گا تو پھر اللہ تعالیٰ کی کون اطلاع کرے گا؟ (معلوم ہوا کہ نبیؐ سے بڑھ کر کسی کا رچ نہیں) اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امانتدار مقرر فرمایا اور تم لوگ امانتدار

بُنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَنْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ هَذَا الْمُنَافِقُ فَقَالَ ((مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ يَخْدُثَ النَّاسُ أَتَى أَقْبَلَ أَصْحَابِي إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنْهُ كَمَا يَمُوتُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ))۔

۲۴۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفُسُهُمْ مَغْلَبَةً وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۲۴۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَقِيَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِدَمِيَّةٍ فِي تَرْتِيهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْخُطَلِيُّ وَغَيْبَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ وَغُلَقْمَةُ بْنُ غُلَانَةَ الْغَامِرِيُّ ثُمَّ أَخَذَ نَبِيٌّ كِتَابَهُ وَزَكَهُ الْخَبِيرُ الطَّائِي ثُمَّ أَخَذَ نَبِيٌّ نِهَانًا قَالَ لَمَغِيصَتِ فَرِيضٍ فَقَالُوا لَطَطِي صَادِقَةٌ نَحْنُ وَكَذَبْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي إِشْمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِأَنَّا قُلُوبَهُمْ)) فَقَاءَ رَجُلٌ كَثُ اللَّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوُحْتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَافِيُ الْحَبِيبِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ زَاتِبُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

(۲۴۵۱) اس حدیث سے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ انھوں نے خوارج کو قتل کیا اور گویا حضرت علیؓ آپ کی آرزو برلائے۔ آگے ان کا بیان مصل آئے گا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَنْ بَطَعَ اِلَهَ اِنْ غَضِبْتَهُ
اَبَاَتْنِي عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمُرْنِي))
فَالَنْ تُمْ اَكْبِرَ الرَّجُلَ فَاَسْتَاذَنْ رَجُلًا مِنْ
الْقَوْمِ فِي قِتْلِهِ يُرَوْنَ اَنَّهُ سَالَتْهُ بَنُو الْوَلِيدِ
مَقَالَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((لِمَنْ مِنْ حَنِضِي هَذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ
الْقُرْآنَ لَا يَجَاوِزُ حَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ اَهْلَ
الْاِسْلَامِ وَيَذْعُونَ اَهْلَ الْاَوْتَانِ يَمْرُقُونَ
مِنْ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرُّبِيَّةِ
لِنْ اَذْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ))

نہیں جانتے۔ پھر وہ آدمی بیٹھ موڑ کر چلا گیا اور ایک شخص نے
اجازت مانگی قوم میں سے اس کے قتل کی۔ لوگ خیال کرتے ہیں
کہ وہ خالد بن ولیدؓ تھے اور فرمایا رسول اللہؐ نے بے شک اس کی
اصل میں سے ایک قوم ہے کہ وہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور ان
کے گلوں سے بچے نہیں اترتا اور اہل اسلام کو قتل کرتے ہیں
اور بت پرستوں کو چھوڑ دیتے ہیں (تمام اہل بدعت کا یہی حال
دیکھنے میں آتا ہے کہ پیچہ پرست، شدہ پرست، تقویہ پرست،
گور پرستوں کے یار غار، بے نمازیوں، مجذوں، مجزوں،
رندوں، زانیوں کے دوست اور وفادار، فاسقوں، فاجروں، شاربان
خمر، ہاتھان مسکرات مغیبات کے جویان رہتے ہیں) اسلام سے ایسا
نکل جاتے ہیں جیسے تیر نکل جاتا ہے ہٹکارے۔ اگر میں ان کو پاتا تو
ایسا قتل کرتا جیسے عاد قتل ہوئے ہیں (یعنی جبریر سے لڑا دیتا جیسے
عاد کو یاد نے برباد کیا)۔

۲۴۵۲- عَنْ أَبِي سَجِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَلِبَةَ
إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
الْيَمَنِ بِذَعْبَةٍ فِي أُدِيمٍ مَرْغُوطٍ لَمْ تُحْصَلْ
مِنْ تَرَابِهَا قَالَ فَفَسَّسَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ

۲۴۵۲- ابو سعید خدریؓ کہتے تھے کہ حضرت علیؓ نے رسول اللہؐ
کے پاس کچھ سونا بھیجا ایک چمڑے میں جو بول کی چھال سے رنکا ہوا
تھا اور مٹی سے بھی جدا نہیں ہوا تھا تو آپ نے چار آدمیوں میں
بانٹا۔ عیینہ بن بدر اور اقرع بن حابس اور زید خیل میں اور چوتھے
علاقہ بن علاش تھے یا عامر بن طفیل۔ تو ایک شخص نے آپ کے

(۲۴۵۲) آخر حضرت علیؓ نے دیکھا کہ جزاء اللہ عنہا عینہ الحزاء آئیں۔ اور زید کو جاہلیت میں زید الخیل کہا کرتے تھے پھر رسول اللہؐ نے ان
کا نام اسلام میں زید الخیر رکھ دیا۔ اسی لیے بعض شخصوں میں زید الخیر آیا ہے اور دونوں صحیح ہیں اور دونوں سے معلوم ہوا کہ جو رسول اللہؐ کو برا کہے
شرع کا حکم ہے کہ وہ قتل کیا جائے اور وہ کافر ہے اور ان دونوں میں اس کا قتل جو مروی نہیں اس کی وجہ خود حضرتؐ نے فرمادی کہ لوگ کہیں
گئے کہ محمدؐ اپنے یاروں کو قتل کرتے ہیں اور یہ امر لوگوں کے بھانپے اور نفرت کا سبب ہو گا وہ آپؐ نے تمام منافقوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کیا
تاکہ اور ان کو اگلت ہوا اور شاید ان کو بعد چھری بدایت ہو۔ اور ان دونوں میں سے کسی میں اجازت مانگنا حضرتؐ کا مروی ہے کسی میں خالد بن
ولیدؓ کا اور دونوں صحیح ہے۔ اس لیے کہ وہ سکتا ہے کہ دونوں نے اجازت مانگی ہو اس کے قتل کی اور نوٹی نے فرمایا ہے کہ قرآن کا لکھنے سے نہ اترتا
مروا اس سے یہ ہے کہ سوا القوم کے خلافت کے اس کے معالی سے ان کو کچھ حصہ نہیں اور یہ قول نوٹی کا بھی مؤید ہے ہماری تصریح کا جو ہم
اوپر کہہ آئے ہیں کہ مروا اس سے وہ ہیں جو ترجمہ کرتی سے نفور ہیں اور ان حدیثوں سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو خوارج کو کافر کہتے
ہیں۔ تاہی عیاضؒ نے فرمایا کہ مازنیؒ نے کہا ہے کہ خوارج کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ مسئلہ نہایت مشکل ہے اس لیے کہ داخل اللہ

اصحاب میں سے کہا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار تھے ان لوگوں سے اور یہ خبر آپ کو پہنچی اور آپ نے فرمایا کہ تم مجھے امانت دار نہیں جانتے اور میں اس کا اہتمام ہوں جو آسمان کے اوپر ہے (یعنی اللہ تعالیٰ)۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر ہے نہ کہ جیسا ملائین جمہیہ جو منسدان دین میں خیال کرتے ہیں اور برق و بجلی کی طرح اہل سنت پر کڑکتے ہیں کہ وہ ذات مقدس ہر جگہ ہے۔ معاذ اللہ من ذلک اور یہ ملائین یہودہ عقائد جمہیہ کو جان جہان جانتے ہیں اور عقیدہ انبیاء کو وہم و گمان سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر بشر کو محفوظ رکھے) آتی ہے مجھے خبر آسمان کی صبح اور شام۔ پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں گڑھے میں تھکی ہوئی تھیں دونوں گال پھولے ہوئے تھے پیشانی ابھری ہوئی تھی سر منڈا ہوا تھا نہ بندھا تھا بے ہوئے کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے ڈر۔ آپ نے فرمایا خرابی ہے تیری تو کیا سب زمین و آسمان سے بڑھ کر مستحق نہیں اللہ سے ڈرے گا (یعنی سب سے زیادہ تو تو ہے مستحق اس سے ڈرنے کا اس لئے کہ اس کے رسول سے بے ادبی کرتا ہے)۔ پھر وہ شخص چلا اور خالد بن ولید نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں اسکی گردن نہ ماروں؟ آپ نے فرمایا نہیں شاید یہ نماز پڑھتا ہو (معلوم ہوا کہ وہ اکثر حاضر باش خدمت مبارک بھی نہ تھا اور نہ

عِيسَىٰ بْنِ جَحْشٍ وَالْمَخْرَجُ بْنُ حَسَابٍ وَزَيْدُ الْحَمَلِيِّ وَالرَّابِعُ ابْنُ عُلْفَمَةَ بْنُ عُلْفَةَ وَابْنُ غَابِرِ بْنِ الطَّفِيلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ قَالَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً)) قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَابِرُ الْعَيْنَيْنِ مُتَرَفِّفٌ الْوُحْشَيْنِ نَادِيَهُ الْخَبِيْثَةَ كُنْتُ اللَّحِيَّةَ مَخْلُوفُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْأَزَاكِرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ ((وَيْلَكَ أَوْلَسْتُ أَحَقُّ أَهْلَ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ)) قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الزُّكَيْدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ ((لَا تَعْلَهُ أَنْ يَكُونَ يُضَلِّي)) قَالَ خَالِدٌ وَكُنْتُمْ مِنْ مُضَلِّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَسَ فِي فُلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَمْ أَوْفَرُ أَنْ أَتَقَبَّ عَنْ قُلُوبِ النَّاسِ وَلَئِنْ أَشَقَّ يَطْوُونَهُمْ))

تھ کر تاکا رکالت میں اور خالد بن زکریا مسلمان کا طے سے نہایت احمق و شاد ہے اور ابو بکر باطلانی کے اقوال اس میں مضطرب ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ امر بہت مشکل ہے اس لیے کہ قوم نے ان کے کفر کی تصریح نہیں کی اور سب اشکال کا یہ ہے کہ مثلاً معتزل کہتا ہے کہ اللہ عالم ہے مگر اسے علم نہیں اور زندہ ہے مگر اس کو حیزہ نہیں اور اس لیے اس کے کفر میں شک پڑ جاتا ہے۔ اس لیے کہ شرع میں یہ بات تو معلوم ہے کہ جو کہے کہ عالم نہیں ہے یا فانی نہیں ہے وہ کافر ہے اور یہ بھی حجت قطعی سے معلوم ہو چکا ہے کہ ایک ذات کا عالم ہو اس طرح پر کہ اسے علم نہ ہو یا جی ہو اس طرح کہ حیات نہ ہو حال ہے۔ اب ہم اگر یہ کہیں کہ معتزل نے جب علم الہی کی نفی کی تو اللہ کے عالم ہونے کی نفی کی اور یہ بالاجماع کفر ہے اور اس صورت میں اس کا عالم کہتا سفید نہیں اور اگر یہ کہیں کہ وہ علم کی نفی کرتا ہے اور اللہ کے عالم ہونے کا اقرار کرتا ہے تو وہ کافر نہ ہوا اگرچہ علم کی نفی سے عالم ہونے کی نفی لازم آتی ہے۔ غرض یہی مقام اشکال ہے نہ یہ کام ہے ہمارا نفی کا اور مذہب شافعی اور جہانیر علماء کا یہ ہے کہ خود رب کی تکفیر نہ کی جائے اور ایسی ہی قدر ہے اور معتزل جن اور تمام اہل اہل اور ویدع اور تمام شافعی نے کہا ہے کہ میں گواہی تمام اہل ہوا کی قبول کرتا ہوں مگر خطایہ کی اور وہ ایک گروہ ہے رافضیوں میں سے کہ وہ اپنے ہم مذہب کی گواہی سمجھتی دینا جائز جانتے ہیں۔ تمام ہوا مضمون تہ

ایسی حرکت سرزد نہ ہوتی۔ خالد نے کہا بہت نماز پڑھنے والے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ آپ اپنی زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم نہیں ہوا کہ کسی کا دل چیر کر دیکھوں نہ یہ کہ کسی کا پیٹ پھاڑوں۔ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا اور وہ پینچے موڑے جا رہا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا اس کی اصل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ اللہ کی کتاب آسانی سے پڑھیں گے مگر گلے نہیں پیچے اترے گی (یہی حال ہے اہل بدعت کا ایک شعبہ قرآن پڑھیں گے مگر عقیدہ یہ رکھیں گے کہ قرآن کا ترجمہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے پھر قرآن کا مضمون کیونکر گلے اترے)۔ لکل جائیں گے دین سے جیسے حیر نکل جاتا ہے شکار سے (یعنی تمام اعمال صالحہ خیر و صدقات، صلوٰۃ و زکوٰۃ حج و صیام سب کچھ بجا لاتے ہیں مگر شرک و بدعت کی شومی سے جو ان کے عقائد و اعمال میں گھسی ہوئی ہے کوئی نیکی قبول نہیں جیسے حیر نکل گیا تو اس میں خون بھی نہیں بھرتا)۔ راوی نے کہا میں گمان کرتا ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر میں ان کو پاؤں تو محمود کی طرح قتل کرو۔

۲۳۵۳- یہ حدیث سابقہ حدیث کا ایک کھڑا ہے۔ اس میں یہ وضاحت ہے کہ اس آدمی کو قتل کرنے کی اجازت پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مانگی پھر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مانگی۔

قَالَ ثُمَّ نَظَرُ إِلَى وَهْمٍ مُّقْفٍ فَقَالَ ((إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ حَيْضَتِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا لَا يَخَالِدُ خُلَاجَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُوتُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ نَمُوذٍ))

۲۴۵۳- عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ أَذْهَبَ فَقَامَ إِلَيْهِ حَالِدٌ سَيْفُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ لَا فَقَالَ ((إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ حَيْضَتِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ لَيْثًا رَطْبًا)) وَقَالَ قَالَ عُمَرَاؤُا حَسْبُهُ قَالَ ((لَئِنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ نَمُوذٍ))

لے نووی کا ساتھ تقدیم و تاخیر اور ایک نوع اختصار کے۔ اور غنیۃ الطالبین میں جناب مستطاب مولانا شاہ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی فرماتے ہیں کہ خطابیہ منسوب ہیں ابی الخطاب کی طرف اور ان کا حقیقہ وہ ہے کہ ہر زمانہ میں ایک نبی مطلق ہو تا ہے ایک عامت یعنی چپ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی عامت۔ فرض ان کی گواہی مقبول نہیں۔

۲۴۵۴۔ یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے لیکن اس میں آپ کا یہ قول نہیں ہے کہ اگر میں نے ان کو پلپا تو میں ان کو قتل کروں گا شوبہ کے قتل کرنے کی طرح۔

۲۴۵۴۔ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْمَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ نَفَرٍ زَيْدُ الْخَيْمِ وَالْفَارُغُ بْنُ حَابِسٍ وَغَيْبَةُ بْنُ جَبْصٍ وَعَلْفَمَةُ بْنُ عَلَانَةَ أَوْ عَابِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَقَالَ نَاشِئُ الْجَبْهَةِ كَرَرَابَةُ عَبْدُ الرَّاحِدِ وَقَالَ ((إِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ حَبِطَتِي هَذَا قَوْمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَيْنِ أَذْرَكَهُمْ لَأَقْتُلَهُمْ قَتْلَ تَمُودَ)).

۲۴۵۴۔ ابو سلمہ اور عطاء دونوں ابوسعید کے پاس آئے اور کہہ کر حروریہ کے باب میں تم نے کچھ سنا ہے رسول اللہ سے کہ آپ ان کا کچھ ذکر کرتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ حروریہ کون لوگ ہیں مگر میں نے آپ سے سنا کہ فرماتے تھے اس امت میں ایک قوم نکلی گی اور یہ نہیں فرمایا کہ اس امت سے ہوگی غرض وہ ایسے ہو گئے کہ حقیر جانو گے تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے آگے اور قرآن پڑھیں گے کہ انکے حلقوں سے یا فرمایا گلوں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے کہ شکاری دیکھتا ہے اپنے تیر کی لکڑی کو اور اس کی پھال کو اور اس کے پر کو اور غور کرتا ہے اس کے کنارہ اخیر کو جو اس کی چنگیوں میں تھا کہ کہیں اس کی کسی چیز میں کچھ خون بھرا ہے (تو دیکھتا ہے کہ کہیں بھی نہیں بھرا)۔

۲۴۵۵۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا آتَا أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنْ الْخُرُوبِيِّ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُهَا قَالَ لَا أَذْهَبُ مِنَ الْخُرُوبِيِّ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَخْرُجُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهَا قَوْمٌ يَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ فَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ خُلُوفَهُمْ أَوْ خَنَازِيرَهُمْ يَمُوتُونَ مِنَ الدِّينِ مُوْتًا السُّهُمِ مِنَ الرُّيْبَةِ فَيَنْظُرُ الرَّايِي إِلَى سَهْمِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رِصَابِهِ فَيَسْتَأْزِي فِي الْقُوَّةِ هَلْ عَلِقَ بَيْنَا مِنَ الدِّمِ شَيْءٌ)).

۲۴۵۶۔ ابوسعید خدری نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اور آپ کچھ بات رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا ایک شخص بنی تمیم کا اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ! عدل کرو۔ تب فرمایا رسول اللہ نے فرمایا خرابی ہے حیرتی جب میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا؟ اور تو بالکل بد نصیب اور محروم ہو گیا اگر میں سے عدل نہ کیا۔ اس پر حضرت عمر نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اچھے اجازت دیجئے کہ اس کی گردن ماروں؟ آپ نے فرمایا جانے دو اس لیے کہ اس کے چند پار ہو گئے کہ تم حقیر سمجھو گے اپنی نماز کو ان کی نماز

۲۴۵۶۔ عَنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْسِمُ فَمَسَا أَنَاهُ ذُو الْخُرُوبِيَّةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اأَعْلِلْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((وَلَيْلَكَ وَمَنْ يَعْلِلْ إِنَّ لَمْ أَعْلِلْ فَذَنْبٌ وَخَسِرَتْ إِنْ لَمْ أَعْلِلْ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَخَسِرَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي فِيهِ أَشْرَبُ عَنَقَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دَعَا فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُونَ

کے آگے اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے آگے۔ قرآن پڑھیں گے کہ گلوں سے نہ اترے گا۔ اسلام سے ایسا نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے کہ دیکھتا ہے تیر انداز اس کے پیکان کو تو اس میں کچھ بھرا نہیں ہے۔ پھر دیکھتا ہے اس کی پیکان کی جز کو تو اس میں کچھ نہیں پھر دیکھتا ہے اس کی لکڑی کو تو اس میں بھی کچھ نہیں۔ پھر دیکھتا ہے اس کے پر کو تو اس میں بھی کچھ نہیں اور تیر اس شکار کی بیٹ اور خون سے نکل گیا اور نشانی اس گروہ کی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہے کہ ایک شاندا اس کا عورت کی پستان کا سا ہوا گیا فرمایا جیسے گوشت کا لٹھرا تھکھاتا ہوا اور وہ گروہ اس وقت نکلے گا جب لوگوں میں پھوٹ ہوگی۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سنا ہے یہ رسول اللہ سے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ ان سے لڑے اور میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ نے حکم فرمایا اس کے ڈھونڈنے کا اور وہ ملا اور حضرت علیؓ کے پاس لایا گیا اور میں نے اس کو دیکھا کہ جیسا رسول اللہ نے فرمایا تھا وہی تھا۔

۲۳۵۷- ابو سعید نے کہا نبیؐ نے ایک قوم کا ذکر کیا جو آپ کی امت میں ہوگی اور وہ لوگ نکلیں گے جبکہ لوگوں میں پھوٹ ہوگی اور نشانی ان کی سر منڈانا ہوگی اور فرمایا آپ نے کہ وہ بدترین خلق ہیں

أَحَدُكُمْ صَلَاتُهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامُهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَفْرَعُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْزُقُونَ مِنَ الْبُسْتَامِ كَمَا يَمْزُقُ السَّهْمُ مِنَ الرُّعْبَةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوَجِدُ فِيهِ شَيْءَ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصْفِهِ فَلَا يُوَجِدُ فِيهِ شَيْءَ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوَجِدُ فِيهِ شَيْءَ وَهُوَ الْفِدْحُ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى قَلْبِهِ فَلَا يُوَجِدُ فِيهِ شَيْءَ سَبَقَ الْفَرْقَةُ وَاللَّيْمُ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عِصْمَتَيْهِ بِمِثْلِ فُذَيْي الْمَرْأَةِ أَوْ بِمِثْلِ الْبُضْعَةِ تَتَدَرُّزُ يَمْزُجُونَ عَلَى جِبِ فَرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ۖ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاتْلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتَمِسَ فَوُجِدَ فَأَتَيْتُ بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ رَسُولِ اللَّهِ الَّذِي نَعْتُ.

۲۴۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ قَوْمًا يَكُونُونَ فِي أُمَّتِهِ يَمْزُجُونَ فِي فَرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ

(۲۳۵۷) ان روایتوں میں رسول اللہ کے کئی منجھڑے واضح ہیں کہ جن کی آپ نے پہلے سے خبر دی اور ویسے ہی واقع ہوئے۔ اول یہ کہ آپ نے فرمایا پھوٹ کے وقت نکلے گا چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ جب حضرت علیؓ کی کرم اللہ وجہہ کی نزاع تھی اور دونوں حکیم پر راضی ہوئے جب ایک ہی گروہ دس ہزار تک دونوں لشکروں سے جدا ہو گیا اور دونوں گروہوں کی تکفیر کرنے لگا اور جب حضرت علیؓ نے بشارت دی کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ اگر تم اس گروہ سے لڑو گے تو ان میں دس بھی نہ بچیں گے اور تم میں سے دس بھی نہ مارے جائیں گے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا پھر آگے روایتوں میں آپ نے فرمایا کہ ان کو قتل وہ فرقہ کرے گا جو حق سے قریب ہو گا یعنی حضرت علیؓ کا فرقہ اور انھوں نے ہی قتل کیا اور ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ حق پر تھے اور جن لوگوں نے ان سے خلاف کیا وہ باغی تھے اور یہ روایتیں حجت ہیں اہل سنت کی اور ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امت آپ کی آپ کے بعد باقی رہے گی اور ان میں شرکت اور قوت ہوگی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ فرقہ مارقہ تشدد کرے گی اور بے موقع کہ جہاں تشدد ضروری نہیں اور ویسا ہی ہوا۔ اور فرمایا کہ ایک مرد دایا ہوا گا اور اس کا حلیہ ایسا ہوا چنانچہ ویسا ہی نکلا اور یہ بات ایسی ہے کہ کوئی فریسا یا عقل ہرگز ہرگز اپنی فراست اور عقل سے نہیں کہہ سکتا مجرور و فاسق کے۔ جو اس میں غور کرے گا اور انصاف سے دیکھے گا تو تصدیق و رسالت کرے گا واللہ اعلم۔

قتل کریں گے ان کو وہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جو نزدیک ہو گئے حق کے (اور وہ گروہ حضرت علیؑ کا تھا) اور ان کی ایک مثال آپ نے بیان فرمائی یا ایک بات کہی کہ آدمی جب تیر بار تاپے شکار کو یا فرمایا نشانہ کو اور نظر کر تاپے بھال کو تو اس میں کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کر تاپے تیر کی لکڑی میں تو کچھ اثر نہیں دیکھتا اور نظر کر تاپے تیر کی لکڑی میں چنگی میں رہتا ہے تو کچھ اثر نہیں پاتا ہے۔ ابو سعید نے کہا کہ اے عراق والو! تم ہی نے توان کو قتل کیا ہے (یعنی حضرت علیؑ کے ساتھ ہو کر)۔

۲۴۵۸- ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ایک فرقہ جدا ہو جائے گا جب مسلمانوں میں پھوٹ ہوگی اور اس کو قتل کرے گا وہ گروہ جو قریب ہو گا دونوں گروہوں میں حق سے۔

۲۴۵۹- ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت میں دو گروہ ہو جائیں گے اور ان دونوں میں ایک فرقہ جدا ہو جائے گا اور ان کو قتل کرے گا وہ گروہ جو حق سے قریب ہوگا۔

۲۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر گیا۔

۲۴۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر گیا۔

باب: خوارج کے قتل پر ابھارنے کے بارے

۲۴۶۲- سید بن علفہ نے کہا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا جب میں تم سے روایت کروں رسول اللہؐ سے تو اگر میں آسمان سے گر پڑوں

سَيَسَامُهُمُ النَّحَالُ قَالَ ((هُمْ شَرُّ الْمَخْلُوقِ أَوْ مِنْ أَشَرِّ الْمَخْلُوقِ يَقْتُلُهُمْ أَدْنَى الطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْحَقِّ)) قَالَ فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَمْ مَثَلًا أَوْ قَالَ قَوْلًا ((الرَّجُلُ يَوْمِي الرُّيْمَةُ أَوْ قَالَ الْفَرَضُ قَبْضُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً وَيَنْظُرُ فِي النَّصْبِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً)) وَيَنْظُرُ فِي الْفُرْقِ فَلَا يَرَى بَصِيرَةً قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَأَنْتُمْ قَتَلْتُمُوهُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ.

۲۴۵۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَمْرُقٌ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

۲۴۵۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَكُونُ فِي أُمَّتِي فُرْقَتَانِ فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنَهُمَا مَارِقَةٌ يَبْنِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ)).

۲۴۶۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَمْرُقٌ مَارِقَةٌ فِي فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَتْلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ)).

۲۴۶۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ ذَكَرَ فِيهِ قَوْمًا يَخْرُجُونَ عَلَى فُرْقَةٍ مُخْتَلِفَةٍ يَقْتُلُهُمْ أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ.

باب التَّخْرِيبِ عَلَى قَتْلِ الْخَوَارِجِ

۲۴۶۲- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَأْخِذْ مِنْ

(۲۴۶۲) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے اپنے مناقبات میں یہ بات نہ تھی کہ رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھ دیں بلکہ رسول اللہؐ پر جھوٹ باندھنا برا سمجھتے تھے۔ اسی لیے صحابہ نہایت مدد دل ہیں کہ کوئی ان میں ضعیف نہیں ہے نہ قابلِ برکت۔

تو اس سے بہتر ہے کہ رسول اللہ پر وہ بات باندھوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جب میں تمہارے اور اپنے بیچ میں کچھ بات کروں تو جان لو کہ لڑائی میں حیلہ اور فریب روا ہے۔ اب سنو کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی کہ ان کے لوگ کسمن ہو گئے اور کم عقل بات تو سب غلو قات سے اچھی کہیں گے اور قرآن ایسا پڑھیں گے کہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا اور دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے حیر شکار سے۔ پھر جب تم ان سے ملو تو ان کو مارو اس لیے کہ ان کے مارنے سے تم کو قیامت کے دن اللہ کے پاس سے ثواب ملے گا۔

۲۴۶۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۶۴- اعمش سے اس سند سے وہی روایت مروی ہے اور اس میں یہ مضمون نہیں ہے کہ وہ دین سے ایسا نکل جائیں گے جیسے حیر شکار سے۔

۲۴۶۵- حضرت علیؑ نے ذکر کیا خوارج کا اور فرمایا کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا ہاتھ ناقص ہوگا یا پستان زن کے برابر ہوگا اور کہا اگر تم فخر نہ کرو تو میں بیان کروں جس کا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان کے قتل کرنے والوں سے رسول اللہ کی زبان سے؟ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا تم نے سنا ہے محمدؐ کی زبان مبارک سے؟ انھوں نے کہا ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں قسم ہے رب کعبہ کی ہاں۔

۲۴۶۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۶۷- زید سے روایت ہے کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علیؑ کے ساتھ خوارج پر گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا اے لوگو! میں نے سنا ہے رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے ایک قوم نکلے گی میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے ایسا کہ تمہارا پڑھنا ان کے آگے کچھ نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز ان کی نماز کے

السَّيَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتَكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ حَدَثَةٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((سَيَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ النَّاسَانِ مُتَفَهِّمٌ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ فَإِذَا لَقِيَتْهُمْ هُمْ فَقَتَلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۲۴۶۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۲۴۶۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا ((يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرِّمِيَةِ))

۲۴۶۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ذَكَرَ الْخَوَارِجَ فَقَالَ فِيهِمْ رَجُلٌ مُخَدَّجُ الْيَدِ أَوْ مُودَنُ الْيَدِ أَوْ مَنْدُونُ الْيَدِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرُوا لَنَحَدَّثَكُمْ بِمَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يَقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

۲۴۶۶- عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ أَيُّوبَ مَرْفُوعًا.

۲۴۶۷- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ الْحُثَيْثِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِي الْحُثَيْثِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الَّذِينَ سَارُوا إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آگے کچھ ہوگی اور نہ تمہارا روزہ اس کے روزوں کے آگے کچھ ہوگا۔ قرآن پڑھ کر وہ تمہیں لگے کہ ہمارا اس میں فائدہ ہے اور وہ ان کا ضرر ہوگا نماز ان کے گلوں سے نہ اترے گی۔ نکل جائیں گے اسلام سے جیسے خیر نکلتا ہے۔ اگر وہ لشکر جو ان پر جانے گا جان لے اس بشارت کو جس کا بیان فرمایا گیا ہے تمہارے نبی کی زبان مبارک پر تو پھر دسا کر اسی عمل پر (یہ سمجھ لے کہ اب عمل کی حاجت نہیں اتنا ثواب ان کے قتل میں ہے) اور نشانی ان کی یہ ہے کہ ان میں آدمی ہے کہ اس کے شانہ کے سر پر عورت کے سر پستان کی مثل ہے اور اس پر بال ہیں سفید رنگ کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاتے ہو معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف اہل شام پر اور ان کو چھوڑے جاتے ہو کہ یہ تمہارے چچے تمہاری اولاد اور اموال کو لیتا دیں اور میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یہ وہی قوم ہے۔ اس لیے کہ انھوں نے خون بہایا حرام اور لوٹ لیا مویشی کو لوگوں کے۔ سو ان پر چلو اللہ کا نام لے کر۔ سلمہ بن کہیل نے کہا کہ پھر بیان کیا مجھ سے زید نے ایک ایک منزل کا بیان تک کہ کہا انھوں نے کہ گزرے ہم ایک ٹیل پر (اور وہ پل تھا درخان کا چنانچہ نسا کی روایت میں وارد ہوا ہے) پھر جب دونوں لشکر ملے اس دن خوارج کا سپہ سالار عبداللہ بن وہب راہی تھا اور اس نے حکم دیا ان کو کہ اپنے نیزے پھینک دو اور کھواریں میان سے نکال لو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ لوگ تم پر ویسی بو چھاؤں گے کہ جیسی حروراء کے دن کی تھی۔ سو وہ پھرے اور اپنے نیزے پھینک دیے اور کھواریں میان سے نکال لیں اور لوگ ان سے جا ملے اور ان کو اپنے نیزوں سے کوچ لیا اور ایک پھر دوسرا مقتول ہوا اور حضرت علیؑ کے لشکر سے صرف دو آدمی کام آئے۔ پھر حضرت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أَهْبِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَيَّ قِرَاءَتِهِمْ بَشِيءٌ وَلَا صَلَاتُكُمْ إِلَيَّ صَلَاتِهِمْ بَشِيءٌ وَلَا صِيَامُكُمْ إِلَيَّ صِيَامِهِمْ بَشِيءٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاتِبَهُمْ يَقْرَءُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَقْرَأُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) لَوْ يَعْلَمُ الْحَنُوفُ الَّذِينَ يَصِيبُونَهُمْ مَا فَصَّيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَتَكَلَّمُوا عَنْ الْعَمَلِ وَآيَةِ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَصَدٌ وَنَاسٌ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى رَأْسِ عَصَدِهِ مِثْلُ حَلْمَةِ الذَّيْءِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ قَدْ تَهَيَّوْنَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتَوَكَّدُونَ هَؤُلَاءِ يَحْلِفُونَ بِكُمْ فِي ذِرَارِكُمْ وَأُمُورِكُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْنَحُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْفَحْرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْجِ النَّاسِ فَسَبِّهُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ فَتَرَكَنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ مَرُؤًا حَتَّى قَالَ مَرَرْنَا عَلَى قَطْرَةٍ فَلَمَّا التَقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ يَوْمِيْلُو عِنْدَ اللَّهِ بُنْ وَهَبِ الرَّاسِيُّ فَقَالَ لَهُمْ أَلْقُوا الرِّسَاحَ وَسَلُّوا سِيُوفَكُمْ مِنْ حُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَأَنِّدُواكُمْ كَمَا نَاشَدُواكُمْ يَوْمَ خَزْرَاءَ فَرَجَعُوا فَوَحَّشُوا بِرِمَاجِهِمْ وَسَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاجِهِمْ قَالَ وَقِيلَ بَعْضُهُمْ

(۲۳۶۷) ☆ یہ قسم دلاتا ان کا صرف اس لیے تھا کہ لوگوں کو یقین آجائے اور اس بشارت سے خوش ہوں اور مجھ کو رسول اللہ ﷺ کا بخوبی معلوم ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہو کہ حضرت علیؑ اور ان کے رفیق حق پر ہیں اور وہ اس جنگ میں متاثر ہیں اور برسر صواب۔

علیؑ نے فرمایا کہ ڈھونڈو اس میں مخدج کو اور اس کو ڈھونڈو اور نہ پایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے اور ان محتلوں کے پاس گئے جو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو بٹاؤ پھر اس کو پایا زمین سے لگا ہوا اور آپ نے کہا اللہ اکبر پھر فرمایا کہ سچا ہے اللہ تعالیٰ اور پیغام پہنچایا اس کے رسول نے۔ کہا راوی نے کہ پھر کھڑے ہوئے عبیدہ سلمیٰ اور عرض کیا کہ امیر المؤمنین قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ آپ نے سنا ہے یہ رسول اللہؐ سے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں قسم ہے اللہ پاک کی کہ نہیں معبود ہے کوئی سوا اس کے یہاں تک کہ تین بار اس نے آپ کو قسم دی آپ نے قسم کھائی اس پر کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے۔

۲۶۸- عبید اللہ جو مومنی ہیں رسول اللہؐ کے ان سے روایت ہے کہ حرور یہ جب لگے اور جب وہ حضرت علیؑ کے ساتھ ہے تو حرور یہ نے کہا لا حکم الا للہ یعنی حکم نہیں کسی کا سوا اللہ کے تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ کلمہ ایسا ہے کہ حق ہے مگر ارادہ ان کا اس سے باطل ہے اور رسول اللہؐ نے بیان کیا تھا ایک گروہ کا کہ میں ان کا حال بخوبی جانتا ہوں اور ان کی نشانیاں ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں اور وہ اپنی زبانوں سے حق کہتے ہیں مگر وہ اس سے تجاوز نہیں کرتا ہے اور اشارہ کیا عبیدہ نے اپنے حلق کی طرف (یعنی حق بات حلق سے نیچے نہیں اترتی) اور اللہ کی مخلوق میں بڑے دشمن اللہ کے یہی ہیں ان میں ایک شخص اسود ہے کہ ایک ہاتھ اس کا ایسا ہے کہ جیسے چوہے بکری کے پاس پستان۔ فرمایا پھر جب قتل کیا ان کو علی بن ابوطالب نے تو فرمایا دیکھو پھر دیکھا تو وہ نہ ملا۔ پھر فرمایا انھوں نے کہ پھر جاؤ سو قسم ہے اللہ پاک کی کہ میں نے جھوٹ نہیں کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے (یعنی نبیؐ نے مجھ سے جھوٹ نہیں فرمایا نہ میں نے تم سے جھوٹ کہا) وہ بارہا تین بار یہی

عَلَى بَعْضٍ وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ التَّبَسُّوْا بِهِمْ الْمُخَدَجُ فَالتَّمَسُّوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَإِنْ أَخْرَجْتُمْ قَوْلَهُوْهُ وَمَا لِي بِالْأَرْضِ فِكْرٌ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رِسُوْلُهُ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ غَيْبَةُ السُّلَمَابِيِّ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَمَسَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِي وَآلِهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ حَتَّى اسْتَحْلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ لَهُ .

۲۶۸- عَنْ غَيْبَةِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَّلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخُرُورِيَّةَ لَمَّا حَرَسَتْ وَهُوَ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَالَوْا لَا حَكْمَ إِلَّا لِلَّهِ قَالَ عَلِيُّ كَلِمَةً حَتَّى أُرِيدَ بِهَا بَاطِلٌ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضَفَ نَاسًا إِنِّي لَأَعْرِفُ صِفَتَهُمْ فِي مَوَائِدٍ ((يَقُولُونَ الْحَقُّ بِالنَّبِيِّتِهِمْ كَمَا يَجُوزُ هَذَا مِنْهُمْ وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ مِنْ أُنْفُسِ خَلْقِ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَسْوَدُ إِحْدَى يَدَيْهِ طَبِي شَاةٌ أَوْ خَلْمَةٌ لَدُنِّي)) فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْظُرُوا فَانْظُرُوا فَلَمْ يَجِدُوا شَيْئًا فَقَالَ ارْجِعُوا فَرَأَى اللَّهُ مَا كَذَبْتُ وَلَمْ تَكُنْتُمْ مَرْتَبِينَ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِي حَرَبٍ عَاتُوا بِهِ حَتَّى

کہا۔ پھر پایا اس کو ایک کھنڈر میں اور لائے اس کو یہاں تک کہ رکھ دیا لاشہ اس کا حضرت علیؓ کے آگے اور عید اللہ نے کہا کہ میں حاضر تھا اس جگہ جب انھوں نے یہ کام کیا اور حضرت علیؓ نے ان کے حق میں یہ فرمایا اور پونس کی روایت میں اتنی بات زیادہ ہے کہ بکیر نے کہا اور روایت کی مجھ سے ایک شخص نے ابن حنین سے کہ انھوں نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے اس اسود کو۔

باب: خوارج کا ساری مخلوق سے بدرتہ ہونے کا بیان
۲۴۶۹- ابوذرؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بعد میرے میری امت سے یا فرمایا اب ہوگی بعد میرے میری امت میں وہ قوم کہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے حلقوں میں سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے وہ ایسا نکل جائیں گے جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار سے اور پھر نہ آئیں گے وہ دین میں۔ وہ ساری مخلوق سے بدرتہ ہیں۔ ابن صامت نے کہا کہ پھر میں ملا رافع بن عمرو غفاری سے جو حکم غفاری کے بھائی ہیں اور میں نے کہا وہ کیا حدیث ہے جو میں نے سنی ہے ابوذرؓ سے ایسے ایسے؟ اور ذکر کی میں نے یہ حدیث تو انھوں نے کہا میں نے سنی ہے یہ رسول اللہؐ سے۔

۲۴۷۰- سہل نے کہا سنا میں نے نبیؐ سے کہ ذکر کرتے تھے آپ خوارج کا اور کہا انھوں نے کہ سنا میں نے آپ کو کہ اشارہ کرتے تھے مشرق کی طرف اور فرماتے تھے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ قرآن پڑھتے ہیں اپنی زبانوں سے مگر وہ اترتا نہیں ہے ان کے گلوں سے۔ نکل جاتے ہیں وہ دین سے جیسا نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

۲۴۷۱- اور روایت کی ہم سے یہ ابو کامل نے انھوں نے عبد الواحد سے انھوں نے سلیمان سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا نکلیں گی ان سے کئی قومیں۔

۲۴۷۲- حضرت سہل نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا ایک قوم نکلے گی مشرق کی طرف سے سر منڈائے ہوئے۔

وَضَعُوهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ غَنِيْدُ اللهُ وَاَنَا حَاضِرٌ ذَلِكُمْ مِنْ أَمْرِهِمْ وَقَوْلُ عَلِيٍّ فِيهِمْ زَادَ يُؤْنَسُ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ يُكَيِّرُ وَحَدَّثَنِي زُجَلٌ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ ذَلِكُمُ الْأَسْوَدَ.

بَابُ الْخَوَارِجِ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيفَةِ
۲۴۶۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بَغَدِي مِنْ أُمَّتِي أَوْ سَبَكُونِ بَغَدِي مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُخَاوِرُ حَلْفًا فِيهِمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيفَةِ)) فَقَالَ ابْنُ الصَّامِتِ فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِي أَمَّا الْحَكَمُ الْغِفَارِي فَقُلْتُ مَا حَدِيثُ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۴۷۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ حَلَّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ وَأَشَارَ بِبُيُودِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ بَأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعُودُوا تَرَاتِبَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)).

۲۴۷۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ السَّجِسْتَانِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ يَخْرُجُ مِنْهُ أَقْوَامٌ.

۲۴۷۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَبِيْعُ قَوْمٍ قَبْلَ الْمَشْرِقِ مُحَلَّقَةٌ رُءُوسُهُمْ)).

باب: رسول اللہؐ اور آپؐ کی اولاد بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب پر زکوٰۃ حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ الزَّكَاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ذَوْنِ غَيْرِهِمْ

۲۴۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ حسن بن علی نے ایک سگھور صدقہ کی اپنے منہ میں لے کر ڈالی تو رسول اللہؐ نے فرمایا حقو حقو پھینک دے اس کو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے۔

۲۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَعَدَّ الْحَسَنُ مِنْ عَلِيٍّ قَمَرَةً مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَيْفَ كَيْفَ أَرِمَ بِهَا أَمَا عَلِمْتُ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ))

۲۴۷۴- شعبہ سے یہی روایت آتی ہے اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہم کو صدقہ حلال نہیں۔

۲۴۷۴- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((أَنَا لَا نَجْعَلُ لَنَا الصَّدَقَةَ))

۲۴۷۵- شعبہ سے اس روایت میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۲۴۷۵- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ ((أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ))

۲۴۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر جاتا ہوں اور

۲۴۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَأَتَّقِلِبُ ((إِنِّي أَهْلِي

(۲۴۷۳) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو پہنچا واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی پہنچانا واجب ہے اور یہ ان کے دلوں کو ضروری ہے اور اس سے تحریم صدقہ کی آپؐ پر اور آپؐ کی اولاد پر ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ یہ مذہب ہے شافعی کا اور جو ان کے موافق ہیں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا۔ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ وہ صرف بنو ہاشم ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بعض علماء کے نزدیک سب قریش اس میں داخل ہیں اور مالکی نے کہا وہ اولاد ہیں قصی کی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہی ہیں اور آپؐ نے صدقہ ذی القربیٰ کا نہیں میں تقسیم کیا اور یہ حکم زکوٰۃ مفروضہ کا ہے اور صدقہ تطوع میں تمام شافعی کے تین قول ہیں اجماع ہے کہ وہ بھی آپؐ پر حرام ہے اور آپؐ کی اولاد کو حلال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں پر حرام ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ دونوں پر حلال ہے اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کے موافق میں بھی شافعیہ کے دو قول ہیں اور صحیح یہی ہے کہ ان پر بھی حرام ہے اس حدیث کی رو سے اور جو اور ائمہ سے آگے آتی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ان کو حلال ہے اور کوئیوں اور ابو حنیفہؒ کا قول بھی یہی ہے کہ حرام ہے اور بعض مالکیہ بھی یہی کہتے ہیں اور مالکؒ نے اباحت کا بیان کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے ابن بطلان مالکی نے کہ یہ اختلاف صرف مولیٰ بن ہاشم میں ہے اور ان کے سوا اوروں کے موافق میں اختلاف نہیں یعنی ان کو حلال ہے بالا جماع اور یہ بات ان کی کچھ نہیں بلکہ اصحاب شافعیہ کے نزدیک بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب دونوں کے موافق پر حرام ہے اور ان میں کسی کا فرق نہیں ہے۔ (تو دینی)

(۲۴۷۴) ☆ اب عوام بلکہ خواص میں بھی اس کے خلاف ہو رہا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ شارح نے طہارت ظاہری میں تخفیف فرمائی کہ جب تک نجاست معلوم نہ ہو تطہیر واجب نہیں بخلاف طہارت لقمہ کے کہ اس سے بچنے کو صرف احتمال کافی رکھا اور لوگوں کا تادمہ اس کے خلاف ہے کہ لقمہ حرام باجود یقین کے بھی تو چھوڑیں گے اور طہارت ظاہری میں دوسرا سید پیدا کریں گے کہ معاذ اللہ۔

اپنے بچھونے پر کھجور پڑی پاتا ہوں اور اٹھاتا ہوں کہ کھاؤں پھر
ڈر جاؤں کہ صدقہ کی نہ ہو اور چھینک دیتا ہوں۔

۲۳۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

فَأَجِدَ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَرَفَعْتُهَا
لَأَكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْقَيْتُهَا))

۲۴۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَقَلَّبُ
إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ الثَّمَرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي أَوْ
فِي بَيْتِي فَأَرَفَعُهَا لَأَكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ
صَدَقَةً أَوْ مِنْ الصَّدَقَةِ فَأَلْقَيْتُهَا))

۲۳۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور پائی اور فرمایا آپ نے کہ اگر
صدقہ کی نہ ہوتی تو میں کھا لیتا۔

۲۴۷۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
وَجَدَ ثَمَرَةً فَقَالَ ((لَوْلَا أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ
لَأَكُلْتُهَا))

۲۳۷۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ لیکن اس میں یہ ذکر ہے کہ
آپ کو یہ کھجور راستے میں پڑی ہوئی تھی۔

۲۴۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ مَرَّ بَسْتَرَةٍ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ ((لَوْلَا أَنْ تَكُونَ
مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكُلْتُهَا))

۲۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۴۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
فَقَالَ ((لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكُلْتُهَا))

باب: آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کو استعمال نہ
کرنے کا بیان

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ عَلَى
الصَّدَقَةِ

۲۳۸۱- عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حج ہوئے ربیعہ
بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب اور دونوں نے کہا کہ اللہ کی

۲۴۸۱- عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ
الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ اجْتَمَعَ رَبِيعَةُ بْنُ

(۲۳۸۱) ☆ نوٹی لیں کہ ان روایتوں سے درج ثابت ہوا اس لیے کہ یہ کھجور مجرأ احتمال سے حرام نہیں ہوتی مگر اس کا ترک درج کی راہ سے
فرمایا اور معلوم ہوا کہ ایسی حقیر کم قیمت چیزیں پڑی ہیں تو ان کی پہچان کروانا ضروری نہیں مگر ان کو استعمال میں لانا درست ہے اور آپ نے
صدقہ کے خوف سے چھوڑ دیا اور نہ اس خیال سے کہ لطف ہے اور یہ ہم حقیق علیہ ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مالک ایسی چیزوں کو نہ ذمہ نہ لے
نہ اس کے تلف ہونے کا غم کرتا ہے۔

(۲۳۸۱) ☆ قرآن مجید میں بلوغ کو نکاح فرمایا ہے اذابلغوا النکاح۔ ویسای اس روایت میں بھی ہے اور حضرت زینبؓ نے اپنے کپڑے یا
باتھ سے اشارہ فرمایا تو اس لیے کہ لبع الفت میں اسی کو کہتے ہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کا مال سادات کو مطلقاً حرام ہے

قسم ہم بھیج دیں ان دونوں لڑکوں کو یعنی مجھ کو اور فضل بن عباس کو رسول اللہ کے پاس اور یہ دونوں جا کر عرض کریں کہ حضرت انکو تحصیلدار بنادیں زکوٰۃ و صدقات پر اور یہ دونوں حضرت کو لا کر ادا کر دیں جیسے اور لوگ ادا کرتے ہیں اور کچھ انکو مل جائے جیسے اور لوگوں کو ملتا ہے۔ غرض یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ علی بن ابی طالب آئے اور ان کے آگے کھڑے ہوئے اور ان دونوں نے حضرت علی سے اس کا ذکر کیا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ مت بھیجو کہ حضرت قسم اللہ کی ایسا نہیں کرنے والے (اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ زکوٰۃ سیدوں کو حرام ہے)۔ پس برا کہنے لگے حضرت علی کو بیچہ بن حارث اور کہا کہ اللہ کی قسم تم ہمارے ساتھ یہ جو کرتے ہو تو حسد سے اور قسم ہے اللہ پاک کی کہ تم نے جو شرف رسول اللہ کی دامادی کا پایا ہے تو اس کا تو ہم تم سے کچھ حسد نہیں کرتے۔ جب حضرت علی نے فرمایا کہ اچھا ان دونوں کو روانہ کر دو اور ہم دونوں گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ لیٹ رہے پھر جب رسول اللہ ظہر کی نماز پڑھ چکے تو ہم دونوں جلدی سے حجرے میں آپ سے پہلے جا پہنچے اور کھڑے ہوئے حجرے کے پاس یہاں تک کہ آپ تحریف لائے اور ہم دونوں کے کان پکڑے (یہ شفقت اور لماعت تھی آپ کی کہ لڑکے اس سے خوش ہوتے ہیں) اور فرمایا آپ سے کہ ظاہر کرو جو تم دل میں گھڑ کر لائے ہو پھر آپ بھی حجرے میں گئے اور ہم بھی اور اس دن آپ حضرت ام المومنین زینب کے پاس تھے۔ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ

الْحَارِثُ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَوْ بَعَثَا هَذَيْنِ الْفُلَّاتَيْنِ قَالَا لِي
وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَلَمَاهُ فَأَشْرَهُمَا عَلَى
هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَأَذَانَا مَا يُؤْذِي النَّاسَ
وَأَصَابَنَا مِمَّا يُصِيبُ النَّاسَ قَالَ فَبَيْنَمَا هُمَا
فِي ذَلِكَ حَاءَ عَلِيٍّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَوَقَفَ
عَلَيْهِمَا فَذَكَرَا لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ لَا تَفْعَلَا قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَانْتَحَاهُ
رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَصْنَعُ
هَذَا إِلَّا نَفَاسَةً مِنْكَ عَلَيْنَا قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ بَلَّغَ
صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا نَفْسَانَا عَلَيْنَ قَالَ عَلِيٌّ أُرْسِلُوهُمَا
فَانْطَلَقَا وَاصْطَحَجَ عَلِيٌّ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُرَ
سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقَعْنَا عِنْدَهَا حَتَّى
جَاءَهُ فَأَخَذَ يَذَانِبَانِ ثُمَّ قَالَ ((أَخْرِجَا مَا
نُصَوِّرَانِ)) ثُمَّ دَخَلَ وَدَعَلْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ
يُؤْمِنُ بِعِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ
فَقَرَأْنَا الْكَلَامَ ثُمَّ نَكَلَمَهُ أَحَدُنَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَمَرُ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ

ہو ہے خواہ کسی خدمت کے عوض میں دیا جائے خواہ یوں دیا جائے۔ غرض آجھوں اسباب جو قبول زکوٰۃ کے ہیں ان سب میں سے کوئی وجہ ہو ان کو لینا اس کاروا نہیں اور یہی صحیح ہے اسباب شافعیہ کے نزدیک اور احادیث بھی اسی کی تائید ہیں اور بعض لوگوں نے جو اجازت دی ہے اجرت تحصیل میں وہ ضعیف مذہب ہے بلکہ باطل ہے اور یہ حدیث صحیح اس مذہب کو رد کرتی ہے اور اس مال کو میل جو فرمایا اس میں عات اس کی حرمت کی بیان کر دی اور وہ میل اس لیے ہیں کہ زکوٰۃ کے نکالنے سے ان کا بقید مال پاک ہو جاتا ہے جیسے اللہ پاک فرماتا ہے۔ اموالہم الخ

وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ فَحَتَّىٰ لَبِئْسَ مَا عَلَيَّ بِبَعْضِ
هَذِهِ الصَّدَقَاتِ فَوَدَّيْ إِلَيْكَ كَمَا يُوَدِّي
النَّاسُ وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ قَالَ فَسَكَتَ
طَوِيلًا حَتَّىٰ أَرَدْنَا أَنْ نَكَلِّمَهُ قَالَ وَجَعَلَتْ
رَيْسُ بُلُوعٍ عَلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا
تُكَلِّمَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ ((إِنْ الصَّدَقَةُ لَا
تَنْبَغِي لِإِلَى مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاحُ النَّاسِ
أَدْعُوا لِي مُخِمَّةً وَكَانَ عَلَى الْخُمْسِ
وَتَوَقَّلْ بِنَ الْخَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))
قَالَ فَجَاءَهُ فَقَالَ لِمُخِمَّةٍ ((أَنْكَحْ هَذَا
الْغُلَامَ ابْنَتَكَ)) لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَالْكَحَّةُ
وَقَالَ لِبُؤَيْلٍ بْنِ الْحَارِثِ ((أَنْكَحْ هَذَا
الْغُلَامَ ابْنَتَكَ)) لِي فَالْكَحِّي وَفَالَ
لِنُخَيْمَةَ ((أَصْدِيقُ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمْسِ
كَذَا وَكَذَا)) قَالَ الْزُّهْرِيُّ وَنَمْ يُسَمِّي لِي.

۲۴۸۲- عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ رَيْعَةَ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ابْنَيْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَسَأَلَ الْخَبْرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ
وَقَالَ فِيهِ فَأَنَّى عَلَيَّ رِذَاؤُهُ ثُمَّ اضْطَحَّ عَلَيْهِ وَقَالَ

تم بولو۔ غرض ایک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ
صلہ رحم کرنے والے ہیں اور سب سے زیادہ احسان کرنے والے
ہیں قربت والوں سے اور ہم نکاح کو پہنچ گئے ہیں (یعنی جوان
ہو گئے ہیں)۔ پھر ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہم کو ان
زکوٰتوں پر تحصیلداری بنادیں کہ ہم بھی آپ کو تحصیل لادیں جیسے
اور لوگ لاتے ہیں اور ہم کو بھی کچھ مل جائے جیسے اوروں کو مل
جاتا ہے (تاکہ ہمارے نکاح کا خرچ نکل آئے)۔ پھر حضرت چپ
ہو رہے بڑی دیر تک یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ پھر کچھ کہیں اور ام
المومنین ریسہ ہم سے پردہ کی آڑ سے اشارہ فرماتی تھیں کہ اب
کچھ نہ کہو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ زکوٰۃ آل محمد کے لائق نہیں یہ تو
لوگوں کا میل ہے (شاید یہ مثل یہیں سے ہے کہ مردہ سے بیسہ
ہاتھوں کی میل ہے) مگر تم میرے پاس محبہ کو بلا لاؤ (یہ نام تھا
آپ کے خراجی کا) اور وہ تم سے اوپر مقرر تھے اور بلا لاؤ تو فل
بن حارث بن عبدالمطلب کو۔ کہا راوی نے کہ پھر یہ دونوں حاضر
ہوئے اور آپ نے محبہ سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس لڑکے فضل
بن عباس کو بیاہ دو اور نو فل بن حارث سے فرمایا کہ تم اپنی لڑکی اس
لڑکے سے بیاہ دو (یعنی مجھ) عبدالمطلب بن ربیعہ سے جو راوی
حدیث ہیں کہ غرض میرا نکاح کر دیا آپ نے اور محبہ سے فرمایا کہ
ان دونوں کا مہر تم سے ادا کرو وراثتاً۔ زہری نے کہا مجھ سے
عبداللہ بن عبد اللہ میرے شیخ نے تعداد مہر کی نہیں فرمائی۔

۲۴۸۲- حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ نے کہا کہ ان کے باپ
ربیعہ اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ
اور فضل بن عباس سے کہا کہ تم دونوں جاؤ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور حدیث بیان کی جیسے اوپر گزری اور اس
میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور
لیٹ رہے اور کہا کہ میں باپ ہوں حسن کا اور سید ہوں قسم ہے

اللہ تعالیٰ کی کہ اس جگہ سے نہ جاؤں گا جب تک تمہارے بیٹے نہ
لوٹیں تمہاری بات کا جواب لے کر جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہلا بھیجی ہے۔ پھر آنحضرتؐ نے یہ فرمایا کہ یہ
میل ہے لوگوں کی اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو جائز نہیں اور فرمایا بلا میرے پاس محمد بن جزم
کو اور وہ ایک آدمی تھے قبیلہ بنی اسد کے کہ آپ نے ان کو
تحصیل دار کیا تھا خصوصاً پر۔

أَنَا أَبُو حَسَنِ الْقَرْمُ وَاللَّهُ لَا أُرِيمُ تَكَانِي حَتَّى يَرْجِعَ
إِلَيْكَ ابْنَا كَمَا يَخُورُ مَا تَشْكَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ لَنَا ((إِنْ هَذِهِ
الصَّدَقَاتُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاغُ النَّاسِ وَإِنِّهَا لَا تَحِلُّ
لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَبِي مُحَمَّدٍ)) وَقَالَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ادْعُوا إِلَيَّ مَعْصِيَةَ بَنِي جَزْءٍ))
وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ
عَلَى الْأَعْمَاسِ

باب: حضور اکرم ﷺ اور آپ کی اولاد پر ہدیہ حلال ہے
۲۴۸۳۔ جو یہ حضرت کی بی بی مسلمانوں کی ماں نے خریدی کہ
رسول اللہ گھر میں آئے اور فرمایا کچھ کھانا ہے تو انھوں نے عرض
کی کہ نہیں قسم ہے اللہ کی اسے رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے پاس
کچھ کھانا نہیں ہے مگر چند پٹیاں بکری کی جو میری آواز لوٹتی کو
صدقہ میں ملی ہیں۔ آپ نے فرمایا لا واس لیے کہ صدقہ تو اپنی جگہ
تک پہنچ گیا۔

بَابُ إِباحَةِ الْهَدِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلِبَنِي هَاشِمٍ
۲۴۸۳۔ عَنْ حُزَيْفَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْ
طَعَامٍ)) فَالْتَمَسَتْ لَهَا وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا
طَعَامٌ إِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاؤٍ أُعْطِينَهُ مَوْلَانِي مِنْ
الصَّدَقَةِ فَقَالَ ((قَرِيبِهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا))

۲۴۸۴۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۴۸۴۔ عَنْ ابْنِ عَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۴۸۵۔ انسؓ نے کہا یہ دیا بریرؓ نے نبی کو کچھ گوشت کہ اس کو
کسی نے صدقہ دیا تھا تو آپ نے لیا اور فرمایا ان کو صدقہ ہے اور ہم
کو ہدیہ ہے۔

۲۴۸۵۔ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَعَدْتُ بُرِيرَةَ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ لَحْمًا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَيْهَا فَقَالَ
((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ))

۲۴۸۶۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ گائے کا گوشت

۲۴۸۶۔ عَنْ عَائِشَةَ وَضَعِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَبْنَى

(۲۴۸۳) ☆ یعنی جب صدقہ جس کو دیا تھا اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو دے دیا تو اب حرمت اس کی جو سادات پر تھی باقی نہ رہی
اس لیے کہ اب وہ ہدیہ ہو گیا اور صدقہ نہ رہا اور اس میں دلیل ہے شافعی اور ان کے موافقین کو کہ گوشت قربانی کا جب کسی نے لے لیا تو اب اس
کا پتلا اس کو درست ہو گیا اور اگر کسی ایسے شخص کو ہدیہ دیا جس کو صدقہ لینا درست نہ تھا تو اب بھی اس کو حلال ہو گیا اور بعض مالکیہ نے کہا ہے کہ حج
اس گوشت کی روایتیں مکرر دلیل ان کی معلوم نہیں اور ظاہر اس روایت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ (نودینی)
(۲۴۸۶) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ نے گائے کا گوشت کھایا ہے اور یہ روایت مسلم ہی میں ہے۔

لائے نبیؐ کے پاس اور کسی نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہؓ کو ملا تھا تو آپؐ نے فرمایا ان پر صدقہ ہے اور ہم کو ہدیہ۔
 ۲۳۸۷- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ بریرہؓ کے مقدمہ سے تین حکم شرعی ثابت ہوئے لوگ اس کو صدقہ دیتے اور وہ ہم کو ہدیہ دیتی تو ذکر کیا ہم نے رسول اللہؐ سے اس کا تو آپؐ نے فرمایا وہ اس پر صدقہ ہے اور تم کو ہدیہ ہے سو تم کھاؤ۔
 ۲۳۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

النَّبِيُّ ﷺ يُلْحِمُ بَقَرٍ فَقِيلَ هَذَا مَا تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ)) .
 ۲۴۸۷- عَنْ عَائِشَةَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثَ فَضِيَّاتٍ كَانِ النَّاسُ يُنْصَدِّقُونَ عَلَيْهَا وَتُهَيِّدِي لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَكُمْ هَدِيَّةٌ فَكُلُوا)) .
 ۲۴۸۸- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ .

۲۳۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت مروی ہے مگر اس میں یہ فرمایا کہ وہ ہمارے لیے اس کی طرف سے ہدیہ ہے۔
 ۲۳۹۰- ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا بیجا میرے پاس رسول اللہؐ نے ایک بکری کو صدقہ کی تو میں نے اس سے اس سے تھوڑا گوشت حضرت عائشہؓ کو بھیج دیا پھر آپؐ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے۔ انھوں نے عرض کی کہ نہیں مگر نسیم نے (یعنی ام عطیہؓ نے) ہمارے پاس کچھ گوشت بھیجا ہے اس بکری میں سے جو آپؐ نے ان کے پاس بھیجتی تھی آپؐ نے فرمایا وہ اپنی جگہ پہنچی گئی۔

۲۴۸۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَهُوَ لَنَا مِنْهَا هَدِيَّةٌ)) .
 ۲۴۹۰- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاءً مِنَ الصَّدَقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَى عَائِشَةَ مِنْهَا بَشِيَاءً فَلَمَّا حَادَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) قَالَتْ لَا إِلَّا أَنِّي نَسِيتُ بَعَثْتُ إِلَيْهَا مِنَ الشَّاءِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِهَا إِلَيْهَا قَالَ ((إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَجْلَهَا)) .

باب: رسول اللہؐ کا ہدیہ قبول کرنا اور صدقہ کو رد کرنا
 ۲۳۹۱- حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کھانا آتا پوچھ لیتے اگر ہدیہ ہوتا تو کھاتے اور صدقہ ہوتا تو نہ کھاتے۔

بَابُ قَبُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْهَدِيَّةِ وَرَدِّهِ الصَّدَقَةَ
 ۲۴۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ فَإِنْ قِيلَ لَهُ هَدِيَّةٌ أَكَلَ مِنْهَا وَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا .

(۲۳۸۷) ☆ یہاں ایک حکم بیان کیا دوسرا یہ ہے کہ ولادہ ای کو بے جو آزاد کرے اور لونڈی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاندان کے پاس رہنے کا اختیار ہے۔

(۲۳۹۰) ☆ یعنی صدقہ ام عطیہؓ کے واسطے تھا گو بھیجے گی اب تمہارے لیے ہدیہ ہے۔ ہر اب کھاؤ اور ہمیں کھاؤ۔
 (۲۳۹۱) ☆ یہ پوچھنا آپؐ کا دل اس کی راہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپؐ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل مسائل و مشابہت کا رد یا ثبوت کرنا روا ہوا۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِمَنْ آتَى بِصَدَقَتِهِ

۲۴۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ)) فَأَتَاهُ أَبِي أَبُو أَوْفَى بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى .
۲۴۹۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَلِّ عَلَيْهِمْ.

بَابُ إِزْجَاءِ السَّاعِي مَا لَمْ يَطْلُبْ حَرَامًا

۲۴۹۴- عَنْ حَبْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدَّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)) .

باب: صدقہ لانے والے کو دعا دینے کا بیان

۲۴۹۲- عبد اللہ بن ابی اوفی نے کہا رسول اللہ کی عادت مبارک تھی کہ جب کوئی قوم صدقہ لاتی تھی تو آپ ان کے لیے فرماتے تھے یا اللہ! رحمت کر ان کے اوپر پھر آئے میرے باپ ابو اوفی صدقہ لے کر تو آپ نے فرمایا یا اللہ! رحمت کر ابو اوفی کی آل پر۔
۲۴۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے ان پر رحمت کی دعا کی۔

باب: تحصیل زر زکوٰۃ کو راضی رکھنے کا بیان جب تک وہ مال حرام طلب نہ کرے

۲۴۹۴- حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زکوٰۃ لینے والا تمہارے پاس آئے تو چاہیے کہ راضی جائے۔

(۲۴۹۳) یہ دعا فرمایا آپ کا موجب اس آیت شریفہ کے تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا وصل علیہم ان صلاتک مسکن لہم۔ اور مذہب مشہور علماء کا یہی ہے کہ یہ دعا زکوٰۃ دینے والے کو یا مستحب ہے اور ظاہر یہ کہ قول ہے کہ واجب ہے اور بعض اصحاب شافعی بھی اسی طرح سمجھتے اور جمہور سنی کہہ رہے ہیں کہ یہ امر آیت مبارک کا بہار ہے واسطے مستحب ہے اس لیے کہ رسول اللہ نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا۔ زکوٰۃ لینے کو انکو دعا کا حکم نہیں دیا اور جواب اس کا یہ ہے کہ دعا کا حکم ان کو قرآن شریف سے خود معلوم تھا اور جنہو سے اس کے جواب میں کہا ہے کہ دعا کی ان کی تحسین کا باعث تھی بخلاف ادوں کے اور تمام شافعی نے دعا میں کہا ہے کہ مستحب ہے کہ یوں کہے احرک اللہ فیما اعطیت وجعلت طہوراً وبارک لک فیما اقبلت۔ مگر جب تک یہ الفاظ کسی روایت کے ثابت نہ ہوں مجرد قول کسی کا مستحب نہیں ہو سکتا اور تحصیل زر کا یہ کہنا کہ اللہم صلی علی فلاں اس کو جمہور شافعی نے مکرر کہا ہے اور یہی مذہب ہے ابن عباسؓ اور امام مالکؒ اور ابن عیینہؒ کا اور ایک جماعت سلف کا اور ایک جماعت نے اس کو جائز کہا ہے اس حدیث کی رو سے اور جنہوں نے مکرر کہا ہے کہ صلوات کا لفظ غیر انبیاء کے لیے جائز نہیں مگر انبیاء کی ذیل میں اس لیے کہ صلوات ان سلف میں مخصوص یا تنہا بھی جیسے عزوجل کا لفظ ہے اللہ پاک کے واسطے اور جیسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ عزوجل جلال اگرچہ آپ بھی عزوجل علیل ہیں اسی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابو بکرؓ اور اگرچہ آپ بھی عزوجل ہیں اس کے بھی صحیح ہیں اور ہمارے اصحاب کا اختلاف ہے اس میں کہ یہ ٹی خنزیر کا ہے یا خرما یا بجر و ادب ہے اور قول اصح اور مشہور یہ ہے کہ یہ مکرر وہ ہے کہ برکت خنزیر کی اس لیے کہ یہ شعار ہے اہل بدعت کا اور ان کے شعار سے ہم منع کیے گئے ہیں اور اتفاق ہے اس پر کہ غیر انبیاء کے لیے لفظ صلوات بشارت انبیاء جائز ہے جیسے آیات اللہم صلی علی محمد وعلی آل محمد وازدہ وذرہ واتباعہ اور شیخ ابو عمر جوینی جو اصحاب شافعی سے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ سلام بھی یعنی صلوات ہے اور اس کو انکار استعمال نہ کرے سوائے انبیاء کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے صلوات و سلام کو قرین کیا۔ غرض یوں نہ کہنا چاہیے کہ فلاں علیہ السلام نے (شلا نہیں کہہ) عبد اگر کہنے فرمایا مگر مخاطبہ کے طور سے نبی و میت سے کہنا درست ہے۔ جیسے کہیں السلام علیکم یا سلام علیک۔ واللہ اعلم (والفوتی)۔

(۲۴۹۴) ☆ قصود بعدیث ہے کہ حاکموں کی اطاعت کر دان کو راضی رکھو بات بیعت شکست و برخاست میں ان کو رنج نہ دو کہ اس میں صلوات ذات الین ہے اور اجرائی مسکین ہے اور یہ سب امور جب ہی تک ہیں کہ تم سے جو اور جو علم کی راہ سے طلب نہ کرے کوئی چیز۔

کتاب الصَّیَام

روزے کے مسائل

باب: ماہ رمضان کی فضیلت

۲۴۹۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو کھل جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند ہو جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور زنجیروں میں کس دیے جاتے ہیں شیاطین۔

۲۴۹۶- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب رمضان ہوتا ہے دروازے رحمت کے کھل جاتے ہیں اور دروازے دوزخ کے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں میں باندھے جاتے ہیں۔

۲۴۹۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُخْتَلَى أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَلِّتُ الشَّيَاطِينُ)) .

۲۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَتُخْتَلَى أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلِّبُ الشَّيَاطِينُ)) .

۲۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بَعِثْنَاهُ)) .

۱۔ سوم اور صیام لغت میں مطلق اسماک کے معنی میں ہے اور شرع میں اسماک مخصوص ہے زبان مخصوص میں شخص مخصوص کا اس کی شرائط کے ساتھ۔

(۲۴۹۵) یہ حدیث دلیل ہے ایک مذہب صحیح کی اور اسی طرف گئے ہیں محققین اور بخاری اور وہ یہ ہے کہ لفظ رمضان کہنا واسطے بغیر لفظ شہر کے اور اس میں کراہت نہیں ہے اور اس میں تین مذہب ہیں اول یہ کہ کسی حال میں صرف رمضان کہنا واجب نہیں اور یہ قول ہے اصحاب مالک کا اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ رمضان نام ہے اللہ تعالیٰ کا۔ جس اس کا اطلاق غیر پر بلا تقيید روا نہیں اور اکثر اصحاب شافعی اور ابن باطلانی کا قول یہ ہے کہ یہاں ایک قرینہ ہے کہ اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں اللہ پاک مراد نہیں اور معینہ مراد ہے۔ پس اس میں کراہت نہیں اور اگر قرینہ نہ ہو تو مکروہ ہے۔ غرض جیسے لوگ کہتے ہیں ہم نے رمضان کا رد و رد کہار رمضان میں قیام شب کیا یہ مکروہ نہیں مگر یہ کہنا کہ رمضان آیا رمضان کیا یہ مکروہ ہے اور یہ دوسرا قول ہے اور تیسرا وہی جس طرف بخاری وغیرہ گئے ہیں کہ قول قرینہ ہو یا نہ ہو رمضان کا اطلاق بلا کراہت روا ہے اور صحیح اور صواب ہے اور اول کے دعویٰ مذہب قاسد ہیں اور کھانا بند ہو نا دروازوں کا اور قید ہو جانا شیاطین کا حقیقت ہے مجاز نہیں۔ لیکن مذہب حق ہے۔

باب: اس بیان میں کہ روزہ اور افطار چاند دیکھ کر کریں اور اگر بدلی ہو تو تمیں تارخ پوری کریں

بَابُ وَجوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهَيْلَالِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَةِ الْهَيْلَالِ وَأَنَّهُ إِذَا غَمَّ فِي أَوَّلِهِ أَوْ آخِرِهِ أَكْمَلْتَ عِدَّةَ الشَّهْرِ ثَلَاثِينَ يَوْمًا

۲۴۹۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا رمضان کا اور فرمایا کہ نہ روزہ رکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ چاند کو دیکھو پھر اگر بدلی ہو جائے تم پر تو تیس دن پورے کرو (یعنی خواہ شعبان کے خواہ رمضان کے)۔

۲۴۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ أَغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا لَهُ))

۲۴۹۹- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ذکر کیا رمضان کا اور اشارہ کیا اپنے دونوں ہاتھوں سے (یعنی دس انگلیوں سے) اور فرمایا کہ مہینہ ایسا ہے ایسا ہے ایسا ہے اور بند کر لیا اپنے انگوٹھے کو تیسری بار (یعنی انتیس دن کا ہوتا ہے) اور فرمایا روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر۔ پھر اگر تم پر بدلی ہو تو گن لو پورے تمیں دن۔

۲۴۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثُمَّ عَقَدَ إِبْهَامَهُ فِي الْقَائِلَةِ فَصُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ أَغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا لَهُ ثَلَاثِينَ))

۲۵۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۰۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ ((فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْبِرُوا ثَلَاثِينَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي أَسَافَةَ))

۲۵۰۱- حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ایسا ایسا کیا اور فرمایا کہ اندازہ کرو اس کا اور تمیں کا لفظ نہیں فرمایا۔

۲۵۰۱- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَمَضَانَ فَقَالَ ((الشَّهْرُ بَسْعَ وَعِشْرُونَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَالَ فَاقْبِرُوا لَهُ)) وَلَمْ يَقُلْ ((ثَلَاثِينَ))

۲۵۰۲- حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ تم چاند کو دیکھ

۲۵۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا الشَّهْرُ بَسْعَ

(۲۴۹۹) ☆ یعنی انتیس کو شعبان کی شلا پر ہو تو تیس شعبان کی پوری کر لو بعد اس کے روزہ رکھ لو اور اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بدلی ہو تو پورے سبب بدلی کے رویت نہ ہو تو تیس روزے پورے کر لو اور بعد اس کے عید الفطر کر لو۔ مہمور نے اس حدیث کے بھی معنی کئے ہیں اور احادیث اور روایات بھی اسی کی موید ہیں۔

کر روزہ رکھو اور افطار کرو۔ پس اگر بادل ہوں تو تمہیں کی گنتی پوری کرلو۔

۲۵۰۳۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر کر۔

وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ ((

۲۵۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهْرُ بَسَعَ وَعِشْرُونَ ((لَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَقْبِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ ((

۲۵۰۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ مہینہ اسی دن کا ہوتا ہے۔

۲۵۰۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَقْبِرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ ((

۲۵۰۵۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر لیکن اس میں تسع و عشرون کے ساتھ لیلہ کا لفظ بھی ہے۔

۲۵۰۵۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((الشَّهْرُ بَسَعَ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ إِلَّا أَنْ يَغْمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْبِرُوا لَهُ ((

۲۵۰۶۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوا سنا ہے کہ مہینہ ایسا ایسا ہوتا ہے اور انگوٹھے کو کم کر دیا تیسری بار میں (یعنی اسی دن کا بھی ہوتا ہے)۔

۲۵۰۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا)) وَتَقْبَضُ إِلَيْنَاهُ فِي الثَّلَاثَةِ

۲۵۰۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ اسی دن کا بھی ہوتا ہے۔

۲۵۰۷۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الشَّهْرُ بَسَعَ وَعِشْرُونَ))

۲۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ ایسا ہے ایسا ہے یعنی دس اور دس اور نو دن کا۔

۲۵۰۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَعِشْرًا وَتَسْعًا))

۲۵۰۹۔ عبداللہ بن عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۲۵۰۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ

(۲۵۰۷) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسی دن کا مہینہ ہوتا ہے اس کا جرح بھی نہیں گھنٹا س لیے کہ وہ بھی مہینہ کامل ہے نہ کہ ناقص۔

مہینہ ایسا ایسا ہے اور اپنے دونوں ہاتھ مارے دوبار اور سب انگلیاں کھلی رکھیں اور تیسری بار اٹھوٹھا دہنایا یا اس کم کر دیا (یعنی بند کر دیا اور اشارہ ہوا انتیس کا)۔

۲۵۱۰- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا ہوتا ہے اور شعبہ نے دونوں ہاتھ اپنے لما کر اشارہ کیا اور تیسری بار میں اٹھوٹھے کو موڑ لیا۔ عقبہ نے کہا اور میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ مہینہ تیس کا ہوتا ہے اور دونوں ہتھیلیوں کو تین بار ملایا۔

۲۵۱۱- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم لوگ اہی ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں۔ مہینہ تو ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے اور تیسری بار میں اٹھوٹھا بند کر لیا اور مہینہ ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے یعنی تیس دن پورے ہوتے ہیں۔

۲۵۱۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس حدیث میں دوسری دفعہ تیس کی گنتی پوری نہیں۔

۲۵۱۳- حضرت سعد بن عقیلہ رضی اللہ عنہ نے کہا سنا امین عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہہنا تھا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہو گیا۔ تو عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے کیا جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا۔ سنائیں لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مہینہ ایسا ہوتا ہے اور اشارہ کیا اپنی انگلیوں سے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهْرُ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا)) وَصَفَّقَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ أَصَابِعِهِمَا وَنَقَّصَ فِي الصَّفَقَةِ الثَّالِثَةِ إِلَيْهَامَ الْيُمْنَى أَوْ الْيُسْرَى ۲۵۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهْرُ سِتْعٌ وَعِشْرُونَ)) وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ بَرَكَاتٍ وَكَسَّرَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عَقْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ ((الشَّهْرُ ثَلَاثُونَ)) وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَّاتٍ. ۲۵۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بِإِثْمَةِ أُمِّهِ لَا تَكْتُبُ وَلَا تَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) وَتَعَدُّ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ ((وَالشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) بِعَيْنِي ثَمَامٌ ثَلَاثِينَ.

۲۵۱۲- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبَسٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّهْرَ الثَّانِي ثَلَاثِينَ.

۲۵۱۳- عَنْ سَعْدِ بْنِ عَقِيلَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَقُولُ اللَّيْلَةُ ثَلَاثَةُ النُّصُفِ فَقَالَ لَهُ مَا يَذْرُبُكَ أَنَّ اللَّيْلَةَ النُّصُفُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ

(۲۵۱۱) ☆ قرآن اس ہی امی کے کہ اپنی امت مروجہ کو ایسی تعلیم دی کہ تمام جہان کے حساب والے گرد ہیں اور ایک ذرا سی بات کو کسی طرح سے ان کے ذہن نشین کر دیا اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ کہ میں نے کسی آپ کی تعلیمات اور ارشادات کی حفاظت کی کہ ایک ایک بات کو اسانہ حصہ سے اور اسباب مختلفہ سے جس طرح سے وارد ہوئے خوب یاد رکھا اور ایسی حفاظت کی کہ کسی امت کو نصیب نہ ہوئی۔ الحمد للہ ذلک۔

(۲۵۱۳) ☆ یعنی تم نے کو کچھ جانا کہ آج کی رات آدھا مہینہ ہوا؟ اس لیے کہ مہینہ بھی انتیس ہی کا ہوتا ہے۔ پھر جب تک وہ تمام نہ ہو اور معلوم نہ ہو کہ انتیس کا ہوا یا تیس کا تب تک کیونکر معلوم ہو کہ نصف ماہ کون سی رات کو ہو۔

دوبار اور ایسا ہی تیسری بار کیا اور سب انگلیوں سے اشارہ کیا اور بند کر لیا یا جھکا لیا پئے انگوٹھے کو۔

۲۵۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تب ہی افطار بھی کرو۔ پھر اگر بدلی ہو جائے تو تمیں روزے پورے رکھ لو (پھر اس کے بعد عید کرو)۔

۲۵۱۵- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا ہے کہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور اگر بدلی ہو جائے تو کتنی پوری کرو (یعنی تیس کی)۔

۲۵۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۵۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: رمضان کے استقبال کے طور پر ایک یا دو روزے رکھنے کی ممانعت

۲۵۱۸- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا رمضان سے پہلے ایک دو روزے مت رکھو مگر وہ شخص جو ہمیشہ ایک دن میں روزہ رکھا کرتا تھا اور وہی دن آگیا تو خیر وہ رکھے اپنے مقررہ دن میں۔ (مثلاً جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور اتنیس اور تیس تاریخ میں شعبان کے وہی دن آگئے تو وہ رکھ لے)۔

۲۵۱۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَفْطَرُ مَرَّتَيْنِ وَهَكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ كُلِّهَا وَخَسَّ إِنْهَامَهُ))

۲۵۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا))

۲۵۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ فَاصْبِرُوا لَعَذَابِ اللَّهِ))

۲۵۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَافْطَرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ غَمِيَ عَلَيْكُمْ الشَّهْرَ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ))

۲۵۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطَرُوا فَإِنْ أَعْيَمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ))

بَاب لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

۲۵۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقْدُمُوا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمه))

۲۵۱۹- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۲۵۲۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَزْوَاجِهِ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَعْمُرَنِي عَزْوَةً عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ بَسْعَ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً أُعْذِرُنَّ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِئْسَ بِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ أُنْسِتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ بَسْعَ وَعِشْرِينَ أُعْذِرُنَّ فَقَالَ : ((إِنْ الشَّهْرَ بَسْعَ وَعِشْرُونَ)) .

۲۵۲۱- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَزَلَ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا فِي بَسْعَ وَعِشْرِينَ فَقُلْنَا إِنَّمَا الْيَوْمُ بَسْعَ وَعِشْرُونَ فَقَالَ ((إِنَّمَا الشَّهْرُ)) وَصَفَّقَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَسِبْنَا صَاحِبًا وَاحِدَةً فِي الْمَخِيرَةِ .

۲۵۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَاءَهُ شَهْرًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا صَبَاحَ بَسْعَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَصْبَحْنَا بِبَسْعَ وَعِشْرِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ الشَّهْرُ يَكُونُ بَسْعًا وَعِشْرِينَ)) ثُمَّ طَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَيْهِ ثَلَاثًا مَرَّاتٍ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا وَالثَّلَاثَةُ بَسْعَ مِنْهَا .

۲۵۲۳- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى بَسْعَ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ أَنْ رَاحَ فَبَقِيَ لَهُ حَلْفٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا

۲۵۲۰- زہری نے کہا کہ نبی ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیویوں کے پاس نہ آئیں گے ایک ماہ تک۔ زہری نے کہا پھر خبر دی مجھ کو عروہ نے حضرت عائشہ کی زبان کی کہ انھوں نے فرمایا کہ جب اتیس روز گزرے اور میں کتنی تھی تو رسول اللہ تشریف لائے اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہلے میرے پاس تشریف لائے (اور یہ فخر یہ حضرت عائشہ نے ارشاد فرمایا اور اس میں کمال محبت رسول اللہ ﷺ کی ان کے ساتھ ثابت ہوئی) پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ ہمارے پاس نہ آئیں گے مہینہ بھر تک اور آپ اہلیوں ہی دن تشریف لائے اور میں دن کتنی تھی تو آپ نے فرمایا مہینہ اتیس کا بھی تو ہوتا ہے۔

۲۵۲۱- جابر نے کہا کہ رسول اللہ نے کنارہ کیا اپنی بیویوں سے ایک مہینہ کو پھر نکلے ہماری طرف اہلیوں دن۔ سو ہم نے عرض کی کہ آج تو اہلیوں دن ہے تو آپ نے فرمایا مہینہ اتنا بھی ہوتا ہے اور دونوں ہاتھ ملائے میں بار اور بند کر لی ایک انگلی پھیلی بار میں (یعنی اتیس کا اشارہ فرمایا)۔

۲۵۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کنارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے ایک ماہ کا اور نکلے آپ اہلیوں کی صبح کو۔ سو بعض لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج تو ہماری اہلیوں دن کی صبح ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ مہینہ اتیس کا بھی ہوتا ہے۔ پھر ملائے آپ نے دو ہاتھ تین بار دو بار تو سب انگلیوں کے ساتھ اور تیسری بار نو انگلیوں سے۔

۲۵۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

قَالَ ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ سِتَّةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا))۔

۲۵۲۴- عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادُ بِقَلَّةٍ

۲۵۲۵- عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَقَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا)) ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّانِيَةِ اصْبِعًا۔

۲۵۲۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا)) عَشْرًا وَعَشْرًا وَتِسْعًا مَرَّةً۔

۲۵۲۷- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ فِي هَذَا

الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا۔

۲۵۲۸- عَنْ كُرَيْبٍ كَوَامٍ الْفَضْلُ بِنْتُ الْحَارِثِ

بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَيْتُ عَلَيَّ رَمْضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَانَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ

باب: شہر میں وہیں کی رویت معتبر ہے اور دوسرے شہر کی رویت وہاں کام نہیں آتی

يَبْأَنَّ أَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رَوَيْتُهُمْ وَأَنَّهُمْ إِذَا رَأَوْا الْهَيْلَانَ بَلَدٍ لَا يَنْبَغُ حُكْمُهُ لِمَا بَعْدَ عَنَّهُمْ

۲۵۲۸- عَنْ كُرَيْبٍ كَوَامٍ الْفَضْلُ بِنْتُ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَيْتُ عَلَيَّ رَمْضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَانَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ

۲۵۲۸- عَنْ كُرَيْبٍ كَوَامٍ الْفَضْلُ بِنْتُ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهْلَيْتُ عَلَيَّ رَمْضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهَيْلَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهَيْلَانَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ

(۲۵۲۸) ج۲: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہ روزہ رکھیں یا افطار کریں اور دوسروں کو ان کی رویت پر اہتمام ضروری نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اصحاب شافعیہ کے نزدیک بلکہ نوویؒ نے لکھا ہے کہ جہاں تک قصر نہیں ہوتی نماز میں وہیں تک رویت کا بھی اعتبار ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مطلع مشفق ہو تو دوسروں کو بھی اتہار ضروری ہے اور بعضوں نے کہا ایک، قہم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین کو کافی ہے اور انھوں نے اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ ابن عباسؓ نے اس ایک شخص کی گواہی قبول نہیں کی مگر ظاہر حدیث اس پر دل ہے کہ انھوں نے رویت ہمید کا اعتبار نہیں کیا۔ (نوویؒ)

اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا حضرت معاویہؓ اور لوگوں نے۔ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہم نے تو ہفت کی شب کو دیکھا اور ہم پورے تیس روزے رکھیں گے یا چاند دیکھ لیں گے۔ تو میں نے کہا آپ کافی نہیں جانتے دیکھا معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور ان کا روزہ رکھنا۔ آپ نے فرمایا میں ایسا ہی حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور یحییٰ بن یحییٰ کو شک ہے کہ نکستی کہا۔ یا نکستی۔

باب: چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بدلی ہو تو یس کی گنتی پوری کرو

الْهَلَالُ فَقُلْتُ رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَأَى النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكُمَا رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا تَزَالُ تَصُومُ حَتَّى تُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ تَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيِي مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِي فَقَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَشَكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْصِي أَوْ نَكْصِي.

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا اعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهَلَالِ وَ صِغَرِهِ وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَمَدُهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ غَمَّ فَلْيُكْمِلْ ثَلَاثِينَ

۲۵۲۹- ابو الخضرؓ نے کہا کہ ہم عمرہ کو نکلے اور جب یطین نکلے کو پیچھے (کہ ایک مقام کا نام ہے) تو سب نے چاند دیکھا شروع کیا اور بعضوں نے دیکھ کر کہا کہ یہ تین رات کا چاند ہے (یعنی بڑا ہوئے۔ کے سب سے) اور بعضوں نے کہا دو رات کا ہے۔ پھر طے ہم ابن عباسؓ سے اور ان سے ذکر کیا کہ ہم نے چاند دیکھا اور کسی نے کہا تین رات کا ہے اور کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ تب انھوں نے پوچھا کہ تم نے کون سی رات میں دیکھا؟ تو ہم نے کہا فلاں فلاں رات میں۔ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑھا دیا دیکھنے کے لیے اور وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے دیکھا۔

باب: دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے

عَنْ أَبِي الْخَضِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا يَطِينَ نَحَلَةً قَالَ تَرَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْتَيْنِ قَالَ فَثَبَّتْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْتَيْنِ فَقَالَ أَنَّى لَيْلَةُ رَأَيْتُمُوهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلْبَيْتَةِ رَأَيْتُمُوهُ)).

بَابُ بَيَانِ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ شَهْرٌ أَعِيدَ لَا يَنْقُصَانِ

۲۵۳۰- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے لمبا کر دیا ہے اس کو اس کے دیکھنے کے سبب سے۔ پس اگر ہادل ہوں تو تم گنتی کو پورا کرو۔

۲۵۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ أَعْيَبِي عَنْكُمْ فَاتَّكِمُوا الْعِيْدَةَ)).

(۲۵۲۹) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا بڑا ہونے کا اعتبار نہیں جب رویت ہو اسی شب کا ہے خواہ اسیسویں ہو یا تیسویں۔

۲۵۳۱- حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ماہ عیدوں کے ناقص نہیں ہوتے ایک رمضان شریف دوسرا ذی الحجہ۔

۲۵۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اور خالد کی روایت میں ہے کہ عید کے دو ماہ رمضان اور ذی الحجہ ہیں۔

باب: روزہ طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے

۲۵۳۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).

۲۵۳۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ)) فِي حَدِيثِ خَالِدٍ ((شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ)).

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدُّخُولَ فِي الصَّوْمِ

يَحْصُلُ بِطُلُوعِ الْفَجْرِ

۲۵۳۳- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری حتیٰ یتمین لکم یعنی کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ظاہر ہو جائے سفید دھاگے کالے دھاگے سے صبح کے تو عدی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! میں اپنے تکبیر کے نیچے دو رسیاں رکھتا ہوں ایک سفید ایک کالی اسی سے میں پہچان لیتا ہوں رات کو دن سے۔ تب آپ نے فرمایا تمہارا تکبیر تو بہت چوڑا ہے کہ (مزاج کی راہ سے فرمایا کہ اتنا چوڑا ہے کہ صبح اسی کے نیچے سے ہوتی ہے) اس آیت میں تو سیاہی رات کی اور سفیدی دن کی مراد ہے۔

۲۵۳۳- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ حَتَّى يَتَمَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ قَالَ لَهُ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتِي وَسَاتِرِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَيْضًا وَعِقَالًا أَسْوَدًا أَغْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ وَسَادَتَكَ لَعَرِيضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَيَبَاحُ النَّهَارِ)).

۲۵۳۴- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری کَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَمَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ

۲۵۳۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَمَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ

(۲۵۳۱) ☆ صحیح اور معتبر متنی تو اس کے یہی ہیں کہ ان دونوں ماہِ ثواب کسی طرح نہیں گھٹا خواہ اتنیس کے ہوں خواہ تیس کے غرض یہ ہے کہ ایک تاریخ کے کم ہونے سے ثواب کم نہیں ہو تا اور بعضوں نے کہا کہ ایک سال میں دو توں ماہ اتنیس کے نہیں ہوتے اگر ایک اتنیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ دو توں ثواب میں برابر ہیں ایک دوسرے سے کم نہیں یعنی اگر رمضان میں روزے ہیں تو ذی الحجہ میں مسابک حج ہیں اور یہ سب قول شریف ہیں صحیح وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۲۵۳۳) ☆ غرض یہ ہے کہ دھاگے سے مراد رات اور دن ہے اور شاید عدی کی زبان میں یہ مجاز مستعمل نہ ہو گا اس لیے کہ ان کو دھوا کر ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ خطہ اہل سے مراد صبح صادق ہے اور اس آیت سے لور روایت سے معلوم ہوا کہ صبح صادق سے اول سب رات ہے اور اس سے دن کا آغاز ہے۔ غرض صبح صادق اور رات میں کوئی فاصل نہیں اور یہی مذہب صحیح ہے اور یہی مذہب ہے جہاں علماء کا۔

اتاری اللہ تعالیٰ نے من الفجر۔ پھر وہ التپاس ظاہر ہو گیا۔

خُطِبَا آتِيضُ رَحِيظًا أَسْوَدُ يَأْكُلُ حَتَّى يَسْتَيْبِتَهُمَا حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ مَيِّنَ ذَلِكَ.

۲۵۳۵- حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ اتری آیت کلو واشربوا تو آدمی جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتا تو دو دھاگے اپنے پیر میں باندھ لیتا ایک سفید دوسرا سیاہ اور کھانا پیتا رہا یہاں تک کہ اس کو دیکھنے میں کالے اور سفید کا فرق معلوم ہونے لگا تب اللہ پاک نے اس کے بعد من الفجر کا لفظ اتارا۔ تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ دھاگوں سے مراد رات اور دن ہے۔

۲۵۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَسْتَيْبِتَ لَكُمْ الْخُطْبُ الْآتِيضُ مِنَ الْخُطْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصُّومَ رَطَبَ أَحَدَهُمَا فِي رَحْلِهِ الْخُطْبُ الْأَسْوَدَ وَالْخُطْبُ الْآتِيضُ فَلَمَّا نَزَلَ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتَّى يَسْتَيْبِتَ لَهُ رَئِيسُهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوا أَنَّمَا يُغْنِي بِذَلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

۲۵۳۶- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں (تاکہ تہجد پڑھنے والے کھانے کو جائیں اور سحر سے فارغ ہو جائیں) سو تم کھاتے پیتے رہا کرو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم کی اذان سنو (اور وہ ٹاپینا تھے جب لوگ کہتے کہ صبح ہوئی صبح ہوئی جب اذان دیتے)۔

۲۵۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ بَلَغَ يُودُنُ بِلَالٌ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

۲۵۳۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۵۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ بَلَغَ يُودُنُ بِلَالٌ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)).

۲۵۳۸- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے بلال اور ابن مکتوم ٹاپینا۔ تو آپ نے فرمایا بلال رات کو اذان دیتا ہے سو تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ اذان دیں ابن ام مکتوم اور کبار اوی نے کہ

۲۵۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بَلَغَ يُودُنُ بِلَالٌ فَكَلُوا وَاشْرَبُوا

(۲۵۳۵) ان روایتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صبح صادق دھاگے کی طرح عرض شرق میں مستطیل ہوتی ہے اور جو عمود کی طرح بلند ہو وہ صبح کا ذب ہے اور دو رات میں داخل ہے۔

(۲۵۳۸) مراد یہ ہے کہ بلال اذان دیتے تھے تہل حجر کے اور انصار کرتے تھے طوطا حجر کا اور وہیں ٹھہرے ہوئے کچھ پڑھتے رہتے پھر جب اترے عبد اللہ بن ام مکتوم کو خبر دیتے کہ تم اذان دو پھر ابن ام مکتوم طہارت وغیرہ کر کے چڑھتے اور اذان دیتے طوطا حجر کے تھل۔

یہ دونوں کی اذان میں کچھ دیر بیچ میں نہ ہوتی تھی اتنا ہی خیال تھا کہ یہ اترے وہ چڑھے۔

۲۵۳۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۴۱- عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کوئی بار نہ رہے تم میں سے اپنے سحر کھانے سے بلالؓ کی اذان سن کر۔ اس لیے کہ وہ اذان دیتے ہیں رات کو کہ پھر جائے جو نماز پر کھڑا ہے تم میں سے اور جاگ جائے سونے والا اور فرمایا کہ مسجد وہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور بلند کیا آپ نے اتھمہ کو (یعنی جو روشنی خیزہ کی طرح اوپر کو بلند ہوتی ہے وہ صحیح صادق نہیں ہے) جب تک کہ ایسی نہ ہو اور کھول دیا آپ نے انہیوں کو (یعنی جب تک کناروں میں فلک پر منتشر نہ ہو وہ صحیح صادق نہیں)۔

۲۵۴۲- سلیمان بنی سے اس اسناد سے مروی ہے وہی روایت جو اوپر گزری مگر اس میں ایسا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجروحہ نہیں ہے جو ایسی ہو اور آپ نے سب اقلیوں کو جمع کیا اور ان کو زمین کی طرف جھکا (یعنی جو روشنی اوپر سے نیچے کو آئے وہ صحیح صادق نہیں ہے) بلکہ صحیح صادق وہ ہے جو ایسی ہے اور آپ نے کلمہ کی نقلی کلمہ کی نقل پر رکھی اور دونوں ہاتھوں کو پھیلا (یعنی اشارہ کیا کہ آسمان کے کناروں میں پھیلے)۔

۲۵۴۳- سلیمان بنی سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہوئی اور تمام ہوئی روایت معتمر کی یہیں تک کہ آپ نے فرمایا اذان بلالؓ کی اس لیے ہے کہ جگہ سے تمہارے سوتوں کو اور لوگ تمہارا تجھ پڑھنے والا اور اسحاق نے کہا کہ جریرؓ نے کہا اپنی حدیث میں اور مسجد وہ نہیں جو ایسی ہے (یعنی اونچی) لیکن وہ وہ ہے جو ایسی ہو (یعنی

حَتَّى يُؤْذَنَ لَهُمْ أَمْ مَكْتُومٌ)) قَالَ رَأَيْتُكَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ يُنْزَلَ هَذَا وَيَرْفَعِي هَذَا.

۲۵۴۹- عَنْ غَالِبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۲۵۵۰- عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بِالْإِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوُ حَدِيثِ ابْنِ نَعْمَانَ.

۲۵۵۱- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَمْتَنِعُ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ بَدَأَ بِلَالٍ مِنْ مَسْجُودِهِ فَإِنَّهُ يُؤْذَنُ أَوْ قَالَ يُنَادِي بِبَلِيلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَيُوقِظَ نَائِمَكُمْ)) وَقَالَ لَيْسَ ((أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) رَضَوْبَ يَدِهِ وَرَفَعَهَا ((حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَتَرْجَعُ يَدَايَ إِيَّاهُ)).

۲۵۵۲- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ الْقَجَرَ لَيْسَ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا)) وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ نَكَسَهَا إِلَى الْأَرْضِ ((وَلَكِنَّ الَّذِي يَقُولُ هَكَذَا)) وَوَضَعَ الْمُسْبَحَةَ عَلَى الْمُسْبَحَةِ وَمَدَّ يَدَيْهِ.

۲۵۵۳- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَانْتَهَى حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِهِ ((يَنْبَغِي نَائِمَكُمْ وَتَرْجَعُ قَائِمَكُمْ)).

وَقَالَ إِسْنَدُ قَالَ جَرِيرٌ فِي حَدِيثِهِ ((وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَلَكِنْ يَقُولُ هَكَذَا)) نَبِيٍّ

جھیلی ہوئی۔

۲۵۴۳۔ سرہ بیٹے جب کے کہتے تھے میں نے سنا ہے محمد سے کہ فرات تھے کوئی بلال کی اذان سے دھوکا کھا کر سحر کھانے سے باز نہ رہے اور نہ یہ سفیدی (جو خیرے کی طرح بلند ہے) صبح ہے بلکہ صبح وہ ہے جو جھیلی ہو۔

۲۵۴۵۔ سرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دھوکا نہ دے تم کو اذان بلال کی اور یہ سفید صبح کا ستون جب تک کہ وہ اس طرح چوڑی نہ ہو جائے۔

۲۵۴۶۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ حماد نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اس کی حالت کی طرف اشارہ کیا اور کہا یعنی جھیلی ہوئی۔

۲۵۴۷۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا لیکن اس میں ہے کہ جب فجر شروع ہو یا جب فجر پھوٹے۔

۲۵۴۸۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: سحری کی فضیلت

۲۵۴۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کھانا سحری میں برکت ہے۔

۲۵۵۰۔ حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْفَجْرُ هُوَ الْمَغْرُضُ وَلَيْسَ بِالْمُسْتَطِيلِ

۲۵۴۴۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَفْرُغُ أَحَدُكُمْ يَدَاءَ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضَ حَتَّى يَسْتَطِيلَ))

۲۵۴۵۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَفْرُغُ أَحَدٌ أَذَانَ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضَ لِعُمُودِ الصُّبْحِ حَتَّى يَسْتَطِيلَ هَكَذَا))

۲۵۴۶۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَفْرُغُ أَحَدٌ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانَ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضَ الْآفَاقِ الْمُسْتَطِيلِ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيلَ هَكَذَا))

وَحَكَاهُ حَمَادٌ يَذْبُو قَالَ بَغِي مَعْرُضًا

۲۵۴۷۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَفْرُغُ أَحَدٌ يَدَاءَ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضَ حَتَّى يَبْدُوَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ))

۲۵۴۸۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ هَذَا

بَابُ فَضْلِ السَّحُورِ وَتَأْكِيدِ اسْتِحْبَابِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِهِ وَتَعْجِيلِ الْفِطْرِ

۲۵۴۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً))

۲۵۵۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَصَلَّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكَلَةُ السَّخَرِ)) .
 ۲۵۵۱- عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .
 ۲۵۵۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ نَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَعْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا تَنَبَّهْنَا قَالَ خَمْسِينَ آيَةً .
 ۲۵۵۳- وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .
 ۲۵۵۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ)) .
 ۲۵۵۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .
 ۲۵۵۶- عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَيْهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَتْ كَذَلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ أَبُو كُرَيْبٍ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى .
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزہ میں سحری کے لئے کافرق ہے۔
 ۲۵۵۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
 ۲۵۵۲- زید نے کہا سحری ہم نے رسول اللہ کے ساتھ پھر کھڑے ہوئے نماز صبح کو۔ میں نے کہا دونوں کے بیچ میں کتنی دیر ہوئی؟ انھوں نے کہا پچاس آیات کے موافق۔
 ۲۵۵۳- مذکورہ بالا حدیث ان سندوں سے بھی مروی ہے۔
 ۲۵۵۴- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ خیر پر رہیں گے جب تک افطار جلد کریں گے۔
 ۲۵۵۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
 ۲۵۵۶- ابی عطیہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں اور مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے مسلمانوں کی ماں! دو شخص اصحاب سے رسول اللہ کے ایک تو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں اور دوسرے افطار اور نماز میں دیر کرتے ہیں۔ تو آپ نے یہ پوچھا وہ کون ہیں جو اول وقت افطار کرتے ہیں اور اول ہی وقت نماز پڑھتے ہیں؟ تو ہم نے کہا وہ عبد اللہ یعنی ابن مسعود ہیں اور آپ نے فرمایا رسول اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ زیادہ کیا ابو کریم نے اپنی روایت میں کہ کہا دوسرے ابو موسیٰ ہیں۔

(۲۵۵۶) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول ہی وقت نماز پڑھنا بھی مسنون ہے اور یہ حدیث ہے رسول اللہ کی اور بھی لازم ہے ہر حق سنت کو۔

۲۵۵۷- مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا صرف اتنا ہی فرق ہے کہ اس میں افطار اور مغرب کی تاخیر و تعمیل مذکور ہوئی ہے۔

۲۵۵۷- عَنْ أَبِي عَظِيْبَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوفٌ عَلَى غَابَتَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوفٌ دَخَلْنَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِلُهُمَا لَا يَأْتُو عَنْ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ بِكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

باب : روزہ کا وقت تمام ہونے کا اور دن کے ختم ہونے کا بیان

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ الْقَضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوجِ النَّهَارِ

۲۵۵۸- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آئی اور دن گیا اور سورج ڈوبا پس روزہ دار نے افطار کیا اور ابن مسعود کی روایت میں فقد کا لفظ نہیں ہے۔

۲۵۵۸- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)) لَمْ يَذْكُرْ أَنْ تُنْفِرَ ((فَقَدْ)).

۲۵۵۹- عبد اللہ نے کہا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے سفر میں رمضان کے مہینے میں پھر جب آفتاب ڈوبا تو آپ نے فرمایا اے فلاں! اتر اور ہمارے لیے ستو گھولو۔ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی آپ نردن ہے (یعنی اس صحابی کو یہ خیال ہوا کہ جب غروب کے بعد جو سرخ شی ہو رہی ہے وہ جاتی ہے جب دن جاتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے) آپ نے پھر فرمایا کہ اتر دو (یعنی اونٹ پر سے) اور ہمارے لیے ستو گھولو پھر وہ اترے اور ستو گھولے اور آپ کے پاس لائے اور آپ نے پے اور پھر آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ جب

۲۵۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ ((يَا فَلَانُ انْزِلْ فَاجْعَدْ لَنَا)) قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَيَّ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْعَدْ لَنَا قَالَ ((فَتَزَلْ فَاجْعَدْ)) فَأَنَاهُ بِمَضْرِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَتِيهِ ((إِذَا غَابَتِ

(۲۵۵۸) ☆ یعنی غروب آفتاب کے بعد پھر تاخیر نہ کرے افطار میں جیسے بعضے دوسری کہتے ہیں کہ ذرا ٹھہر دیکھاے بتائی ہے اور کیا ہے مہربی ہے اور یہ نہیں جانتے کہ افطار اور دن غروب آفتاب کے وقت مسنون ہے اور غروب آفتاب اور رات کا آنا اور دن کا جانا تینوں ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں مگر حضور اکرم نے تو فتح کے لیے تینوں کو جمع فرمایا اور بعض مقام ایسے ہوتے ہیں کہ غروب آفتاب نہیں معلوم ہوتا ہے تو وہاں کا اندھیرا وقت افطار بتا ہے۔

سورج ڈوب جائے اس طرف کو (یعنی مغرب میں) اور آجائے رات اس طرف (یعنی مشرق سے) ایسے روزہ کھل چکا صائم کا۔
۲۵۶۰۔ عبد اللہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اتنا فرق ہے کہ انہوں نے عرض کی کہ اگر آپ شام ہونے دیں تو خوب ہے اور آپ نے آخر میں فرمایا تھا سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہ جب رات کو دیکھو کہ ادھر آئی تو اظہار کر چکا صائم۔

الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

۲۵۶۰۔ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْذِخْ لَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَتَيْتُ قَالَ انْزِلْ فَاجْذِخْ لَنَا قَالَ إِنْ عَلَيْنَا نَهَارًا فَزَلْ فَجْذِخْ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ ((إِذَا وَأَنْتُمْ اللَّيْلُ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)).

۲۵۶۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۵۶۱۔ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ ((يَا فَذَانِ انْزِلْ فَاجْذِخْ لَنَا)) يَضِلُّ حَدِيثُ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبْدِ بْنِ الْعَوَّامِ.

۲۵۶۲۔ شیبانی نے ابن ابی اوفی سے وہی روایت بیان کی جیسے ابن مسمر اور عباد اور عبد الواحد کی روایتیں اوپر مذکور ہوئیں اور ان میں سے کسی میں یہ نہیں ہے کہ وہ مہینہ رمضان کا تھا (یعنی اس سند میں یہ مذکور نہیں) اور یہ قول ہے کہ جب آئی رات اس طرف سے گرے یہ مذکور صرف ہمیشہ کی روایت میں ہے۔

۲۵۶۲۔ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبْدِ بْنِ الْوَاسِعِ وَأَنَّ فِي حَدِيثِ أَحْمَدَ مِنْهُمْ فِي شَهْرِ رَجَبٍ وَلَا قَوْلَهُ ((وَجَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا)) إِلَّا فِي رِوَايَةِ مُطِيعٍ وَحَدَّثَهُ.

باب: وصال کی ممانعت

۲۵۶۳۔ عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی نے منع فرمایا وصال سے (یعنی روزہ پر روزہ رکھنے سے کہ جس کے بیچ میں اظہار ہو) تو لوگوں نے عرض کی کہ آپ تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو کھلایا جاتا ہے اور پایا جاتا

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ

۲۵۶۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوِصَالِ قَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ ((إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقَى)).

ہے (یعنی پروردگار کی طرف سے)۔

۲۵۶۳- مضمون وہی ہے فقط اتا فرق ہے کہ آپ نے رمضان میں وصال کیا اور لوگوں نے بھی۔ پھر آپ نے ان کو منع کیا۔

۲۵۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصَلَ فِي رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِيلَ لَهُ أَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّي لَنْسُتُ مِنْكُمْ إِنِّي أَطْعَمُ وَأَسْقِي.

۲۵۶۵- ابْنِ عُمَرَ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں رمضان کا ذکر نہیں۔

۲۵۶۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فِي رَمَضَانَ.

۲۵۶۶- ابوہریرہؓ نے کہا کہ منع کیا رسول اللہؐ نے وصال سے۔ تب ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! آپ تو وصال کر لیتے ہیں۔ تو فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تم میں سے کون ہے میرے برابر میں تو رات کو رہتا ہوں کہ کھلاتا ہے مجھے پروردگار میل اور پلاتا ہے۔ پھر لوگ باز نہ رہے (یہ کمال محبت اور اطاعت تھی رسول اللہؐ کے صحابہ کی اور انھوں نے اس نبی کو براہ شفقت سمجھا) وصال سے تو آپ نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک روز بھر دوسرے روز بھر چاند دیکھا گیا اور فرمایا آپ نے اگر چاند نہ ہوتا تو میں زیادہ وصال کرتا اور یہ فرمانا آپ کا جزو توجیح کی راہ سے تھا جب وہ باز نہ رہے وصال سے۔

۲۵۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَأَيْتُكُمْ مِنِّي إِنِّي أَبِيتُ بِطُغَيْعِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي)).

فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَتَّبِعُوا عَنْ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهَيْلَانَ فَقَالُوا تَأَخَّرَ الْهَيْلَانُ لِوَدُئِكُمْ كَمَا لَمْ تَكُنْ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَتَّبِعُوا.

۲۵۶۷- ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے دور رجو وصال سے۔ تو کسی نے عرض کی کہ آپ وصال کسے ہیں۔ آپ نے فرمایا

۲۵۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ))

(۲۵۶۷) ☆ علماء وصال کی نبی پر متفق ہیں اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ کچھ میں کچھ کھائے یا بے اور امام شافعی اور ان کے اصحاب نے تصریح کی ہے اس کی کہ امت پر اور صحیح ہے کہ کہ امت تحریری ہے اور ایک قول تو یہی کا بھی ہے کہ نبی کے جہور علماء کا نہیں ہیں اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ علماء مختلف ہیں احادیث وصال میں۔ سو بعضوں نے کہا ہے کہ نبی اس سے بہ سبب رحمت اور شفقت کے ہے امت پر اور ایک جماعت نے سلف میں وصال فرمایا ہے پھر جو قادر ہو اس کو مضائقہ نہیں اور ابن وہب اور احمد اور اسحاق نے وصال کا جواز فرمایا ہے محرک۔ پھر نقل کی قاضی عیاضؒ نے اکثر لوگوں سے کہ امت اس کی اور خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال خاص میں ہے رسول اللہؐ کے اور حرام ہے امت پر اور جن لوگوں نے جواز کا قول لیا ہے انھوں نے استدلال کیا ہے کہ بعض طرق سے مسلم میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے لوگوں کو منع فرمایا۔ سب رحمت کے اور یہ روایت بھی جس کی ذیل میں قاعدہ ہے اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے ورنہ صحابہ کبار اس کے مرکب نہ ہوتے بعد نبی کے۔

تم میرے برابر نہیں ہو میں تو رات کا تھا ہوں اس لطف میں کہ کھلاتا ہے مجھ کو پروردگار میرا اور پلاتا ہے اور تم اتنے ہی افعال بجا لاؤ جس کی طاقت تم رکھتے ہو۔

۲۵۶۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی تم کو طاقت ہو۔

۲۵۶۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے منع فرمایا دس سال سے اور باقی وہی مضمون ہے جو عمارہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا۔

۲۵۷۰- انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رمضان میں نماز پڑھتے تھے (یعنی رات کو) سوئیں آیا اور آپ کے بازو پر کھڑا ہو گیا اور دوسرا ٹھٹھ آیا وہ بھی کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ ایک جماعت جمع ہو گئی (یعنی دس سے کم)۔ پھر جب آپ نے ہماری سن گن پائی تو نماز الکی پڑھنے لگے (سمان اللہ کیا شفقت تھی امت پر) پھر اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز پڑھی (یعنی بہت لمبی) کہ ہمارے ساتھ نہ پڑھتے تھے۔ پھر ہم نے صبح کو ذکر کیا کہ آپ کو کیا خبر ہو گئی تھی رات کہ ہماری اقتدا کی آپ نے فرمایا کہ ہاں اسی سبب سے تو میں نے کیا جو کچھ کیا (یعنی نماز الکی کی) پھر آپ وصال کرنے لگے اور وہ دن آخر ہمارے تھے تو اور لوگ بھی وصال کرنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ وصال کرتے ہیں۔ تم میری مثل نہیں ہو۔ اللہ کی قسم اگر مہینہ زیادہ ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ زیادتی کرنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے۔

۲۵۷۱- انسؓ نے کہا وصال کیا رسول اللہؐ نے آخر رمضان میں اور لوگوں نے بھی اور آپ کو خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ اگر مہینہ لمبا ہوتا تو میں ایسا وصال کرتا کہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی چھوڑ دیتے (یعنی ہار جاتے اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب

قَالُوا فَإِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِي ذَلِكَ بِمِثْلِي إِنِّي أَبَيْتُ أَنْ يَطْعَمَنِي رَبِّي وَتَسْتَقْبِنِي فَأَكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تَطِيقُونَ))۔

۲۵۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَنْ بَعْضِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((فَاتَّكَلَفُوا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ)) وَحَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ۔

۲۵۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَهْيَ عَنِ الْوَصَالِ بِعَنْ بَعْضِ حَدِيثِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ۔

۲۵۷۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى حَتْبَيْهِ وَحَدَّثَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ أَتَيْنَا حَتَّى كُنَّا زَهْمًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا حَلَفَهُ جَعَلَ يَحْضُرُ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهُ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيُهَا عِنْدَنَا قَالَ فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ أَصْبَحْنَا أَقْبَضْتُ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالَ ((نَعَمْ ذَلِكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ)) قَالَ فَاحْذَرُوا وَاصِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَلِكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَاحْذَرُوا رَحَالَ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا بَالُ رَجَالٍ يُوَاصِلُونَ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ بِمِثْلِي أَمَّا وَاللَّهِ لَوْ تَصَادُ لِي الشَّهْرُ لَوَاصِلْتُ وَصَالَ يَدْعُ الْمُتَعَفِّقُونَ تَعَفُّقَهُمْ))۔

۲۵۷۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصِلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ لَوَاصِلُ نَاسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُكَلِّفُهُ ذَلِكَ فَقَالَ ((لَوْ مُدَّتْ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصِلْنَا

آپ سے ہارے ہوئے ہیں) تم تو میرے برابر نہیں ہو یا فرمایا میں تمہاری مثل نہیں ہوں (یعنی ہے) چہ نسبت خاک راہ عالم پاک)۔ میں اس طرح رہتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

۲۵۷۲- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منع کیا لوگوں کو رسول اللہؐ نے وصال سے رحمت کی نظر سے اور عرض کی لوگوں نے کہ آپ تو وصال فرماتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں۔ مجھے تو کھلاتا ہے رب میرا اور پلاتا ہے۔ (یہاں پر مؤلف علیہ الرحمۃ نے بیاض چھوڑ دی ہے)۔

باب: روزے کی حالت میں بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ شہوت نہ ہو

۲۵۷۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ اپنی ایک بی بی صاحبہ کا بوسہ لیتے تھے اور آپ روزے سے ہوتے تھے۔ بی بی صاحبہ یہ فرماتی تھیں اور ہنستی تھیں۔

۲۵۷۴- سفیان نے کہا کہ میں نے عبد الرحمن قاسم کے بیٹے سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے تھے حضرت عائشہؓ کی زبانی کہ رسول اللہؐ ان کا بوسہ لیتے تھے روزے میں؟ تو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا کہ ہاں۔

۲۵۷۵- حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے میرا اور وہ روزے سے ہوتے تھے اور کون اپنی شہوت ایسی روک سکتا ہے جیسی آپ روکتے تھے۔

وَصَلَا يَذُغُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمِّقُهُمْ إِنَّكُمْ لَنَسْتُمْ مِنْ يِيَّ ((أَوْ قَالَ)) إِنَّي لَنَسْتُمْ مِفْلَكُمْ إِنِّي أَظُنُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي))۔

۲۵۷۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوَسَالِ رَحْمَةً لَهُمْ فَقَالُوا إِنَّكَ تَوَاصِلُ قَالَ ((إِنِّي لَنَسْتُمْ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيَنِي))۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقُبْلَةَ فِي الصَّوْمِ لَيْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى مَنْ لَمْ تَحْرُكْ شَهْوَتُهُ

۲۵۷۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِحْدَى نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضَخَّكَ۔

۲۵۷۴- عَنْ سَفْيَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُبَلِّغُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

۲۵۷۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَلِّغُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَأَيْكُم مِمَّاكَ إِزْمَةً كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ إِزْمَةً۔

☆ سہانہ اللہ محمد میں کی احتیاط کا کیا کہنا کہ آٹھ نومبر سے جو کوفہ کی کتاب میں بیاض ملی آتی ہے تو اسکو نقل کرتے جاتے ہیں اور اپنی طرف سے تصرف نہیں کرتے یہ کسی اور کو کہاں لے لیا ہے۔

(۲۵۷۲) ☆ زاد الماد میں ابن قیم نے وصال کی تحقیق میں پورا کلام کیا ہے کہ زیادہ اس پر ممکن نہیں جس کو جرید تحقیق درکار ہو اسے لافہ فرمائیے۔

۲۵۷۶- حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ بوسہ لیتے تھے اور روزے سے تھے اور اپنی حاجت کو خوب کا بوسہ رکھنے والے تھے۔

۲۵۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۲۵۷۸- حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مباشرت (یعنی بوس و کنار) کرتے تھے اور روزہ دار ہوتے تھے۔

۲۵۷۹- اسود نے کہا میں اور سردق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے میں مباشرت کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ ہاں مگر وہ بہت اپنی حاجت کو روکنے والے تھے۔

۲۵۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۸۱- عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بوسہ لیا اور آپ روزے سے تھے۔

۲۵۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۸۳- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ بوسہ لیتے تھے روزوں کے مہینہ میں۔

۲۵۸۴- ترجمہ وہی ہے لیکن اس میں رمضان المبارک کا بھی ذکر ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيَتَأَخَّرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلَكِنَّهُ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَأَخَّرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ إِنِّي طَلَقْتُ أَنَا وَ مَسْرُوقٌ إِلَى قَتْلَانَا لَهَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأَخَّرُ وَهُوَ صَائِمٌ نَعَمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ أَوْ مِنْ أَمْلَكَكُمْ لِإِزْبِهِ شَكَأ أَبُو عَاصِمٍ.

عَنِ الْأَسْوَدِ وَ مَسْرُوقٍ أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَسْأَلَانِيَا فذَكَرَ نَحْوَهُ.

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ.

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ.

۲۵۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعِيلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

۲۵۸۶- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

۲۵۸۷- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۲۵۸۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَقْبَلُ الصَّائِمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلْ هَلْهُ لَمْ سَلَمَةَ فَأَجَبَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَتَقَاتَمُّ لَكَ وَأَخْشَاكُمُ لَكَ)).

۲۵۸۹- عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ صائم بوسہ لے سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ام سلمہ سے پوچھو۔ ام سلمہ نے خبر دی کہ ہاں رسول اللہ بھی بوسہ لیتے ہیں۔ تب عمر بن ابوسلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے جھپکے گناہ سب معاف کر دیے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو میں تم سب میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں۔

(۲۵۸۸) غرض ان روایتوں سے بوسہ لینا رسول اللہ کا اور جو اس کا امت کے لیے ثابت ہوا اور ابوداؤد نے جو حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ان کی زبان چومتے تھے اس میں صمد راوی ضعیف ہے کہ صدی نے کہا ہے کہ وہ بکروا طریق سے پھر ابواسے اور اسی طرح عمر بن دینار بھی اس میں ضعیف ہے کہ بخاری نے اسے ضعیف کہا ہے اور ابن ماجہ اور احمد نے جو بیروٹی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا اس عورت و مرد کو کہ روزہ دار تھے اور انھوں نے بوسہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ روزہ ان کا مکمل گیا تو کیا تو روایت صحیح نہیں اور اس میں ابویزید حسنی راوی ہے اور ابویزید بھول ہے اور رسول اللہ سے مطلقاً جو ابوسلمہ کا ذکر ہے کچھ جو ان اور بیروٹی کے قید صحیح نہیں ہوئی آپ سے اور ان کا فرق کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں۔ اور اس باب میں جو روایت ابوداؤد نے ذکر کی ابوہریرہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا آپ سے کہ مباشرت صائم کو بوسہ ایسا نہیں تو آپ نے اجازت دی اور دوسرے نے پوچھا تو اس کو منع فرمایا پھر جس کو رخصت دی تھی وہ بڑھاتا اور جس کو اجازت نہ دی تھی وہ جو ان تھا اس میں امرائیل راوی ہے اور اگرچہ اس سے بخاری اور مسلم احتجاج کرتے ہیں مگر امرائیل اور اعرج کے صحیح میں ابوالحسن عددی کوئی یہ اور وہ ایسا شخص ہے کہ اس کی حدیث لینے سے حد میں سکتا ہو مجھے اور نام اس کا حدیث ابن عبید ہے۔ غرض یہ فرق بھی قابل تسلیم نہیں کذا فی زاد المعاد۔ اور قزوینی نے فرمایا ہے کہ امام شافعی اور ان کے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ بوسہ روزے میں لینا حرام نہیں اس شخص کو جس کی ثبوت حرکت میں نہ آئے مگر اس کا ترک اوٹی ہے اور نہ وہ نہیں ہے بوسہ ان کے نزدیک اور جس کی ثبوت حرکت میں نہ آئے اس کو حرام ہے اور خوف ہو اس کو کہ جمار کے بیٹے کا اور بعضوں نے اس کے حق میں نہ کر دیا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ

بَابُ صِحَّةِ صَوْمٍ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْقَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

باب: روزے میں جنبی کو اگر صبح ہو جائے تو روزہ صحیح ہے

۲۵۸۹- حضرت ابو ہریرہؓ اپنی روایتوں میں کہتے تھے کہ جس کو صبح ہو جائے حالت جنابت میں وہ روزہ نہ رکھے۔ سوس نے (یہ منقول ہے ابو بکر بن عبد الرحمن کا) عبد الرحمن سے کہا جو میرے باپ تھے انھوں نے اس کا انکار کیا اور ہم دونوں (یعنی ابو بکر اور عبد الرحمن) حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ کے پاس گئے اور عبد الرحمن نے ان سے پوچھا تو دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کو حالت جنابت میں صبح ہو جاتی تھی اور پھر روزہ رکھتے تھے اور جنابت بغیر احکام کے ہوتی تھی (اس لیے کہ انبیاء کو احکام نہیں ہوتا یعنی صحبت سے بیبیوں کے جنابت ہوتی ہے)۔ کہا ابو بکرؓ نے پھر ہم گئے مروان کے پاس اور عبد الرحمن نے ان سے ذکر کیا۔ سو مروان نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ تم ابو ہریرہؓ کے پاس جاؤ اور ان کی بات کا جواب دے دو۔ پھر ہم ابو ہریرہؓ کے پاس آئے اور ابو بکر ان سب باتوں میں حاضر تھا اور ذکر کیا عبد الرحمن نے تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ان دونوں بیبیوں نے یہ فرمایا تم سے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ تو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ جنگ

۲۵۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَقَصُ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَذْرَكَهُ الْقَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ وَأَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَلِكَ قَالَتْ فَبِكَيْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَتْ فَاتَّطَلَعْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ مَرْوَانَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا مَا دَخَبْتَ إِلَيَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَتْ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرٌ ذَلِكَ كُلُّهُ قَالَتْ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهْمَا فَالْتَأَهُ

تجہ کہ اس کی اہانت کی قائل ہے ایک جماعت صحابہ و تابعین سے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق اور ابو داؤد کا اور مطلق کر دہ کہا ہے امام مالکؒ نے اور ابن عباسؓ اور ابو حنیفہؒ اور ثوری اور ابو داؤدؒ۔ اور شافعیؒ نے کہا ہے کہ جو ان کو کر دہ ہے پڑھے کو مباح اور امام مالکؒ سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور روایت کی ابن وہب نے مالک سے اہانت اس کی صوم نفل میں نہ کہ فرض میں اور اس میں اتفاق ہے کہ بوسے لینے سے روزہ باطل نہیں ہوتا مگر جب انزال ہو جائے اور احتیاج کیا ہے اس پر اس حدیث سے جو سنن میں مشہور ہے کہ فرمایا حضرتؓ نے کہ بھلا کچھ تو اگر کوئی کلی کرے اور مروان یہ ہے کہ جیسے کلی مقدم ہے۔ بٹنے کا اور مصلحت روزہ کا نہیں دینے ہی بوسہ مقدم ہے۔ ہمارا کار مصلحت روزہ کا نہیں مانتے۔

(۲۵۸۹) ☆ ابو ہریرہؓ نے اس قول کی نسبت فضلؒ کی طرف کی اس یعنی ابو ہریرہؓ نے فضلؒ سے روایت کی ہے کہ مروانؓ نے جو جنبی ہو اور صبح ہو جائے وہ روزہ نہ نہ رکھے اور مذہب صحیح یہی ہے کہ روزہ درست ہے اس لیے کہ اللہ پاکؐ نے فرمایا کہ مباشرت کر دان سے اور دعوہ و جو کھلا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور کھانا پو جب تک کہ ظاہر ہو سفید دھماکہ فجر کا آخر تک۔ پس جب فجر تک مباشرت یعنی ہمارا جائز ہوا تو خواہ ظہر فجر کے بعد غسل ہو گا۔ اب رہا جواب فضلؒ کی روایت کا اس کے کئی جواب ہیں۔ اول یہ کہ وہ بات افضلؒ ہے اور رسول اللہؐ جو فجر کے طلوع کے بعد نہاتے یہ بیان جو اس کے لیے تھا مگر افضلؒ فجر کے قبل ہی نہاتا ہے۔ دوسرے کہ شاید فضلؒ کی روایت میں جنبی سے وہ شخص مراد ہو جو جماع کر رہا ہے کہ بے شک اس کا روزہ نہ ہو گا۔ اب ان میں تو میں کوئی اور تعارض بھی نہ رہا اور تیسرے یہ کہ فضلؒ کی روایت منسوخ ہے فقہ

وہ اور لوگوں سے زیادہ جانتی ہیں۔ پھر ابو ہریرہؓ نے اس قول کی نسبت فضل بن عباسؓ کی طرف کی اور کہا ابو ہریرہؓ نے اس بات سے رجوع کیا جو وہ اس مسئلہ میں کہا کرتے تھے۔ پھر میں نے (یہ) مقولہ ہے ابن جریجؒ کا کہ عبد الملک سے کہا کہ کیا ان دونوں بیویوں نے رمضان کے روزے کو کہا؟ انھوں نے کہا کہ ایسا فرمایا بیویوں نے کہ صبح ہوتی تھی آپ کو حالت جنابت میں بغیر احکام کے پھر آپ روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۹۰- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کو صبح ہو جاتی تھی رمضان میں اور آپ جنبی ہوتے تھے بغیر احکام کے (یعنی صحت سے جنبی ہوتے تھے نہ کہ احکام سے کہ اس سے انبیاء پاک ہیں) پھر غسل فرماتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۹۱- عبد اللہ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ابو بکر بن عبد الرحمن نے ان سے بیان کیا کہ مروان نے ان کو بھیجا ام سلمہؓ کی طرف کہ پوچھیں کہ جو شخص صبح کرے جنابت میں آیا روزہ رکھے یا نہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ جنابت میں صبح کرتے تھے بھرا کے جب سے نہ احکام سے اور پھر نہ افطار کرتے تھے اور نہ فطار کرتے تھے (یعنی روزہ کو صحیح جانتے تھے)۔

۲۵۹۲- حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ دونوں بیویوں سے رسول اللہؐ کی مذکور ہے کہ دونوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ

لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا اعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَتَمَّ اسْتِغْنَاءُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ مَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ قُلْتُ لِعَبْدِ الْمَلِكِ أَتَقَاتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذَلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جَنْبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ.

۲۵۹۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْقَبْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جَنْبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَتَنَبَّهُ وَيَصُومُ.

۲۵۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ الْأَحْمَرِيِّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْزَانَ أَرْسَلَهُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَسْأَلُ عَنْ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جَنْبًا يُصُومُ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جَنْبًا مِنْ جَمَاعٍ لَا مِنْ حُلُمٍ ثُمَّ لَا يُغْتَبِرُ وَلَا يَتَنَبَّهُ.

۲۵۹۲- عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَتَيِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا قَالَتَا إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اور جب کی بات ہے جب بھرا شب کو بھی حرام تھی۔ پھر جب یہ آیت اتری جو ہم نے نویر بیان کی تب یہ امر منسوب ہو گیا کہ ابن منذر نے کہا ہے یہ جواب بہت اچھا ہے۔ (خلاصہ یہ کہ اب صبح کی بات یہی ہے کہ جنبی اگر بعد طلع فجر کے بھی نہ اٹھے جب بھی روزہ صحیح ہے۔ اسی پر دال ہے قرآن مجید وحدہ شریف دونوں اور نبیؐ مذہب ہے صحابہؓ اور تابعینؓ کا اور رجوع کیا اس کی طرف ابو ہریرہؓ نے اگرچہ پہلے افساد صوم کے قائل تھے اور یہی حکم ہے حاضری اور قضاء کا جب خون ان کا رات سے بند ہو جائے اور بعد طلع فجر کے غسل کریں کہ روزہ ان کا صحیح ہے۔) (۲۵۹۱) اس سے رد ہو گیا وہ قول جو حسن بصریؒ کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تم میں تو یہ امر جائز ہے اور فرض میں روا نہیں اور وہ قول بھی جو سالم بن عبد اللہ اور حسن بصریؒ اور حسن صالحؒ کی طرف منسوب ہے کہ روزہ تو کہہ لے مگر قضاء بھی کرے۔ غرض اب اختلاف اس مسئلہ میں جاندار اور اطفال ہو گیا اس پر کہ جو جنبی ہو جائے اور صبح کے طلع کے بعد نہ اٹھے روزہ اس کا صحیح ہے خواہ فرض ہو یا نفل اور نہ اس پر قضاء ہے نہ اور کوئی بلا۔

كَيْصِبُ حَبْنًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ فِي رَمَضَانَ
ثُمَّ يَصُومُ.

۲۵۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا
جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُتْنِيَةٍ
وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تُذَرُّ كَيْبِي الصَّلَاةَ وَأَنَا حُبُّ أَفَاصُومُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَأَنَا تُذَرُّ كَيْبِي
الصَّلَاةَ وَأَنَا حُبُّ أَفَاصُومُ)) فَقَالَ لَبَّيْتُمَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ
أَكُونَ أَحْسَنَكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَنْبَى))

ﷺ کو صبح ہو جاتی تھی جنابت کی حالت میں بغیر احتلام کے
رمضان میں اور پھر روزہ رکھتے تھے۔

۲۵۹۳- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپؐ
سے پوچھا اور حضرت عائشہؓ دروازے کی اوٹ سے سنتی تھیں
غرض اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! مجھے نماز کا وقت آ جاتا
ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں کیا میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا مجھے
بھی نماز کا وقت آ جاتا ہے اور میں جنبی ہوتا ہوں پھر میں روزہ رکھتا
ہوں۔ اس نے عرض کی کہ آپ اور ہم برابر نہیں ہیں اے رسول
اللہ! اس لیے کہ اللہ پاک نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے
ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں امید رکھتا ہوں کہ
میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ
ہوں جاننے والا ان چیزوں کا جن سے بچنا ضروری ہے۔ (غرض اس
مسائل کو یہ گمان ہوا کہ شاید یہ حکم آپ کے ساتھ خاص ہے مگر آپ
نے فرمایا کہ یہ حکم مجھ کو تم کو سب کو برابر ہے اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ بندہ کسی حالت میں تکلیف شرعی سے اور لوازم
عہدیت سے باہر نہیں ہو سکتا اور حضرت نے فرمایا کہ میں امید رکھتا
ہوں یہ کمال عہدیت ہے ورنہ واقع میں حضرت کا مرتبہ ایسا ہی ہے
کہ سارے جہاں سے اعلم و اتقی ہیں۔)

۲۵۹۴- سَلِمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ لَمْ
سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ حَبْنًا
أَبْصُومُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصْبِحُ حَبْنًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ.

۲۵۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

بَابُ تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الْجَمَاعِ فِي نَهَارِ
رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ

۲۵۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

باب: روزہ دار پر رمضان میں دن کو جماع
حرام ہے
۲۵۹۵- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ایک شخص آیا نبیؐ کے پاس اور کہا کہ

(۲۵۹۵) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو رمضان کے دنوں میں جماع کرے اور روزہ رمضان توڑ ڈالے جماع سے اس پر کفارہ لازم

میں ہلاک ہو گیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو؟ اس نے عرض کی کہ میں اپنی بیوی پر جابرًا دھنیاں میں (یعنی جماع کر بیٹھا)۔ آپ نے فرمایا تو ذیک غلام یا لونڈی آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا دو مہینے کے روزے برابر رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر وہ بیٹھا رہا یہاں تک کہ حضرت کے پاس ایک ٹوکرا کھجور کا آیا آپ نے فرمایا جا اس کو صدقہ دے دے مسکینوں کو۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی مسکین ہے؟ مدینہ کے دونوں کنگر لی کا لے پھروں والی زمینوں کے بیچ میں کہ ان میں کوئی گھروالا مجھ سے بڑھ کر محتاج نہیں۔ تو نبیؐ آپس پڑے (قریبات شوم و فدایت گرم و دگردست گردم) یہاں تک کہ آپ کی کچیاں کھل گئیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ لے اس کو اور کھلا اپنے گھروالوں کو۔

۲۵۹۶- محمد بن مسلم زہری رضی اللہ عنہ نے اسی استاد سے یہی حدیث روایت کی جیسے ابن عیینہ نے روایت کی اور کہا اس میں ایک عرق (یعنی ٹوکرا) اور دہی زئیل ہے اور اس میں حضرت کی ہنسی کا ذکر نہیں۔

جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَمَا أَهْلَكُكَ)) قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ ((هَلْ تَجِدُ مَا تُعْفِقُ رِقَّتَهُ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَجِدُ مَا تَطْعُمُ سِتِينَ مَسْكِينًا)) قَالَ لَا قَالَ ((ثُمَّ جَلَسَ)) فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ أَفْقَرُ مِنَّا تَيْنِ لَأَتَّبِعَهَا أَهْلًا يَتَسَوَّأُ حَوْجُ إِلَيْهِ بِنَا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَلَتْ أَنْبَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ ((اذْهَبْ قَاطِعُهَا أَهْلَكَ))

۲۵۹۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَرْفَعُ رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَهُوَ الْمَرْقَبِيلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَلَتْ أَنْبَاؤُهُ

۱- واجب ہے۔ اور کوئی نے فرمایا ہے کہ کیا یہ ہے تمہارا اور تمہے کا وہ عذاب کا کہ جب جماع قصد واقع ہو جان یا کچھ کراد کر کفارہ ہوگی ہے کہ ایک گردن آزاد کرنا جو مسن و مسلمان ہو اور سلیم ہو جو عت اور خدمت میں غلام انداز ہو تو ہو مثلاً لشکر الاولاد ہو۔ پھر اگر اس کی طاقت ہو تو دو ماہ کے برابر پے در پے روزے۔ پھر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اطعام ساٹھ مسکین کا ہر مسکین کو ایک سیر کھانا جیسے عربی میں مد ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ تینوں کی طاقت نہ ہو تو شافعی کے دو قول ہیں اول یہ کہ اس پر کچھ واجب نہیں ہے اور اگر اس کے بعد طاقت بھی ہو چوب بھی اس پر کچھ واجب نہیں اور اس کی دلیل یہی حدیث ہے کہ اس میں جب اس سال کے اپنی عدم استطاعت بیان فرمائی تو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تجھے طاقت ہو جب کفارہ ادا کر دیا اور دوسرا قول یہ ہے کہ وقت استطاعت اس پر ادا کرنا واجب ہے اور اس کو کوئی نے صحیح اور مختار کہا ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ آپ کے پاس جب ٹوکرا آیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ صدقہ دے حالانکہ پہلے اس کی عدم استطاعت متبوی باتوں میں ظاہر ہو چکی تھی۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مثل سائر دیون کے وقت استطاعت اس کی ادا ضروری ہے اور کفارہ اس کے ذمہ باقی رہا اور عرق جو حدیث میں وارد ہوا ہے وہ قہار کے نزدیک پندرہ صاع کا ہوتا ہے جس کے ساتھ مد ہوتے۔ لیکن ہر مسکین کو ایک مد پینچا ضروری ہے۔

۲۵۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ایک شخص جمعہ کو بیٹھا رمضان میں اور حضرت سے پوچھا تو آپ نے فرمایا تو ایک غلام یا نوٹری آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

۲۵۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۹۹- ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ نبیؐ نے حکم کیا ایک شخص کو کہ اس نے روزہ توڑا الا تھا رمضان میں کہ آزاد کرے ایک بردیا روزے رکھے دو ماہ کھلائے ساتھ مسکینوں کو۔

۲۶۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۵۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولًا وَقَعَ بِأَمْرَاتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً)) قَالَ لَا قَالَ ((وَهَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِينَ مِسْكِينًا))

۲۵۹۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ رَسُولًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْفِرَ بِعَيْنِي رَقَبَةً ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۲۵۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ رَسُولًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ أَوْ يُطْعِمَ سِتِينَ مِسْكِينًا.

۲۶۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۲۶۰۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص آپار رسول اللہؐ کے پاس اور کہا کہ میں جل گیا۔ آپ نے فرمایا کیوں؟ اس نے عرض کی کہ میں نے جماع کیا رمضان شریف میں اپنی عورت سے دن کو۔ آپ نے فرمایا صدقہ دے صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ میرے پاس تو کچھ موجود نہیں ہے۔ اتنے میں آپ کے پاس دو گونیاں آئیں کھانے کو (یعنی غلہ یا کھجور کی)۔ آپ نے

۲۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اخْرُفْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لِمَ)) قَالَ وَطَلْتُ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ ((تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ)) قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِسَ فَجَاءَهُ عَرَفَانِ فِيهِمَا طَعَامٌ.

(۲۵۹۷) ☆ اس حدیث سے استدلال کیا ہے حتیٰ کہ کفارہ رمضان میں کافر غلام آزاد کرنا بھی روا ہے اور ایسا ہی کفارہ ظہار میں اور مومن رقبہ صرف کفارہ تہل میں ضروری ہے۔ اس لیے کہ اس میں ایمان کی شرط مخصوص قرآنی ہے۔ مگر جہود کا مذہب یہ ہے کہ جمیع کفاروں میں رقبہ مومن ضروری ہے۔ اس لیے کہ جہاں مطلق رقبہ مذکور ہے اس کو تسلیم کرتے ہیں رقبہ مومن پر اسی قید کے لحاظ سے جو قرآن میں کفارہ تہل میں مذکور ہے اور قاعدہ موصول کا یہی ہے کہ مطلق کو مقید پر محمول کرتے ہیں کذا قال النووي فی شرحہ لمسلم۔

(۲۶۰۱) صدقہ دے یعنی وہی ساتھ مسکینوں کو کھانا کھانا جیسا ابو ہریرہؓ نے ذکر کیا۔ دوسری روایتوں میں اس صدقہ کی تفصیل آجکی اور جوئے کہا کہ میں جل گیا اس سے استعمال مجاز کا روا ہوا۔

فرمایا ہے یہ صدقہ کر دے۔

۲۶۰۲- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیا رسول اللہؐ کے پاس اور اس حدیث کو ذکر کیا آخر تک جیسے اوپر گزری مگر اس کے اول میں صدقہ دے صدقہ دے نہیں ہے اور نہ دن کا لفظ ہے۔

۲۶۰۳- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص آیائی کے پاس مسجد میں رمضان میں اور عرض کیا رسول اللہؐ امیں جل گیا میں جل گیا۔ آپ نے فرمایا کیا حال ہے اس کا؟ اس نے عرض کی کہ میں نے اپنی بی بی سے صحبت کی۔ آپ نے فرمایا صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ قسم اللہ کی اے نبی اللہ کے میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں کچھ دے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بیشہ وہ بیشہ گیا اور وہ اسی حال میں تھا کہ آدمی آیا اور ایک گدھے کو ہانکنا والا یا کہ اس پر کچھ غلہ تھا۔ آپ نے فرمایا وہ چلے والا کہاں ہے جو ابھی یہاں تھا؟ اور وہ کھڑا ہوا اور آپ نے فرمایا اس کو صدقہ دے۔ اس نے عرض کی کہ کیا میرے سوا اس کا مستحق کوئی اور ہے؟ اللہ کی قسم ہم لوگ بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا لو اسے کھاؤ۔

باب: رمضان میں مسافر کو افطار کی رخصت ہے

فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَصَّدَّقَ بِهِ.

۲۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الْحَبِيبِ وَتَيْسَ فِي أَوَّلِ الْحَبِيبِ ((تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ)) وَلَا قَوْلَهُ نَهَارًا.

۲۶۰۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْرُجْتُ اخْرُجْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا شَأْنُكَ)) فَقَالَ أَهْبَيْتُ أَهْلِي قَالَ ((تَصَدَّقْ)) فَقَالَ وَاللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا لِي شَيْءٍ وَمَا أَفْذَرُ عَلَيْهِ قَالَ ((اجْلِسْ)) فَخَلَسَ بَيْنَنَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ يَسْأَلُ جَمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَيْنَ الْمُخْتَرِقُ أَبْنًا)) فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَصَدَّقْ بِهَذَا)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْزَعَنِي قَوْلُ اللَّهِ إِنَّا لَنَجِيعٌ مَا لَنَا شَيْءٌ قَالَ ((فَكُلُوهُ)).

بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي شَهْرِ

رَمَضَانَ لِلْمَسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ إِذَا

كَانَ سَفَرُهُ مَرَحَاتَيْنِ فَاكْثَرَ

۲۶۰۴- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نکلے جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں اور آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ جب گدیہ میں پہنچے (نام مقام کا ہے کہ وہاں ایک نہر ہے اور

۲۶۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ غَامَ الْفُتُوحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ

(۲۶۰۴) علماء کا اختلاف ہے سفر میں روزہ رکھنے میں۔ چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ رمضان میں سفر میں روزہ رکھنا صحیح نہیں اور اگر کسی نے رکھا بھی تو درست نہیں ہو گا اور اس کی قضاء واجب ہے۔ دلیل ان کی ظاہر آیت وحدیث ہے اور حدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا لیس من البو الصيام في السفر اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ روزہ رکھنے والوں کو آپ نے عساة یعنی نافرمان فرمایا اور مجاہدین نے روزہ رکھنا صحیح قرار دیا اور جمع اہل فتویٰ کا قول ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا اور اگر رکھے تو درست ہوتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ روزہ افضل ہے یا افطار یا دونوں برابر ہیں؟ پس اہل

مدینہ سے سات منزل ہے اور وہاں سے مکہ دو منزل و چتا ہے۔
قاضی عیاض نے کہا ہے کہ کدیہ ایک نہر ہے یابلس میل مکہ
سے) تو افطار کیا اور صحابہ کرام کی عادت تھی کہ رسول اللہ صلی
سے نئی بات جو ہوتی اس کا اتباع کرتے۔

۲۶۰۵- زہری سے اس اسناد سے مثل اسی کی مروی ہے یعنی نے
کہا کہ سفیان نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ قول کس کا ہے۔ رسول
اللہ کا آخر قول لیا جاتا ہے یعنی اول قول منسوخ ہوتا ہے۔

۲۶۰۶- زہری نے اس اسناد سے کہا کہ روزہ نہ رکھا اور افطار کرنا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر کی بات ہے اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی اخیر ہی بات پر عمل ضروری ہے اور زہری نے کہا
کہ صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیر بوس رمضان کی مکہ
میں۔

۲۶۰۷- زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ انھوں نے مثل
حدیث لیث روایت کی ہے اور ابن شہاب نے کہا کہ صحابہ حضرت
کی نئی بات اختیار کرتے تھے اور نئی بات کو ناخ اور حکم جانتے
(یعنی آپ نے روزہ رکھا اور پھر افطار کیا اور افطار کو ناخ جانتے ہیں
اور روزہ رکھنے کو منسوخ)۔

۲۶۰۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا سفر کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اور روزہ رکھا یہاں تک کہ
عسفلان میں پہنچے۔ پھر آپ نے ایک پیالہ منگایا کہ اس میں کوئی پینے

الْكَدْبَةُ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ الْأَخَذْتَ
فَالْأَخَذْتَ مِنْ أَمْرِهِ .

۲۶۰۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ
يَحْيَى قَالَ سَفِيَانُ لَا أَذْهَبُ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْزِي
وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۶۰۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ
الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفَيْرُزِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَيْرُزِيُّ وَأَبْنَا يُؤْخَذُ
مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ
الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ لِيلَاتٍ
عَشْرَةً لَيْلَةً حَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ .

۲۶۰۷- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُ:
خَلِيفَةُ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوا يَتَّبِعُونَ
الْأَخَذْتَ فَالْأَخَذْتَ مِنْ أَمْرِهِ وَبَزْوَنَةُ النَّاسِخِ
الْمُحْتَكَمِ .

۲۶۰۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ

امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ روزہ افضل ہے اس کو جسے طاقت ہو اور بے ضرر رکھ سکے پھر اگر ضرر ہو تو
افطار افضل ہے اور لیث ان کی یہ ہے کہ روزہ رکھا رسول اللہ ﷺ نے اور عبد اللہ بن رواحہ وغیرہ صحابہ نے اور بہت سی روایتوں میں روزہ صحابہ کا
مذکور ہے اور اس لیے بھی روزہ افضل ہے کہ اس سے برأت ذمہ فی الحال حاصل ہو جاتی ہے اور سعید بن مسیب اور اوزاعی اور احمد اور اسحاق
وغیرہم کا قول ہے کہ افطار بہر حال افضل ہے اور بعضوں نے ایک قول امام شافعی کا بھی ایسا نقل کیا ہے مگر وہ قول غریب ہے اور ان کی دلیلیں
بھی وہی روایات ہیں جو ابوالخیر کے دلائل ہیں اور لیث بن عمرو سلمی کی حدیث ہے جو مسلم کے آخر باب میں آتی ہے اور بعض کا قول ہے
کہ افطار اور صوم دونوں برابر ہیں اور صحیح قول اکثر لوگوں کا قول ہے۔

کی چیز تھی اور اس کو یہاں دن کو تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھیں۔ پھر افطار کرتے رہے یہاں تک کہ مکہ میں پہنچے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔ سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے جس کا جی چاہے افطار کرے۔

۲۶۰۹- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ ہم برا نہیں کہتے اس کو جو روزہ رکھے (یعنی سفر میں) اور نہ اس کو جو افطار کرے اور رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا۔

۲۶۱۰- حضرت جابرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نکلے جس سال کہ فتح ہوا رمضان میں مکہ کی طرف اور روزہ رکھا یہاں تک کہ جب کراغ غمیم تک پہنچے۔ (کراغ غمیم مقام کا نام ہے کہ مدینہ سے سات منزل یا زیادہ ہے) اور لوگوں نے روزہ رکھا پھر آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگایا اس کو بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے ان کی طرف دیکھا۔ پھر آپ نے پی لیا اور لوگوں نے اس کے بعد آپ سے عرض کی کہ بعضے لوگ روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی نافرمان ہیں وہی نافرمان ہیں۔

۲۶۱۱- جعفر نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اس میں اتنی بات زیادہ کی کہ لوگوں نے آپ سے عرض کی لوگوں پر روزہ شاق ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آپ نے کیا کیا۔ پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگایا بعد عصر کے آگے وہی مضمون ہے۔

۲۶۱۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ ایک شخص پر لوگوں کی بھیڑ دیکھی اور وہ اس پر سایہ کی ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی کہ ایک روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں۔

فِيهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۲۶۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبَ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ.

۲۶۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كَرَاغَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ ((أُولَئِكَ الْغَصَاةُ أُولَئِكَ الْغَصَاةُ)).

۲۶۱۱- عَنْ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامَ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْغَصَاةِ.

۲۶۱۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا صَامَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ)).

(۲۶۰۹) ☆ ان روایتوں میں دلیل ہے مذہب جمہور کی کہ روزہ اور افطار دونوں روا ہیں۔

(۲۶۱۰) ☆ شاید اس سے وہ لوگ مراد ہوں جن کو روزہ ضرر کرنا ہے۔

(۲۶۱۲) ☆ یعنی پیٹھ پر سایہ کی ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا؟

۲۶۱۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ.

۲۶۱۴- عَنْ شُعْبَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ لُحُوءَ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ يُلْقِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَرِيهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَفِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِرُحْصَةِ اللَّهِ الَّذِي رُحِصَ لَكُمْ)) قَالَ فَلَمَّا سَأَلَهُ لَمْ يَحْفَظْ.

۲۶۱۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ عَشْرَةِ مَضَنَ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَا مَنْ صَامَ وَمِنَا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۱۶- عَنْ قَادَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ قَوَّ حَدِيثُ هَمَّامٍ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ وَحَمْرَ بْنِ عَابِدٍ وَغِيثَامٍ لَيْسَانَ عَشْرَةَ عَمَلَتْ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ يَتْمَى عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ سَبْعَ عَشْرَةَ.

۲۶۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ إِفْطَارُهُ.

۲۶۱۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَمِنَا الصَّائِمُ وَمِنَا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَزِدُّونَ أَنَّنِي

(۲۶۱۶) ☆ بارہویں سے شاید انیسویں تک دو مہرہ ہوا ہو۔ پھر کسی نے اول تاریخ بیان کی کسی نے آخر۔

(۲۶۱۷) ☆ اس مسلک سے انصاف صحابہ کا ظاہر ہے اور یہی سبیل مومنین ہے اور یہی مذہب اقرب بلا کل ہے کہ جو چاہے رخصت پر عمل کرے جو طاعت رکھے عزیمت پر اور دین میں حرج نہیں۔

میں ضعف ہو وہ افطار کرے یہ بھی خوب ہے۔

وَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَصَّوْمُ الصَّائِمِ وَيَغْفِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِبُ يَغْفِرُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۲۶۱۹- حضرت ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں نے کہا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا تھا اور افطار کرنے والا افطار اور وہ بن پر عیب نہ کرتا تھا۔

۲۶۱۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَجَاهِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَصَّوْمُ الصَّائِمِ وَيَغْفِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِبُ يَغْفِرُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۲۶۲۰- حضرت حمید رضی اللہ عنہ نے کہا انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا روزہ رمضان کو سفر میں تو کہا انھوں نے کہا سفر کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں تو نہ برا کہا صائم نے مفطر کو نہ مفطر نے صائم کو۔

۲۶۲۰- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَجِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۲۱- حمید نے کہا نکلا میں سفر میں اور میں نے روزہ رکھا تو لوگوں نے کہا تم دوبارہ روزہ رکھو (یعنی سفر کا روزہ صحیح نہیں ہوا) تو میں نے کہا انس نے مجھے خبر دی ہے کہ اصحاب رسول اللہ کے سفر کرتے تھے اور صائم مفطر پر طعن نہ کرتا تھا نہ مفطر صائم پر اور پھر ملا میں ابن ابی ملکہ سے اور خبر دی مجھے انھوں نے حضرت عائشہ سے مثل اس کی۔

۲۶۲۱- عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَجِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۲۲- انس نے کہا کہ ہم نبی کے ساتھ تھے سفر میں سو کوئی ہم میں صائم تھا کوئی مفطر اور ایک منزل میں اترے گرمی کے دنوں میں اور سب نے زیادہ سائے میں دھنچا جس کے پاس چادر تھی اور کتے تو ایسے تھے کہ کتھ ہی سے دھوپ روکے ہوئے تھے اور روزہ دار جتنے تھے سب منزل پر جا کر پرہیز اور افطار والوں نے کھڑے ہو کر ٹیپے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ نے فرمایا افطار کرنے والے آج بہت سزاواں لے گئے۔

۲۶۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَجِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

۲۶۲۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

۲۶۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَجِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(۲۶۲۲) ☆ معلوم ہوا سفر میں بھائیوں کی خدمت کرتا بھی بڑا ثواب ہے۔

رسول اللہ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضُ وَأَفْطَرَ بَعْضٌ فَخَرَّمَهُ الْمُفْطِرُونَ وَتَعَبِلُوا وَضَعَفَ الصُّوَامُ عَنْ تَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِي ذَلِكَ ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ))

۲۶۲۴- عَنْ قُرْعَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا سَعِيدُ الْحَذَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مُكْتَوِّرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ إِنِّي لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هَؤُلَاءِ عَنْهُ سَأَلْتُهُ عَنْ الصُّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَتَزَلْنَا مَنَزِلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكُمْ قَدْ ذَنَبْتُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ وَالْفِطْرِ أَقْوَى لَكُمْ)) فَكَانَتْ رَحُصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ ثُمَّ تَزَلْنَا مَنَزِلًا آخَرَ فَقَالَ ((إِنَّكُمْ مُصِيبُو عَذَابِكُمْ وَالْفِطْرِ أَقْوَى لَكُمْ فَافْطَرُوا)) وَكَانَتْ عَزْمَةٌ فَأَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ

بَابُ التَّخْيِيرِ فِي الصُّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ
۲۶۲۵- عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الصَّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَافْطِرْ))

۲۶۲۶- عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

علیہ وسلم سفر میں تھے اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم صائم تھے بعض منظر پھر کر خداست چست ہاندھی منظر وں نے اور محنت کی اور ضعیف ہو گئے صائم لوگ بعض کاموں سے اس وقت فرمایا آپ نے کہ آج منظر لوگ ثواب کمالے گئے۔

۲۶۲۳- قرعہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں ابوسعید کے پاس آیا اور ان پر لوگوں کا ہجوم تھا پھر جب بھیڑ چھٹ گئی تو میں نے کہا میں آپ سے وہ نہیں پوچھتا جو یہ لوگ پوچھتے تھے اور میں نے ان سے سفر میں روزے کو پوچھا۔ انھوں نے فرمایا سفر کیا ہم نے رسول اللہ کے ساتھ مکہ کو اور ہم روزہ دار تھے پھر ایک منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم اب دشمن سے قریب ہو گئے اور افطار میں تمہاری قوت بہت زیادہ ہو گی۔ پس رخصت ہوئی افطار کی جب بعض ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض منظر۔ پھر ہم آگے کی منزل میں اترے اور آپ نے فرمایا تم صبح کو اپنے نعیم سے ملنے والے ہو تو افطار تمہاری قوت بڑھا دے گا۔ سو ہم سب افطار کرو اور یہ فرماتا آپ کا حکم قطعی تھا۔ پھر ہم سب لوگوں نے افطار کیا پھر اس کے (یعنی بعد فراغ مقابلہ نعیم) ہم نے اپنے لشکر کو دیکھا کہ ہم روزہ رکھتے تھے رسول اللہ کے ساتھ سفر میں۔

باب: رمضان میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان
۲۶۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا روزے کو سفر میں آپ نے فرمایا چاہے روزہ رکھ جاے یا نہ رکھ کر۔

۲۶۲۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو سلمیٰ نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بہت بے

درپے روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی روزے رکھا کروں؟
آپ نے فرمایا چاہو رکھو یا نہ رکھو۔

۲۶۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۶۲۹- حضرت اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے میں توت پاتا ہوں روزہ کی سفر میں تو میں اگر روزہ رکھوں تو کیا کچھ گناہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رخصت ہے اللہ کی طرف سے سو جس نے اس کو لیا خوب کیا اور جس نے چاہا روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں اور بارون نے اپنی روایت میں اللہ کی طرف سے ذکر نہیں کیا۔

۲۶۳۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سخت گرمی میں یہاں تک کہ کوئی ہم میں سے اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا گرمی کی سختی سے اور کوئی ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ بن رواحہ کے۔

۲۶۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

اللَّهُ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفْصُومَ فِي الشَّعْرِ قَالَ ((صُمْ إِنَّ شَيْتَ وَأَفْطِرْ إِنَّ شَيْتَ)).

۲۶۲۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفْصُومَ.

۲۶۲۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَمْزَةَ قَالَ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفْصُومَ فِي الشَّعْرِ.

۲۶۲۹- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّسُولِ الْمَاسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجِدُ فِي قُوَّةٍ عَلَى الصَّيَّامِ فِي الشَّعْرِ قَهْلٌ عَلَيَّ حُجَّاحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ فَصَنْ أَحَدُهَا فَحَصْنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا حُجَّاحَ عَلَيْهِ)) قَالَ حَارِثُ بْنُ حَذِيفَةَ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللَّهِ.

۲۶۳۰- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

۲۶۳۱- عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ حَتَّى إِنْ الرَّجُلُ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا أَحَدٌ صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

بَابِ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتِ
يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: حاجی عرفات میں عرفہ کے روز و روزہ نہ رکھے

٢٦٣٢- عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ
نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامٍ وَسُؤْلِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ
صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ
بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَقَفٌ عَلَى بَعِيرِهِ عَرَفَةَ فَشَرِبَهُ.
٢٦٣٣- عَنْ أَبِي النَّضْرِ يَهْدَى الْإِسْنَادُ وَلَمْ
يَذْكُرْ وَهُوَ وَقَفٌ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ
مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.
٢٦٣٤- عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ يَهْدَى الْإِسْنَادُ نَحْوُ
جَدِيدِ بْنِ عَيْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ.

۲۶۳۵- غیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ سے روایت ہے کہ انھوں نے ام الفضلؓ سے سنا لوگوں نے شک کیا اصحاب رسولؐ میں سے دن عرفہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں۔ تب انھوں نے ایک پیالہ دودھ کا بھیج دیا اور آپ عرفات میں تھے پھر آپ نے نبی کیا۔

۲۶۳۶- میمونہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی مسلمانوں کی ماں

(۲۶۳۲) ☆ نووی نے فرمایا مذہب شافعی کا اور مالک کا اور ابو حنیفہ اور جہور علماء کا یہی ہے کہ اظہار عرفہ میں مستحب ہے حاجی کو اور ابن منذر نے یہی حکایت کیا ہے کہ اگر بکر صہبیؒ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور ابن عمرؓ اور ثوریؒ سے اور کہا ہے ابن زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ روزہ رکھتے تھے اور عمر بن خطابؓ اور عثمان بن ابی العاصؓ سے بھی یہی مروی ہے اور اسحاقؒ کا یہاں بھی اسی طرف تھا اور عطاء جاثیؒ میں روزہ رکھتے تھے غمریؒ میں نہیں اور قتادہؒ نے روزے میں کچھ منشاء نہیں دیکھا اگر دو عاصیہؒ ضعیف نہ ہو اور جہور نے احتیاج کیا ہے رسول اللہؐ کے اظہار سے اور اس سے استدلال کیا ہے جن میں مطلق مذکور ہے کہ عرفہ کا روزہ دہریس کا کھارہ ہے اور جہور نے ان حدیثوں سے اسی سے اس کو مراد لیا ہے جو حر فات میں نہ ہو۔

(۲۱۳۶) ان ردو آجوں سے کئی امور ثابت ہوئے۔ اول مستحب ہونا انظار کا عرفات میں۔ دوسرے مستحب ہونا توفہ کا سواری پر اور یہی صحیح ہے نہ جب شامی ہیں۔ تیسرے جو ان کفرے ہو کر بیت کا اور سوار ہو کر بھی رہتے جو چاہتے ہیں قبول ہو۔ کآب کے واسطے۔

نے فرمایا کہ لوگوں نے شک کیا رسول اللہ کے روزے میں عرفہ کے دن (میدانِ عرفات میں) سو بیجا میوے نہ ایک لانا دودھ کا اور آپ وقوف کیے ہوئے تھے موقف میں اور آپ نے پی لیا اور سب لوگ دیکھتے تھے آپ کو۔

باب: عاشورے کے روزہ کا بیان

۲۶۳۷- حضرت عائشہؓ نے فرمایا قریش عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے ایامِ جاہلیت میں اور رسول اللہ بھی۔ پھر جب آپ نے مدینہ کو ہجرت کی روزہ رکھا اور اس دن روزے کا حکم فرمایا پھر جب رمضان فرض ہوا آپ نے فرمایا جو چاہے اب عاشورے کو روزہ رکھے جو چاہے چھوڑ دے۔

۲۶۳۸- ہشام نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور اول حدیث میں یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور آخر میں یہ کہا کہ آپ نے عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا پھر جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے اور اس بات کو رسول اللہ کا قول نہیں ٹھہرایا جیسے ہر ایک روایت میں تھا۔

۲۶۳۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عاشورے کا روزہ جاہلیت میں رکھا جاتا تھا۔ پھر جب اسلام آیا تو اب چاہے کوئی رکھے چاہے چھوڑ دے۔

۲۶۴۰- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ حکم فرماتے تھے اس کے روزے کا (یعنی عاشورے کا) جب رمضان فرض نہیں ہوا تھا۔ پھر جب رمضان فرض ہوا تو یہ حکم ہوا کہ جس کا جی چاہے وہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ شَكَرُوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مِمَّنْ مَوَدَّةَ بَنِي النَّبِيِّ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ.

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

۲۶۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

۲۶۳۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ الْإِسْطَاقِيّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ تَكْرِيدًا جَرِيرًا.

۲۶۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

۲۶۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ

(۲۶۳۷) نوٹی نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ اب عاشورے کا روزہ سنت ہے واجب نہیں اور اول اسلام میں اس کا کیا حکم تھا اس میں اختلاف ہے یعنی رمضان فرض ہونے سے قبل۔ سو ابو حنیفہ کا قول ہے کہ واجب تھا اور اصحابِ شافعی میں اختلاف ہے مشہور قول یہ ہے کہ ہمیشہ سنت تھا کہی واجب نہیں ہوا مگر احتیاب اس کا سو کہ تھا پھر جب رمضان فرض ہوا مستحب نہ کیا سو مکہ نہ رہا۔

(۲۶۳۹) جو چاہے رکھے جو چاہے چھوڑ دے اس سے حنیفہ استدلال کرتے ہیں واجب نہ ہونے پر اور شافعیہ استدلال کرتے ہیں سو مکہ نہ ہونے پر اور مالک اب وہ سنت مستحب ہے غیر سو مکہ نہ۔

عاشورے کا روزہ رکھے اور جس کا پی چاہے نہ رکھے۔

۲۶۴۱- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قریش عاشورے کو روزہ رکھتے تھے جاہلیت میں۔ پھر رسول اللہؐ نے بھی حکم فرمایا اس کے روزے کا یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے اظہار کرے۔

۲۶۴۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اہل جاہلیت عاشورے کو روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی رکھا اور مسلمان بھی رمضان فرض ہونے سے پہلے رکھتے تھے۔ پھر جب رمضان فرض ہوا تو آپؐ نے فرمایا عاشوراء اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے جو چاہے چھوڑے۔

۲۶۴۳- مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۴۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا تو آپؐ نے فرمایا اس دن میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے سو جس کا پی چاہے روزہ رکھے اور جس کا پی چاہے جس کا وہ چھوڑے۔

۲۶۴۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ بنا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ عاشورے کا دن ایسا ہے کہ اس میں اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے۔ سو جس کا پی چاہے روزہ رکھے اور جس کا پی چاہے چھوڑے اور عبد اللہ روزہ نہیں رکھتے تھے مگر جبکہ موافق پڑ جائے ان دونوں کے جس میں ان کی عادت تھی روزہ رکھنے کی۔

۲۶۴۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے وہی روایت برابر مذکور ہوئی جو اوپر آچکی ہے آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر ہوا عاشورے کا۔

شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

۲۶۴۱- عَنْ عَائِشَةَ أَحْبَبَتْهُ أَنْ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فَرَضَ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَفْطِرْ)).

۲۶۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفَرِّضَ رَمَضَانَ فَلَمَّا افْتَرَضَ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللَّهِ فَصَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ)).

۲۶۴۳- عَنْ أَبِي أُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَدَّةٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۲۶۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَانَ يَوْمًا يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَتْرَكْهُ)).

۲۶۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ ((إِنْ هَذَا يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَرَكَهُ فَلْيَتَرَكَهُ)) وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صِيَامَهُ.

۲۶۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَوْمَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَذَكَرَ مِنْ حَدِيثِ الْبَيْهَقِيِّ بْنِ سَعْدٍ سَوَاءً.

۲۶۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۲۶۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ((ذَاكَ يَوْمٌ كَانَ يَصُومُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ))

۲۶۴۸- عبد الرحمن بن یزید نے کہا اشعث بن قیس عبد اللہ کے پاس آئے اور ناشتہ کرتے تھے کہ تو کہا انھوں نے کہ اے ابو محمد! آؤ ناشتہ کرو۔ تو انھوں نے کہا کہ آج کیا عاتورے کا دن نہیں ہے؟ تو عبد اللہ نے کہا کہ تم جانتے ہو عاتورے کا دن کیسا ہے؟ تو اشعث نے کہا وہ کیسا دن ہے؟ تو عبد اللہ نے کہا رسول اللہ اس دن روزہ رکھتے قبل رمضان فرض ہونے کے پھر جب رمضان کی فرضیت اتری تو آپ نے روزہ چھوڑ دیا اور ابو کریم کی روایت میں ہے کہ اس کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ كَوْنَيْسَ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَرَكَهُ وَقَالَ أَبُو سُورَيْبٍ تَرَكَهُ

۲۶۴۹- مذکورہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۴۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ لَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ تَرَكَهُ

۲۶۵۰- قیس نے کہا اشعث آئے عبد اللہ کے پاس اور وہ کھانا کھا رہے تھے عاتورے کے دن۔ انھوں نے کہا اے ابو محمد! آؤ ناشتہ کرو۔ تو انھوں نے کہا میں روزے سے ہوں۔ انھوں نے کہا تم روزہ رکھتے تھے اس میں پھر چھوڑ دیا گیا۔

۲۶۵۰- عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكْبَنٍ أَنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اذْنُ فَكُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُومُهُ ثُمَّ تَرَكَهُ

۲۶۵۱- علقمہ نے کہا کہ اشعث ابن مسعود کے پاس آئے اور وہ عاتوراء کے دن کھانا کھا رہے تھے تو انھوں نے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن آج عاتورے کا دن ہے۔ انھوں نے کہا اس روز روزہ رکھا جاتا تھا قبل رمضان کے پھر جب رمضان فرض ہوا وہ چھوڑ دیا گیا۔ تو اگر تم روزے سے نہ ہو تو کھاؤ۔

۲۶۵۱- عَنْ عُلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى أَبِي سَمُودٍ وَهُوَ يَأْكُلُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانَ تَرَكَهُ فَإِنْ كُنْتَ مُقِطِرًا فَاطْعَمْ

۲۶۵۲- جابر بن سمرة نے کہا کہ رسول اللہ حکم فرماتے تھے عاتورے کے روزے کا اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور اس کا خیال رکھتے تھے وہ ہمارے لیے پھر جب رمضان فرض ہوا نہ آپ

۲۶۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَنْهَانَا عَنْهُ وَتَعَامَدْنَا عَنْهُ فَلَمَّا

فَرَضَ رَمَضَانَ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا
عَنْهُ

نے اس کا حکم فرمایا اور نہ اس سے منع کیا نہ اس کا خیال رکھا آپ
نے ہمارے لیے۔

۲۶۵۳- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ
مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ حَظِيظًا بِالْمَدِينَةِ يَغْنِي فِي
قَدَمَيْهِ قَدَمَيْهَا عَطَبُهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَمِنَ
عَلَمًاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ لَيْذَا الْيَوْمِ ((هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتَبِ
اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ
أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْطِرَ فَلْيَفْطِرْ)) .

۲۶۵۳- حمید بن عبد الرحمن نے کہا میں نے معاویہ بن ابی
سفیان سے کہ انھوں نے خطبہ پڑھا مدینہ میں اپنی ایک آہ میں
جب مدینہ آئے تھے اور دن عاشورے کے۔ خطبہ میں کہا کہ
تمہارے علماء کہاں ہیں اے اہل مدینہ؟ میں نے سنا ہے رسول اللہ
سے کہ اس دن کو فرماتے تھے کہ یہ عاشورے کا دن ہے اللہ نے
اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں پھر جو
چاہے روزہ رکھے جو چاہے افطار کرے۔

۲۶۵۴- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ وَهَّابٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

۲۶۵۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۵۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتٍ هَذَا الْيَوْمِ ((إِنِّي صَائِمٌ
فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِي
حَدِيثِ مَالِكٍ وَيُونُسَ .

۲۶۵۵- زہری سے اس اسناد سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ
نے یہ سنار رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے کہ آج کے دن کے لیے
میں روزے سے ہوں پھر جو چاہے روزہ رکھے اور باقی حدیث مالک
اور یونس کی انھوں نے بیان نہیں کی۔

۲۶۵۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ
يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسَأَلُوا عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا
هَذَا الْيَوْمِ الَّذِي أَظْهَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى رَجُلِي
إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ فَحَنَ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَحْنُ أَوْلَى
بِمُوسَى مِنْكُمْ)) فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ .

۲۶۵۶- عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ
مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورے کے دن روزہ
رکھتے ہیں اور لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں روزہ رکھتے ہیں؟ تو
انھوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور
بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ دیا اس لیے آج ہم روزہ دار ہیں اس کی
تعظیم کے لیے (یعنی اللہ پاک کی)۔ تو نبی نے فرمایا ہم تم سے زیادہ
دوست ہیں اور قریب ہیں موسیٰ کے۔ پھر حکم دیا آپ نے اس
روزے کا۔

۲۶۵۷- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
فَسَأَلَهُمْ عَنْ ذَلِكَ .

۲۶۵۷- ابوبشر سے اس اسناد سے وہی روایت مروی ہے مگر اس
میں یوں ہے کہ آپ نے پوچھا یہود سے سبب اس روزے کا۔

۲۶۵۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ)) فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْحَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى رَقَبَتَهُ وَغَرَّقَ يَزْعُونَ وَفَوْتَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحَنَّنَ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

۲۶۵۹- وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَحْمَرَ أَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ مِنْ جُنُبٍ لَمْ يُسَمَّ.

۲۶۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَعْظُمُ الْيَهُودُ وَتَتَجِدُهُ عِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَوْمُوهَا أَنْتُمْ))

۲۶۶۱- قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِلَّةَ وَزَادَ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ حَبِيرٍ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَتَجَلَّوْنَهُ عِيدًا وَيَلْبَسُونَ لِبَاسَهُمْ فِيهِ خُلِبُهُمْ وَخُشَارَتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَصَوْمُوهَا أَنْتُمْ)).

۲۶۶۲- ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَنَسِيلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَبِيهِمَا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْحَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى رَقَبَتَهُ وَغَرَّقَ يَزْعُونَ وَفَوْتَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحَنَّنَ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَتَحَنَّنَ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ)) فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ.

(۲۶۶۱) مگر لاکھوں روایتوں سے معلوم ہو چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں بھی روزہ رکھنے کا حکم جب مدینہ میں آئے تو یہود کو دیکھا اور رکھنے لگے شاید بچ میں ترک کر دیا ہو یا یہود کے قول کے موافق وحی اتری ہو یا یہود میں سے جو مسلمان ہوئے ہوں ان کی تہدیین آپ نے کی ہو یا سنو اس کا علم آپ کو یا یہود سے اور صرف اخبار احاد سے آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

انھوں نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہؐ نے روزہ رکھا ہو کسی دن کا اور دونوں میں سے اسی دن کی بزرگی دعوٰی کرنے کو سوا اس دن کے اور کسی ماہ کا سوا ماہ رمضان کے (یعنی دونوں میں عاشوراء مہینوں اور میں رمضان کو بزرگ جانتے ہیں)۔

۲۶۶۳- و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ هِيَ هَذِهِ الْأَسَانِدُ بِمِثْلِهِ.

باب اٰی یومِ یصامُ فی عَاشُوراءَ باب: عاشوراء کا روزہ کس دن رکھا جائے

۲۶۶۶- عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ
بِإِثْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ
رِدَائِهِ فِي مِزْمَرٍ فَقُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَوْمِ
عَاشُورَاءَ فَقَالَ إِذَا زَانَيْتَ مِثْلَ الْمُحْرَمِ فَأَعْلَظْ
وَأَصْبَحْ يَوْمَ النَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هَكَذَا كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ.

۲۶۶۵- عَنْ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْوَجِ قَالَ سَأَلْتُ
إِمِينَ عِثَابَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ
عِنْدَ زَمْرٍ عَنْ صَوْنٍ خَاشُورَاءَ بِيْنَتِي حَدِيثٌ
خَاصٌّ بِهَا عَنْ عَمْرِو.

۲۶۶۵- حکم بن اعرج نے کہا پوچھا میں نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے اور وہ تکیہ لگائے ہوئے تھے زحرم کے پاس
خاشورے کے روڑے کو پھر بیان کیا روایت مثل روایت
حاجب بن عمری۔

(۲۶۳) جنّ المین جہاں کا مذہب یہی ہے کہ عاشورا اور نویں تاریخ ہے مخرج کی اور ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے عاشوراء کو روزہ رکھا اور لوگوں نے عرض کیا کہ اس دن کی تعظیم تو یہود و نصاریٰ کرتے ہیں اگر سال آئندہ آوے گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ نویں تاریخ روزہ رکھیں گے۔ پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ غرض ان کا مذہب یہی ہے کہ عاشورہ کوئی کوپے اور مشاہیر علماء سلف و خلف کا مذہب یہ ہے کہ عاشورہ دسویں تاریخ ہے اور یحییٰ قول ہے سعید بن مسیبؒ اور حسن بصریؒ اور مالکؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا اور ظاہر احادیث سے اور یہی معتقدانہ لفظ ہے۔ اس لیے کہ عاشوراء عشر سے مشتق ہے اور عشروس کو کہتے ہیں اور امام شافعیؒ اور ان کے اصحاب اور احمدؒ اور اعلیٰؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے کہ نویں اور دسویں دونوں کا روزہ مستحب ہے اس لیے کہ آپؐ نے دسویں کا روزہ رکھا تھا اور نویں تاریخ کی نیت کی تھی اس لیے وقت ہوگئی اور حدیث مسلم میں گزرا ہے کہ افضل عیام بعد رمضان کے عیام شہر اللہ محرم ہے اور علماء نے کہا ہے کہ نویں تاریخ کا روزہ ملا لینے سے غرض یہ تھی کہ ایک دسویں کے روزے میں یہودی کی مشابہت نہ تھی۔

۲۶۶۶- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب روزہ رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن کا اور حکم کیا اس کے روزے کا تو لوگوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ دن تو ایسا ہے کہ اس کی تعظیم کرتے ہیں یہود و نصاریٰ تو آپ نے فرمایا جب اگلا سال آوے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم نویں تاریخ کا روزہ رکھیں گے۔ آخر اگلا سال نہ آئے پایا کہ آپ نے وفات پائی۔

۲۶۶۷- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے اگر میں باقی رہا سال آئندہ تک تو روزہ رکھوں گا میں نویں تاریخ کو اور ابو بکرؓ کی روایت میں یہ ہے کہ انھوں نے کہا مرد اس سے یوم عاشوراء ہے۔

باب: عاشوراء کے دن اگر ابتدائے دن میں کچھ کھالیا ہو تو باقی دن کھانے پینے سے رک جانے کا بیان

۲۶۶۸- سلمہ بن اکوعؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے اسلم قبیلہ سے ایک آدمی کو روانہ کیا عاشورے کے دن اور حکم کیا کہ لوگوں کو پکار دے کہ جو روزہ نہ رکھا ہو وہ رکھ لے اور جو کھانچا ہو وہ اپنا اسناک پورا کرے رات تک۔

۲۶۶۹- ربیع معوذی بیٹی سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہؐ نے عاشورے کی صبح کو حکم بھیجا انصار کے گاؤں میں مدینہ کے گروہ کہ جس نے روزہ نہ رکھا وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے صبح سے افطار کیا ہو وہ باقی دن پورا کرے (یعنی اب کچھ نہ کھاوے)۔ پھر اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے لڑکوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اگر انھیں چاہتا تھا اور مسجد کو جاتے تھے

۲۶۶۶- عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصَيَابِهِ فَأَلَوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعْظَمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ)) قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوَفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۶۶۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَنْ نَقِيتَ إِلَيَّ قَابِلٍ لَأَصُومَنَّ التَّاسِعَ)) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى بَكَرٍ قَالَ يَقْبِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ.

بَاب مَنْ أَكَلَ فِي عَاشُورَاءَ فَلْيَكُفْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

۲۶۶۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ ((مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ صِيَامَهُ إِلَى اللَّيْلِ)).

۲۶۶۹- عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِي حَوْلَ الْمَدِينَةِ ((مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ)) فَكُنَّا نَعْدُ ذَلِكَ نَصُومُهُ وَنُصُومَ صَبِيَّائِنَا الصَّغَارِ مِنْهُمْ.

(۲۶۶۹) مردان و دونوں روایتوں کی یہ ہے کہ جو روزہ دار ہو پورا کرے اور جس نے کھالیا ہو وہ اس دن کے آداب سے پھر افطار کے وقت تک کچھ نہ کھاوے جیسے یوم تک میں بخود کے شروع میں کچھ کھا چکا ہو اور پھر معلوم ہو جائے کہ یہ دن رمضان کا ہے اس کو بھی شام تک کچھ نہ کھا چاہیے اور چھوٹے لڑکوں کو اس لیے روزہ دکھواتا ہے کہ عادت پڑے عبادت کی اگرچہ وہ غیر مکلف ہیں۔

اور لڑکوں کے لیے گڑیاں بناتے تھے ان کی۔ پھر جب کوئی روئے لگتا تھا تو اس کو وہی کھیلنے کو دے دیتے تھے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا تھا۔

۲۶۷۰- خالد بن ذکوان نے پوچھا بیعت معوضہ میں عفراء سے عاشورہ کے روزے کو تو انھوں نے کہا کہ لا بیحجار رسول اللہ نے انصار کے گاؤں میں اور ذکر کی حدیث مانند بشر کی۔ مگر اس میں اتنا کہا کہ بنا دیتے تھے ہم لڑکوں کے لیے کھلونا ان سے یعنی بشم سے اور ان کو اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ پھر جب وہ کھانا مانگتے تھے تو ہم وہی کھلونا ان کو دے دیتے تھے اور وہ ان کو قائل کر دیتا تھا کہ وہ اپنا روزہ پورا کر لیتے تھے۔

باب: یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کو روزہ رکھنا

حرام ہے

۲۶۷۱- ابو عبیدہ مولیٰ ابن ابی لہر نے کہا کہ حاضر ہوا میں عید میں عمر بن خطابؓ کے ساتھ اور آپ آئے اور نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ یہ دونوں دن ایسے ہیں کہ منع کیا ہے رسول اللہ نے ان میں روزہ رکھنے سے اور یہ دن آج کا تمہارے افطار کا ہے بعد رمضان کے اور دوسرا دن ایسا ہے کہ تم اس میں اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو۔

۲۶۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو دن کے روزوں سے ایک عید البقرہ اور دوسرا عید الفطر میں۔

۲۶۷۳- قزعة نے ابو سعیدؓ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا سنا

إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَنَذَعْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَحَلَّلْتُ لَهُمُ اللَّعْنَةُ مِنَ الْعَيْنِ فَإِذَا بَخِيَ أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أُعْطِيَ نَهْأَهُ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

۲۶۷۰- وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ لَطَّارٌ عَنْ عَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرَّبِيعَ بْنَ مَرْثُومٍ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رُسُلَهُ بِي قُرَى الْأَنْصَارِ فَذَكَرَ بِجَبَلٍ خَدِيشَ بَشَرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَصْنَعُ لَهُمُ اللَّعْنَةُ مِنَ الْعَيْنِ فَنَذَعْتُ بِهِ مَعْنًا فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أُعْطَيْنَاهُمُ اللَّعْنَةَ تَلْهِيبُهُمْ حَتَّى يُصُومُوا صَوْمَهُمْ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْأَضْحَى

الْأَضْحَى

۲۶۷۱- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ يَفْطِرُكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْآخَرُ يَوْمٌ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُجِكُمْ.

۲۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ.

۲۶۷۳- عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ

(۲۶۷۱) مثلاً روزہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا بالاجماع حرام ہے ہر حال میں خواہ روزہ نذر کا ہو یا نفل کا یا کفارہ وغیرہ کا اور اگر خاص ان ہی کی طرف تعین کر کے نذر کرے قصداً تو اہام شافعی اور جمہور کے نزدیک بذراستی کی مشفق نہیں ہوتی اور نہ اس کی قضاء لازم ہوتی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک نذر لازم ہوتی ہے اور قضاء اس کی واجب ہے اور اگر اسی دن روزہ رکھے تو نذر پوری ہو جاتی ہے اور یہ تمام آئمہ کے خلاف ہے۔ (کذا قال النووی)

میں نے ان سے ایک حدیث کو کہ مجھے بہت پسند آئی اور میں نے کہا ان سے کہ کیا تم نے سنا ہے اس کو رسول اللہ سے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ کے اوپر ایسی بات کہوں جو آپ نے نہیں فرمائی اور جو میں نے نہیں سنی کہا انھوں نے کہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے روزہ درست نہیں ان دونوں میں ایک عید الاضحیٰ میں اور دوسرے عید الفطر میں رمضان کی۔

۲۶۷۴- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دونوں کے روزوں سے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے۔

۲۶۷۵- زیاد بن جبر نے کہا ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا میں نے نذر کی ہے کہ ایک دن روزہ رکھوں اور وہ دن موافق ہو عید الاضحیٰ یا فطر کے تو ابن عمر نے فرمایا کہ اللہ پاک نذر پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور نبی اس دن کے روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہیں۔

۲۶۷۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے سے۔

باب: ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

۲۶۷۷- پیچھ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا ایام تشریق کے کھانے پینے کے دن ہیں۔

۲۶۷۸- مذکورہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۲۶۷۹- کعب رضی اللہ عنہ کو اور اس بن حدان کو رسول اللہ

عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْتَبْتِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ لِي يَوْمَ النَّاحِيَةِ وَيَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ ((

۲۶۷۴- عَنْ أَبِي سَمِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ.

۲۶۷۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمًا مُوَافِقَ يَوْمِ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى بِإِقَاءِ النَّذْرِ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هَذَا الْيَوْمِ.

۲۶۷۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّاحِيَةِ.

باب: تحریم صوم ایام التشریق

۲۶۷۷- عَنْ نَيْبَةَ الْهَذَلِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

۲۶۷۸- عَنْ نَيْبَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيتُ أَبَا الْمُبَلِّغِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِوَقْدِ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيهِ ((وَذَكَرَ لِلَّهِ)).

۲۶۷۹- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ

(۲۶۷۵) یعنی ابن عمر نے اس کے جواب سے کہہ دیا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے اور جو عید کے دن نذر معین کرے اس کی تحقیق اور ابھی بیان ہو چکی ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام تشریف میں بھیجا کہ پکار دوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے گا سوا مومن کے اور مومن کے دن کھانے پینے کے ہیں۔

۲۶۸۰- ایراتیم سے یہی مضمون مروی ہوا مگر اس میں یہ ہے کہ ان دونوں نے پکارا۔

باب: اکیلے جمعہ کو روزہ رکھنے کی کراہت

۲۶۸۱- محمد بن عمار نے کہا پوچھا میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ طواف کرتے تھے بیت اللہ کا کہ کیا منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے روزے سے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اس بیت کے رب کی۔

۲۶۸۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَعَثَهُ وَأَرْسَلَ بَيْنَ الْحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ قَتَادَى ((أَنَّ لَنَا بِمَدْحَلِ الْخُجَّةِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَأَيَّامَ بَنِي آدَمَ أَكَلُوا وَشَرَبُوا)).

۲۶۸۰- عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي طَرَفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَتَادَى: غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَتَادَى.

بَابُ كَرَاهَةِ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُنفَرِدًا

۲۶۸۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَنْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

۲۶۸۲- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَبْرِ عَنْ شَيْبَةَ أَنَّ أَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۲۶۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ)).

۲۶۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَخْصِمُوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِفِيَا مِنْ بَيْنِ

۲۶۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے اکیلے جمعہ کا مگر آگے اس کے بھی رکھے یا اس کے پیچھے بھی۔

۲۶۸۴- ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی خاص نہ کرے جمعہ کی رات کو سب راتوں میں جائے اور نماز کے ساتھ

(۲۶۸۳) ☆ نووی نے فرمایا کہ جب وہ اصحاب شافعی کا یہی قول ہے کہ خاص جمعہ کے دن روزہ کھانا کرو ہے مگر ایسا ہو کہ کسی تاریخ میں وہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور اس دن جمعہ آگیا تو مضائقہ نہیں اور اس طرح مثلاً اس نے نہ رکھی کہ جس دن بیمار یا چھوٹا یا روزہ رکھوں گا اور شب جمعہ اچھا ہو گیا تو حرج نہیں یا ایک روزہ اس کے آگے یا ایک پیچھے طاری تو بھی مکروہ نہیں اور امام مالکؒ نے جو موطا میں کہا ہے کہ میں نے کسی اہل علم سے نہیں سنا جو جمعہ کے روزے کو منع کرنا ہو تو شاید انکو یہ حدیثیں نہ پہنچی ہوں۔ لیکن وہ معتد ہیں اور ہم کو اتباع حدیث ضروری ہے نہ اجازت کی امام کا علیٰ الخصوص جب حدیث کے خلاف ہو۔ چنانچہ واوڈی نے جو امام مالکؒ کے شاگردوں میں سے ہیں انھوں نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث ان کو نہیں پہنچی اگر پہنچی تو وہ اس کے خلاف سمجھتی نہ کرتے اور یہی گمان سب اماموں کے ساتھ جو مسائل ان کے حدیث کے خلاف ہیں ورنہ کوئی ان میں چلنا نہ چھوڑے کہ مخالفت حدیث کی نہیں کرتا اور امت کو ضروری ہے کہ جب حدیث ظہر

اور نہ خاص کرے اس کے دن کو سب دنوں میں روزے کے ساتھ مگر یہ کہ روزہ رکھتا ہو وہ ہمیشہ اور اس میں جمعہ آجائے۔

باب: آیت و علی الذین یطیقونه کے منسوخ ہونے کا بیان

الَّذِينَ لَا تَخُصُّوا يَوْمَ الْخَمِيسَةِ بَيَّامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِنَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمِهِمْ يَصُومُوا أَحَدَكُمْ).

بَابُ بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ بِقَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

۲۶۸۵- سلمہ بن الاکوعؓ نے کہا جب یہ آیت اتری و علی الذین یطیقونه فدیۃ طعام مسکین یعنی جن لوگوں کو طاقت ہے روزے کی وہ فدیہ دیں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا تو جو چاہتا تھا افطار کرتا تھا رمضان میں اور فدیہ دے دیتا تھا اور یہی حکم رہا یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت اتری اور اس نے اس آیت کو منسوخ کر دیا یعنی اب روزہ ضرور رکھنا ہوا طاقت والے کو اور فدیہ دینا درست نہیں۔

۲۶۸۵- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ وَالْعَلَى الَّذِينَ يَطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامَ مَسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْطِرَ وَيَتَذَيَّرَ حَتَّى نَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا.

۲۶۸۶- سلمہ بن الاکوعؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم رمضان میں

۲۶۸۶- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ

فہم ہی معصوم مل جاوے پھر کسی کی تقلید نہ کرے۔ یہی سبیل مومنین ہے اور یہی طریق مصطفین۔ اگرچہ برا مانجیں مصطفین۔ اور حکمت اس نبی میں شاید یہ ہو کہ یہ دن دعا اور ذکر و عبادت اور نہانے اور نہلانے کا ہے اور نماز کو سویرے جایگا۔ اس لیے افطار بہتر ہوا کہ یہ دعا تک بخوبی ادا ہوں اور یہ دن گویا نظیر ہے عرند کے عرقات والوں کے لیے کہ اس دن بھی کاجیوں کو افطار ادا کی ہے پس اس میں بھی افطار مستحب ہے اور جب ایک دن قبل یا بعد اس کے روزہ رکھ لیا تو یہ روزے گویا کفارہ ہو گئے ان وظیفوں کا جس میں بہ سبب روزے کے تصور ہوا۔ پس کراہت جاتی رہی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ تخصیص شب بعد کی بھی نہ کرے اس شب میں قیام کرے اور نماز پڑھے اور دنوں میں نہ کرے۔ اور معلوم ہوا اس سے صلوات اللہ علیہ ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی امداد کرنے والے کو رہا کرے اور معلوم ہوا کہ وہ نماز بدعت اور جہالت ہے اور سر سے پانچ ضلالت ہے اور اس میں بہت منکرات و صحاحات ہیں اور ایک جماعت نے اماموں کی اس نبی بدعت اور قیامت میں تعاقب نفسیہ کی ہیں اور اس کو سراپا فسق و مکرانی اور ضلالت و موجب رویہاں نکھارے اور اس کے سر تکب کو سراپا ضلال اور اہل ضلال لکھا ہے۔ انجی مائی النووی بخیر۔

مترجم کہتا ہے یہی حکم ہے ان اوراد و وظائف کا جو لوگوں نے اعدا کر لیے اور شارع علیہ السلام سے اس کی کوئی سند نہیں بیسے دعاے حج العرش، درود تاج، درود کلعی اور دعاے سنبل اور درود اکبر اور دلائل الخیرات اور حزب امیر اور حزب البحر و غیرہ کہ ان سب سے مومن شیخ سنت کو ابتداء لازم ہے اور اس کو جملہ وظائف اور نو اکتھا اور عباد خانہ خرامت کرنا اور اس پر امید و ثواب ہونا گویا اس بناء کی صحیح قرار نہیں۔

(۳۶۸۶) یعنی اس بعد کی آیت سے وہ فدیہ والی آیت منسوخ ہو گئی اور جمہور کا یہی قول ہے جیسے سلمہ کی روایت میں ہے اور علی

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا فِي رَمَضَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ افْطَرَ فَافْتَدَى بَطْنَانِ مَسْكِينٍ حَتَّى انْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.

جَوَازُ تَأْخِيرِ قِصَاصِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَحِجَّ رَمَضَانَ أَحَدٌ لِمَنْ افْطَرَ بِعِلَّةٍ

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں یہ عادت رکھتے تھے کہ جس نے چاہا روزہ رکھا اور جس نے چاہا افطار کیا اور فدیہ دیا، ایک مسکین کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری فہم شہد منکم الشهر فلیصمه۔

باب: ایک رمضان کی قضا میں دوسرے رمضان تک تاخیر روا ہونے کا بیان

۲۶۸۷- عن أبي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَتَائِنِ الشُّغْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۶۸۷- ابو سلمہ نے کہا سنا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرماتی تھیں کہ مجھ پر جو رمضان کے روزے قضا ہوتے تھے تو میں ان کو قضا نہ کر سکتی تھی مگر شعبان میں اور وہ اس کی یہ تھی کہ میں مشغول ہوتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اور فرصت نہ پاتی تھی)۔

اللہ ابن عمر اور جمہور کا یہی قول ہے کہ جو طاقت روزہ کی نہ رکھتا ہو یہ سب بوجہ آپ کے وہ فدیہ دیوے اور ایک جماعت کا سلف کے اور مالک اور ابو ثور اور داؤد کا قول ہے کہ فدیہ دینا مطلق منسوخ ہو گیا غلو ہو چکا ہو یا جوان اور بوڑھا حالیا ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا اس پر بھی کھانا دینا مسکین کو واجب نہیں اور مالک نے اس کے لیے کھانا دینا مستحب کہا ہے اور قتادہ نے کہا یہ رخصت تھی بوڑھے کے لیے جو قدرت روزہ کی نہ رکھتا تھا پھر رخصت منسوخ ہو گئی اور اسی کے حق میں یہ رخصت باقی رہی جو طاقت نہیں رکھتا اور ابن عباس وغیرہ نے کہا ہے کہ نازل ہوئی ہے یہ آیت فدیہ کی بوڑھے اور بیمار کے لیے جو روزہ نہیں رکھ سکتے اور ان کو فدیہ دینا چاہیے اور اس صورت میں گویا لفظ لا یہاں محذوف ہو گا یعنی وعلى الذين لا يطيقونه فدية طعم مسکین اور اس صورت میں آیت حکم ہو گی منسوخ نہ ہو گی مگر مریض جب اچھا ہو جاوے تو قضا کرے مگر بوڑھے پر قضا واجب نہیں صرف فدیہ کافی ہے۔ اور اکثر علماء کا قول ہے کہ بیمار کا فدیہ دینا ضروری نہیں صرف قضا اس پر واجب ہے کہ بعد صحت کے قضا کرے اور قزین بن مسلم اور زہری اور مالک نے کہا ہے کہ یہ آیت حکم ہے اور نازل ہوئی ہے مریض کے حق میں جو افطار کرے اور بھرا اچھا ہو جاوے اور قضا کرے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آجاوے پھر دوسرے رمضان کے روزے رکھے۔ اور بعد رمضان قضا بھی کرے اور فدیہ بھی دیوے اور فدیہ ہر روزے کے بدلے ایک دہلیہاں ہے جو قریب ایک ہیر کے ہے مگر جو مریض ایسا ہو کہ ایک رمضان میں روزہ قضا کیا اور بیماری اس کی دوسرے رمضان تک برابر رہی تو وہ فدیہ نہ دیوے صرف قضاے روزہ ہی کافی ہے اور ان سب صورتوں میں بطریقہ کی ضمیر صوم کی طرف رائج ہے اور حسن بصری وغیرہ نے کہا ہے کہ ضمیر اس کی رائج ہے اطعام کی طرف یعنی جو لوگ اطعام کی طاقت رکھتے ہیں وہ فدیہ دیویں اور روزہ کی طرف رائج نہیں اور ان کے نزدیک یہ آیت منسوخ ہے اور عام اور جمیع علماء کا قول ہے کہ اطعام ہر روزہ کا ایک مدہ ہے اور ابو حنیفہ نے دو مدہ کیے ہیں اور صاحبین کا بھی قول یہی ہے اور اسیب مالکی نے کہا ہے کہ ایک مدہ اور ثمت دیکھا ہے اہل مدینہ کے سوا اور جمہور علماء کا قول ہے کہ درخص جس میں افطار روا ہے ایسا ہو تا ضروری ہے کہ روزے سے اس میں مشقت ہو اور بعض نے کہا ہے کہ ہر مریض کو افطار روا ہے کذا قال القاضی عیاض علی ما نقلہ النووی۔

۲۶۸۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۸۸- بخجی سے بھی یہی روایت مذکور ہوئی اس سند سے مگر اس میں یہ ہے کہ یہ تاخیر قضائے رمضان کی شعبان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے ہے۔

۲۶۸۹- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قُلْتُ أَنَا ذَلِكَ لِمَكَائِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَسِبُ يَقُولُهُ .

۲۶۸۹- بخجی سے اس اسناد سے بھی مروی ہو اور اس میں بخجی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ تاخیر ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے ہوتی ہوگی۔

۲۶۹۰- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَدِيثَ الشَّعْلُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۲۶۹۰- بخجی سے یہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور مشغولیت کا ذکر نہیں۔

۲۶۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ كَاتِبَ إِسْمَانَا لَتَفْطُرُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَنْضِيئَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانَ .

۲۶۹۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم سے ایک ایسی تھی کہا اظہار کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور قضائے کر سکتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ شعبان آجاتا تھا۔

بَابُ قَضَاءِ الصَّيَامِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے روزے رکھنے کا بیان

۲۶۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۲۶۹۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو

(۲۶۹۱) یعنی جناب ام المومنینؓ حضرت کی خدمت میں حاضر رہتی تھیں اور مکرر مذاق استحباب رکھتی تھیں ہر وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آلاؤں اور یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کس وقت ان کا کاروبار فرماتے ہیں اور اجازت روزے کی اس لیے نہ لیتی تھیں کہ شاید آپ اجازت دیتے دیں مگر پھر آپ کو حاجت ہو اور آپ کو اس سے تکلیف گزرنے اور یہ کمال ادب تھا آپ کا اور کمال درمجاہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علامہ اتفاق ہے کہ عورت کو نفل روزہ جائز نہیں جب اس کا شوہر گھر میں ہو مگر اس کی اجازت سے اور ام المومنین حضرت عائشہ شعبان میں اس لیے فرست پاتی تھیں کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اکثر روزے رکھتے تھے اور تاخیر قضائے مدت بھی قریب اختتام پہنچتی تھی اور ذہب نام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور حنابلہ سلف و خلف کا یہی ہے کہ قضاء رمضان کا پورا کرنا تاخیر کے ساتھ جائز ہے بخجی یہ واجب نہیں کہ اول شوال میں اسے پورا کرے بلکہ پورے سال میں جب چاہے اور اگر لے اور اس فرض کو اپنے ذمہ سے جب چاہے اتار لے اور ان لوگوں کا قول ہے کہ تاخیر اس کی شعبان سے آگے روا نہیں اس لیے کہ اس کے بعد رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس میں قضا نہیں ہو سکتی اور داؤد ظاہری کا مذہب ہے کہ عید کے دوسرے روز سے قضا کے روزے رکھنا مردی سے اور روایت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں جو ان سے داؤد پر جوت ہے اور جہور نے کہا ہے کہ البتہ جلدی کرنا قضا میں مستحب ہے اور جس نے اظہار کیا رمضان میں کسی عذر کے سبب اور بعد از اس کا مثلاً بیماری یا غرض یا فاقہ وغیرہ یہاں تک بانی رہا کہ دوسرا گیا مگر گئی تو اس پر نہ روزہ ہے نہ فدیہ نہ اس کی طرف سے کوئی دوسرا روزہ رکھے نہ دوسرا فدیہ دیوے جو روزہ رمضان کی قضا رکھے تو مستحب ہے کہ پورے رکھے اور اگر الگ الگ بھی رکھا تو عداً مجبور جائز ہے۔ اس لیے کہ روزے کا اطلاق اس پر بھی ہے۔

مر جاوے اور اس پر روزے ہوں اس کا وہی اس کی طرف سے روزے رکھے۔

۲۶۹۳- ابن عباسؓ نے کہا ایک عورت آئی رسول اللہؐ کے پاس اور اس نے عرض کی میری ماں مر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے تھے آپ نے فرمایا کہ بھلا دیکھ تو اگر اس کا کچھ قرض ہوتا تو تو ادا کرتی؟ اس نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا قرض سب سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔

۲۶۹۴- ابن عباسؓ نے کہا کہ ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! میری ماں مر گئی ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اس کی قضاء رکھوں؟ آپ نے فرمایا اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو تم ادا کرتے یا نہیں؟ اس نے کہا ہاں ادا کرتا۔ آپ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کا قرض تو ضرور ادا کرنا چاہیے۔ اور سلمانؓ نے کہا کہ حکم اور مسئلہ بن کہیلؓ دونوں نے کہا کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے جب یہ حدیث بیان کی مسلم نے تو ان دونوں نے کہا سنا ہم نے مجاہد سے کہ وہ بیان کرتے تھے یہی روایت ابن عباسؓ سے۔

۲۶۹۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۶۹۶- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک عورت آئی رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کی یا رسول اللہؐ! میری ماں مر گئی اور اس پر نذر کا روزہ تھا کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ پھر آپ نے وہی قرض والی بات بیان فرمائی جو اوپر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ((مَنْ نَمَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلَيْتَ))۔

۲۶۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دِينَ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ بَيْنَ اللَّهُ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ ((۔

۲۶۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ فَأَقْضِيهِ عَنْهَا فَقَالَ ((لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دِينَ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ بَيْنَ اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يَقْضَى)) قَالَ سَلِمَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كَهَيْلٍ جَمِيعًا وَتَحَنُّنٍ جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هَذَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۲۶۹۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِبٍ الْأَخْمَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عَتِيَّةٍ وَمُسْلِمِ بْنِ أَبِي عُبَيْسٍ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۶۹۶- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ نَذْرٌ فَأَقْضِ عَنْهَا قَالَ ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دِينَ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ)) كَانَتْ عَلَى أُمِّكَ دِينَ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ ((ذَلِكَ))

عَنْهَا فَأَلَتْ نَعَمَ قَالَ ((فَصُومِي عَنْ أُمَّكَ))

گزری۔

۲۶۹۷- عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَجَالِسٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِخَارِيقٍ وَابْتِهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ ((وَجِبَ أَجْرُكَ وَزِدْهَا عَلَيْكَ الْبَيْزَاتِ)) فَأَلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ ((صُومِي عَنْهَا)) فَأَلَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحْجُ قَطُّ أَفَأُصُحِّ عَنْهَا قَالَ ((حُجِّي عَنْهَا))

۲۶۹۷- بریدہ نے کہا ہم بیٹھے تھے رسول اللہ کے پاس کہ ایک عورت آئی اور اس نے عرض کی کہ میں نے ایک لونڈی خیرات میں دی تھی اپنی ماں کو اور میری ماں مر گئی۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب ہو گیا اور پھر وہ لونڈی تیرے پاس آگئی۔ سبب میراث کے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں روزے رکھو اس کی طرف سے۔ اس نے عرض کی کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

۲۶۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ بَنِي حَبَشَةَ ابْنِ مُسَهَبٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ صَوْمٌ شَهْرَيْنِ

۲۶۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

۲۶۹۹- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ

۲۶۹۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اور اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

(۲۶۹۷) امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے دلی میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا اور جب دلی نے روزہ رکھ لیا تو اطعام مسکین کی کچھ ضرورت نہیں اور میت بری الذمہ ہو گیا اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور اسی قول کو ان اصحاب شافعی نے صحیح اور مستحق کہا ہے جو فقہ اور حدیث دونوں کے جامع ہیں اور یہی قول موافق ہے ان حدیثوں کے جو صحیح ہیں اور مرسل اس پر دلالت کرتی ہے اور جو حدیث میں آیا ہے کہ جو مر جلا ہے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو اس کی تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہیں اور دلی مختار ہو کہ چاہے اطعام کرے چاہے روزے رکھے۔ اور دلی سے مراد قریب ہے خواہ عصب ہو خواہ وارث یا اور کوئی ہو اور ان روایاتوں سے کئی امور معلوم ہوئے۔

پہلا : جو از صوم کاسیت کی طرف سے۔

دوسرا : لاصیہ عورت کی بات سنی ضرورت شرعی میں۔

تیسرا : صحت قیاس کی اس لیے کہ آپ نے حقوق الہی کو حقوق عباد پر یعنی دین پر قیاس کیا اور اس سے میت کی طرف سے ادائے دین بھی ثابت ہو اور اس پر اجماع است ہے اور ادا دین اگر غیر قربت والے کی طرف سے واجب بھی رہا ہے۔ چوتھا : یہ بھی معلوم ہوا کہ جو چیز کسی پر صدق کرے اور پھر وہ میراث کے سبب سے لوٹ آوے تو اس کا لیلہ روا ہے بلکہ اگر میت کے بخلاف اس کے کہ چیز کو خریدے کہ یہ صحیح ہے۔ پانچواں : معلوم ہوا کہ ثابت میت کی حج میں جائز ہے اور اسی طرح ثابت اس کی جو ایسا پیار ہو کہ امید صحت نہ رکھتا ہو۔

يُغْلِبُوهُ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ.

۲۷۰۰- مذکورہ بالا حدیث کی مثل ہی ہے لیکن اس میں دو ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ.

۲۷۰۱- مذکورہ بالا حدیث کی مثل ہی ہے لیکن اس میں ایک ماہ کے روزوں کا ذکر ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِوَتْلٍ حَلِيقَتِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ.

باب: صائم کو دعوت دی جائے اور وہ اخطار کا ابرادہ نہ رکھتا ہو یا اسے گالی دے جائے یا اس سے لڑا جائے تو اسے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں

بَابُ الصَّائِمِ يُدْعَى لَطْعَامٍ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ

۲۷۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو بلا دیں کھانے کو اور وہ روزے سے ہو تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَّا بَكَرٌ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ قَالَ عَمْرُو بْنُ تَلْحُفٍ بِه النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ رَحِمَهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ)).

باب: روزے دار کو زبان کی حفاظت کرنا چاہیے

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّائِمِ

۲۷۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ کہے اور چہالت نہ کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ قَالَ ((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ قِبَالَ امْرَأَةٍ حَائِضَةٍ أَوْ قَاتِلَةٍ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ)).

(۲۷۰۳) یعنی اس کو خبر دے دے کہ میں گالی گلوچ کے لائق نہیں ہوں اور اگر دعوت میں کوئی بلاوے تو یہی عذر روزے کا بیان کر دے۔ پھر اگر وہ نامیں اور بلاوے تو جانا لازم ہے اور کھانا نہ کھائے اور روزہ اس کے نہ کھانے کا عذر ہے اور جس کو روزہ نہ ہو اس کو کھانے میں کچھ عذر نہیں اور اس کو کھانا لازم ہے اور اصحاب شافعیہ کا یہ بھی قول ہے کہ اگر صاحب غنا جبر کرے اور روزہ نفل ہو تو اخطار کر ڈالنا مستحب ہے اور اگر صوم واجب ہو تو اخطار حرام ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انگہار عبادات ناقلہ کا خواہ صوم ہو یا صلوة وغیرہ وقت ضرورت کے خارج ہے اور ضرورت اطلاق نہ ہو تو اخطار اس کا مستحب ہے اور اس میں حسن معاشرت اور اہل انجمن اور دل خوشی سے دوستیوں کی اور یہ جو فرمایا کہ جو لڑے اس سے بول دے کہ میں روزے سے ہوں اس میں اس کا باز رکھنا نہ زیادتی ہے اور عاقل چپ ہو جاتا ہے اور گالی گلوچ سے ہر شخص کو بچنا ضروری ہے مگر روزہ دار کو اور بھی زیادہ تاکید ہے اس سے دور رہنے کی۔

باب فضل الصَّیَّامِ

روزے کی فضیلت

۲۷۰۴- حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر عمل آدمی کا اس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے واسطے ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں اور قسم ہے اس خدا کی کہ جان محمد ﷺ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ جو روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔

۲۷۰۵- حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سیر ہے۔

۲۷۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَّامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي مَخْمُودٌ بَيْنَهُ لَخُلُفَةُ فَمِ الصَّيَّامِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)).

۲۷۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّيَّامُ حَنَّةٌ.

۲۷۰۶- ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انھوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یوں تو ہر عمل بنی آدم کا اس کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ سیر ہے۔ پھر جب کسی کا روزہ ہو تو اس دن گایاں نہ بکے اور آواز بلند نہ کرے۔ پھر اگر کوئی تسبیح پڑھنے کو آوے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد ﷺ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بے شک یوحنا کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے آگے زیادہ پسندیدہ ہے قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے اور صائم کو دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہو تا ہے ایک تو خوش ہوتا ہے وہ اپنے اظہار سے دوسرا خوش ہو گا وہ جب ملے گا اپنے پروردگار سے اپنے روزے کے سبب سے۔

۲۷۰۶- عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّيَّامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّيَّامُ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ حُومِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرَفْتْ يَوْمِيذٍ وَلَا يَسْتَحْبُ فَإِنْ سَاءَ أَحَدٌ أَوْ فَعَلَ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسِي مَخْمُودٌ بَيْنَهُ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّيَّامِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ)).

۲۷۰۷- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر عمل آدمی

۲۷۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۲۷۰۵) یعنی جانتے ہی شہوت و فحش کے نواسے۔

(۲۷۰۷) اللہ کے لیے روزہ خاص ہے یعنی اس میں چونکہ ظاہر میں کوئی صورت نہیں ایک امر عاقل ہے اس لیے اس میں زیادہ سمجھ کو عمل بہت کم ہے اور نفس کو اس میں منطلق دھوکہ نہیں اور گریبا تشہد ہے ملائکہ کے ساتھ جگہ رب العالمین کے ساتھ کہ کھانے پینے سے بے پروا ہوتا اس کی نشان ہے اور اس سے بڑی عظمت روزے کی معلوم ہوئی اور جو کو اس کی مشک سے زیادہ پسندیدہ فرمایا ہے جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا ہو گا اور جو مشک کی اور قسم فرمائی اللہ پاک کے ہاتھ کی۔ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اور تانی اس کا منکر احادیث سے لے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ عَمَلِي ابْنِ آدَمَ يَصْتَغْفِرُ الْحَسَنَةَ عَشْرًا مُثَابَرًا إِنِّي سَتَمَانَةَ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدْعُ ضَهْرَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَعَلَّكُمْ فِيهِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ))

۲۷۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسٌ مَحْمُودٌ بِيَدِهِ لَتُخْلَفَ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ))

۲۷۰۹- عَنْ ضُرَّاءَ بْنِ مَرْثَةَ وَهَرَّابِ بْنِ بَهْدَا الْإِسْطَاقِ قَالَ وَقَالَ ((إِذَا لَقِيَ

کا روزہ ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر روزہ سو وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں اس لیے کہ بندہ میرا اپنی خواہشیں اور کھانا میرے لیے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس کے افطار کے وقت دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ پورے روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بڑے مشک سے۔

۲۷۰۸- ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ نے کہا فرمایا رسول اللہؐ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں اول جب افطار کرتا ہے خوش ہوتا ہے دوسرے جب ملاقات کرتا ہے اللہ عزوجل سے جب خوش ہوتا ہے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد ﷺ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ پورے روزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۷۰۹- ضرارہ سے یہی روایت مروی ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب ملاقات کرے گا اللہ پاک سے اور اللہ تعالیٰ

لہ اور چہی اور اس کا تھک رہا ہے جیسے اس کی ذات ہے یعنی کیفیت اس کی ذات کی معلوم نہیں اور تاویل اس کی قدرت و تجرد سے باطل ہے اور قول ہے معتزلہ کا اور قدوری کا جیسے و ہست کی نام اعظم ہے فقہ اکبر میں اور اس تاویل سے بطلان اس کی صفات کا لازم آتا ہے۔ غرض مومن کو ضروری ہے کہ ہاتھ اور قدم اساق وغیرہ جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں ان سب کے ظاہر معنی پر ایمان رکھنا اور اس کی کیفیت خدا کو سونپنا اور تاویل و تامل اس پر ایمان لانا بھی سلف کا طریقہ ہے اور حضرت اکبرؓ قسم پوچھی گامی کرتے پھر کسی روایت میں کسی صحابی سے یہ مروی نہیں کہ انھوں نے یہ چھاپا تو جب کیا ہو ہاتھ پر اللہ پاک کے یا آپؐ نے کوئی تاویل اصحاب کو بخلائی ہو یا کسی سلف یا صحابہ یا تابعین نے کوئی تاویل کی۔ غرض صحابہ و تابعین سے ایک حرف بھی اس کی تاویل میں مروی نہیں حالانکہ سب ان آیات و احادیث کو عوام و خواص میں بلا تعلق روایت کرتے چلے آئے ہیں۔ پس جو وہ لوگ معنی سمجھتے تھے وہی تحریک ہیں اور وہی مراد الہی اور مقصود رسالت پناہی ہے۔ ورنہ شارع کو ضروری تھا کہ اگر کچھ اور مراد ہوتا تو اسکو بیان فرماتے ومن ادعی خلاف هذا فعلیه الہیان۔

(۲۷۰۸) جب افطار کے وقت یہ خوشی ہے کہ پروردگار کی تائید اور توثیق سے ایسی عمدہ عبادت سے سراپا ہوا اور نعمائے تدوی فی الحال حلال ہوئے اور لذائذ آخری کا امید ہو جائے اور پروردگار کی ملاقات کے وقت یہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عبادت کو قبول کیا اور جس اجر و ثواب کا وعدہ تھا وہ پورا ہوا۔

اللَّهِ فَجَزَاهُ قَرَحٌ))

اس کو بدلہ دیوے گا تو وہ خوش ہوگا۔

۲۷۱۰- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يَقَالُ أَتَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَدْخُلُونَ مِنْهُ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ))

۲۷۱۰- سہیل بن سعدؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریّان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اس میں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جائے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ پھر وہ سب اس میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر جب ان میں کا اخیر آدمی بھی داخل ہو جائے گا وہ بند ہو جائے گا اور کوئی اس میں نہ جائے گا۔

باب: مجاہد کے روزے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الصَّيَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِمَنْ يُطِيقُهُ بَلَا حَرَرٍ وَلَا تَقْوِيَةٍ حَقٌّ

۲۷۱۱- ابوسعیدؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) مگر روزہ کرتا ہے اللہ پاک اس دن کی برکت سے اس کے منہ کو ستر برس کی راہ دور فرمے۔

۲۷۱۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

۲۷۱۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۷۱۲- وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدُّوَالِزِّيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ

۲۷۱۳- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں دور کرتا ہے اللہ اس کے منہ کو ستر برس تک دور فرمے۔

۲۷۱۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

(۲۷۱۰) بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جب ان میں کا وہی آدمی داخل ہو جائے گا جب بند ہوگا اور یہ دیکھے۔ چنانچہ تصریح کی ہے اس کی تائید عیاضؒ نے (نووی) اور اس میں بوی فضیلت اور کرامت روزہ کی مذکور ہوئی۔

(۲۷۱۳) فی سبیل اللہ سے ہر جگہ جہاد اور اس کا افضل ہے جو طاقت رکھتا ہو یا جو روزے کے عزوجل کے کاروبار میں مستند ہو۔

بَابُ جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بَيْنَهُ مِنَ النَّهَارِ
قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّائِمِ نَفْلًا

مِنْ غَيْرِ غُلْفٍ

۲۷۱۴- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ((يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ ((قُلَانِي صَائِمٌ)) قَالَتْ فَتَحَرَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْدَيْتُ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ حَافَةً زَوْزَ قَالَتْ فَلَمَّا رَحَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَدَيْتَ لَنَا هَدِيَّةً أَوْ حَافَةً زَوْزَ وَقَدْ حَيَّاتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ ((مَا هُوَ)) قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ حَتَبُو فَحَبُّتُ بِهِ فَأَكَلْتُ ثُمَّ قَالَ ((لَقَدْ كُنْتُ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) قَالَ طَلَحَةُ فَحَدَّثْتُ مُحَافِدًا بَهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّحْلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ تَالِيَةٍ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا.

۲۷۱۵- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ عَنِي قُلْتُ لَنَا قَالَ فَإِنِّي إِذْنًا صَائِمٌ ثُمَّ أَنَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

بَابُ نَفْلِي رَوْزِهِ كِي نَيْتِ دُنْ مِيسْ زَوَالِ سِي قَبْلِ
هُوَ سَكْتِي هِي

۲۷۱۴- حضرت عائشہؓ مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ مجھ سے ایک دن رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عائشہؓ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کچھ نہیں ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔ پھر آپؐ باہر تشریف لے گئے اور ہمارے پاس کچھ حصہ آیا یہی کے طور پر یا آگے ہمارے پاس کچھ مہمان (کہ ان میں بڑا حصہ اس ہدیہ کے خارج ہو گیا اور کچھ تھوڑا سا میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے) پھر آپؐ نے پوچھا وہ کیا ہے؟ میں نے کہا حیس ہے (حیس وہ کھانا ہے کہ کھجور اور گھی اور اقلہ یعنی سوکھا دی ملا کر بناتے ہیں اور آپؐ نے فرمایا لاؤ پھر میں ملائی اور آپؐ نے کھایا پھر فرمایا کہ میں روزے سے تھا مجھ کو۔ کہا اگلے نے میں نے یہ حدیث مجاہد سے بیان کی تو انھوں نے کہا یہ ایسی بات ہے (یعنی نفل روزہ کھول ڈالنا) جیسے کوئی صدقہ نکالے اپنے مال سے تو اس کو اختیار ہے چاہے دیر ہو چاہے بھر رکھ لے۔

۲۷۱۵- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دن نبی میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ ہے؟ ہم نے کہا کچھ نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا میں تو روزے سے ہوں۔ پھر آئے ہمارے پاس دوسرے دن پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! حیس ہمارے پاس آیا

(۲۷۱۵) ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ نیت روزہ نفل کی دن کو بھی جائز ہے جب تک زوال غم نہ ہو اور یہی نہ ہی ہے کہ جمہور کا اور ان میں یہ بھی تصریح ہے کہ نفل روزے کا تو روزہ ان ہی اور دن کو کھا لیتا بھی درست ہے اور یہی نہ ہی ہے کہ امام شافعی کا اور جیسے اس کا شروع کرنا انسان کی خوشی سے تھا یہی ہے اس کا قیام کرنا بھی اس کے اختیار پر ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور احمدیہ اسحاق کا اور ان سب لوگوں کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور امام ابو حنیفہؒ اور مالکؒ کے نزدیک توڑنا اس کا جائز نہیں اور توڑنے والا اس کا گناہ گار ہوتا ہے اور حسن بصریؒ اور امام غزالیؒ اور کھول کر قول ہے کہ قیام کی وجہ ہے اس پر جس نے بلا نظر و نظر کر ڈالا اور ان عبدالمکر نے کہا ہے کہ اجماع ہے اس پر کہ جس نے عذر کے سبب کھول ڈالا مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ اس پر نفا نہیں۔

ہے ہدیہ میں تو آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ اور میں صبح سے روزے سے تھا پھر آپ نے کھایا۔

باب: بھولے سے کھانے پینے اور جماع سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۲۷۱۶- ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو بھول کر کھا لے یا پی لے اور وہ روزہ دار ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے۔ اس لیے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا ڈال دیا۔

باب: نبیؐ کے روزوں کا بیان

۲۷۱۷- عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ نبیؐ کبھی کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے رمضان المبارک کے سوا؟ تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم کسی ماہ کے پورے روزے آپ نے نہیں رکھے سوائے رمضان شریف کے یہاں تک کہ دنیا سے تشریف لے گئے اور کسی پورے مہینے پر اظہار کیا تھا یہاں تک کہ کوئی دن اس سے روزہ نہ رکھا ہو۔

۲۷۱۸- عبد اللہ بن شقیق نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ نبیؐ روزے رکھتے تھے کسی ماہ کے پورے دنوں کے تو انھوں نے فرمایا میں نہیں جانتی کہ آپ نے سوا رمضان کے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں اور نہ کوئی ماہ پورا اظہار کیا جب تک کہ ایک دور روزہ نہ رکھا ہو اس میں یہاں تک کہ آپ گزار دینا سے تشریف لے گئے۔ سلام ہو اللہ تعالیٰ کا اور رحمت ہو ان پر۔

أَعْدِي لَنَا حَسَنَ قَاتِلٍ أَوْيَبِهِ فَلَقَدْ أَصَحَّتْ صَائِبًا فَأَكَلَ.

بَابُ أَكْلِ النَّاسِي وَشُرْبِهِ وَجِمَاعِهِ لَا يَفْطُرُ

۲۷۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلَيْتُمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ)).

بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ وَاصْتِحَابِ أَنْ لَا يُخْلِيَ شَهْرًا عَنْ صَوْمٍ

۲۷۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لَوْحِهِمْ وَلَا أَفْطَرُهُ حَتَّى يُصِيبَ مِنْهُ.

۲۷۱۸- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُه صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرُهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ ﷺ.

(۲۷۱۶) ☆ جبکہ مذہب ہے اکثر لوگوں کا کہ روزہ دار جب بھولے سے کھا لے یا پی لے یا جماع کرے تو اس کا روزہ نہیں جاتا اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور ابو یوسف اور امام ربیعہ اور مالک نے کہا ہے کہ روزہ جاتا رہتا ہے اور اس پر تفسار ہے اور کفارہ نہیں اور عطا اور داؤدی اور بیہق نے کہا ہے کہ جماع میں تو تفسار ہے اور کھانے میں تفسار نہیں اور احمد کا قول ہے کہ جماع میں قضاء اور کفارہ دونوں ہیں اور کھانے میں کچھ نہیں (نودینی) اور قوی وہی مذہب اول معلوم ہوتا ہے۔

۲۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا شَذَّ قَدِيمَ الْمَدِينَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

۲۷۱۹- عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے نبیؐ کے روزوں کو تو آپؐ نے فرمایا کہ روزہ رکھتے تھے آپؐ یہاں تک کہ ہم کہتے تھے آپؐ نے خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور افطار کرتے تھے ایسا کہ ہم کہتے تھے کہ آپؐ نے بہت دن افطار کیا بہت دن افطار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا کہ پورے ماہ روزہ رکھا ہو کبھی جب سے آپؐ مدینہ تشریف لائے مگر رمضان کا روزہ۔

۲۷۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِشَيْئِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْأَشْهُادِ هِشَامًا وَلَا مُحَمَّدًا.

۲۷۲۰- حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اور اس سند میں ہشام اور محمد کا ذکر نہیں راویوں میں سے۔

۲۷۲۱- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَاهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ.

۲۷۲۱- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا رسول اللہؐ یہاں تک روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب افطار نہ کریں گے اور افطار یہاں تک کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے پورے مہینے کے روزے رکھتے ہوئے ان کو کبھی نہ دیکھا سوا رمضان کے اور کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہ دیکھا۔

۲۷۲۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ أَرَهُ صَائِمًا مِنْ شَهْرِ قَطُّ أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا.

۲۷۲۲- ابو سلمہ نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہؐ روزے کیونکر رکھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ اتنے روزے رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپؐ نے بہت روزے رکھے اور اتنا افطار کرتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ آپؐ نے بہت افطار کیا اور میں نے ان کو بہت شعبان میں روزے رکھتے دیکھا اتنا اور کسی ماہ میں نہیں دیکھا گویا آپؐ پورے شعبان روزے رکھتے تھے۔ پورے شعبان روزے رکھتے سوائے چند روز کے۔

۲۷۲۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّهْرِ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ

۲۷۲۳- ابو سلمہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ انھوں نے فرمایا رسول اللہؐ کسی ماہ میں سال بھر کے شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اتنی ہی عبادت کرو جتنی تم

کو طاقت ہے کہ اللہ پاک ثواب دینے سے نہیں ٹھکے گا اور تم عبادت کرتے کرتے ٹھک جاؤ گے۔ اور فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ پیارا کام اللہ پاک کے نزدیک وہ کام ہے جو ہمیشہ چلا جاوے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۲۷۲۳- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے اور آپ کی عادت مبارک تھی کہ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب افطار کریں گے اور افطار کرتے کہنے والا کہتا کہ اللہ کی قسم اب روزہ نہ رکھیں گے۔

۲۷۲۵- شعبہ نے ابی بصر سے بھی روایت کی اس استاد سے اور اس میں یہ ہے کہ پے در پے کسی ماہ کے روزے نہیں رکھے جب سے مدینہ تشریف لائے۔ باقی مضمون وہی ہے۔

۲۷۲۶- عثمان حکیم انصاری کے بیٹے سے روایت ہے کہ انھوں نے سعد بن جبیر سے پوچھا جب کے روزے اور یہ سوال ماہِ رجب میں کیا تو سعید نے کہا میں نے سنا ہے ابن عباس سے کہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے۔

۲۷۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

صِيَامًا بَيْنَهُ فِي شَعْبَانَ وَكَانَ يَقُولُ خَلُّوا بَيْنَ الْأَعْمَالِ مَا يُطَيِّرُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَمْلَأَ خَشْيَ تَنَلُّوْا وَكَانَ يَقُولُ «أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيَّ اللَّهُ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ وَإِنْ قَلَّ»۔

۲۷۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَابِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَكَانَ يَصُومُ إِذَا صَامَ خَشْيَ يَقُولُ الْفَاقِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يُغْطِرُ وَيُغْطِرُ إِذَا أَفْطَرَ خَشْيَ يَقُولُ الْفَاقِلُ لَا وَاللَّهِ لَا يَصُومُ۔

۲۷۲۵- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَصْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَابِعًا مِنْ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۲۶- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَتَخَنُّ يَوْمَيْهِ فِي رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ خَشْيَ تَقُولُ لَا يُغْطِرُ وَيُغْطِرُ خَشْيَ يَقُولُ لَا يَصُومُ۔

۲۷۲۷- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادِهِ۔

(۲۷۲۳) ☆ اس سے بھی معلوم ہوا کہ ماہِ رجب کے روزے رکھنا خلاف سنت ہے اور اس کو محبوب جانتا بدعت ہے اور آنحضرت کی ہدی کے خلاف اور یہ قسم کھانا قائل کے بر سبیل عادت ہے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُوَاحِدُكُمْ اللَّهُ بِالْفِعْلِ فِي إِسْلَامِكُمْ لَيْسَ فِيهِ مَوَاضِعُ لَيْسَ۔

۲۷۲۸- انسؓ نے کہا رسول اللہؐ یہاں تک روزہ رکھتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب روزے رکھے خوب روزے رکھے اور یہاں تک افطار کرتے تھے کہ لوگ کہتے تھے کہ خوب افطار کیا، خوب افطار کیا، خوب افطار کیا۔

۲۷۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ حَتَّى يَقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقَالَ قَدْ أَفْطَرَ قَدْ أَفْطَرَ.

باب: صوم دہر کی ممانعت اور صوم وادوی کی فضیلت

باب النهي عن صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَصَرَّرَ بِهِ أَوْ قُوَّتَ بِهِ حَقًّا أَوْ لَمْ يُفْطِرْ الْعِيدَيْنِ وَالشَّرِيقِ وَيَبَانَ تَفْصِيلُ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ

۲۷۲۹- عبد اللہؓ نے کہا رسول اللہؐ کو خبر لگی کہ میں کہتا ہوں کہ میں ساری رات جاگا کروں گا اور ہمیشہ دن گورہ رکھا کروں گا جب تک جیوں گا (سبحان اللہ کیا شوق تھا عبادت کا اور جوانی میں یہ شوق یہ تاثیر تھی آنحضرتؐ کی صحبت و خدمت کی)۔ پس فرمایا رسول اللہؐ نے کہ تم نے ایسا کیا؟ میں نے عرض کی ہاں کہ یا رسول اللہؐ! میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ تب رسول اللہؐ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھ سکتے اس لیے تم روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور رات کو نماز بھی پڑھو اور سو بھی رہو اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو۔ اس لیے کہ ہر نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے تو یہ

۲۷۲۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَكَوْنَنَّ اللَّيْلَ وَالْأَصْوَمَ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَلِكَ)) قُلْتُ لَهُ فَمَا قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَتَمْ وَقُمْ مِنْ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ

(۲۷۲۸) ☆ ان حدیثوں سے کیا ہمیں معلوم ہو گیا۔

اول یہ کہ مستحب ہے کہ کوئی مہینہ روزے سے خالی نہ رہے۔

دوسرے یہ کہ نفل روزے کا کوئی زمانہ مہین نہیں ہے جب چاہے رکھ سکتا ہے سوائے رمضان و عیدین اور ایام تشریق کے جن میں منع ہے۔

تیسرے یہ کہ شعبان میں آپؐ بہ نسبت اور ایام کے زیادہ روزے رکھتے۔

چوتھے یہ کہ کوئی ماہ سوا رمضان کے پورے روزے سے نہیں سر فرما رہتا تھا کہ کہیں امت کو جو جب کا شہ ہو جائے اور مثل رمضان کے فرض ہو جائے یا مشابہت رمضان کی لازم نہ آوے اور صوم رجب کے نہ نئی ثابت ہوئی ہے رسول اللہؐ سے نہ استحباب اور تخصیص اور جیسے نفل روزے مستحب ہیں سارے اوقات میں ویسے ہی رجب میں ہے اور سنن ابو داؤد میں اتنا آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مندوب ہیں ہر روزے حرام کے مہینوں کے اور رجب بھی ان میں داخل ہے۔ کذا قال النووی فی شرح مسلم۔

گویا ہمیشہ کے روزے ہوئے (اس لیے کہ تین دہائے تیس ہو گئے)۔ جب میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اسے رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ پھر میں نے عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں یا رسول اللہؐ۔ تو آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ روزہ ہے حضرت داؤد کا (یعنی ان کی عادت یہی تھی اور یہ سب روزہ سے عمدہ ہے اور معتدل)۔ میں نے پھر عرض کی کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ان روزوں سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔ عہد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ اگر میں یہ فرمان رسول اللہؐ کا کہ تین روزے ہر ماہ میں رکھ لیا کرو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے گھریمال و محتاج سے بھی زیادہ پار معلوم ہوتا۔ (اور یہ فرمان ان کا ایامِ بصری میں تھا کہ جب خضف محسوس ہوا)۔

۲۷۳۰۔ بخاری سے روایت ہے کہ میں اور عبد اللہ بن یزید دونوں ابو سلمہ کے پاس گئے اور ایک آدمی ان کے پاس بیٹھا اور وہ گھر سے نکلے اور انکے دروازہ پر ایک مسجد تھی کہ جب وہ نکلے تو ہم سب مسجد میں تھے اور انھوں نے کہا چاہو گھر چلو چاہو یہاں بیٹھو۔ ہم نے کہا یہیں بیٹھیں گے اور آپ ہم سے حدیثیں بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا روایت کی مجھ سے عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا تھا اور ہر شب قرآن پڑھتا تھا (یعنی ساری رات) اور کہلیا تو میری ذکر آیا نبیؐ کے پاس یا آپ نے مجھ کو بلا بھیجا۔ غرض میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے فرمایا کہ ہم کو کیا خبر نہیں تھی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ اور میں اس سے بھلائی چاہتا ہوں (یعنی ریاضہ و مسعود مقصود نہیں)۔ تب آپ نے فرمایا کہ تم کو اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہؐ کے میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا

الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَشْوَاقٍ وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ النَّهْضِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ حِلَّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمَيْنِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَافْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَغْلَى الصِّيَامِ)) قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ ((أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَن أَكُونَ قُبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْآيَاتِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَنَسَائِلِي.

۲۷۳۰۔ عَنْ يَحْيَى قَالَ أَتُفَلِّتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَتَّى نَأْتِيَ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِذَا عِنْدَ نَاسٍ دَارِهِ مَسْجِدٌ قَالَ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِن تَشَاءُوا أَن تَذْخُلُوا وَإِن تَشَاءُوا أَن تَقْعُدُوا مَا هُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ مَا هُنَا فَخَدَلْنَا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ النَّاصِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ أَصُومُ النَّهْضَ وَاقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ لَيْسَ ذِكْرُكَ لِلَّهِ ﷺ وَبِئْسَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَيْتُهُ فَقَالَ لِي ((أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهْضَ وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ كُلَّ لَيْلَةٍ)) فَقُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلَمْ أَرِدْ بِذَلِكَ إِلَّا الْجَيْرَ قَالَ ((فَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ

ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری بی بی کا حق ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے جسم کا بھی حق ہے تم پر تو اس لیے تم داؤد کا روزہ اختیار کرو جو نبی سے اللہ تعالیٰ کے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ کی عبادت کرنے والے تھے۔ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے داؤد کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن انظار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ قرآن ہر ماہ میں ایک بار ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں اے نبی اللہ کے۔ تو آپ نے فرمایا کہ بیس روز میں ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ دس روز میں ختم کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ کے! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سات روز میں ختم کرو اور اس سے زیادہ پڑھو (اس لیے کہ اس سے کم میں تدر اور تھکر قرآن میں ممکن نہیں)۔ اس لیے کہ تمہاری بی بی کا حق بھی ہے تم پر اور تمہارے ملاقاتیوں کا حق ہے تم پر اور تمہارے بدن کا حق ہے تم پر اور میں نے تشدد کیا سو میرے اوپر تشدد ہوا۔ اور نبی نے مجھ سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر دراز ہو (تو اتنا یہ تم پر گراں ہو گا اور امور دین میں خلل آئے گا۔ سبحان اللہ یہ آپ کی شفقت اور انجام بخیر تھی اور آخر وہی ہوا)۔ کہا عبد اللہ نے پھر میں اسی حال کو پہنچا جس کا آپ نے مجھ سے ذکر کیا تھا اور جب میں بوڑھا ہوا تو آرزو کی میں نے کاش میں نبی کی رخصت قبول کر لیتا۔

۲۷۳۱۔ بخاری سے اس استاد سے بھی روایت مروی ہوئی اور اس میں تین دن کے روزوں کے بعد یہ بات زیادہ ہے کہ ہر نیکی دس گنا ہوتی ہے اور یہ ثواب میں بیس کا روزہ ہے اور حدیث میں یہ بھی ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد

كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَإِنْ لَزُوجُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِوَزْوِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِخَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) قَالَ ((فَصُمُ صَوْمَ دَاوُدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَطْعَمَ النَّاسَ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَا صَوْمَ دَاوُدَ قَالَ ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)) قَالَ ((وَافْرَأَ الْفُرَّانَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَأَفْرَأَهُ فِي كُلِّ عَشْرٍ)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَأَفْرَأَهُ فِي كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَوَدَّ عَلَى ذَلِكَ فَإِنْ لَزُوجُكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِوَزْوِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِخَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) قَالَ فَسَدَدْتُ فَسَدَدْتُ عَلَى قَالَ وَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّكَ لَا تَذُوقِي لَعْلَكَ يَطُولُ بِكَ غَمْرٌ)) قَالَ فَصِرْتُ إِلَى الذَّبِي قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا كَبُرْتُ وَرَدَدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُغْصَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ.

۲۷۳۱۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ ((كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَكَ بِكُلِّ حَسْبَةِ عَشْرٍ أَفْضَلُهَا فَذَلِكَ الشَّهْرُ كُلُّهُ)) وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا

نبی اللہ کا روزہ کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا سب دنوں کا (ادھا یعنی وہی ایک دن روزہ ایک دن افطار) اور اس روایت میں قرأت قرآن مجید کا مطلق ذکر نہیں اور ملاقاتیوں کا حق بھی مذکور نہیں اور یہ ہے کہ تمہارے بچہ کا تم پر حق ہے۔

۲۷۳۲- حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن ختم کرو ہر ماہ میں ایک بار میں نے کہا مجھ میں قوت اور ہے۔ آپ نے فرمایا ختم کرو میں دن میں۔ میں نے کہا اور قوت ہے۔ آپ نے فرمایا ختم کرو سات دن میں اور اس سے زیادہ قرأت نہ کرو۔

۲۷۳۳- ابوسلمہ راوی ہیں کہ عبد اللہ بن عمرؓ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ ایسا نہ ہو کہ تم فلا نے کے مثل ہو چاؤ کہ وہ شخص رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا (یعنی بہت جاگنے سے کہیں دب نہ جاؤ)۔

۲۷۳۴- عبد اللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ نبی کو خبر پہنچی کہ میں برابر روزے رکھے جا رہا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں تو آپ نے کسی کو میرے پاس بھیجا میں آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر گئی ہے کہ تم برابر روزے رکھتے ہو اور نماز میں افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو۔ اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی کچھ حصہ ہے اور تمہاری ذات کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی سو تم روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور نماز بھی پڑھو سو بھی رہو اور ہر دے میں ایک روزہ روزہ رکھ لیا کرو کہ تم کو اس سے نودان کا بھی ثواب ملے گا تو میں نے عرض کیا کہ میں اپنے میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں اے نبی اللہ کے! آپ نے

صَوَّمْتُ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ قَالَ يَصُفُّ النَّحْرَ وَكَمْ يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ مِنْ ذِكْرِهِ النَّبِيُّ شَيْئًا ((وَلَمْ يَقُلْ وَإِنْ لِيُؤْذِلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) وَلَكِنْ قَالَ ((وَإِنْ لِيُؤْذِلَكَ عَلَيْكَ حَقًّا))۔

۲۷۳۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَخْبَسَنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفَرَأَيْتَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُجِدُّ قُوَّةَ قَالَ ((أَفَرَأَيْتَ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً)) قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُجِدُّ قُوَّةَ قَالَ ((أَفَرَأَيْتَ فِي مِثْقَلِ ذَرَّةٍ))۔

۲۷۳۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ النَّعَّاسِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ بِمِثْلِ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَهَلَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ))۔

۲۷۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ النَّعَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولَانِ نَلِغَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْتُرِدُّ وَأَصُومُ اللَّيْلَ فَإِنَّا أُرْسِلَ إِلَيْنَا وَبِمَا نَفِيهِ فَقَالَ ((أَلَمْ أَخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تَهْطِرُ)) وَتَصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِلْأَهْلِيكَ حَظًّا فَصُمِّمْ وَأَهْطِرْ وَصَلِّ وَصُمِّمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ)) قَالَ إِنِّي أُجِدُّنِي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ ((فَصُمِّمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ

(۲۷۳۲) ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ شیعہ جو رمضان شریف میں مروج ہے اور حائفوں کو اس پر باز ہے یہ خلاف سنت اور حقیقت میں بدعت ہے اور اس پر باز ہر ابحاث ہے۔

فرمایا کہ خیر داؤد کا روزہ رکھو۔ میں نے کہا ان کا روزہ کیا تھا اے نبی اللہ کے؟ آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے تو کبھی نہ بھاتے (یعنی جہاد سے)۔ تو عبد اللہ نے کہا یہ دشمن سے بھلا بھاگنا مجھے کہاں نصیب ہو سکتا ہے اے نبی اللہ کے (یعنی یہ بڑی قوت و شجاعت کی بات ہے)۔ عطاء نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ پھر میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ روزوں کا ذکر کیوں آیا اور نبی نے اس پر فرمایا کہ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اسے روزہ ہی نہیں رکھا (یعنی مطلق ثواب نہ پایا)۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔ جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔

۲۷۳۵- مسلم مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے محمد بن بکر نے ان سے ابن جریج نے اس اسناد سے اور کہا کہ ابو العباس شاعر نے ان کو خردی مسلم نے فرمایا کہ ابو العباس صاحب ابن فروخ اہل مکہ سے ہیں اور ثقہ اور عدل ہیں۔ مترجم کہتا ہے ابو العباس اوپر کے راوی تھے اس لیے مسلم نے ان کی توثیق فرمائی۔

۲۷۳۶- حبیب سے روایت ہے کہ انھوں نے ابو العباس سے اور انھوں نے سنا عبد اللہ بن عمرو سے کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے عبد اللہ! تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور ساری رات جاگتے ہو اور تم جب ایسا کرو گے تو آنکھیں بھر بھرا آئینگی اور ضعیف ہو جائیں گی اور جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے توروزہ ہی نہیں رکھا اور ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھنا گویا پورے ماہ کا رکھنا ہے (یعنی ثواب کی رائے سے)۔ تو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا اچھا سووم داؤد کی رکھا اور روزہ یہ ہے کہ داؤد ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور پھر بھی جب دشمن کے آگے ہوتے تو کبھی نہ بھاتے (یعنی اتنی

السَّلام)) قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُومُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ ((كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَغِيرُ إِذَا لَقِيَ)) قَالَ مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ ((عَطَاءٌ فَلَا أَخْرَجِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ)) الْإِبْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْإِبْدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْإِبْدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْإِبْدَ)).

۲۷۳۵- قَالَ مُسْلِمٌ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرُ أُخْبِرْتُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّابِقُ بْنُ فُرُوخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ثَقَّةٌ عَدْلٌ.

۲۷۳۶- عَنْ حَبِيبٍ سَمِعَ أَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَتَبْكُ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمْتَ لَهَ الْغَيْنِ وَتَهَكَّتْ لَهَ صَامَ مَنْ صَامَ الْإِبْدَ صَوْمٌ فَلَقَاةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ)) قُلْتُ فَإِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا

قُلْتُ النَّبِيُّ نَعَزَ شَطْرَهُ قَالَ نَعَمْ

۲۷۴۱- عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِیحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَی عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْفَقَيْتُ لَهُ وَبَادَهُ مِنْ أَدَمِ حَسْبُهَا نَيْفٌ فَحَسَسَ عَلَی نَأْرَاصِي وَصَارَتْ لَوَسَادَةً بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي ((أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَسَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((سِتْعًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((بَسْعًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَحَدُ عَشَرَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمٍ ذَاوُدَ شَطْرُ الذَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ))

تک آدھی رات کے بعد تو انھوں نے کہا کہ ہاں۔

۲۷۴۱- ابو قلابہ نے کہا مجھے خبر دی ابوالملیح نے کہ میں داخل ہوا تمہارے باپ کے ساتھ عبد اللہ بن عمرو کے پاس اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ کے آگے میرے روزوں کا ذکر ہوا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لیے تکیہ والا کہ وہ چڑے کا تھا اس میں کھجور کا کھجور اچھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے بیٹھ گئے اور وہ تکیہ میرے اور آپ کے بیچ میں ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم کو تین روزے ہر ماہ میں کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! (یعنی میں ان سے زیادہ قوی ہوں)۔ پھر آپ نے فرمایا بیچ سکی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا سات۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا گیارہ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا داؤد کے روزے کے برابر کوئی روزہ نہیں کہ وہ آدھے ایام روزہ رکھتے تھے اس طرح کہ ایک دن روزہ ہو تا ایک دن افطار ہوتا۔

۲۷۴۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ ((صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)) قَالَ ((إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) قَالَ ((صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)) قَالَ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)) قَالَ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرٌ مَا بَقِيَ)) قَالَ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ ((صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمُ ذَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا))

۲۷۴۲- عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور تم کو دوسرے دنوں کا ثواب ہے تو عبد اللہ نے کہا میں اس سے زیادہ طاقتور ہوں۔ آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے۔ انھوں نے پھر فرمایا کہ تین دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا ثواب ہے اور انھوں نے فرمایا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ چار دن روزہ رکھو اور تم کو باقی دنوں کا بھی ثواب ہے۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ سب روزوں سے افضل روزہ رکھ اور وہ اللہ کے نزدیک صوم داؤد ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۶۴۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا رَسُوهُ اللَّهُ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَو بَلِّغْنِي أَنْتَ صَوْمَ الْبَهَارِ وَتَقْوَةَ اللَّيْلِ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنْ لَجَسَدَكَ عَلَيْكَ حَطًا وَلَعَبْنِكَ عَلَيْكَ حَطًا وَإِنْ يَزُوجَكَ عَلَيْكَ حَطًا ضَمُّهُ وَالْطَّرُفُ ضَمُّهُ كُلُّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَثْمَانٍ فَذَلِكَ صَوْمُ الذَّهْوِ فَلَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِي قُوْفَةٌ قَالَ فَصَمُّ صَوْمِ

۲۷۴۳- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو دن کو اور ساری رات جاگتے ہو۔ سو ایسا نہ کرو اس لیے کہ تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی حصہ ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حصہ ہے تم روزہ رکھو اور افطار کرو اور روزہ رکھو تن میں ہر ماہ میں۔ سو یہی ہمیشہ کا روزہ ہے (یعنی ثواب کی رو سے) کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے قوت اس سے زیادہ ہے تو فرمایا روزہ رکھو تم روزہ کا

(۲۷۴۳) جبکہ ان سب روایتوں سے عیدین میں عمرہ کی امور ثابت ہوئے اول رفتی اور ثانی اور شفقت رسول اللہ کی اپنی امت مرحومہ پر اور ارشاد ان کی صلات و خیر کا اور تقسیم کتبیں آپ کی ان کے آرام و راحت کے لیے اور کمال اہتمام جناب رسالت مآب کا اس باب میں اور روکتا نہایت تعلق اور استغراق سے عبادات شائق میں کہ دو مانع ہو جاتا ہے اور اسے حقوق آخرت سے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان و اسلام سب اولیٰان میں متوسط ہے اور یہ جو فرمایا آپ سنہ کہ فلاں شخص کے مثل نہ ہو کہ وہ رات کو جاگتا تھا پھر جاگتا چھوڑ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ مت کی کہ اسے ان کو ان کی جو عبادات شائق کرتے ہیں اور پھر اس سے بیزار ہو کر چھوڑ دیتے ہیں جیسے فرمایا و رہبانہ ابتد عواہلایہ۔

دوسری یہ کہ ان روایتوں میں صوم اللہ رب کی نئی وارد ہوئی اور ظاہر یہ کاغذ سب یہی کہ صوم دہر مجموع ہے بمطابق ان ہی روایتوں کے اور جمہور کے نزدیک اگر امام مبنی عنہ میں یعنی عیدین میں اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو روا ہے اور نہ مذہب شافعی کا یہ ہے کہ اگر سب دن روزے رکھے سو ان پانچ دن کے تو کراہت نہیں ہے بلکہ مستحب ہے مگر شرط یہ ہے کہ اور حقوق میں کن نہ ہو اور اگر حقوق معاش و غیرہ میں کنی ہو تو کراہ ہے اور ان کی وکیل حدیث حرمہ بن عمروؓ ہے کہ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں برابر روزے رکھتا ہوں تو کیا سفر میں بھی رکھوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ چاہو تو رکھو اور اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ عرض یہ کہ اگر یہ کر وہ ہوتا تو حضرت اجازت نہ دیتے علی الخصوص سفر میں۔ اور ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے کہ وہ برابر روزے رکھتے تھے یعنی عربین خطاب کے صاحبزادے اور ایسے ہی ابو طلحہ اور حضرت عائشہؓ اور اکثر سلف سے مروی ہے اور یہ جو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا اس کے بہت جواب دیئے ہیں۔ اول یہ کہ مراد اس سے وہ شخص ہے جس سے اور حقوق واجبہ میں غفل واقع ہوئے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ بھی آخر میں نام ہوئے اور ضعیف ان کو بھی لاحق ہو اور رسول اللہؐ نے جانا تھا کہ ان کو ضعف ہو جائے گا۔ پس کنی ان کے ساتھ خاص ہے جس کو ضعف ہو جائے اور حضرتؐ نے فرمایا بھی کہ یہ تم نہیں ہو سکتے گا اس میں اشارہ تھا ان کے بجز کی طرف۔ باقی رہا ساری رات نماز پڑھنا اس کو تو دینی نے علی الاطلاق کر دہ لکھا ہے اور اس کو علی العموم علانہ نہ کر دہ لکھا ہے۔ اس لیے کہ ساری رات جاگنے میں ضرر پہنچی ہے بخلاف روزے کے اور جو رات بھر جاگے گا تو خواہ مخواہ دن کو سوئے گا اور اس میں اور حقوق کا اختلاف ضرور ہو گا اور اگر دن کو بھی مطلق نہ سوا تو سوت یعنی ہے اور ان احادیث میں تصریح ہے کہ صوم داؤد افضل صیام ہے اور یہی مذہب ہے متولی کا جو اصحاب شافعی میں سے ہیں کہ ان کے نزدیک و افطار روزے سے صوم داؤد افضل ہے اور بعضوں نے علی اللہ و ام روزہ کو افضل کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ روایتیں خاص ہیں عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کے واسطے۔ مگر احادیث سے قبل اول کو ترجیح معلوم ہوتی ہے یعنی صوم داؤد افضل صیام ہے اور قرات و ختم قرآن میں صوم بہ مختلف تھے بعض ایک ماہ میں ختم کرتے بعض تین روز میں بعض دس روز میں بعض سات دن میں بعض تین دن میں بعض ایک رات ایک دن ہی

کہ راضی ہوئے ہم اپنی بیعت سے کہ وہی بیعت ہے اور سوال ہوا
صیام الدہر کا تو آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھنا اقرار کیا۔ پھر
سوال ہوا دو روزہ روزے اور ایک دن روزہ اور دو دن روزہ اور دو دن
اس کی طاقت کسے ہے؟ پھر سوال ہوا ایک دن روزہ اور دو دن روزہ
سے تو آپ نے فرمایا کاش اللہ تعالیٰ ہم کو ایسی قوت دے۔ اور سوال
ہوا ایک دن روزہ اور ایک دن روزہ سے تو فرمایا یہ میرے بھائی
داؤد کا روزہ ہے اور سوال ہوا دو شہد کے روزہ کا تو فرمایا میں اسی
دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن نبی ہوا ہوں یا فرمایا اسی دن مجھ پر وحی
اتری ہے اور فرمایا رمضان کے روزے اور ہر ماہ میں تین روزے یہ
صوم الدہر ہے اور عرفہ کے روزہ کو پوچھا تو فرمایا کہ ایک سال
گزرا ہو اور ایک سال آگے آنے والے کا کفارہ ہے اور عا شوا ہے
کے روزے کو پوچھا تو فرمایا ایک سال گزرے ہوئے کا کفارہ ہے۔
مسلم نے فرمایا اسی حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے کہ پوچھا
آپ سے دو شہد اور پنج شہد کے روزے کو تو ہم نے پنج شہد کا ذکر
نہیں کیا اس لیے کہ اس میں وہم ہے۔

بَا لْفَرْمَا بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَمُحَمَّدًا رَسُولًا وَيَتَعَنَّا بِنِعْمَةِ
قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ
أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ)) قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ
وَأَفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ((وَمَنْ يَطْلُقْ ذَلِكَ)) قَالَ وَسُئِلَ
عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَأَفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ ((لَيْتَ أَنَّ اللَّهَ
قَوْلًا لِّذَلِكَ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَأَفْطَارِ يَوْمٍ
قَالَ ((ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) قَالَ
وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ الْبَاقَيْنِ قَالَ ((ذَاكَ يَوْمٌ وَلَيْسَتْ
فِيهِ وَيَوْمٌ يَعْبَثُ أَوْ أَتَزَلُّ عَلَيْهِ)) قَالَ فَقَالَ
((صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَيَّ وَرَمَضَانَ
صَوْمُ الدَّهْرِ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ فَقَالَ
((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ)) قَالَ وَسُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ فَقَالَ ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ))
وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رَوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ
صَوْمِ يَوْمِ الْبَاقَيْنِ وَالْحَمِيسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ
الْحَمِيسِ لِمَا نَرَاهُ وَهَذَا.

۲۷۶۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۷۶۸- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الضُّفْرُ
بْنُ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۲۷۶۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی ہے لیکن اس میں
سو موارد کا ذکر ہے جمعرات کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۶۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَرْبٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
بِحَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ الْبَاقَيْنِ وَلَمْ
يَذْكُرْ الْحَمِيسَ.

ایام بیس کہیں ہیں اور ایک جماعت معاہدہ تابعین سے مروی ہے کہ ایام بیس تیرھویں پندرھویں چھٹی دن ہی میں حضرت عمر
اور ابن مسعود اور ابوذرؓ ہیں اور بعضوں نے آخر ماہ کہیں ہیں اور بعضوں نے تین دن اول کے لیے ہیں ان میں حسن ہیں اور حضرت عائشہؓ
اور بعض علماء نے اختیار کیا ہے کہ ایک ماہ میں بغیر اور یک شہد اور دو شہد کو روزہ رکھے اور دوسرے میں سہ شہد اور چہار شہد اور پنج شہد کو
رکھے۔ غرض اسی طرح اور بھی اقوال ہیں اور شیخ برکی عادت مبارک یہ تھی کہ ان کے لیے کوئی دن مقرر نہ فرماتے تھے جیسا اوپر حضرت
عائشہؓ سے مروی ہو چکا ہے۔

۲۷۵۰- ابو قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا دو شعبہ کے روزہ کو تو آپ نے فرمایا میں اسی دن پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر وحی اتری ہے۔

باب: شعبان کے روزوں کا بیان

۲۷۵۱- عمران بن حصین نے روایت کی کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم نے شعبان کے اول میں کچھ روزے رکھے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم افطار کے دن تہم کر لو تو دو روزہ روزہ رکھو۔

۲۷۵۲- عمران بن حصین نے کہا کہ نبی نے ایک شخص سے فرمایا کہ تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے رکھے (یعنی شعبان میں)؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو تو دو روزہ روزے رکھ لو اس کے عوض میں۔

۲۷۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزرا مگر اس روایت میں شک ہے کہ ایک دن یا دو دن شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے گمان ہے کہ دو دن کہا۔

۲۷۵۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: محرم کے روزے کی فضیلت

۲۷۵۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ (ﷺ) سؤد کے مئی اور ابراہیم اور جمہور علماء نے آخر ماہ کے میں اس لیے کہ وہ اسوار سے مشتق ہے اور اسوار چمپا ہے اور ان دنوں میں قرچ چپ جاتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا کچ ہے۔ اور ابو داؤد نے اس سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی اور رمضان کے قبل رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو اس کو ایک دو روزہ پیشگی رمضان سے روزہ منگے۔

(۲۷۵۵) اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے قبل دن کے قبل سے افضل ہیں اور اسی پر اتفاق ہے علماء کا۔

۲۷۵۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلَ عَنْ صَوْمِ الْيَائِسِينَ فَقَالَ ((فِيهِ وَلَدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ)).

باب صَوْمِ سُورِ شَعْبَانَ

۲۷۵۱- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ ((أَوْلَا لَاحِرَ أَصُمْتُ مِنْ سُورِ شَعْبَانَ)) قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا ((أَفْطَرْتُ فَصُمْ يَوْمَيْنِ)).

۲۷۵۲- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سُورِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا)) قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَإِذَا أَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهُ)).

۲۷۵۳- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ ((هَلْ صُمْتَ مِنْ سُورِ هَذَا الشَّهْرِ شَيْئًا)) بَعْنِي شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهُ ((إِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ شَعْبَةَ الَّذِي مَلَكَ فِيهِ قَالَ وَأَطْنَهُ قَالَ يَوْمَيْنِ)).

۲۷۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَمَّانٍ ابْنِ أَبِي مُطَرِّفٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِإِسْنَادِهِ.

باب فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

۲۷۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((۳۷۵۱)) سؤد کے مئی اور ابراہیم اور جمہور علماء نے آخر ماہ کے میں اس لیے کہ وہ اسوار سے مشتق ہے اور اسوار چمپا ہے اور ان دنوں میں قرچ چپ جاتا ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ مراد اس سے مہینے کا کچ ہے۔ اور ابو داؤد نے اس سے نقل کیا کہ مراد اس سے اول ماہ ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جس کو عادت ہو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی اور رمضان کے قبل رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو اس کو ایک دو روزہ پیشگی رمضان سے روزہ منگے۔

(۲۷۵۵) اس سے محرم کے روزوں کی اور تہجد کی فضیلت ثابت ہوئی اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رات کے قبل دن کے قبل سے افضل ہیں اور اسی پر اتفاق ہے علماء کا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ صَلي الله عليه وسلم نِيَّةُ رُكْعَةٍ فِي رُكْعَةٍ))
رمضان شهرِ الله الْمُحَرَّمِ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْحَرَمِ رُكْعَةٌ فِي رُكْعَةٍ))
الْفَرِيضَةُ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ (())
۲۷۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ

۲۷۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نے پوچھا کہ بعد فرض نماز کے صیام افضل بعد شهر رمضان فقال ((افضل الصلوة بعد الصلوة المكتوبة الصلوة في جوف الليل وافضل الصيام بعد شهر رمضان کے۔

صيام شهر الله المحرم))
۲۷۵۷- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ يَرْفَعُهُ

۲۷۵۷- عبد الملک بن عمریہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اسبابِ صومِ مبعوثِ انبیا میں باب اسبابِ عید کے روزوں کی فضیلت

سؤال اتياعا لر رمضان

۲۷۵۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتَعْتَهُ مِثْلًا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))
۲۷۵۸- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے رکھے رمضان کے اور اس کے ساتھ لگائے چھ روزے شوال کے تو اس کو ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

۲۷۵۹- وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَسْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا

۲۷۵۹- سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَهُ

۲۷۶۰- وَ حَدَّثَنَا أَبُو نَسْرٍ عَنْ أَبِي عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۷۵۸) اس روایت سے احتیاطاً روزوں کا ثواب ہو گا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور داؤد اور ان کے جوا فقہین کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہے کہ وہ ہیں اور مالک نے جو طعن کیا ہے کہ میں نے کسی اہل علم کو نہیں دیکھا کہ وہ روزے رکھتے ہو اور یہ روایت میں ان جہت میں اور قول رسول اللہ کے آگے کسی کا قول نہیں سنا تا اور جس کے آگے چراغ جلائے امامت ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
بِعَبْتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا لُؤْلُؤَةَ
وَضِيَّ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ
بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحِجَّتِ عَلَى طَلَبِهَا
وَيَبَّانِ صَلَّاهَا وَأَرْجَى أَوْقَاتِ طَلَبِهَا

أَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبُ عَلَى السَّعَةِ الْوَاقِي)).

۲۷۶۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُخَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَنِ كَانَ ثَلَاثِيهَا فَلْيَتِمَّ سَهْوًا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ)).

۲۷۶۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَإِنْ رَسُوهُ ﷺ ((تَحِثُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ أَوْ قَالَ فِي السَّعَةِ الْآخِرِ)).

۲۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَقْبَضْتُ بِغَضٍّ أَهْلِي فَسَيَّئْتُهَا فَاتَّبَعُوهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرَمَلَةُ فَسَيَّئْتُهَا)).

۲۷۶۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الثَّانِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ جِبِنِ ثَمَضِي عَشْرُونَ لَيْلَةً وَسَقْبُلٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرٍ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةُ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا وَيَحْتَطِبُ النَّاسُ فَأَتَرَهُمْ بِنَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنِّي كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ الْآخِرَةَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَبْتَ فِي مَعْتَكِفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَاتَّبَعْتُهَا فَاتَّبَعُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْتَحْذِرُ فِي مَاءِ وَطْنٍ)) قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَضَرْنَا لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوُتِّفَ

کی سستی نہ کرے۔

۲۷۶۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے ڈھونڈنے والے کو آخر کی دس تاریخوں میں ڈھونڈنا چاہیے۔

۲۷۶۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھونڈو شب قدر کو آخر دسہ میں یا فرمایا آخر ہفتہ میں۔

۲۷۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی دی پھر کسی میرے گھر والے نے چکا دی۔ سو میں اس کو بھلا دیا گیا اور حرمہ کی روایت میں ہے کہ میں اس کو بھول گیا۔

۲۷۶۹- ابوسعید خدری نے کہا رسول اللہ اعکاف کرتے تھے مینے کے حج کے دسہ میں (یعنی رمضان کے)۔ پھر جب میں راتیں گزر جاتی تھی رمضان کی اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو اپنے گھر لوٹ آتے تھے۔ اور جو آپ کے ساتھ محکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعکاف کیا اور جس رات میں گھر آنے کو تھے خطیب پڑھا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الہی تھا۔ پھر فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعکاف کرتا تھا پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ میں اس عشرہ اخیر میں بھی اعکاف کروں سو جو میرے ساتھ اعکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے محکف ہی میں رہے (اور گھرنے جائے) اور میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا گھر بھلا دیا گیا۔ سو اسے آخر کی دس راتوں میں ڈھونڈو ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کچڑ میں (یعنی اس رات کے آخر میں ایسا ہوگا۔ یہ بات خواب کی آپ کو یاد رہی) پھر ابوسعید خدری نے کہا کہ اکیسویں

شب کو ہم پر چند برسا اور مسجد حضرت کے مصلے پر پہنچی اور میں نے آپ کو دیکھا جب آپ نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا کہ آپ کے مبارک منہ پر کچھ اور پانی کے نشان تھے۔

۲۷۷۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس سند سے وہی روایت مروی ہوئی مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ ثابت رہے اپنے محکم میں اور آخر میں کہا کہ پیشانی میں آپ کی کچھ اور پانی لگا ہوا تھا۔

۲۷۷۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا عشرہ اول میں رمضان کے پھر اعتکاف فرمایا عشرہ اوسط میں ایک ترکیب میں (اس سے کفار کی چیزوں کا استعمال روا ہوا) کہ اس کے دروازے پر ایک حیمہ لٹکا ہوا تھا (پردہ کے لیے) تو آپ نے وہ حیمہ اپنے ہاتھ سے بنایا اور ایک کونے میں قبہ کے کر دیا۔ پھر اپنا سر نکالا اور لوگوں سے باتیں کیں اور وہ آپ کے نزدیک آگئے۔ تب آپ نے فرمایا کہ میں عشرہ اول کا اعتکاف کرتا ہوں اور اس رات کو ڈھونڈتا تھا پر میں نے عشرہ اوسط کا اعتکاف کیا پر میرے پاس کوئی آیا (یعنی فرشتہ) اور مجھ سے کہا گیا کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے۔ پھر جو چاہے تم میں سے وہ پھر اعتکاف کرے یعنی عشرہ اخیر میں بھی محکم رہے۔ پھر لوگ محکم رہے اور فرمایا آپ نے کہ مجھے دکھایا گیا کہ وہ طاق راتوں میں ہے اور میں اس کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پھر آپ صبح تک نماز پڑھتے رہے اور رات کو چند برسا اور مسجد پہنچی اور میں نے دیکھا مٹی اور پانی کو پھر جب صبح کی نماز پڑھ کر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک کے پاس پر مٹی اور پانی کا نشان تھا اور وہ رات اکیسویں تھی اور عشرہ اخیر کی رات تھی۔

۲۷۷۲- ابو سلمہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا ہم نے آپس

الْمَسْجِدَ فِي مَصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَلَمْتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرُوحَهُ مِثْلُ طِينًا وَمَاءً.

۲۷۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلْيَنْتَ فِي مُعْتَكِفِهِ)) وَقَالَ وَحِيشُهُ مِثْلًا طِينًا وَمَاءً.

۲۷۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْمِيهِ عَلَى سِدِّهَا حَصِيرٌ قَالَ فَأَخَذَ الْحَصِيرَ بِيَدِهِ فَفَتَحَهَا فِي نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْكُمُ الْمَسْ فَذَنُّوا يَهُ أَفْقَالِ ((إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلَيْسَ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَسَطَ ثُمَّ أَتَيْتَ لِقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَكَّفَ فَلْيَتَعَكَّفْ فَاعْتَكَفْتُ)) النَّاسُ مَعَهُ قَالَ ((وَإِنِّي أَرْنَيْتَهَا لَيْلَةً وَفَرُّ وَإِنِّي أَشْجُدُ صَبِيحَتَهَا فِي طِينٍ وَمَاءٍ)) فَأَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَقَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ فَظَلَمْتُ السَّاءَ فَوَسَّكَ الْمَسْجِدَ فَالْبَصْرَتِ الطَّيْنِ وَالْمَاءِ فَخَرَجَ حِينَ فُرُغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَحِيشُهُ وَرُوحُهُ مِثْلُهُ فِيهِمَا الطَّيْنُ وَالْمَاءُ وَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ.

۲۷۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ فَذَا كُنَّا لَيْلَةَ

جاگے وہ شب قدر پاسے تو انھوں نے کہا اللہ رحمت کرے ان پر اس کہنے سے ان کی غرض یہ تھی کہ لوگ ایک رات پر بھروسہ نہ کر رہیں (بلکہ ہمیشہ عبادت میں مشغول رہیں) اور وہ خوب جانتے تھے کہ وہ رمضان میں ہے اور وہ عشرہ اخیر میں ہے اور وہ ستائیسویں شب ہے۔ پھر وہ اس پر قسم کھاتے تھے اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے (یعنی ایسا اپنی قسم پر یقین تھا) اور کہتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے تو میں نے ان سے کہا کہ تم اے ابو منذر! کیوں یہ دعویٰ کرتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ ایک نشانی یا علامت کی وجہ سے جس کی خبر دی ہے ہم کو رسول اللہ نے اور وہ یہ ہے کہ اس کی صبح کو آفتاب جو نکلتا ہے تو اس میں شعلہ نہیں ہوتی (مگر یہ علامت بعد زوال شب کے ظاہر ہوتی ہے)۔

أَحَلَّكَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمْ الْخَوَلَاءَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنَا لَا يَكْبَلُ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سِتِّينَ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَنِي أَنَهَا لَيْلَةُ سِتِّينَ وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ بَأَيِّ شَيْءٍ يَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا السَّخْبَرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِاللَّيْلِ الَّتِي أَخْبَرَنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا تَطْلُعُ يُومِنُ بِهَا شُعَاعُ لَيْلِهَا.

۲۷۷۸- عن أبي بن كعب رضي الله عنه قال قال أبي في ليلة القدر والله أبي لأعلمها قال شعبه وأخبر علي بن أبي ليلى النبي أمرونا رسول الله ﷺ ببقائها هي ليلة سِتِّينَ وَعِشْرِينَ وَإِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِي هَذَا الْخَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ بَيْ عَنَّة.

۲۷۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَرُ كُشْبٍ قَدَرِ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اتنا اور رزقوں کے اور انداز عمروں کے ملنا کہ کو کھ دے جاتے ہیں جو سال میں ہونے والے ہیں اور فرشتوں کو سلوم ہو جاتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہے اور اجتماع ہے معتبر لوگوں کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث میں جو ہر سال مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو۔ پس راتوں میں اختلاف نہ رہا اور اسی کے مانند ہے قول امام مالک اور ثور اور احمد اور ابن کثیر کا اور ابو ثور وغیرہم کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے کوئی بدلتی رہتی ہے۔ اور ایک قول ضعیف ہے کہ سال بھر میں راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہے

۲۷۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ذکر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے آگے شب قدر کا تو آپ نے

تذکرنا لیلۃ القدر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷۷۹) شب قدر کو شب قدر اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں اتنا اور رزقوں کے اور انداز عمروں کے ملنا کہ کو کھ دے جاتے ہیں جو سال میں ہونے والے ہیں اور فرشتوں کو سلوم ہو جاتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہے اور اجتماع ہے معتبر لوگوں کا کہ وہ شب قیامت تک باقی ہے اس امت میں اور اس کے محل میں البتہ اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ وہ ہر سال میں بدلتی رہتی ہے اور اس صورت میں سب حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور جس حدیث میں جو ہر سال مذکور ہے جائز ہے کہ اس سال میں اسی تاریخ میں واقع ہوئی ہو۔ پس راتوں میں اختلاف نہ رہا اور اسی کے مانند ہے قول امام مالک اور ثور اور احمد اور ابن کثیر کا اور ابو ثور وغیرہم کہ ان سب نے کہا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں رمضان کے کوئی بدلتی رہتی ہے۔ اور ایک قول ضعیف ہے کہ سال بھر میں راتوں میں بدلتی رہتی ہے مگر یہ قول احادیث کی رو سے بہت بعید معلوم ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((اَلَيْكُمْ يَذْكُرُ حِينَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شَيْءٍ جَفَنَةٍ))
 فرمایا کون تم میں سے یاد رکھتا ہے شب قدر؟ اس رات میں سے کہ
 طلوع کرتا ہے چاند اور وہ ایسا ہوتا ہے جیسے ایک نکلر استت ج۔



حق ہوتا ہے۔ اور بعضوں کا قول ہے کہ وہ ایک شب معین ہے کہ منتظر نہیں ہوتی اور اس میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ وہ مثال بھر میں ایک رات ہے اور یہ قول ہے ابن مسعودؓ اور ابو حنیفہؓ اور صاحبین کا اور دوسرا یہ ہے کہ وہ سارے رمضان میں ہے اور یہ قول ابن عمرؓ کا ہے اور ایک جماعت صحابہ کا اور تیسرا یہ ہے کہ وہ عشرہ اخیر میں ہے اور پانچواں یہ قول ہے کہ وہ عشرہ اخیرہ کی راتوں کی طائفہ راتوں میں ہے۔ اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ ہفت راتوں میں ہے مگر یہ حدیث صحیحہ کے خلاف ہے۔ گو حدیث ابو سعیدؓ کی اس کی مشعر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ تیسویں یا ہے اور ایک یہ کہ وہ ستائیسویں اور یہ قول ابن عباسؓ کا ہے اور بعضوں نے سترھویں اور بعضوں نے اکیسویں اور تیسویں میں ذکر کرنے کو کہا ہے اور یہ قول حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہوا ہے اور بعضوں نے تیسویں کہا ہے اور یہ قول ہے اکثر صحابہ وغیرہ کا اور ایک قول ضعیف چوتیسویں کا بھی ہے اور یہ مال اور ابن عباسؓ اور حسن اور قتادہؓ کی طرف منسوب ہے اور ایک قول ستائیسویں کا ہے اور یہ قول ایک جماعت صحابہ کا ہے اور بعضوں نے سترھویں کہا ہے اور وہ زید بن ارقمؓ اور ابن مسعودؓ کی طرف منسوب ہے اور بعضوں نے تیسویں کہا ہے کہ وہ ابن مسعودؓ سے منقول ہے اور حضرت علیؓ سے بھی۔ اور بعضوں نے کہا اخیر رات رمضان کی ہے۔ قاضی میاضؒ نے کہا کہ ایک قول ثقہ یہ ہے کہ وہ مروجہ ہو گئی اب باقی نہیں ہے۔ اور یہ قول خطا ہے۔ اور شعبان سے مراد وہ حدیثیں نورانی ہیں جو آفتاب سے دیکھنے والے کی آنکھ میں منہ نظر آتی ہیں اور وہ آفتاب میں شب قدر کی صبح کو نہیں ہوتیں یہ کہ ایک نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دی ہے اور قاضی میاضؒ نے جو کہا ہے کہ رویت شب قدر کی حقیقت ممکن نہیں یہ غلط ہے اس لیے کہ رویت اس کی اخبار صالحین سے ثابت ہے جو بکثرت مروی ہیں اور معتبر ترین سب اقوال میں فقیر کے نزدیک ستائیسویں رات ہے۔ اور ابن عباسؓ سے ایک نکتہ بھی اس بار سے میں مروی ہے کہ لایہ اللہ کہ لفظ قرآن میں تین جگہ وارد ہوا ہے سورہ الفہ میں اور اس میں نورف میں پھر نو کو تین بار کو تو ستائیس ہوتے ہیں اور اس میں اثنی عشر ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے اور ابن ابن کعبؓ اس پر قسم کھاتے تھے۔ چنانچہ روایت ان کی اوپر گزر چکی ہے اور اس کی علامت بھی وہ بیان کر چکے ہیں۔ وابت اعظم

کتاب الاعتکاف

اعتکاف کے مسائل

باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان

۲۷۸۰- عَنْ اَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ
رَمَضَانَ. حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرہ اخیر میں رمضان کے اعتکاف
فرمایا کرتے تھے۔

۱۔ لغت میں اعتکاف کے معنی میں اور مکث اور لزوم کے ہیں اور شرع میں مکث مسلم کا مسجد میں بھٹت مخصوص اور اعتکاف کو جزا بھی کہتے ہیں۔
(۲۷۸۰) ☆ اس حدیث سے احتساب اعتکاف کا ثابت ہوا اور اس پر ایمان کا وہ یہ کہ واجب نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عشرہ
اخیر میں رمضان کے متناظر ہے اور مذہب امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہ ہے کہ اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں بلکہ افطار کی حالت میں
اعتکاف روا ہے اور ایک ساعت کا بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک گھنٹہ کا اور ان کے نزدیک ضابطہ اس کا یہ ہے کہ اگر غیر نماز چھتا کو ع میں مساجد سے
لیے غیر نماز ہو تا ہے اور اس سے دو زیادہ ہو جس وہ اعتکاف ہے اور ان کا صحیح مذہب میں ہے اور ان کی قول مشہور ہے۔ جس مسجد میں آئے دالے کو
لازم ہے کہ جب آوے اور نماز کا اظہار ہو بیت اعتکاف کی کرے تاکہ قیام پائے۔ جس اگر باہر نکلے تو پھر جب داخل ہو دوبارہ بیت کرے اور
نیت سے یہ امر نہیں کہ وہاں سے کھائے کہ یہ قیود صحت ہے اور اگر وہاں کوئی بات کرے یا کوئی کام کرے مثلاً بیسے کر دے کھائے تو اعتکاف
قائم نہیں ہو تا اور مالک اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے اور اعتکاف منقطع کا صحیح نہیں اور ان کو ان لوگوں نے ابن ابی راجحوں
سے استدلال کیا ہے جن میں انحضرت کا اعتکاف رمضان میں مذکور ہے اور شافعی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں حضرت کے
اول شوال کا اعتکاف مذکور ہے۔ چنانچہ وہ روایت آئے آئی ہے اور اس کو بخاری اور مسلم دونوں نے ذکر کیا ہے اور استدلال کیا ہے حضرت عمری
حدیث سے کہ انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ایم جہالت میں مذکور تھی اعتکاف کی تو آپ نے فرمایا میں نے ذکر پوری کر دیا اور اس
میں روزہ کا ذکر نہیں ہے۔ عرض ابن راجحوں سے معلوم ہوا کہ روزہ شرط اعتکاف نہیں مگر مسجد میں ہو تا ہے اس لیے کہ اصحاب وہ
آزادان مطہرات سب مساجد میں اعتکاف کرتے رہے۔ مالا کہ ان میں حرج اور مشقت قائم ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور امام
اور ابو داؤد اور مجہور کا کہ سوا مسجد کے جہاں نہیں۔ اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ عورت نے جو جگہ نماز کی آپ نے ذکر میں مقرر کرتی ہے اس میں
اعتکاف روا ہے اور مرد کو اپنے گھر میں اس جگہ میں روا نہیں اور امام شافعی کا ایک قول مذکور بھی کہ ہے پھر محل میں اعتکاف ہے کہ مسجد عام شرط
ہے یا جامع کہ جہاں مسجد ہو تا ہو اور امام شافعی اور مالک اور مجہور کا قول یہ ہے کہ ہر مسجد میں جائز ہے کہ مسجد جامع شرط
ہے کہ جس میں مسجد ہو تا ہو اور ابو حنیفہ رضی اللہ علیہ کا قول ہے کہ مالکی مسجد ہو تو کہ مسجد مسجد میں ہوئی ہوئی ہو تو مذہب ہری ہو

۲۷۸۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ قَاتِبٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَتَكَبَّفُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ

۲۷۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ.

۲۷۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ.

۲۷۸۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَكَبَّفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اغْتَسَلَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

۲۷۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

اور دوسرے لوگوں کا قول ہے کہ جس میں حمد ہو تا ہو اور حمد بن الہمان صحابی سے مروی ہے کہ تین مسجدوں کے سوا اعکاف نہیں درست ہے فیصل ایک مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی، دوسری مسجد انصاری، تیسری مسجد الحرام مگر یہ قول ضلالت ہے اور اہل بیت سے اس پر کہ اعکاف کی زیادت حد تک نہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ باجماع امت یہ امر ثابت ہے کہ اعکاف ہے اور عبادت خاص ہے حق تعالیٰ کے لیے اور جب مسجد عام میں جائز ہو تا اس کا مختلف فیہ ہے حالانکہ وہ حد خدا ہے پھر تقریر پر مشائخوں کے تو بدرجہ اولیٰ ناجائز ہو گا اور چونکہ عبادت ہے اس لیے قیود پر تعلیم میت کے لیے محض شرک ہے اگرچہ نام اس کا بدل ڈالیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اعکاف کو جوار بھی بولتے ہیں تو جوار کے اور مختلف کے معنی ایک ہونے اور جوار رتور البتہ مختلف قیود ہو اور یہ شرک ہے معاذ اللہ من ذلک۔ اور اس کو عبادت اور مودب قربت سمجھنے والا ارجل خلق اللہ ہے اور اہل عبادت شرائع انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اور یہ اس زمانہ میں ایسی بلا عام ہے کہ عوام کا لالچہ کا تو کیا ذکر ہے خاصان آہام بھی اس سے غافل ہیں وذلك لجهلهم بالشريعة وحقيقة العبادة.

(۲۷۸۵) ہذا اس حدیث سے امام شافعی نے استدلال کیا ہے کہ روزہ اعکاف میں شرط نہیں۔ نووی نے لفظ یزید کو نوذی لکھا ہے جس کے معنی عقی مطلب کے ہو گئے۔ آپ نے اپنے خیر کو اٹھانے کا حکم دیا۔

ارادہ کرتے اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جاتے اور ایک بار آپ نے حکم فرمایا پناہ خیر لگانے کا یعنی مسجد میں اور وہ لگا دیا گیا اور آپ نے عشرہ اخیر میں ارادہ کیا رمضان کے پھر رجب نے کہا ان کا بھی خیمہ لگا دیا گیا اور بیویوں نے کہا ان کے بھی خیمے لگا دیے گئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ چکے تو سب خیموں کو دیکھا اور فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا نیکی کا ارادہ کیا ہے (اس میں یعنی بوسے ریاپائی جاتی ہے) اور آپ نے اپنے خیمہ کو حکم دیا کہ کھول ڈالا جائے اور اعتکاف ترک کیا رمضان میں یہاں تک کہ پھر عشرہ اول میں شوال کے اعتکاف کیا۔

۲۷۸۶- حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ نے عمرہ رضی اللہ عنہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہی حدیث جو اوپر گزری اور ابن عیینہ اور عمرو بن حارث اور ابن اسحاق نے ذکر کیا کہ وہ خیمہ حضرت عائشہ اور حضرت طلحہ اور رجب رضی اللہ عنہم کے لگائے گئے تھے۔

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ

عبادت کرنی چاہیے

۲۷۸۷- ام المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جہاں عشرہ اخیر رمضان آیا اور آپ نے رات بھر جاگنا اور اپنے گھروالوں کو جگانا اور نہایت کوشش کرنا عبادت میں اور کمر بستہ باندھنا شروع کیا۔

۲۷۸۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اتنی کوشش کرتے عبادت میں جو

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتَكَبَّرَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُتَكَبِّرًا وَإِنَّهُ أَمَرَ بِحِجَابِهِ فَضُرِبَ أَرَادَ الْإِعْتِكَافَ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ قَامَتْ وَرَتَّبَ بِحِجَابِهَا فَضُرِبَ وَأَمَرَ غَيْرَهَا مِنْ أُرْوَاعِ النَّبِيِّ ﷺ بِحِجَابِهِ فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ فَإِذَا الْأُحْيَةُ فَقَالَ الْبَرُّ تَرُدُّنَ قَامَتْ بِحِجَابِهِ فَقَوَّضَ وَتَرَكْنَا الْإِعْتِكَافَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى ائْتَكَفْنَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ.

۲۷۸۶- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَعُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ وَابْنِ إِسْحَاقَ ذَكَرُوا عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَرَتَّبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْأُحْيَةَ لِلْإِعْتِكَافِ.

باب: الاعتكاف في العشر الآخرة من

شهر رمضان

۲۷۸۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرَ أَحْبَبَ الْبَلَلُ وَأَبْغَضَ الْهَلَّةَ وَجَدَّ وَخَدَّ الْفَيْزَ.

۲۷۸۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَجَبَّهْ فِي الْعَشْرِ

(۲۷۸۷) یعنی اور معمولی عبادتوں سے زیادہ کوشش فرمانے لگے اور ساری رات جاگنے لگے۔ اس حدیث سے زیادتی عبادت عشرہ اخیرہ میں ثابت ہوئی اور ساری رات جاگنے کی جو کمر بستہ نہ کوہ سے ہر اواس دوام جاگنے کا ہے نہ کہ خاص اس عشرہ میں۔

اَلَا وَاعْبِرْ مَا لَا يَخْتَبِهٖ فِيْ غَيْرِهٖ

اور دنوں میں نہ کرتے۔

باب صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

باب: عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا بیان

۲۷۸۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

۲۷۸۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو

مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِيْ الْعَشْرِ قَطُّ.

کبھی عشرہ ذی الحجہ میں روزے سے نہیں دیکھا۔

۲۷۹۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ

۲۷۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ نے کبھی

ﷺ لَمْ يَصُمْ الْعَشَرَ.

عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔



☆ (۲۷۹۰) عشرہ کے یہاں نو دن ذی الحجہ کے محرابوں میں اور علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث سے ان دنوں کے روزوں کی کراہت معلوم ہوتی ہے حالانکہ وہ مکروہ نہیں ہیں بلکہ مستحب ہیں۔ چنانچہ نویں تاریخ اس کی عرفہ ہے اور اس کے روزے کی فضیلت میں احادیث اور گزر چکی ہیں اور بخاری شریف میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیسے اعمال صالحہ عشرہ اول میں ذی الحجہ کے افضل ہیں ایسے اور ایام میں نہیں۔ غرض یہ جو فرمودہ ہے جناب صدیقہؓ کا کہ اس عشرہ میں آپؐ نے روزہ نہیں رکھا اس کی تاویل ضروری ہے کہ شاید کسی عارضے یا مرض کی وجہ سے نہیں رکھا یا بطریق وجوب کے نہیں رکھا یا رکھا ہو مگر آپ کو خبر نہیں ہوئی اور اس تاویل پر ایک روایت بھی دلالت کرتی ہے۔ بلانیدہ بن خالد کی کہ دو اپنی عورت سے اور بعض ازواجِ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ روزہ رکھتے تھے نویں ذی الحجہ کو اور عاشورہ کے دن کو اور تین دن میں ہر ماہ کے آخر حد تک اور روایت کی یہ ابو داؤد نے اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہیں اور احمد اور نسائی میں یہ مضمون مروی ہوا ہے۔

کِتَابُ الْحَجِّ

حج کے بیان میں

باب: محرم کو حالت احرام میں کون سا

لباس پہننا چاہیے

۲۷۹۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ محرم کیا پہنے پکڑوں کی قسم سے؟ تو آپ نے فرمایا کہ تانہ پہنو نہ عمامے باندھو، نہ پا جائے پہنو نہ باران کوٹ اوڑھو نہ موزے پہنو مگر

بَابُ مَا يُنَاحُ لِلْمَحْرُمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ
وَمَا لَا يُنَاحُ وَتَبَيَّنَ تَخْرِيمُ الطَّيْبِ عَلَيْهِ

۲۷۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يُنَاحُ الْمَحْرُمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَامَةَ وَلَا السُّوَابِلَاتِ وَلَا الْفَرَائِسَ

۱۔ حج صحیح عاصد رہے اور فخر اور سرور دونوں سے اسم ہے اور اصل لغت میں معنی تعذ ہے اور نکل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے اور عمرہ کے اصل معنی زیارت ہیں اور حج فرض بین ہے ہر مکلف و مسلم پر جو طاقت رکھتا ہو اس طرف کے زائر و راحل کی اور عمرہ کے وجوب میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ واجب ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور شافعی کے اس بارہ میں دو قول ہیں۔ ۱۔ صحیح یہ ہے کہ واجب ہے اور اصح ہے اس پر کہ حج و عمرہ انسان کی عمر میں ایک ہی بار واجب ہوتا ہے مگر یہ کہ کوئی نذر کرے کہ اس کی وقایہ بھی واجب ہو جاتی ہے مگر جب کہ میں داخل ہوں یا حد حرم میں کسی کام کے لیے کہ وہ بار بار نہیں ہوتا تجارت ہو یا زیارت ہو تو وجوب احرام میں حج کے اور عمرہ کے اختلاف ہے اور صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ مستحب ہے کہ جب داخل ہوا احرام باندھ کر جائے عمرہ کا بشرطیکہ قتال کے لیے نہ جاتا ہو یا چھپ کر نہ جاتا ہو اور اس میں اختلاف ہے وجوب حج کا مع التراشی ہے یا علی الفور۔ پس امام شافعی اور ابو یوسف سب اور ایک گردہ کا قول ہے کہ وجوب اس کا مع التراشی ہے مگر جب ایسی حالت پر پہنچ جائے کہ گمان اس کے فوت کا ہو جائے اگر تاخیر کرے تو اس وقت علی الفور واجب ہو جاتا ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرے فقہاء کا مذہب ہے کہ علی الفور واجب ہوتا ہے۔

(۲۷۹۱) ☆ اصح ہے تمام علماء کا کہ ان پکڑوں میں سے کوئی حالت احرام میں پہننا اور انہیں لگے حرام ہے اور فرض یہ ہے کہ جو کپڑا ایسا ہو ابو اور محیط ہو سارے بدن کا یا ایک عضو کا جیسے سوز اور بنیان اور دستاں یا عمامہ وغیرہ میں اس کو منع فرمایا اور باران کوٹ میں شامل ہو گیا اور وہ پکڑا ہو سر کو ڈھانپنے جیسے بکڑی وغیرہ یا ٹوپی یا پٹی اور خفاف میں یعنی سوزوں میں آگیا وہ پکڑا ہو جیروں کو ڈھانپنے جیسے پتلا جبکہ سر میں پٹی باندھنا بھی حرام ہے اور اگر ضرورت ہے مثلاً زخم ہے یا درد سر ہے تو باندھ لے اور قدیہ دیوے اور یہ سب تنہم مردوں کے واسطے ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیاہ کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانچنا مباح ہے سوائے کہ اس کا ڈھانچنا حرام ہے خواہ کسی چھپانے والی چیز سے ہو اور ہاتھوں کے چھپانے میں دستاں سے اختلاف ہے اور امام شافعی کے بھی اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے اور دوسرے اور دوسرے مفران کو جو منع فرمایا تو اس میں سب خوشبوئیں داخل ہو گئی اور دوسرے ایک گھاس ہے خوشبو دار میں بن ہوتی ہے۔ غرض خوشبوئیں سب قسم کی ہیں

وَلَا الْخِيفَ إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ الْعَالَيْنِ فَلْيَنْسَ
الْعُقَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْأَلُ مِنَ الْكُتُبَيْنِ وَلَا تَلْسُوا
مِنَ النَّبَابِ شَيْئًا مِّمَّا الرُّعْفَرَانِ وَلَا الْوَرُسِ))

جو چہل نہ پائے وہ موزہ پہنے مگر ٹخنوں کے پیچھے سے کاٹ ڈالے
اور نہ چہنود کیڑے جس میں زعفران لگی ہو یا ورس میں رنگا ہوا

ہو۔

۲۷۹۲- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْسَنُ الْمُخْرَمُ قَالَ ((لَا يَلْسَنُ الْمُخْرَمُ الْقَبِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الثُّرُوسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا ثَوْبًا مَعَهُ وَزُسَ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ))

۲۷۹۳- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ محرم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تالور عمامہ اور باران کوٹ اور پاجامہ نہ پہنے نہ وہ کپڑا جس میں دس اور زعفران لگی ہو نہ موزے اور اگر نعلین نہ ہووے تو موزے پہنے اور اس کو تختوں تک کاٹ دے (کہ جوئی کی طرح ہو جائے)۔

۲۷۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ
نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرَمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا

۲۷۹۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محرم کو کہ وہ عفران اور ورس کا رنگ

تبع عورت اور مرد دونوں کو منع ہیں اور مرد اس سے وہ چیزیں ہیں جو خالص خوشبو کے لیے استعمال ہوتی ہیں باقی رہے نوکڑے اور سیوے جیسے ترن و سبب اور پھول اور گندھ ہیں ان کا استعمال حرام نہیں اس لیے کہ ان سے خوشبو بنی مقصود نہیں ہوتی اور نہ نکلت ان چیزوں سے منع کرنے میں یہ ہے کہ ترق اور لذت اور انانیت اور تزک اور تکلف کی جو باتیں رہے اور خشوع اور خضوع اور تذلل اور عجز و نیاز و عیدیت کی خواجائے اور یہ اس معین ہو دے اس راہ اور مشاہیر پر اور بھادے منکرات و منظورات سے اور مذکر ہو موت کا اور کفن پوشی کا اور بوہ و قیامت کا کہ اس دن لوگ ننگے سر اور ننگے پیر اور ننگے بدن ہونگے اور اس روایت میں مذکور ہو اہم جو تعظین نپائے اور موزہ پکن لے اور کاٹ لے اور ابن عباس کی روایت جو آگے آتی ہے اس میں کانٹے کا ذکر نہیں اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ امام احمد نے فرمایا ہے کہ تعظین نہ پاوے تو موزہ کا دیا یا پیننا جاتزے کا خاضر رودی نہیں اس لیے کہ اس میں اصاعت مال کی ہے اور انھوں نے کہا کہ حدیث ابن عمر کی جس میں کانٹے کا حکم ہے منسوخ ہے ابن عباس اور جابر کی روایت سے کہ ان میں کانٹے کا حکم نہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کا قول ہے کہ پیننا موزے کا بغیر کانٹے درست نہیں اور حدیث ابن عباس اور جابر کی مطلق ہے اور حدیث ابن عمر کی متعید ہے اور حمل مطلق کا متعید ہے ضروری ہے اور زیادت نقد کی مقبول ہے اور اصاعت مال جب ہو کہ حکم شارع نہ ہو اور جب حکم شارع ہو تو اب اداس کا واجب ہو پھر یہ بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ جو موزے پہننے اور تعظین نپائے اس پر نذیہ ہے یا نہیں۔ سو نام مالک اور شافعی کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں اگر واجب ہو تا تو آنحضرت فرمادیجے۔ اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب نے کہا ہے کہ اس پر نذیہ ہے۔ جیسے ضرورت سر منڈانے میں نذیہ ہے وہ دس اور زعفران میں سبب خوشبو میں آگئیں کہ باجماعت حرام ہیں اس لیے کہ خوشبو بھانجی کی رغبت دلانے والی ہے کہ اس کے حرام ہونے میں عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔ غرض عبادت احرام سات ہیں سیاہ لباس جس کی تفصیل گزری اور خوشبو اور بالوں اور ناخنوں کا اور کرنا اور سر میں اور ڈھانچہ میں تھیل لگانا اور عقد لگانا اور براج اور ہر طرح کا استنجاء اور مٹی ڈھانچا کسی طرح سے ہو اور ساتویں تکلف کرنا یا نکالنا۔

(۲۷۹۲) ☆ مسائل نے پوچھا تھا کہ کیا بچنے آپ نے فرمایا یہ وہ بچنے اس کے سوا جو چاہے ہے اس میں امت کو آسانی ہے اور وارثہ اباحت کا وسیع رہتا ہے۔

ہوا کپڑا پہنے اور فرمایا کہ جو نعلین نہ پائے وہ موزے پہن لے فحشوں سے بچنے سے کٹ کر۔

۲۷۹۳- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا پاجامہ اس کے لیے ہے جو تہبند نہ پائے اور موزہ اس کے لیے جو نعلین نہ پائے یعنی محرم ہو۔

۲۷۹۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۷۹۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

۲۷۹۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو نعلین نہ پاوے موزے پہنے اور جو ازار یعنی تہبند نہ پاوے وہ سراویل یعنی پاجامہ پہنے۔

۲۷۹۸- یحییٰ نے کہا کہ ایک شخص نبی کے پاس آیا اور آپ عراۃ میں تھے اور وہ ایک جب پہنے ہوئے تھا اور اس پر کچھ خوشبو لگی ہوئی تھی یا کہا کہ کچھ اثر زردی کا تھا اور اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے عمرے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ اور اس نے میں آپ پر وحی اترنے لگی اور آپ نے کپڑا اوڑھ لیا اور یحییٰ کہتے تھے کہ مجھے آرزو تھی کہ

بِرَغْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبِسْ الْخُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اسْتَقْلَ مِنَ الْكُفَّيْنِ))۔

۲۷۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ ((السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْبَازَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النُّعْلَيْنِ يَغْبِي الْمُسْحَرَمُ))۔

۲۷۹۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَقَذَرُ هَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۷۹۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَخَذَ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرَ شُعْبَةٍ وَحْدَةٍ۔

۲۷۹۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبِسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدِ إِزَارًا فَلْيَلْبِسْ سَرَاوِيلَ))۔

۲۷۹۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ بِالْجَعْفَرَةِ عَلَيْهِ حَبَّةٌ وَعَلَيْهَا خُلُقُوفٌ أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي قَالَ وَأَنْزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَسَبَرُ بَنُو سَبَرٍ

(۲۷۹۷) ☆ جیسا روایت سند سے امام احمد کی کہ موزے کاٹے پہنے۔

(۲۷۹۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو محرم کو حرام ہے خواہ حالت احرام میں لگاوے یا پہلے کی لگی ہو اور یہ بھی ثابت ہوا کہ کپڑا محرم کو منع ہے اور یہ بھی کہ اگر کوئی خوشبو بھوسے سے یا چوک سے لگا لے تو جلد اس کا چھڑا جاوے اور جس کے بھول چوک سے خوشبو لگ جائے اس پر کچھ کفارہ نہیں ہے اور یہ مذہب ہے شافعی کا اور یہی قول ہے عطا اور ثوری اور اسحاق اور دلاؤد کا اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور مزینی اور احمد کی ایک روایت صحیح میں ہے کہ فدیہ اس پر واجب ہے اور صحیح قول مالک کا یہ ہے کہ فدیہ جب واجب ہوتا ہے بھولے والے پر یا اتیان کر خوشبو لگانے والے پر کہ جب بہت دیر تک لگی رہے۔

وَسَكَانُ يَعْلَى يَقُولُ وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ أَمِيرُكَ أَنَّنْ نَظَرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عَمْرُ طَرْفَ الثُّوبِ فَظَفَرْتُ بِإِبْنِهِ لَهُ عَظِيطٌ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ كَعَظِيطِ الْبُخَيْرِ قَالَ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ ((أَفْنِ السَّائِلَ عَنِ الْعُمَرَةِ أَغْبِلْ عَنْكَ أَثَرُ الصُّفْرَةِ أَوْ قَالَ أَثَرُ الْخُلُوقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ حِجَّتَكَ وَاصْنَعْ فِي عَمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حِجَّتِكَ)).

۲۷۹۹- عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنَّى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجَعْفَرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مَقَطَعَاتُ يَعْني حَبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أُحْزَمْتُ بِالْعُمَرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخُلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حِجَّتِكَ)) قَالَ أَنْزِعْ عَنِّي هَذِهِ الثَّيَابَ وَأَغْبِلْ عَنِّي هَذَا الْخُلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حِجَّتِكَ فَاصْنَعِي فِي عَمْرَتِكَ)).

۲۸۰۰- عَنْ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْجَعْفَرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُوبٌ فَذُ أَطْلُبُ بِهِ عَلَيْهِ مَنَّةَ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ حَبَّةٌ صُوفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطَبِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أُحْزِمَ بِعُمَرَةَ فِي حَبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمِّخَ بِطَبِيبٍ فَظَنَرَ بِإِبْنِ النَّبِيِّ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ

میں نبی کو دیکھوں جس وقت آپ پر وحی اترتی ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے کہ کیا تم چاہتے ہو کہ دیکھو نبیؐ کو اور آپ پر وحی اترتی ہو؟ پھر حضرت عمرؓ نے کپڑے کا کونہ اٹھا دیا اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہانپتے اور خراٹے لیتے تھے۔ راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا جیسے جو انوشہ ہانپتا ہو پھر جب آپ پر وحی تمام ہوئی تو فرمایا کہ کہاں ہے وہ سالک عمرہ کا؟ اور فرمایا دھو اور اثر زردی کا اپنے کپڑے وغیرہ سے یا فرمایا اثر خوشبو وغیرہ کا اور اتار ڈالو اپنا کر تا اور عمرہ وہی اور کہ جو حج میں کرتے ہو۔

۳۷۹۹- یعنی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور آپ ہر انہ میں تھے اور یہی کہتے ہیں کہ میں آپ کے پاس تھا اور وہ سالک جو آیا تھا کہ تاپینے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ میں نے اِحرام باندھا ہے عمرہ کا اور اس پر بھی میں خوشبو لگائے ہوں تو آپ نے فرمایا تم حج میں کیا کرتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ میں یہ کپڑے اتار ڈالتا ہوں اور یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جو تم حج میں کرتے ہو وہی عمرہ میں کرو۔

۲۸۰۰- یعنی ہمیشہ حضرت عمرؓ سے کہا کرتے تھے کہ کبھی میں دیکھتا رسول اللہؐ کو جب آپ پر وحی اترتی ہے پھر جب آپ ہر انہ میں تھے اور آپ کے اوپر ایک کپڑے کا سا یہ کیا گیا تھا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ تھے کہ ان میں حضرت عمرؓ بھی تھے کہ ایک شخص آیا ایک کپڑا پہنے ہوئے کہ اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کا حکم کیا ہے اس کے لیے جو احرام باندھ سے عمرہ کا ایک کرتے ہیں کہ اس میں خوشبو لگی ہو؟ اور آپ نے اس کی طرف نظر کی تو ڈی دیر اور چپ ہو رہے پھر آپ پر وحی آئی اور اشارہ کیا حضرت عمرؓ نے اپنے ہاتھ

سے یعلیٰ کو کہ آؤ اور یعلیٰ آئے اور اپنا سر اندر رکھ کر بے کے ڈالا اور نبیؐ کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ لمبے لمبے سانس لے رہے ہیں۔ پھر وہ کیفیت کھل گئی آپ سے اور آپ نے فرمایا کہ کہاں ہے وہ سانس جو مجھ سے عمرہ کا حکم ابھی پوچھتا تھا پھر وہ ڈھونڈا گیا اور اس کو لائے اور آپ نے فرمایا کہ خوشبو تو وہ ڈھونڈ لیں یا رکھ رہے اور چہ اتار دے اور باقی وہی کر اپنے عمرہ میں جو حج میں کرتا ہے۔

۴۸۰- پہلی نے کہا کہ رسول اللہ جبرائیل میں تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے الہام کیا تھا ساتھ عمرہ کے اور اس کی ڈاڑھی اور سر میں زردی لگی تھی یعنی خوشبو کی اور اس پر ایک کرتا تھا، پھر اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے احرام باندھا ہے عمرہ کا اور میں اس حال میں ہوں جس میں آپ مجھے دیکھتے ہیں۔ پھر آپ نے وحی حکم و اجوبہ پہلے مذکور ہوا۔

۲۸۰۲- اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر کی احادیث کا ہے۔

عُمَرُ يَلِيهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَاءَ يَغْلَى
فَأَذْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْصَرُ الْوُجُوهِ
يَطُوطُ سَاعَةً ثُمَّ سَرَّيَ عَنْهُ فَقَالَ ((أَتَيْنَ الَّذِي
سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ أَيْضًا فَالْتَمِسَ الرَّجُلُ فَحَيَّاهُ بِهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا الطَّيِّبُ الَّذِي بَلَغَ غَسِيلُهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجِدْبَةُ فَانْرَعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِي
عَمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ)) .

٢٨٠١- عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَحْلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْحِجْرَانِ قَدْ أَهَلَ بِالْعِمْرَةِ وَهُوَ مُصَفَّرٌ لِحَيْتِهِ وَرَأْسَهُ وَعَلَيْهِ حَبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْرَسْتُ بِعِمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ ((الرَّغَبُ عَنْكَ الْحَبَّةُ وَأَعْمِلْ غَنَكَ الصَّفْرَةَ وَمَا سُبَّتْ صَانِعًا فِي حَبْلِكَ فَاصْبَعْهُ فِي عَمْرَتِكَ)).

٢٨٠٢- عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ
حِجَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خُلُوقٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي
أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ أَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا
يَرْجِعُ إِلَيْهِ وَكَانَ عُمْرُ بَيْتَرَهُ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ يُظَلِّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنِّي
أُحِبُّ إِذَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ أَذْخِلَ رَأْسِي
مَعَهُ فِي الثُّوبِ فَلَمَّا أَنْزَلَ عَلَيْهِ حُمْرَةَ عُمْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالثُّوبِ فَحَنَنَهُ فَأَذْخَلْتُ رَأْسِي
مَعَهُ فِي الثُّوبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ
« أَتَيْنَ السَّائِلَ ابْنًا عَنِ الْعُمْرَةِ » فَقَامَ إِلَيْهِ
الرَّجُلُ فَقَالَ « انْزِعْ عَنْكَ جُمُوعَكَ وَاعْغِصِلْ أَثَرُ
الْخُلُوقِ الَّذِي بَكَ وَالْمَعْلَى فِي عُمْرَتِكَ مَا

كُنْتُ قَاعِلًا فِي حَجَّتِكَ

بَابُ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: میقات حج کا بیان

۲۸۰۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَتَمَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَيَأْخُذُ الشَّامُ الْخُحْفَةَ وَيَأْخُذُ نَجْدُ قَرْنِ الْمَنَازِلِ وَيَأْخُذُ الْيَمَنُ يَنْتَهِي عَنْ غَيْرِ أَهْلِهَا مِنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ ذُوْنَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَا فَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُعْلُوْنَ مِنْهَا

۲۸۰۳- عبد اللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میقات مقرر کی رسول اللہؐ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحہ اور اہل نجد کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے یحلم اور یہ سب میقاتیں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان ملکوں میں رہتے ہیں اور ان کے لیے بھی ہیں جو ان ملکوں سے وہاں سے آویں جو حج کا ارادہ رکھتے ہوں یا عمرہ کا۔ پھر جو ان میقاتوں کے اندر نہن والے ہوں یعنی مکہ سے قریب تو وہ وہاں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے اہلال پکڑیں۔

(۲۸۰۳) ☆ ذوالحلیفہ جو مدینہ والوں کی میقات ہے مکہ سے بہ نسبت اور میقاتوں کے بہت دور ہے اور یہ میقاتیں حد حرم ہیں کہ ان کے اندر شکار کرنا اور ختوں کے پتے توڑنا وغیرہ مامور منع ہیں اور ذوالحلیفہ مکہ سے نو دس منزل ہے اور مدینہ سے کچھ میل پر واقع ہے اور جحہ اہل شام اور اہل مصر و دوق کی میقات ہے اور اس کو بھیڑ بھی کہتے ہیں اور وہ مکہ سے تین منزل ہے۔ اور یحلم۔۔ ایک پہاڑ ہے تہامہ کے پہاڑوں سے اور اہل ہند کا میقات وہاں ہے کہ جہاز میں احرام باندھ لیتے ہیں جب اس کے مقابل پہنچتے ہیں اور اہل نجد کا میقات قرن منازل ہے اور وہ مکہ سے دو منزل ہے اور یہ سب میقاتوں سے نزدیک ہے کہ کسی طرف۔ اور ذات عرق میقات ہے اہل عراق کا اور وہ آگے آدھے گی اور علاء کا اس میں اختلاف ہے کہ وہ رسول اللہؐ نے مقرر فرمائی ہے یا حضرت عمرؓ کے اجتہاد سے مقرر ہوئی ہے۔ اور امام شافعیؒ نے ام میں جو ان کی کتاب ہے تصریح کی ہے تو قیۃ عمر کی اور بخاری میں بھی اسی کی تصریح ہے اور بخسوں نے تو قیۃ نبی کا زعم کیا ان کی دلیل روایت جائز ہے مگر اس کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور دار قطنیؒ نے اس کی تصحیف بھی کی ہے اس لیے کہ عراق آنحضرتؐ کے زمانہ مبارک میں فتح نہیں ہوا تھا مگر یہ تعلیل دار قطنیؒ کی معقول نہیں اس لیے کہ شام بھی آپؐ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور ابن عباسؓ یہ مواقیع شرعی ہیں اور امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور جمہور کا قول ہے کہ اگر کوئی ان سے آگے بڑھ گیا اور آگے بڑھ کر احرام باندھا تو گناہگار ہو اور اس پر دم لازم آیا اور حج اس کا صحیح ہو گیا اور عطا اور قسطلانی کا قول ہے کہ اس پر کچھ واجب نہیں اور سعید بن جبیرؒ نے کہا اس کا حج صحیح نہیں ہو تا اور غرض مواقیع کے مقرر کرنے سے پہلے یہ جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرے اس کو مواقیع سے آگے بڑھنا حرام ہے بغیر احرام کے اور اگر بڑھا تو دم لازم آئے گا اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر پھر میقات تک لوٹ آئے قبل تک حج بجا لائے کے تو اس سے دم ساقط ہو جاتا ہے اور جو حج اور عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس پر احرام واجب نہیں دخول مکہ کے لیے صحیح قول شافعیہ کا یہی ہے خود وہ ایسی حاجت کے لیے جاسے جو مکرر ہوتی ہے جیسے لکڑیاں لہونا یا گھاس لٹانا ایسے جو مکرر نہ ہو جیسے اور حجاز میں ہیں اور جو میقات سے بغیر احرام کے تجاوز کر گیا اور ارادہ مکہ جانے کا نہ رکھتا تھا پھر اس کے دل میں آیا کہ احرام باندھ لے تو وہیں سے احرام باندھ لے جہاں پہنچا ہے پھر اگر وہاں احرام نہ باندھا تو اس پر دم لازم آیا اور اگر وہیں سے احرام باندھا جہاں سے دخول مکہ کا ارادہ کیا تھا تو اس پر دم نہیں ہے اور اس کو میقات تک لوٹنا بھی ضروری نہیں کیونکہ مذہب ہے شافعیہ کا اور جمہور کا۔ اور احمد اور اسحاق کا قول ہے کہ اس کو ضروری ہے کہ میقات تک لوٹ کر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے۔

۲۸۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ بِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَيَأْهُلِي الشَّامِ وَالْحِمْصَةِ وَيَأْهُلِي نَجْدٍ قَرْنِ الْمَسَارِ وَيَأْهُلِي الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ وَقَالَ ((هُنَّ لَهُمْ وَلِكُلِّ آتَى عَلَيْهِنَ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِثْلُ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ ذُوْنَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَتَى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ)) .

۲۸۰۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْحِمْصَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ)) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ وَتَلْعَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)) .

۲۸۰۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمَهْلُ أَهْلِ الشَّامِ مَهْبَعُهُ وَهِيَ الْحِمْصَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَمْ أَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ)) .

۲۸۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يَهْلُوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْحِمْصَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَأَحْبَرْتُ أَنَّهُ قَالَ ((وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلْمَلَمَ)) .

۲۸۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَتْلًا سَمِعْتُهُ ثُمَّ انْتَهَى قَالَ أَرَاهُ يُعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

۲۸۰۹- حضرت جابر سے روایت ہے کہ اس سے سوال کیا گیا احرام باندھنے والے کے بارے میں تو آپ نے کہا میں نے اس سے سنا۔ پھر راوی ابو جابر خاموش ہو گئے اور کہا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ اس نے نبی سے سنا تھا۔

۲۸۰۹- حضرت سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ والے ذوالخلفہ سے اور شام والے جحد سے اور نجد والے قرن سے اہلال کریں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے پہنچا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے فرمایا کہ اہلال کریں یمن والے یلمم سے۔

۲۸۱۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے وہی مواقیت مرفوعاً بیان کیے اور مدینہ کی ایک میقات ذوالخلفہ کہی۔ دوسری دوسری راہ سے جحد کہی۔ باقی وہی ہیں جو اوپر مذکور ہوئیں۔

۲۸۰۹- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَهْلُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْخُحْفَةِ وَيَهْلُ أَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَذَكَرَ لِي وَكَمْ أَسْتَعِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيَهْلُ أَهْلَ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَمٍ))،
۲۸۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْنَانُ عَنْ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ أَحْسَبَهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْخَلْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْآخَرِ الْخُحْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْعَرَفِ مِنْ ذَاتِ عَرَفٍ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَمٍ))،

باب: لبیک کا بیان

۲۸۱۱- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ لبیک پکارنا رسول اللہ کا یہ تھا لبیک سے لا شریک تک یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں کوئی شریک نہیں تیرا۔ حاضر ہوں میں بے شک سب تعریف اور نعمت تیرے لیے ہے اور ملک تیرا ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔ اور عبد اللہ بن عمرؓ ان میں یہ کلمات زیادہ پڑھتے تھے لبیک سے آخر تک یعنی میں حاضر ہوں تیری خدمت میں اور حاضر ہوں تیری خدمت میں اور سعادت سب تیری ہی طرف سے ہے اور خیر تیرے ہی دونوں ہاتھوں میں ہے۔ حاضر ہوں میں تیرے آگے اور رغبت کرتا ہوں میں تیری ہی طرف اور عمل تیرے ہی لیے ہے۔

باب التَّحِيَّةِ وَصَفَتِهَا وَوَقْتُهَا
۲۸۱۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُنْتُكَ اللَّهُمَّ كُنْتُكَ لَا شَرِيكَ لَكَ كُنْتُكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا كُنْتُكَ كُنْتُكَ وَسُعْدُكَ وَالْخَيْرُ يَذِيكَ كُنْتُكَ وَالرَّقَبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۸۱۲- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ

۲۸۱۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۲۸۱۲) اس صیغہ تکبیر سے صاف معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کے ہاتھ ہیں اور اس کے شیعہ سے معلوم ہوا کہ مراد ہونا قدرت کا باطل ہے اور جن لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ شیعہ اس کا تاکید کے لیے ہے یہ قول ان کا جعب اہل لغت اور تمام اہل ادب ظ

صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوئے اونٹنی پر اور وہ آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے نزدیک سیدھی کھڑی ہو گئی تب آپ نے لبیک پکاردی۔ پھر وہی لبیک ذکر کی جو اوپر ذکر ہو چکی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ یہ لبیک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور اس میں وہی الفاظ بڑھاتے تھے جو اوپر بیان ہو چکے مگر اس میں لبیک کا لفظ ابتداء میں دوبار تھا اور اس میں تین بار ہے۔

۲۸۱۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحَلِيفَةِ أَهْلًا فَقَالَ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) قَالُوا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْحَمْدُ يَبْدُؤُكَ لَبَّيْكَ وَالرُّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ.

۲۸۱۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَلَقَّيْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۲۸۱۴- عبد اللہ بن عمرؓ نے سنار رسول اللہؐ سے کہ لبیک پکارتے تھے تلمیذ کیے ہوئے سر میں اور کہتے تھے لبیک سے آخر تک اور عبد اللہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں پھر جب ان کی اونٹنی ان کو لے کر سیدھی کھڑی ہوئی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس تو انہی کلمات سے آپ نے لبیک پکاری اور

۲۸۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُبْلَدًا يَقُولُ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنُّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) لَا يَزِيدُ عَلَيَّ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

لہ کے خلاف ہے اس لیے کہ تاکید کے لیے لفظ کو کمر لاتے ہیں یا حرف تاکید بڑھاتے ہیں نہ یہ کہ واحد کو تشبیہ کریں۔ غرض ان صفات میں جیسے ہاتھ اور قدم اور ساق اور جنت ہے، تھم شین اور صحابہؓ اور تابعینؓ اور اسلاف صالحینؓ سب کا مذہب یہی ہے کہ ان پر ایمان لانا اور ان کو ظاہر معنی پر محمول کرنا اور نفی کرنا ان سے تشبیہ و تمثیل کی اور نہ جانا تاویل و تعطیل کی طرف۔

رسول اللہ کے حج کی کیفیت

(۲۸۱۴) رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ حج کا کیا تو مدینہ میں ظہر کے بعد خطبہ پڑھا اور احکام حج تعلیم کئے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ دن ہفتہ کا تھا اور ابن حزم نے کہا ہے کہ بیچ شبہ تھا اور اس میں ایک بحث طویل ہے کہ ذکر کی ہے ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں پھر آپ نے کھجی کی اور تیل ڈالا اور تہنہ پہنی اور چادر اوڑھی اور ظہر اور عصر کے کھج میں مدینہ سے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ میں اتر کر عصر کی دو رکعت پڑھیں اور شب کو وہاں رہے اور مغرب اور عشاء اور صبح اور ظہر غرض پانچ نمازیں وہاں ادا کیں اور سب یہیں آپ کے ساتھ تھیں اور اس رات آپ نے سب سے صحبت کی اور آخر میں ایک غسل جنابت کیا اور جب ارادہ احرام کا کیا تو دوسرا غسل کیا اور ابن حزم نے اس کو ذکر نہیں کیا اور لوگوں سے بھی سبوا ترک ہوا اور خطمی سے آپ نے سردھویا اور پھر حضرت عائشہؓ نے اپنے ہاتھ سے خوشبو لگائی اور وہ ایک خوشبو ہوتی ہے جس میں مشک ہو تا ہے یہاں تک کہ چمک مشک کی آپ کی مانگ میں نظر آتی تھی اور ڈاڑھی میں۔ اور اس کو آپ نے رہنے دیا اور دھویا نہیں پھر لے

عبداللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب رسول اللہ کے کلمات لبیک پکارتے تھے اور اس کے بعد یہ کلمات زیادہ کرتے تھے لبیک۔ آخر تک اور معنی ان سب کے اوپر گزر گئے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْسُلُ بِيَدِي الْخَلِيفَةِ وَتَحْتِيْنِي ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَامَتَهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْخَلِيفَةِ أَهْلَ بِهِؤَلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَهْلُ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ لَيْسَ اللَّهُمَّ لَيْسَ لَيْسَ لَيْسَ وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْسَ وَالرَّغْبَةُ إِلَيْكَ وَالْفِعْلُ.

۲۸۱۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ لَيْسَ لَكَ شَرِيكٌ لَكَ قَالَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

آپ نے ازار پائی اور چادر اوڑھی اور ظہر دور کھڑا ادا کیا اور لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی اپنے مصلے ہی پر اور یہیں سے لبیک شروع ہوئی اور چونکہ بار بار آپ پکارتے تھے اس لیے جس نے جہاں سے سنا وہیں سے روایت کی مگر ابتدا یہیں ہے اور دور کھڑا احرام کی آپ سے منقول نہیں سوائے ظہر کی دور کھڑے کے اور احرام سے پہلے اپنے بدن کے گلے میں ہار ڈال دیا اور دائیں طرف سے گویا چر دیا جسے اشعار کہتے ہیں اور فورن اس سے بہ چلا اور احرام آپ کا قرآن کا تھا اور یہی صحیح ہے چنانچہ ہمیں اس پر روایتیں اس پر بھر راحت دلائی کرتی ہیں۔ (کذا فی زاد المعاد)

(۲۸۱۵) غرض اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا مالک جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا لکھ نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارش اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کرنے کو اور اہل آباد و وزخ میں جھوٹے کو کافی تھا۔ پس معلوم ہوا کہ جو پناہ ساجی اور وکیل اور سفارش سمجھ کر بھی کسی کی عبادت کرے اور اس کو دور دور سے پکارتے تو وہ بھی مشرک ہو جاتا ہے گویا کو خدا کے برابر نہ جانتے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا شریک لک فرماتے تھے کہ میں تک رہنے و دور شریک نہ ٹھیراؤ مگر وہ ملامتیں کب سنتے تھے اور ان حدیثوں سے مشروعت لبیک کی ثابت ہوئی اور حج اور عمرہ کے لیے ایسا ہے جیسے خمیر ادا کی نماز کے لیے۔ اور اس کے وجہ میں اختلاف ہے امام شافعی وغیرہ کا قول ہے کہ یہ سنت ہے اور صحت حج کی شرط نہیں اور اگر اس کو ترک کیا تو حج صحیح ہے اور اس پر دم واجب نہیں مگر فضیلت ترک ہو گئی اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ واجب ہے اور اگر کوئی چھوڑے تو دم واجب ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شرط ہے صحت احرام کی اور حج اور احرام بغیر اس کے صحیح نہیں ہو تا اور امام مالک نے کہا کہ واجب تو نہیں مگر اس کے تارک پر دم لازم آتا ہے اور حج صحیح ہو جاتا ہے اور بہر حال بلند آواز سے لبیک پکارنا مستحب ہے اور مستحب ہے کہ جب پکارے تو من بار پکارے اور حج میں کچھ کام نہ کرے اور عورت کو بلند آواز کرنا ضروری نہیں اور فقیر احوال کے وقت لبیک کہنا ضروری ہے جیسے صبح و شام اٹھنا بیٹھنا سوار ہونا اتارنے کے وقت اور حاجی تلبیہ کرتا رہے جب تک کہ یوم آخر یعنی دسویں تاریخ میں رہی جمرہ عقبہ شروع نہ کرے یا طواف افاضہ اگر طواف کو رمی پر مقدم کیا ہو یا حلق تک پکارے جن لوگوں کے نزدیک حلق بھی تسک میں داخل ہے اور عمرہ میں لظ

آگے کہتے تھے کہ مگر ایک شریک ہے تیرا کہ یا اللہ تو اس کا مالک ہے اور وہ کسی شے کا مالک نہیں۔ غرض یہی کہتے جاتے تھے اور بیت اللہ کا طواف کرتے جاتے تھے۔

باب: اہل مدینہ و ذوالخلفہ کی مسجد سے احرام باندھیں

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَ سَلَّمَ ((وَتَلَّكُمْ قَدْ قَدْ))
يَقُولُونَ يَا شَرِيكَ هُوَ لَكَ نَمْلِكَهُ وَمَا
مَلَّكَ يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطْلُفُونَ بِالْيَمِينِ.

بَابُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنَ

عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْخَلْفَةِ

۲۸۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ یہ بیداء تمہارا وہی مقام ہے جہاں جھوٹ باندھتے ہو تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ نے لیک نہیں پکاری مگر مسجد ذوالخلفہ کے نزدیک سے۔

۲۸۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَتَذَكَّرُكُمْ هَذِهِ الْبَيْتُ تَكْلِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْخَلْفَةِ.

۲۸۱۷- سالم نے کہا کہ ابن عمرؓ سے جب کہا جاتا کہ احرام بیداء سے ہے تو وہ فرماتے کہ وہی بیداء جس پر تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہؐ پر آپ نے تو لیک پکاری ہے اس درخت کے پاس جہاں آپ کا وٹ آپ کو لے کر سیدھا کھڑا ہوا ہے۔

۲۸۱۷- عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا قِيلَ لَهُ الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْلِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ.

باب: جب اونٹ مکہ کی طرف متوجہ ہو کر اٹھے اس

بَابُ الْإِهْتِلَالِ مِنْ حَيْثُ تَتَبَعُ الرَّاحِلَةُ

وقت احرام باندھنے کا یہاں

۲۸۱۸- عبید بن جریج نے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن میں نے تم کو چار باتیں کرتے دیکھا ہے کہ تمہارے

۲۸۱۸- عَنْ عَبِيدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اے جب تک طواف شروع نہیں کیا اور ہر حالت میں عورت و مرد کو مستحب ہے خواہ ناقص ہو یا بامعیت۔

(۲۸۱۶) ☆ بیداء ایک ٹیلہ ہے ذی الخلفہ کے آگے مسجد سے قریب مکہ کی راہ میں اور بیداء اس کو کہتے ہیں جس میں کچھ اثر یا بامعیت کا ہو اور ہر ریگستانی زمین کو بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی مقام خاص مراد ہے۔ غرض عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ احرام یہاں سے باندھا حالانکہ آپ نے لیک مسجد کے پاس سے پکاری بلکہ اپنے معنی میں سے پکارنا شروع کیا جیسا ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔

(۲۸۱۸) جہاں مالک اور شافعی اور جہود کا یہ مذہب ہے کہ افضل ہے لیک پکارنا جب سواری چلی کھڑی ہو متوجہ ہو کر مکہ کی طرف اور ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ نماز کے بعد لیک پکارے یعنی قبل سوار ہونے کے اور رسول اللہؐ نے اپنے معنی ہی سے لیک شروع کی ہے چنانچہ تصریح اس کی ذوالحداد سے اوپر گزری اور رکنین میاں میں سے ایک رکن میانی مراد ہے اور وہ کو ناما جس میں حجر اسود نصب کیا ہوا ہے اور تغلبا ہوں دونوں کو رکن میانی بولتے ہیں اور دور رکن اس کے مقابل کے جو طہیم کی جانب ہیں ان کو شامین بولتے ہیں۔ چنانچہ نقش مندرجہ ذیل حاشیہ سے بخوبی ظہر

اور یاروں میں سے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ وہ کیا ہیں اسے بیٹے جرتج کے! انھوں نے کہا دل تو میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم کعبہ کے کونوں میں سے طواف کے وقت ہاتھ نہیں لگاتے ہو مگر دو کونوں میں جو یمن کی طرف ہیں۔ دوسرے تم فعال سمتی پہنچتے ہو تیسرے ڈاڑھی رگھتے ہو زردی سے (یعنی زعفران و درس وغیرہ سے) چوتھے جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو لوگ چاند دیکھ کر لبیک پکارتے ہیں اور تم یوم الترویہ یعنی آٹھویں ہجرت ذی الحجہ کو لبیک پکارتے ہو۔ پس عبد اللہ نے جواب دیا کہ سنو! کان کو تو میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ چھوٹے ہوں سو ان کے جو یمن کی طرف ہیں اور فعال سمتی تو میں نے دیکھا ہے رسول اللہ کو کہ ایسی فعل پہنچتے تھے جس میں بال نہ ہوں اور اسی میں وضو کرتے تھے (یعنی وضو کے گیلے پیر میں اس کو پہن لیتے تھے) سو میں بھی دوست رکھتا ہوں کہ اسی کو پہنوں۔ رہی زردی تو ہم نے دیکھا ہے رسول اللہ کو کہ اس سے رگھتے تھے (یعنی بالوں کو یا کپڑوں کو) تو میں دوست رکھتا ہوں کہ اس سے رنگوں اور لبیک سو میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ کو کہ آپ نے لبیک پکاری ہو مگر جب کہ اونٹنی آپ کو سوار کر کے اٹھی (یعنی مسجد ذوالحلیفہ کے پاس)۔

وَأَنَّكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرِ أَحَدًا مِنْ أَسْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنُ جُرْجَجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَأَنْ تَمْسُ مِنَ الْأَرْكَانِ بِأَلِ الْيَمَانِيِّينَ وَرَأَيْتُكَ تَلْبِسُ النَّعَالَ السَّيْبِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهَيْلَالَ وَلَمْ تَهْلُلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ الْفَرُودِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ غُمَرٍ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ بِأَلِ الْيَمَانِيِّينَ وَتَمَّا النَّعَالَ السَّيْبِيَّةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبِسُ النَّعَالَ الْيَمَنِيَّ فِيهَا شَعْرٌ وَتَوَضَّأَ فِيهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَتْبِسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا وَأَمَّا الْهَيْلَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُلُ حَتَّى تَتِمَّتَ بِهِ رَاكِبَةً.

ظہر ظاہر ہے اور کن صحابہ دو نول بنائے ابراہیم پر باقی ہیں یعنی اسی یو پر بنے ہوئے ہیں جو ابراہیم نے ذی الحجہ میں مختلف شامین کے کہ دھر سے کعبہ شریف چھوٹا کر دیا گیا ہے اور اسی کے لیے حضرت نے اس کو نہیں چھو اور اب اتفاق ہو گیا ہے فقہاء کا کہ کن شامین کے نہ چھوئے پر۔ اور فعل سمتی وہ ہے جس کا چھو یا باعث کیا گیا ہو اور بال اس کے دور کر دے گئے ہوں اور ابن عمر زور رنگ سے اپنی داڑھی دھو یا کرتے تھے اور ابو ذؤب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ذی الحجہ زعفران اور درس سے دھوتے تھے جو ایک زور رنگ کی گھاس ہوتی ہے یمن کی اور چونکہ رسول اللہ نے جب شریعت شروع کیا جب احرام باندھا اس لیے عبد اللہ بن عمر نے قیاس کیا کہ آٹھویں تاریخ لوگ مکہ کو جاتے ہیں اسی دن سے ابتدا شروع ہوتی ہے تو ابتدا سے احرام بھی اسی دن سے چاہیے نہ کہ اس کے قبل سے اور نام شافعی اور اصحاب ان کے اور بعض اصحاب امام مالک کے اس بارہ میں ابن عمر کے موافق ہیں اور دوسرے لوگوں نے کہا ہے کہ افضل اول ذی الحجہ سے لبیک پکارتا ہے اور جامع امت دونوں طرح پکارتے۔

ان دونوں کو توں کو رکن شامی کہتے ہیں

رکن یمنی

جبراسود

ان دونوں کو توں کو رکن یمنی کہتے ہیں

۲۸۱۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتِي عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ حِصَالٍ وَسَقَاكَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِبْطَالِ فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَاةَ الْمُتَقَرِّبِيِّ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ.

۲۸۲۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْفَرْزِ وَاتَّبَعَتْهُ بِوِ رَاحِلَتِهِ قَائِمَةً أَهْلٌ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

۲۸۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْلٌ حِينَ اسْتَوَتْ بِوِ نَاقَتَهُ قَائِمَةً.

۲۸۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَيْبَ رَاحِلَتِهِ يَذِي الْحُلَيْفَةَ ثُمَّ يَهْلُ حِينَ تَسْتَوِي بِوِ قَائِمَةً.

بَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

۲۸۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذِي الْحُلَيْفَةَ مَبْدَأَهُ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا.

بَابُ الطَّيْبِ لِلْمَحْرَمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۲۸۲۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ

۲۸۱۹- عید بن جریج نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ساتھ دیا حج میں قریب بارہ حج و عمرہ کے اور میں نے ان سے انہی چار باتوں کا ذکر کیا اور وہی مضمون روایت کیا جو اوپر گزرا مگر اہل آل کے بارے میں انھوں نے مقبری کے خلاف روایت کی اور مضمون روایت کیا سو اس مضمون کے جو اوپر گزرا تھا۔

۲۸۲۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں پیر رکھا اور آپ کی اونٹنی اونٹنی ذوالحلیفہ میں جب لپک پکارا۔

۲۸۲۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خبر دیتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لپک پکاری جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی۔

۲۸۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: ذوالحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کا بیان

۲۸۲۳- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو ذوالحلیفہ میں رہے حج کے ابتدائے میں اور نماز پڑھی اس کی مسجد میں۔

باب: احرام کے قبل بدن میں خوشبو لگانا جائز ہے

۲۸۲۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ کو ان کے احرام کے لیے جب احرام باندھا اور اس

(۲۸۲۳) اس سے معلوم ہوا منتخب ہونا خوشبو کے استعمال کا قبل احرام کے اور جائز ہوا پانی رہنا اس کی خوشبو اور اگر کایہ احرام باندھنے کے اور یہ حرام ہے کہ حالت احرام میں ابتدا کرے خوشبو کی۔ یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور غلات کی شیر کا صحابہ اور تابعین میں ہے اور جمہیر محدثین کا اور فقہاء کا جیسے سعد ابن عیاس اور ابن زبیر اور معاویہ اور حضرت عائشہ اور ام حبیبہ اور ابو حنیفہ اور ثوری اور ابو یوسف اور احمد اور ابو داؤد وغیرہم ہیں اور بعضوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر قوی مذہب یہی ہے اور جو تاویلات کی ہیں حضرت عائشہ کی روایت لیں

وَلَجَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْيَتِيمِ.

کے احلال کے لیے قبل طواف افاضہ کے۔

۲۸۲۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۲۸۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَايِهِ لِحُرْمَةِ حَيْثُ أَخْرَمَ وَلَجَلَهُ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْيَتِيمِ.

۲۸۲۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يَحْرِمَ وَلَجَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْيَتِيمِ.

۲۸۲۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۲۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيِّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَايِهِ بِذَرِيرَةٍ فِي حَقِّهِ الْفَوَاقِ لِلْحَلِّ وَالْإِحْرَامِ.

۲۸۲۹- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطَّيِّبِ.

۲۸۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا أَتَيْنَا عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ.

۲۸۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُرْمَةِ حَيْثُ أَخْرَمَ وَلَجَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْيَتِيمِ.

۲۸۳۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۳۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۴۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۵۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۵۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَلِّهِ وَلِحُرْمِهِ.

۲۸۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوشبو لگائی

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولنے کے لیے بھی

اور باندھنے کے لیے بھی۔

۲۸۲۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی ذریعہ سے

(اور وہ ایک قسم کی خوشبو ہے۔ نوٹی نے لکھا ہے کہ ہند سے آتی

ہے) حجۃ الوداع میں احرام اور حل کے لیے۔

۲۸۲۹- عروہ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ تم نے کون سی

خوشبو لگائی رسول اللہ کے احرام کے وقت؟ تو انھوں نے فرمایا

سب سے عمدہ خوشبو (یعنی مسک جیسے آگے آئے ہیں)۔

۲۸۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں جس قدر

اچھی خوشبو ممکن ہو سکتی تھی لگاتی تھی رسول اللہ کو قبل احرام کے

پھر احرام باندھتے تھے۔

۲۸۳۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو

لگائی رسول اللہ کو احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے

لیے۔

۲۸۳۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو

لگائی رسول اللہ کو احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے

لیے۔

۲۸۳۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو

لگائی رسول اللہ کو احرام کے قبل اور ان کے احرام کھولنے کے

لیے۔

تہ کہ وہ قوی نہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے احلال کے لیے قبل طواف کے اس سے معلوم ہوا کہ بعد رمی جمرہ عقبہ کے خوشبو کا استعمال مہان ہے اور حل بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو اور یہ نہ ہے شافعی اور تمام علماء کا مگر امام مالک نے اس کو کٹرہ کہا ہے قبل طواف افاضہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

مَقْرِبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ.

۲۸۴۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْبِئُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُطَوَّفَ بِالنَّبِيِّ يُعَلِّسُ فِيهِ يَسَلُّ.

۲۸۴۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل اِحرام کے نحر کے دن (یعنی بعد رمی جمرہ عقبہ کے) قبل اسکے کہ آپ طواف افاضہ کریں بیت اللہ کا اور اس خوشبو میں مسک ہوتا تھا۔

۲۸۴۲- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ الرَّجُلِ يَطْبِئُ ثُمَّ يَصْبِغُ مُحَرَّمًا فَقَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِغَ مُحَرَّمًا أَنْصَحَ طَبِئًا لَأَنَا أَطْبِئُ بِفَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ أَصْبِغَ مُحَرَّمًا أَنْصَحَ طَبِئًا لَأَنَا أَطْبِئُ بِفَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَنَا طَبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ إِحْرَامِهِ ثُمَّ طَافَ فِي يَسَابِغِهِ ثُمَّ أَصْبَغَ مُحَرَّمًا.

۲۸۴۲- محمد بن منتشر نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جو شخص خوشبو لگائے اور صبح کو احرام باندھے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں خوب نہیں جانتا کہ صبح کو احرام باندھوں ایسے حال میں کہ خوشبو چھڑاؤں تاہوں اور اگر میں ڈانبر اپنے اوپر مل لوں تو مجھے اس سے بہتر معلوم ہو تا ہے کہ میں خوشبو لگاؤں۔ پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے یہ سب کہا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کے قریب اور آپ نے اپنی سب بیویوں سے صحبت کی پھر صبح کو احرام باندھا۔

۲۸۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطْبِئُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَطْلُوفُ عَلَى يَسَابِغِهِ ثُمَّ يَصْبِغُ مُحَرَّمًا يَنْصَحُ طَبِئًا.

۲۸۴۳- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ کے اور آپ اپنی بیویوں پر طواف کرتے تھے (یعنی سب سے صحبت کرتے تھے) پھر صبح کو احرام باندھتے اور خوشبو چھڑاتی تھی۔

۲۸۴۴- عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَأَنَا أَصْبِغُ مُطَبِّئًا بِفَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبِغَ مُحَرَّمًا أَنْصَحَ طَبِئًا قَالَ فَذَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ

۲۸۴۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ڈانبر لگانے کو زیادہ پسند کرتا ہوں اس بات سے کہ میں خوشبو چھڑاؤں صبح کو محرم ہونے کی حالت میں۔ آپ نے کہا میں عائشہ کے پاس گیا اور ان سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں خوشبو لگاتی تھی

۲۸۴۵- اور قطر ان ایک کالا روغن ہے جو کشتیوں پر بھیرا جاتا ہے اور اب اسے ڈانبر کہتے ہیں۔

غرض ان سب باتوں سے بخوبی معلوم ہوا کہ جہاں اس خوشبو کی جو قبل اِحرام لگائی ہو مضر نہیں اور ابتداء خوشبو نہ لگائے وہ ایک نقصان ہے۔

رسول اللہ کو اور آپ اپنی بیویوں کے پاس جاتے اور آپ صبح کرتے محرم ہوئے کی حالت میں۔

باب: محرم کے لیے جنگی شکار کی حرمت

۲۸۴۵- صحابہ بن جہاد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھا جنگی ہدیہ دیا اور آپ ایوانِ یادان میں تھے (کہ نام مقام کا ہے) اور آپ نے پھیر دیا۔ جب آپ نے دیکھا ان کے چہرہ کا ملال تو فرمایا کہ ہم نے کسی اور وجہ سے نہیں پھیرا نظر اتنا ہے کہ ہم لوگ احرام باندھ ہوئے تھے۔

۲۸۴۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۴۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ مگر اس میں ہے کہ اگر ہم احرام باندھ ہوئے نہ ہوتے تو آپ کا ہدیہ قبول کرتے۔

۲۸۴۹- حکم نے کہا صعب رضی اللہ عنہ نے حماد وحشی کا پیر ہدیہ دیا اور شعبہ نے حکم سے سرین حماد وحشی کو اس میں خون ٹپکتا تھا روایت کیا اور شعبہ کی روایت حبیب سے یوں ہے کہ ایک گلو اور حماد وحشی کا ہدیہ دیا۔ پھر آپ نے پھیر دیا۔

۲۸۵۰- عبد اللہ نے کہا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے اور عبد اللہ نے ان کو یاد دلا کر کہا کہ تم نے کیونکر خبر دی تھی لحم صیدی کی جو

طہیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطاف فی نسائیہ ثم أصبح محرماً۔

باب: تحریم الصيد للمحرم

۲۸۴۵- عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَنَادَةَ النَّبِيِّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَنْوَاءِ أَوْ بَوْدَانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالٍ فَلَمَّا أُنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَحْشِي قَالٍ إِنَّا لَمُ نَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ۔

۲۸۴۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ جِمَارًا وَحْشِي كَمَا قَالَ ثَالِثٌ وَفِي حَدِيثِ الثَّانِي وَصَالِحٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَنَادَةَ أَخْبَرَهُ۔

۲۸۴۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ جِمَارٍ وَحْشِيٍّ۔

۲۸۴۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَنَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جِمَارًا وَحْشِي وَهُوَ مُحْرَمٌ فَرَدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ ((لَوْلَا أَنَا مُحْرَمُونَ لَقَبَلْنَاهُ مِنْكَ))۔

۲۸۴۹- عَنْ الْحَكَمِ أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَنَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ رَحْلَ جِمَارٍ وَحْشِيٍّ وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَحْرَ جِمَارٍ وَحْشِيٍّ يَقَطُرُ دَمًا وَفِي رِوَايَةٍ شُعْبَةُ عَنْ خَبِيرٍ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ شَيْئًا جِمَارًا وَحْشِيٍّ فَرَدَّهُ۔

۲۸۵۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عِثَارَ اللَّهِ ﷺ

(۲۸۵۰) اختلاف ہے علماء کا اس پر کہ محرم کو جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ شکار کا مالک ہونا خرید کر بھی حرام ہے اور اسی طرح ہبہ سے اور میراث کی وجہ سے مالک ہونے میں اختلاف ہے۔ باقی رہا گوشت شکار کا اگر محرم نے خود شکار کیا ہے یا اس کے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دیا گیا تھا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ہدیہ دیا گیا ایک عضو شکار کے گوشت کا اور آپ نے پھیر دیا اور فرمایا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

۲۸۵۱- ابو محمد غلام آزاد ابو قتادہ کے کہتے ہیں کہ میں نے ابو قتادہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ نکلے ہم رسول اللہ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پچھتے ہم قحاح میں (ایک میدان ہے مکیا سے ایک منزل پر اور مدینہ سے تین منزل پر) اور بعض لوگ ہم میں سے محرم تھے اور بعض غیر محرم کہ اتنے میں میں نے اپنے یاروں کو دیکھا کہ وہ کسی چیز کو دیکھ رہے ہیں جب میں نے نظر کی تو ایک گدھا وحشی تھا اور میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھا اور اپنا نیزہ لیا اور سوار ہوا اور میرا کوڑا گر پڑا اور میں نے اپنے یاروں سے کہا اور وہ محرم تھے کہ میرا کوڑا اٹھا دو۔ انھوں نے کہا اللہ کی قسم ہم تمہاری کچھ مدد نہ

نَسْتُمْ كَرِهَ أَخْبَرَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أَهْلِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ أَهْلِي لَهُ غَضَبُ مَنْ لَحْمِ صَيْدٍ قَرَدَةٌ فَقَالَ ((إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حَرَمٌ))

۲۸۵۱- عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَحَاةِ قَمِينَا الشَّعْرُومَ وَمِنَا غَيْرَ الشَّعْرُومِ إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاوُونَ شَيْئًا فَظَلَرْتُ فَإِذَا جَمَارٌ وَحَشِي فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَطَّطْتُ مِنِّي سَوْطِي فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي وَكَانُوا مُحْرِمِينَ نَافِلُونِي السَّوْطَ فَقَالُوا وَاللَّهِ لَا نُفَيْئِلُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَتَرَلْتُ فَتَنَلْتُ ثُمَّ رَكِبْتُ

لے دوسرے نے شکار کیا ہے تو حرام ہے برابر ہے خواہ اس کے حکم سے شکار کیا ہو یا بغیر حکم کے۔ پھر اگر کسی حلال نے اپنے لیے شکار کیا ہے اور محرم کو دینے کا ارادہ نہیں کیا پھر محرم کو بھی اس کے گوشت میں سے ہدیہ دے دینا حلال و اس کو حرام نہیں اور یہ مذہب ہے شافعیہ کا اور مالک اور احمد اور داؤد کا اور ابو حنیفہ نے کہا ہے جو بے عانت محرم کے لیے شکار کیا جائے وہ حلال ہے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ شکار کا گوشت مطلقاً حرام ہے محرم پر کسی طرح حلال نہیں۔ برابر ہے کہ اس نے خود شکار کیا ہو یا دوسرے نے اس کے لیے خواہ اپنے لیے کیا ہو۔ غرض بہر طور حرام ہے اور قاضی عیاض نے یہ قول حضرت علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے نقل کیا ہے اور انھوں نے استدلال کیا ہے اس آیت کے ظاہر سے و حرم علیکم صید البر ما ممتنع حرمنا کہ انھوں نے کہا ہے کہ مراد صید سے وہ جانور ہے جو بذریعہ شکار ہوا ہے غرض وہ بر حال حرام ہے اور ظاہر حدیث مصعب بن جمہم بھی اسی پر دلالت ہے کہ آپ نے ان کا ہدیہ دیا نہیں فرمایا اور بیان فرمایا کہ ہم لوگ محرم ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ تم نے ہمارے لیے شکار کیا اس لیے ہم وہاں سے کٹے ہیں۔ اور احتجاج کیا ہے امام شافعی اور ان کے حوالہ فقہین نے ابو قتادہ کی روایت سے جو مسلم میں آگے آئی ہے اس لیے کہ ابو قتادہ نے جو شکار کیا تھا اور وہ حلال تھے اس کو رسول اللہ نے خود بھی کھلایا اور محرمین سے بھی فرمایا کہ کھاؤ یہ حلال ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے پوچھا تمہارے پاس اس میں کا بھیا ہو کچھ ہے؟ انھوں نے عرض کی کہ ہاں اس کا بھیر ہے۔ آپ نے اسے لیا اور کھلایا اور سنن ابی داؤد اور ترمذی اور نسائی نے جاہل سے روایت کی کہ نبی نے فرمایا کہ شکار جنگل کا تم کو حلال ہے جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے واسطے شکار نہ کیا گیا ہو اور توفیق مصعب اور ابو قتادہ کی روایتوں میں یوں ہے کہ مصعب کی روایت اس پر عمل کی جائے کہ اس نے محرموں کے لیے شکار کیا اور ابو قتادہ نے اپنے لیے اور اس صورت میں مذہب شافعی بہت صحیح اور قوی ہو گیا اور سب روایتوں میں توفیق بھی ہو گیا اور آیت قرآنی کو حمل کریں خود شکار کرنے پر اور اس پر جو محرم کے لیے شکار کیا گیا ہو اور یہ فرمانا آپ کا مصعب سے کہ ہم محرم ہیں اس کے معنی نہیں کہ احتمال ہے کہ انھوں نے آپ کے لیے شکار کیا ہو۔ (انٹرویو)

کریں گے۔ پھر میں نے اتر کر کوڑا لیا اور سوار ہوا اور اس گدھے تک اس کے پیچھے سے پہنچا اور وہ ٹیلے کے پیچھے تھا۔ پھر اس کو نیزہ مارا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے یاروں کے پاس لایا اور کسی نے کہا کھاؤ اور کسی نے کہا مت کھاؤ اور نبی ہمارے آگے تھے۔ سو میں نے اپنا گھوڑا بڑھایا اور آپ تک پہنچا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ وہ حلال ہے اور کھاؤ۔

۲۸۵۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْضُ طَرِيقِ مَكَّةَ تَحَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحَرِّمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحَرَّمٍ فَرَأَى جِمَارًا وَخَشِيَ فَاَسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَنَالُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَسَأَلَهُمْ رُمْحًا فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَعْلَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْجِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَذَرُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَسَّالُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمْتُكُمْوَهَا اللَّهُ))

۲۸۵۳- عَنْ غَطَّاءِ بْنِ نَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جِمَارِ الرُّحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ))

۲۸۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرَمْ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَثْوًا بَغِيفَةً فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَبَيْتُمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ يَصْحَلْتُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ إِذْ تَطَرَّطَ فَإِذَا أَنَا

۲۸۵۳- عبد اللہ بن ابی قتادہ نے کہا کہ میرے باپ رسول اللہ کے ساتھ تھے حدیبیہ کے سال اور اصحاب نے احرام باندھا تھا اور انھوں نے نہیں اور رسول اللہ کو خبر لگی کہ دشمن عقیقہ میں ہے اور آپ چلے اور ابو قتادہ نے کہا کہ میں اپنے یاروں کے ساتھ تھا کہ بعض لوگ میری طرف دیکھ کر ہنسنے لگے اور میں نے جو نظر کی تو میرے آگے ایک وحشی گدھا تھا اور میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مار کر روک دیا اور اپنے لوگوں سے مدد چاہی اور کسی نے

(بہسب احرام کے) میری مدد کی۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور خوف ہوا کہ ہم راہ میں حضرت سے چھوٹ نہ جائیں اس لیے میں آپ کو ڈھونڈتا چلا اور کبھی اپنے گھوڑے کو دوڑاتا اور کبھی قدم قدم چلا تاکہ ایک آدمی بنی غفار کا ملا اندھیری رات میں اور میں نے اس سے پوچھا کہ تم کو رسول اللہ کہاں ملے؟ اس نے یہ کہا کہ میں نے آپ کو تمہیں میں چھوڑا ہے (نام ہے ایک مقام کا اور وہ پانی کی ایک نہر ہے سقیا سے تین میل پر اور سقیا ایک گاؤں ہے مدینہ سے تین منزل مکہ کی راہ میں) اور وہ سقیا میں دو پہر کو بخیر بنا چاہتے تھے۔ غرض میں آپ سے ملا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب آپ پر سلام اور رحمت بھیجتے ہیں اور ان کو خوف ہے کہ دشمن ان کو آپ سے دور کر کے کاٹ نہ ڈالے تو آپ ان کا انتظار کریں۔ سو آپ نے ان کا انتظار کیا پھر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں بنے شکار کیا ہے اور اس میں سے کچھ میرے پاس بچا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا لوگوں سے کہ کھاؤ اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۵- عبد اللہ بن ابوقادہؓ نے روایت کی اپنے باپ سے کہ انھوں نے کہا کہ نکلے رسول اللہ ﷺ کو اور ہم نکلے آپ کے ساتھ اور کہا ابوقادہؓ نے کہ آپ نے اور راہ لی اور اپنے بعض اصحاب سے فرمایا کہ تم ساحل بحر کی راہ لو اور انہی میں ابوقادہؓ بھی تھے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔ پھر جب پھرے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف تو احرام باندھ لیا تمام لوگوں نے سوائے ابوقادہؓ کے کہ انھوں نے احرام نہیں باندھا۔ غرض وہ راہ میں چلے جاتے تھے کہ انھوں نے چند وحشی گدھوں کو دیکھا اور ابوقادہؓ نے ان پر حملہ کیا اور ایک گدھے کی ان میں سے کوئیں کاٹیں اور سب یاران کے اترے اور اس کا گوشت کھایا اور پھر کہا انھوں نے کہ ہم نے گوشت کھایا اور ہم حرم تھے اور باقی

بِحِمَارٍ وَحَشٍّ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فُطِقْتُهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَسْتَعْتَهُمْ فَأَيُّوا أَن يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَحَشِينَا أَن نَقْطَعَ فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَاوًا وَأُسِيرُ شَاوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي حَوْبِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَتَيْتُ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتَهُ بِغُفَيْرٍ وَهُوَ قَائِلُ السُّبْحِ فَلَجِئْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَعُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ عَشُوا أَن يَقْطَعُوا دُونَكَ أَنْتَظِرُهُمْ فَأَنْتَظِرُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْدَلْتُ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ ((كُلُوا)) وَهُمْ مُحْرِمُونَ.

۲۸۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ قَصَّرَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ ((خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي)) قَالَ فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَمُوا كُلُّهُمْ إِلَى أَبِي قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَتْ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اثْنَانِ فَزَلُّوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ

گوشت اس کا ساتھ لے لیا۔ پھر جب رسول اللہ کے پاس پہنچے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کو ٹھیں کاٹیں پھر ہم اترے اور ہم سب نے اس کا گوشت کھلایا اور پھر کہا ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں اور احرام باندھ ہوئے ہیں اور باقی گوشت اس کا ہم لینے آئے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا کہ کسی نے تم میں سے اس کا حکم کیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟ تو انھوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ جو گوشت اس کا باقی ہے۔

۲۸۵۶- جنم بن عبد اللہ سے اس اسناد سے یہی مضمون مروی ہوا اور شیبان کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے کسی نے اس کے شکار کا حکم کیا کہ اس پر حملہ کیا جاوے یا اس کی طرف اشارہ کیا اور شجہ کی روایت میں یہ ہے کہ تم نے اشارہ کیا یا مدد کی یا تم نے شکار کیا؟ شجہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ مدد کی فرمایا شکار کیا۔ باقی مضمون وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۲۸۵۷- عبد اللہ بن ابو قتادہ نے کہا کہ ان کے باپ نے خبر دی کہ انھوں نے جہاد کیا اور رسول اللہ کے ساتھ غزوہ حدیبیہ میں تو اور لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھ لیا سو میرے اور میں نے ایک حمار وحشی شکار کیا اور اپنے یاروں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور ان کو خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا گوشت بچا ہوا ہے آپ نے فرمایا کھاؤ اور وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۸- عبد اللہ بن ابو قتادہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ وہ نکلے رسول اللہ کے ساتھ اور وہ سب لوگ محرم تھے اور ابو قتادہ غیر محرم اور بیان کی حدیث اور اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ انھوں نے کہا

لَحْمُ الْإِنَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا مُحْرِمِينَ وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَأَرَيْنَا حِمْرًا وَحَشِيًّا فَخَسَلْنَا عَلَيْهِ أَبُو قَتَادَةَ فَعَفَّرَ مِنْهَا إِنَانًا فَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَخَسَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ)) قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا ((

۲۸۵۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَمَرَ أَوْ يُحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا)) وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ ((أَشْرَرْتُمْ أَوْ أَغْتَمْتُمْ أَوْ أَصْدَرْتُمْ)) قَالَ شُعْبَةُ ((لَا أَذْرِي)) قَالَ ((أَغْتَمْتُمْ أَوْ أَصْدَرْتُمْ))

۲۸۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ فَأَهْلُوا بِمَعْمَرَةَ غَيْرِي قَالَ فَاصْطَلَدْتُ حِمَارًا وَحَشِيًّا فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَانْتُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةٌ فَقَالَ ((كُلُّوهُ)) وَهُمْ مُحْرِمُونَ

۲۸۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُجِلٌّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ فَقَالَ ((هَلْ مِنْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ)) قَالُوا مَعَنَا

رَجُلُهُ قَالَ فَأَعْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلَهَا.

۲۸۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي تَفْرِ مَحْرَمِينَ وَأَبُو قَتَادَةَ مُحَلٌّ وَاقْتَصَرَ الْخَدِيثُ وَفِيهِ قَالَ ((هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَكَلُوا)).

۲۸۶۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ النَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرَمٌ فَأُخْبِرُنِي لَهُ طَبِخٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَبَيْطَ طَلْحَةُ وَفَقَى مِنْ أَكْلِهِ وَقَالَ أَكَلْتُمُاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ مَا يَنْدُبُ لِلْمَحْرَمِ وَغَيْرِهِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْجِلِّ وَالْحَرَمِ

۲۸۶۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلْنَ فِي الْجِلِّ وَالْحَرَمِ الْجِدَاةَ وَالْفَرَّابَ

ہمارے پاس اس کا بچہ ہے پھر لیا اس کو آپ نے اور کھایا۔
۲۸۵۹- عبد اللہ بن ابوقتادہ نے کہا کہ ابوقتادہ چند مجرم لوگوں میں تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے نہ تھے اور وہ حدیث بیان کی اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا آیا اشارہ کیا تم میں سے کسی نے اس کی طرف یا حکم کیا کسی طرح کا؟ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو کھاؤ اس کو۔

۲۸۶۰- عبدالرحمن نے کہا کہ ہم طلحہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے اور ایک پرندہ شکار کا ان کو ہدیہ دیا گیا (یعنی پکا ہوا)۔ سو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا۔ پھر جب طلحہ سو رہے تھے جاگے تو ان لوگوں کے موافق ہوئے جنھوں نے کھایا تھا اور کہا انھوں نے کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ ایسا گوشت کھایا ہے۔

باب: حل و حرم میں محرم کون سے جانور مار سکتا ہے

۲۸۶۱- نبی ﷺ کی بی بی صاحبہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ سے کہ فرماتے تھے چار چیزیں شریر ہیں کہ قتل کی جاتی ہیں حل و حرم میں جیل اور کوا اور چوہا اور کٹ کھتا کتا۔

(۲۸۵۹) ☆ غرض ان سب روایات سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غیر محرم اپنے واسطے شکار کرے اور حرم کا اس میں حکم و اشارہ و تائید و نصرت نہ ہو تو اس کا کھانا حرم کو بھی روا ہے جب اس کا گوشت حرم کو ہدیہ دیا جائے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے اور یہی صحیح ہے۔

(۲۸۶۱) ☆ اور پچھوں میں بھی حکم آیا ہے غرض یہ چہ چیزیں منصوص ہیں اور جہاں علماء کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اتفاق ہے اس پر کہ جو ان کے مثل ہیں معنی میں وہ بھی ان میں داخل ہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ معنی کیا ہے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ جو چیزیں کھائی نہ جاتی ہوں اور نہ وہ متکلمہ ہیں کلاوات وغیرہ سے تو قتل ان کا جائز ہے اور جو موسوی نہ ہوں اس کا قتل روا نہیں اور کلب میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس سے بھی کتا مراد ہے بعضوں نے کہا ہر درندہ مراد ہے حملہ کرنے والا۔ چنانچہ لغت میں ہر درندہ کو کلب منظور کہتے ہیں۔ غرض لو زانی ابو حنیفہ اور حسن بن صالح نے کہا کہ اس سے بھی کتا مراد ہے اور بھیڑیے کو بھی داخل کیا ہے اور امام زفر نے صرف بھیڑیایں مراد لیں اور جبہور کا قول ہے کہ ہر حملہ کرنے والا درندہ مراد ہے جیسے چیتا اور شیر اور شرد و غیرہ ہے اور یہ قول ہے زید بن اسلم اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور شافعی اور احمد وغیرہم کا۔

عَلَى مَنْ قَتَلَهُمْ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْزَامِ الْقَارَةَ
وَالْعُقْرَبَ وَالْغُرَابَ وَالْجِدَاةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَ
قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَةٍ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْزَامِ
٢٨٦٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَاتِلْتُ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ مِنَ الذُّوَابِ كُلِّهَا
قَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعُقْرَبُ
وَالْغُرَابَ وَالْجِدَاةَ وَالْقَارَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ))

۲۸۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

٢٨٧٠- عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ
عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرَمُ مِنَ الذُّوَابِ فَقَالَ
أَحْبَرْتَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ
أَوْ أَمِيرَ أَنْ يَقْتُلَ الْقَارَةَ وَالْعُقْرَبَ وَالْجِدَاةَ
وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ.

۲۸۷۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ کسی نے پوچھا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ایک بی بی صاحب سے یہی مضمون بیان کیا۔

٢٨٧١- عَنْ ابْنِ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّحْلُ مِنَ
الذُّوَابِ وَهُوَ مُحْرَمٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِحْدَى نِسْوَةِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ
وَالْقَارَةِ وَالْعُقْرَبِ وَالْجِدَاةِ وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ
وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا.

۲۸۷۱- عبداللہ بن عمر سے کسی آدمی نے پوچھا کہ محرم کون
کون سے جانور قتل کر سکتا ہے؟ تو عبداللہ نے کہا مجھ سے حضرت
کی ایک بی بی صاحبہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور چوہا اور بچھو اور کوا اور سانپ کے مارنے کے لیے ارشاد فرماتے
تھے اور کہا کہ نماز میں بھی مارے جائیں۔

٢٨٧٢- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((خَمْسٌ مِنَ الذُّوَابِ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرَمِ فِي
قَتْلِهِنَّ جُنَاحُ الْغُرَابِ وَالْجِدَاةِ وَالْعُقْرَبِ
وَالْقَارَةِ وَالْكَلْبِ الْعَقُورِ))

۲۸۷۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

٢٨٧٣- عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
ﷺ يَقُولُ ((خَمْسٌ مِنَ الذُّوَابِ لَا جُنَاحَ
عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي قَتْلِهِنَّ الْغُرَابَ وَالْجِدَاةَ

۲۸۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

وَالْقُرْبُ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ)).

۲۸۷۴- ابن عمرؓ نے نبیؐ سے وہی مضمون مثل حدیث مالک اور ابن جریج کے روایت کیا اور ان راویوں میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ روایت ہے نافع سے وہ راوی ہیں ابن عمرؓ سے کہ کہا ابن عمرؓ نے سنا میں نے نبیؐ سے مگر ابن جریج نے اکیلے اور ابن جریج کی اتباع کی ہے اس بیان میں ابن اسحاق نے۔

۲۸۷۵- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں پانچ جانور کے قتل میں پھر مثل اس کے بیان کیا۔

۲۸۷۶- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ہوا کہ پانچ جانور ہیں کہ ان کو جس نے حالت احرام میں مارا اس پر کچھ گناہ نہیں ان کے قتل میں پچھو اور چہا اور کت کھانا کتا اور کوا اور خیل۔

باب : عذر کی وجہ سے محرم سر منڈا سکتا ہے

۲۸۷۷- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ میں اور میں اپنی ہانڈی کے پیچھے آگ چھوٹ رہا تھا اور جو گیس میرے منہ پر چلی آتی تھیں تو آپ نے فرمایا تمہارے سر کے کیڑوں نے بہت ستایا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم سر منڈا دو اور تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک قربانی کرو۔ ایوب نے کہا مجھے یاد نہیں کہ پہلے کیا چیز فرمائی۔

۲۸۷۸- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۷۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنْ أَنْ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَأْنَسَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى ذَلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ.

۲۸۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قِيلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ لَمْ يَكُنْ بِمِثْلِهِ)).

۲۸۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ الْقُرْبُ وَالْفَارَةَ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْقُرْبُ وَالْخَيْلُ وَالْفَهْطُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى)).

بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمَحْرَمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذَى وَوُجُوبِ الْقِدْيَةِ لِحَلْقِهِ

وَبَيَانُ قَدَرِهَا

۲۸۷۷- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنَ الْحَدِيثِ وَأَنَا أَوْقَدْ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ قُدْرِي وَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ ثُرْمَةُ لِي وَالْقَمْلُ يَنْتَابِرُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ ((أَيُّ ذَلِكَ هَوَاهُ وَأَمْسِكْ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاخْلُقْ وَصْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ مِئَةَ مَسْكِينٍ أَوْ انْسَلْ نِسْجَةً)) قَالَ أَيُّوبُ فَلَا أَذَى بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ.

۲۸۷۸- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ

وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَمِيصًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا لِإِسْنَادٍ يَجِيزُهُ

٢٨٧٩- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي أُتِرْتُ هَذِهِ آيَاتُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَيَذِيهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَوْ قَالَ فَأَيُّهُ فَقَالَ... ((اَذْنَهُ)) فَذَنُوتُ فَقَالَ ((اَذْنَهُ)) فَذَنُوتُ فَقَالَ عَمَلٌ هُوَ امْتَنَعْتَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَطْلَعُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمْرٌ يَرِي بِفَذِيهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَو مَا تَمَسَّرَ

٢٨٨٠- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَنْهَافُ قَمَلًا فَقَالَ ((أَيُّوْذِيكَ هَوَامَّتُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((فَاحْلِقْ وَأَمْسِكْ)) قَالَ فَبِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَاتُ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَيَذِيهِ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكَو فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرْقِ بَيْنِ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ انْسُكْ مَا تَمَسَّرَ))

٢٨٨١- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قَدِيرٍ وَاتَّقَمَلَ يَنْهَافُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ ((أَيُّوْذِيكَ هَوَامَّتُكَ هَذِهِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَاحْلِقْ وَأَمْسِكْ وَأَطْعِمْ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرْقِ ثَلَاثَةُ أَصْحٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً)) قَالَ

٢٨٧٩- حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت فمن كان منكم مريضاً او به اذى من راسه ميرے ہی حق میں اتري اور میں آيا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے فرمایا نزدیک آؤ میں نزدیک آید۔ پھر فرمایا تم کو تمہاری جو کس بہت ستاتی ہیں۔ ابن عوان نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا ہاں۔ پھر مجھے حکم فرمایا فدیہ کا روزہ ہو خواہ صدقہ ہو خواہ قربانی ہو۔

٢٨٨٠- حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس کھڑے تھے کہ آپ کے سر سے جو کس گر رہی تھی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کیا تجھ کو تیری جو کس تکلیف دیتی ہیں؟ تو میں نے کہا ہاں۔ تو آپ نے مجھ کو سر منڈانے کا حکم دے دیا اور یہ آیت فمن كان منكم مريضاً ميرے بارے میں اتري ہے اور رسول اللہ نے حکم دیا کہ تین روزے رکھ یا صدقہ کر ایک نوکرا چھ مساکین میں یا قربانی کر جو تجھ کو میرے آئے۔

٢٨٨١- کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کھڑے ہوئے اور میرے سر میں سے جو کس گر رہی ہیں اور فرمایا کہ تم کو جو کس ستاتی ہیں؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا سر منڈاؤ اور یہ آیت میرے حق میں اتري پھر مجھ سے آپ نے فرمایا تین روزے رکھو یا ایک نوکرا خیرات دو یعنی غلہ بھر کر چھ مساکین کو یا قربانی کر دو جو میرے ہو۔ ابن ابی نجیح نے کہا کہ یا تو رخ کر ایک بکری۔

(٢٨٨٠) ﴿﴾ یہ آیت پارہ سبق میں ہے معنی یہ ہیں کہ جو بیمار ہو تم میں سے یا تکلیف ہو اس کے سر میں (اور در سر منڈا لے) تو فدیہ اس کا روزہ ہے یا صدقہ یا قربانی اور تفصیل اس کی آگے آئے گی۔

أَنِّي أَنبِئُكُمْ بِشَأْنِهِ))

۲۸۸۲- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُنَيْنِيَةِ فَقَالَ لَوْ أَذَلَّا هَؤُلَاءِ وَأَبْلَسَكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((اخْلُقْ رَأْسَكَ ثُمَّ أَذْبَحْ شاةً نُسْكَاً أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطِيعْ ثَلَاثَةَ أَصْحَابٍ مِنْ تَمِيمٍ عَلَى سَبِيَةِ مُسَاكِينٍ))

۲۸۸۳- کعب رضی اللہ عنہ نے وہی مضمون اور پرکایان کر کے کہا کہ آپ نے فرمایا سر منڈاؤ اور ایک نوکر اغلہ چھ مسکینوں کو ہاتھ دواور نوکر تین صاع کا ہے (اور صاع کی تحقیق کتاب الزکوٰۃ میں گزری) یا تین دن روزے رکھو یا ایک قربانی کرو (ابن ابی شیحہ کی روایت میں ہے کہ ایک بکری ذبح کرو)۔

۲۸۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ فَعَذْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي التَّسْحِيلِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ فَعِدَّتُهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكٍَ فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَزَلْتُ فِيَّ كَذَابٌ بِي أَذَى مِنْ رَأْسِي فَعُجِّلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَانْقَلَبْتُ يَتَائُرًا عَلَيَّ وَجَّهِي فَقَالَ ((مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شاةً)) فَقُلْتُ لَا فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فَعِدَّتُهُ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسْكٍَ قَالَ صَوْمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ إِطْعَامُ سَبْعَةِ مَسَاكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مَسْكِينٍ قَالَ فَزَلْتُ فِيَّ خِصَاصَةٌ وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ

۲۸۸۳- کعب کے پاس عبداللہ بن معقل پہنچے اور کعب مسجد میں تھے اور یہ آیت بیان کی فعدیۃ من صیام میرے لیے اتری ہے۔ پھر سارا قصہ بیان کیا جو کئی بار گزرا۔ آخر میں حضرت نے فرمایا روزے تین دن کے یا کھانا چھ مسکینوں کا ہر مسکین کو نصف صاع۔ پھر کہا کعب بنے یہ آیت اتری ہے خاص میرے لیے اور (باعبار لفظ کے) عام ہے تم سب کے لیے۔

(۲۸۸۳) قرآن ان کے خلوص اور حسن ایمان کے کہ باوجود اس مسکت اور سادگی کے اللہ پاک جل جلالہ نے ان کی طرف التفات فرمایا اور ان کے لیے بلائے عرش سے فرمان عظیم الا حسان اعداد غرض ان کی جو کئی کاسب کے سر پر احسان ہے۔

ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ نیک سے سادہ ایک کمری ہے اور سب روایتیں مقصود میں موافق ہیں اور وہ مقصود یہی ہے کہ سر منڈانے کا نتائج ہو کسی ضرر کے سبب سے شہر میں جو نہیں پڑ جائیں یا اور کوئی مرض ہو جو حالت احرام میں سو دوسرے منڈالے اور نہ یہ دینے یعنی تین دن روزے رکھے یا تین صاع طعام چھ مسکینوں کو کھلائے اور آیت در روایت دونوں متفق ہیں اس میں کہ ان تینوں باتوں میں وہ عقار ہے جو آمین ہو اس کو بجالائے اور نہ صاع متفق ہیں اس کے ظاہر پر عمل کرنے میں مگر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کے کہ ان سے منقول ہے کہ نصف صاع گیہوں میں ہے اور کھجور اور جو وغیرہ میں ایک صاع ہر مسکین کو دینا چاہیے اور یہ خلاف احادیث ہے اور یہ احادیث ان پر جنت ہیں کہ ان میں حضرت نے صاف فرمایا ہے: ثَلَاثَةُ أَصْحَابٍ مِنْ تَمِيمٍ یعنی تین صاع ہیں کھجور کے اور حسن بھری وغیرہ سے اور اقوال مذکور ہیں مگر سب ان احادیث کی رو سے مردود ہیں۔

۲۸۸۴- اس حدیث کا ترجمہ و مفہوم کچھ کمی بیشی کے ساتھ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۲۸۸۴- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُفْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُحْرِمًا فَقَبِلَ رَأْسَهُ وَلَحِثَهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَدَعَا الْخُلُقَ فَقَالَ لَهُ هَلْ عِنْدَكَ نُسْلٌ قَالَ مَا أَقْبَرُ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُصْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينَةٍ صَاعٌ فَأَقْرَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَائَةٌ.

باب: محرم کے لیے بچھنے لگانے کا جواز

۲۸۸۵- عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ نبیؐ نے بچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ ۲۸۸۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَحَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۸۶- ابن عباسؓ نے کہا کہ نبیؐ نے بچھنے لگائے مکہ کی راہ میں اپنے سر کے بالوں میں اور آپ احرام سے تھے۔

۲۸۸۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَحَمَ بِطَرَفَيْنِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَأْسِهِ

باب: محرم کو آنکھوں کا علاج کرانا جائز ہے

باب جَوَازِ مَدَاوَةِ الْمُحْرِمِ عَيْنِهِ

۲۸۸۷- وجہ کے بیٹے نبیؐ نے کہا کہ ہم نکلے ابلان بن عثمان کے ساتھ اور جب مل میں پہنچے (نام ہے ایک موضع کا کہ مدینہ سے اٹھائیس میل ہے مکہ کی راہ میں) تو عمر بن عبد اللہ کی آنکھیں دکھنے لگیں پھر جب روضہ میں آئے بہت درد ہوا تو ابلان بن عثمان

۲۸۸۷- عَنْ ثِيَابِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ زَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ فَأَرْسَلَ

(۲۸۸۷) جنہ ان روایتوں کے سبب سے اجہاج کیا ہے علامہ نے بچھنے لگانے کے جواز پر خلاف سر میں لگائے یا اور کہیں جب ضرورت ہو اگرچہ بال ٹوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹے تو کچھ فدیہ نہیں۔ غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے۔ اور اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی ہو تو راسے یہی مذہب ہے شافعیہ اور جمہور کا اور اس میں فدیہ نہیں اور ابن عمر اور مالک سے اس صورت میں کراہت منقول ہے اور یہ حدیث منقول ہے اس پر کہ حضرت کو ضرورت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قاعدہ ہے مسائل احرام کا کہ سر منڈا اور کپڑے پہنا اور قتل سید وغیرہ عمرات احرام مباح ہیں بحسب ضرورت و وقت حاجت اور ان سب میں فدیہ واجب ہے۔

(۲۸۸۷) اتفاق علماء کا ہے کہ حوائج اس حدیث کے لپ کر نا ایلوہ وغیرہ کا جس میں خوشبو نہیں ہے دوا کے روا ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور ضرورت ہو خوشبو اور دوا کی تو لگا دے اور فدیہ دے اور سر نہ لگانا نہ دیت کے لیے مکروہ ہے شافعی کے نزدیک اور احمد اور احناف اور مالک جماعت نے بالکل منع کیا ہے اور مالک کے اس میں دو قول ہیں اور اس میں فدیہ کے واجب ہونے میں ان کے دو قول ہیں۔

سے کہلا بھیجا۔ انھوں نے کہا کہ ایلوے کا لپ کرو اس لیے کہ عثمانؓ نے روایت کی ہے رسول اللہؐ سے کہ جب مرد کی آنکھیں دیکھنے لگیں اور وہ احرام باندھے ہوئے ہو تو آپؐ نے فرمایا ان پر ایلوے کا لپ کر لے۔

۲۸۸۸- نبیؐ نے کہا عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دیکھیں اور سر نہ لگاتا چاہا تو ابان نے منع کیا اور صبر کے لگانے کو بتایا اور روایت کی عثمانؓ سے کہ نبیؐ نے ایسا ہی کیا۔

إِلَيْهِ أَنْ اضْمَعْنَهُمَا بِالصَّبْرِ فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَسَدَهُمَا بِالصَّبْرِ.

۲۸۸۸- عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَفْعَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَهُ أَنْ يَكْتَحِلَهَا فَيَهَا أَتَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَامْرَأَةً أَنْ يُضْمِدَهَا بِالصَّبْرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ.

باب: محرم کے لیے بدن اور سر دھونا روا ہے۔

۲۸۸۹- ابن ابی نعیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ بن عباسؓ اور مسور بن مخرمہؓ دونوں میں تکرار ہوئی ابواء میں۔ ابن عباسؓ نے کہا محرم سر دھوئے اور مسورؓ نے کہا نہیں تو عبد اللہ نے کہا مجھے بھیجا ابن عباسؓ نے ابوالیوبؓ کے پاس کہ ان سے پوچھیں تو میں نے ان کو پایا کہ وہ کنویں کی دو گز یوں کے بیچ میں نہا رہے تھے اور وہ ایک کپڑے کی آڑ میں تھے اور میں نے ان سے سلام علیک کی اور انھوں نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن حنین ہوں اور عبد اللہ بن عباسؓ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں کیوں کر

بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

۲۸۸۹- عَنْ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَوْحِبٍ أَتَوْهُمَا بِأَبِیْ نَعِیمٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ ابْنُ مَوْحِبٍ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ قَالُوا سَلْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَحَدَنَاهُ يَغْسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبْرِئُ بِنُكْبَةٍ قَالَ فَسَلْتُ عَنْهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنِينٍ أُرْسَلُنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ

(۲۸۸۹) اس حدیث میں کئی فوائد ہیں اول محرم کو نہانا جائز ہے۔ دوسرے سر دھونا اس طرح کے بال نہ ٹوٹیں۔ تیسرے خبر واحد کا قبول کرنا کہ یہ صحابہ میں مشہور و معروف تھا۔ چوتھے رجوع کرنا سنت کی طرف جب اختلاف واقع ہو اور ترک کرنا اجتہاد اور قیاس کا خدو اپنا قیاس ہو بخود دوسرے کا اور یہی لازم ہے ساری امت کو اور یہی سبیل مومنین ہے صحابہ و تابعین و اسلاف صالحین کی ولو کرہ العقل دون اور المتعصون۔ پانچویں سلام کا جائز ہونا متوضی اور مغضل پر بخلاف اس کے جو خانہ پید شاپ کرتا ہو۔ چھٹے جائز ہونا استنات کا وضو غسل وغیرہ میں۔ ساتویں معلوم ہوا اس سے طریقہ مسئلہ پوچھنے کا جب کسی عالم سے پوچھیں تو یہ پوچھیں کہ کیا ہے اس میں حکم خداوند تعالیٰ کا یا کیا ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا کیا ہے قول انھیں کا اور نہ سوال کریں کسی کے قیاس سے اور نہ کسی کی رائے اور اجتہاد سے کہ یہ طریقہ نہیں سلف کا بلکہ شاعت اور طاعت کی ہے اس پر بہت سے اکابر نے صحابہ اور تابعین میں سے اور جہر کا ہے اور زجر کیا ہے سالکین کو لفظ

سر دھو تے تھے؟ پس ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھے غفر آیا اور اس آدمی سے کہا جو ان پر پانی ڈالتا تھا کہ ڈالو پھر وہ اپنے سر کو ہلاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ملتے تھے آگے اور پیچھے۔ پھر کہا میں نے ایسے ہی دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

۲۸۹۰- حضرت زید بن اسلم نے اس اسناد سے یہی روایت کی اور کہا کہ ابو ایوبؓ نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے اپنے سارے سر پر آگے اور پیچھے اور سوڑنے ابن عباسؓ سے کہا کہ میں آج سے آپ سے ٹکراؤ نہ کروں گا۔

باب: محرم نہ جائے تو کیا کریں؟

۲۸۹۱- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اونٹ پر سے گر پڑا وہ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس کو غسل دو پانی اور پیری کے پتوں سے اور کفن دو اس کو دو کپڑوں میں اسی کے اور سر ڈو حنا چلو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا لبیک پکارنا ہوگا۔

۲۸۹۲- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک شخصؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں کھڑا تھا کہ اپنی اونٹنی پر سے گر پڑا۔ ایوبؓ نے کہا کہ گردن ٹوٹ گئی اس کی اور حضرتؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا غسل دو اس کو پانی اور پیری کے پتوں سے اور کفن دو اس کو دو کپڑوں میں اور خوشبو لگا دو اور نہ سر ڈو حنا چلو اس کا۔ ایوبؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا قیامت کے دن لبیک پکارنے والا اور عمروؓ نے کہا

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَبِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ قَطَاطًا حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِبَنَاتَانِ يَصُبُّانِ اصْصِبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ يَدِيهِ فَأَقْبَلَ بِيهَا وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

۲۸۹۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَقَالَ قَاتَرُ أَبُو أَيُّوبَ يَتَذَوُّ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيهَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمُسَوِّرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَتَارِبُكَ أَبَدًا.

باب مَا يَفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

۲۸۹۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ فَوُصِّصَ فَمَاتَ فَقَالَ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَحْمُرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا)).

۲۸۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ قَالَ أَيُّوبُ فَأَوْصَصْنَاهُ أَوْ قَالَ فَأَفْصَصْنَاهُ وَقَالَ عَمْرُو فَأَوْصَصْنَاهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تَحْمُرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبَّيًّا وَقَالَ عَمْرُو فَإِنْ

تو جب پوچھی گئی ان سے رائے ان کی یا تو اس ان کا اور اتفاق کیا ہے علامہ نے اس پر کہ عرم کو اپنا سر دھونا واجب ہے جنابت کے وقت اور باقی رہا غسل صرف آرام و راحت اور تحریم اور اس تراحت کے لیے اس میں مذہب شافعیہ کا اور جمہور کا جو اسے بلا کراہت اور جائز ہے شافعیہ کے نزدیک سر دھونا پیری کے پتوں سے یا مٹی سے اس طرح کہ بال نہ ٹوٹیں اور جب تک بال نہ ٹوٹیں فدویہ نہیں اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور موجب فدویہ ہے مگر یہ روایتیں ان پر حجت ہیں۔

اَللّٰهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْبَسِيَّ))۔

پکارا تاہوا۔

۲۸۹۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۸۹۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَلَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ.

۲۸۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر مگزرا۔

۲۸۹۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ فَوَيْصَ وَقَصَا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَمِسْكِ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحْصِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْبَسِيَّ)).

۲۸۹۵- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہی مضمون مروی ہوا صرف اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا اٹھایا جائے گا قیامت کے دن۔
لیک پکارا تاہوا اور سعید بن جبیر نے اس جگہ کا نام نہیں لیا جہاں وہ گرا تھا۔

۲۸۹۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبَسًا)) وَزَادَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَبْرِ حَيْثُ خَرَّ.

۲۸۹۶- وہی مضمون ہے مگر اتنا فرق ہے کہ اسکی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور آپ نے فرمایا کہ اس کا منہ بھی نہ ڈھانچو۔

۲۸۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَمِسْكِ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحْصِرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبَسًا)).

۲۸۹۷- وہی مضمون ہے صرف اتنا فرق ہے کہ اس کو خوشبو نہ لگاؤ وہ قیامت کے دن سر میں تلپید کیے ہوئے اٹھے گا (تلپید کسی چیز سے بال بٹانے کو کہتے ہیں اس سے تلپید کا انتخاب ثابت ہوا)۔

۲۸۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَرَّمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَمِسْكِ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَبِيبٍ وَلَا تُحْصِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلْبَسًا)).

۲۸۹۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

۲۸۹۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا وَقَصَتْهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ

وَسِدْرٌ وَلَا يُمَسُّ طَبِيبًا وَلَا يُحَمَّرُ رَأْسُهُ فَإِنَّهُ
يُتَعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَلِّدًا.

۲۸۹۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ
فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْبَضَتْهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
يُعْمَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْتُمْنَ فِيهِ تَوْبَتَيْنِ وَلَا
يُمَسُّ طَبِيبًا خَارِجَ رَأْسِهِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِي
بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ خَارِجَ رَأْسِهِ وَوَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُتَعْتُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُكَلِّدًا.

۲۹۰۰- مضمون وہی ہے جو اوپر گزر رہا لیکن اس میں ہے کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا چہرہ کھلا رکھو لیکن سر کے
بارے میں شک ہے۔

۲۹۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔
۲۹۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَعَتْهُ نَاقَتُهُ
فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اغْسِلُوهُ وَلَا تَغُفِّرُوهُ
طَبِيبًا وَلَا تَغْطُوا وَجْهَهُ فَإِنَّهُ يُتَعْتُ يَلْكِي))

باب: محرم کی شروط

بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحَرَّمِ التَّحْلِيلِ
يُعْلِمُ الْمَرَضُ وَنَحْوَهُ

۲۹۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ۲۹۰۲- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے

(۲۸۹۹) جب ان سب روایتوں میں سے مذہب امام شافعی اور احمد اور اسحاق کی تائید ہوئی ہے کہ محرم جب مر جائے اس کو سیاہ کپڑا نہ پہنا سکیں
اور نہ سر ڈھانپیں نہ خرشید لگا سکیں اور مالک اور نوذاری نے اور ابو حنیفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اس کا حکم مثل غیر محرم کے ہے اور یہ احادیث ان
پر جمت ہیں اور ان کے مذہب کی روایتیں۔ اور پیری کے چٹوں سے غسل دینے کا استحباب بھی ثابت ہوا اور محرم وغیرہم اس میں دونوں برابر ہیں
اور یہی مذہب ہے شافعیہ اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابن منذر اور دوسرے فقہاء کا اور منع کیا ہے مالک اور دوسرے لوگوں نے اور یہ روایتیں
ان کی روایتیں۔

ضباعہ بنت فریر کے پاس اور فرمایا کہ تم نے ارادہ کیا ہے حج؟ انھوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی اور میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں تو آپ نے فرمایا کہ حج کرو اور شرط کرو اور یوں کہو کہ اے اللہ! احرام کھولنا میرا وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے اور وہ مقداد کے نکاح میں تھیں۔

۲۹۰۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہوا اس میں ضباعہ نے عرض کی کہ میں حج کا ارادہ کرتی ہوں۔

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا ((أَرَأَيْتِ الْحَجَّ)) قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَحَقَّةً فَقَالَ لَهَا ((حُجِّي وَاسْتَرْطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ.

۲۹۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا مُنَاكِئَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((حُجِّي وَاسْتَرْطِي أَنْ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)).

۲۹۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَهُ.

۲۹۰۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ قَبِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ ((أَهْلِي بِالْحَجِّ وَاسْتَرْطِي أَنْ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) قَالَ فَأَذْرَسْتُ.

۲۹۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

۲۹۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ضباعہ رضی اللہ عنہا نے

(۲۹۰۶)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو کسی مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اس کو خوف ہو جیسے دمہ اور بخار امراض ہیں اس کو چاہئے کہ احرام تک وقت شرط کر لے کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول ڈالوں گا پھر بیماری کے وقت احرام کھول ڈالے اور یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب اور علی اور ابن مسعود کا اور دوسرے صحابہ کا اور تابعین میں سے ایک جماعت کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ابو ثور کا اور یہی صحیح روایت ہے جو شافعی سے اور جنت ابن سب لوگوں کی یہی حدیث ہے ضباعہ کی اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعض تابعین کا قول ہے کہ اشترطوا اور انھیں اور انھوں نے اس حدیث کو ایک فقید خاصہ میں محمول کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ان کے لیے خاص تھا اور قاضی عیاض وغیرہ بعض لوگوں نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور اصحابی نے کہا ہے کہ اشترطوا کے بارے میں کوئی اسناد حدیث صحیح نہیں ہوئی اور شافعی نے کہا ہے کہ کسی نے اس روایت کو مرفوع نہیں کہا سوا مسمر کے زہری سے حالانکہ یہ قول قاضی عیاض اور اصحابی کا قاطعاً حاشیہ ہے اور نووی نے اس کی تخریج پر تصریح کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے صحیح بخاری میں اور مسلم اور ترمذی اور ابو داؤد و تودور و نسائی اور تمام کتب حدیث میں جن پر اعتماد کیا جاتا ہے اور طرق متعدد سے اسناد کثیرہ متواتر مروی ہوئی صحابہ سے اور صرف مسلم نے جن طرق سے بیان کیا ہے وہی اس کی صحیح روایات کو کافی ہیں اور جب حدیث صحیح ہوگی اشترطوا و ابو داؤد و نووی تخصیص کا بلا دلیل ہے۔

حج کا ارادہ کیا اور نبی ﷺ نے حکم فرمایا ان کو کہ اپنے احرام کو شرط کر لیں اور انھوں نے حضرت ﷺ کے حکم سے وہی کیا۔
۲۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر لیکن اسحاق کی روایت میں ہے کہ آپ نے ضحاکہ کو حکم دید۔

طَبَاعَةُ أَرَادَتْ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.
۲۹۰۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَطَبَاعَةُ ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنْ مَجْلِي حَيْثُ تَخْبِسِي)) وَهِيَ رِوَايَةُ إِسْحَاقَ أَمَرَ طَبَاعَةَ.

باب: حائضہ اور نفاس والی کے احرام اور غسل کا بیان

باب إَحْرَامِ النَّفْسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ وَكَذَا الْحَائِضُ

۲۹۰۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نفاس ہوا اسامہ بنی عیسٰی کو محمد بن ابوبکر کے پیدا ہونے کا ذوالحلیفہ کے سفر میں سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو کہ ان سے کہیں کہ نہائیں اور لبیک پکاریں۔

۲۹۰۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَبَسَّتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّحْرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ بِأَمْرِهِمْ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهَلَّ.

(۲۹۰۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام نساء اور حائضہ کا بھی ہے اور احرام کے لیے انہیں غسل کرنا مستحب ہے اور مذہب شافعیہ اور مذہب مالک اور ابو حنیفہ اور جہور کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے اور حسن اور اہل ظاہر کے نزدیک واجب اور حائضہ اور نفاس والی کے احرام بھی ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دو رکعتیں احرام کی واجب نہیں اور نہ مروی ہوئی ہیں رسول اللہ سے نہ کسی کی ہے اس کی ابن قیم نے ذوالحادیث۔

رسول اللہ کے حج کی بقیہ کیفیت

اور تعلیم کی رسول اللہ نے غسل کے ساتھ اور غسل بکسر ثین وہ چیز ہے جس سے سر دھویا جائے جیسے عطمی وغیرہ اور بالوں کا جانا ہے کسی لہجہ اور چیز سے کہ بال پریشان نہ ہوں اور آپ نے مصلیٰ بنی پر لبیک پکاری بعد ظہر کے پھر اونٹنی پر سوار ہوئے اور پھر لبیک پکاری پھر جب نیداء پہنچے لبیک پکاری۔ ابن عباس نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے آپ نے واجب کیا حج کو اپنے مصلیٰ میں اور اہل اہلال کیا۔ اور جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی جب بھی اہلال کیا جب دیدار کے ٹیلے پر چڑھے جب بھی اہلال کیا اور کبھی آپ حج اور عمرہ کے ساتھ اہلال فرماتے اور کبھی صرف حج کے ساتھ کہ عمرہ اس کا ایک جز ہے اور ای وہ ہے یہ قول ثابت ہوا کہ آپ تارن تھے اور ای سب سے شہد ہوا کہ آپ محتج تھے اور شہد ہوا کہ آپ نے افراد کیا تھا اور ابن حزم نے کہا کہ یہ سب نقل ظہر کے تھا اور حالانکہ یہ وہم ہے اور صحیح یہی ہے کہ آپ تارن تھے اور یہ سب ظہر کے بعد ہوا اور آپ نے اہلال ظہر کے بعد کیا اور اس کا کوئی قائل نہیں ہے کہ احرام آپ کا ظہر کے قبل تھا اور ابن عمر نے کہا کہ حجرہ کے پاس سے آپ نے اہلال شروع کیا جب اونٹ آپ کا کھڑا ہوا اور انہوں نے کہا کہ نماز ظہر آپ نے پڑھی اور سوار ہوئے اور دونوں حدیثیں صحیح بخاری میں ہیں اور دونوں روایتوں کے۔۔۔ ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعد ظہر کے اہلال کیا اور پھر لبیک سے آواز بلند کی اور آپ کی آواز اور صحابہ نے سنی اور حکم کیا ان کو یا رسول اللہ تعالیٰ کی اپنی آوازیں بلند فرمائیں تعلیم کے ساتھ اور آپ کی سواہی حج میں شہر تھا پالان کے ساتھ تھے

هَذِي قُلَيْهٖ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ
 حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا ۖ ۱۱ ۚ قَالَتْ فَقَدِيتُ
 مَنَكَةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطْفِئْ بِالنِّسَةِ وَلَا تَبْنَ
 الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ فَسَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ۖ ۱۲ ۚ (۱۱) انْقَضِيَ وَأَسْلَمَ
 وَأَمْسَيْتُ بِطَيْبِ وَأَهْلِي بِالْحَجِّ ۖ وَدَعَى الْعُمْرَةَ ۖ ۱۳ ۚ
 قَالَتْ فَقَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُمَا النُّحُجَ أَوَسَّلتِي رَسُولُ

ہو کر حلال ہوئے۔ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ پھر جب میں مکہ کو
 آئی حائض تھی اور نہ طواف کیا بیت اللہ کا نہ مقامہ ذہ پھری اور اس
 کی شکایت کی میں نے رسول اللہؐ سے تو آپ نے فرمایا تم اپنے سر
 کے بال کھول دو اور کھجی کرو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ چھوڑ
 دو۔ فرمائی ہیں کہ پھر میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جب ہم حج سے فارغ
 ہوئے بھیجا مجھ کو رسول اللہؐ نے عبد الرحمن بن ابوبکرؓ کے ساتھ
 حتم کی طرف اور میں نے وہاں سے عمرہ کیا اور فرمایا کہ یہ

تھ اور اسی طرح اگر ایک شخص نے احرام باندھا عمرہ کا اور پھر حج کا احرام باندھ لیا عمرہ کے طواف سے پہلے تو بھی قارن ہو گیا۔ پھر اگر احرام حج کا
 باندھا اور پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اس کے لیے شافعی کے دو قول ہیں۔ اصح قول ان کا یہ ہے کہ احرام عمرہ کا منع نہیں اس کو اور دوسرا قول یہ ہے کہ
 صحیح ہے اور وہ قارن ہو جاتا ہے بشرطیکہ احرام عمرہ کا احرام حج کھولے کے قبل باندھ لے اور ایک قول ہے کہ قبل و قوف عرفات کے باندھے اور
 ایک قول ہے کہ قبل فصل فرض کے باندھے اور ایک قول ہے کہ قبل طواف قدم کے باندھے اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ ان تینوں میں
 افضل کون ہے۔ سوشانی اور مالک کا اور اکثر لوگوں کا قول ہے کہ افضل افراد ہے پھر جمع پھر قرآن۔ اور امام احمد دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ افضل
 جمع ہے اور ابو نعیمہ اور دوسروں کا قول ہے کہ افضل قرآن ہے۔ اور یہ دونوں مذہب آخر کے دوسرا قول ہے شافعی کا اور نووی کے نزدیک صحیح
 تکفیل افراد کی ہے پھر جمع کی پھر قرآن کی اور رسول اللہؐ کے حج میں بھی علماء اختلاف ہے کہ آپ مفرد تھے لیکن صحیح یا قارن۔

مخرج کہتا ہے کہ ابن قیم نے یہی قول اختیار کیا ہے کہ آپ قارن تھے اور قرآن افضل ہے اور زوال المعاد میں اس کو خوب دلائل قویہ
 سے ثابت کیا ہے ابھی پھر فرمایا نووی نے اور ہر فرقہ اپنے مذہب کے موافق حضرت کے حج کو ٹھہراتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ پہلے آپ مفرد تھے
 پھر احرام عمرہ کا بھی باندھ لیا پیچھے اس کے اور داخل کیا اس کو حج پر اور قارن نہ ہوئے اس کے بعد نووی نے دلائل تینوں مذہبوں کے ذکر کئے ہیں
 اور ترجیح دی ہے قول شافعی کو کہ افراد افضل ہے پھر اس کے بعد وجہ اختلاف صحابہ بیان کی ہے جو رسول اللہؐ کے حج میں واقع ہوا کہ خلاصہ اس کا
 یہ ہے کہ اول احرام آپ نے افراد کا کیا اس لیے مفرد کہلاتا ہے پھر حکم تنجی کا دیا اس لیے صحیح ہوئے اور اسکیلے حج کے احرام کے بعد عمرہ کے تین
 بھی اس میں منضم کیا اس لیے قارن کہلائے۔ غرض حالت ثانیہ آپ کی قرآن ہی تھی اور اس میں اخیر ہے اس وقت کا کہ آپ نے حکم دیا اپنے
 یاروں کو کہ عمرہ کر کے احرام کھول دو اب میں جن کے پاس ہدی نہ ہو اور جن کے پاس ہدی تھی وہ قارن رہے اس سستی سے کہ انھوں نے عمرہ کوچ
 میں ملا لیا اور وہ احرام نہ کھول سکے اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تھی اور آپ نے اس لیے عمرہ کوچ میں داخل کر دیا کہ اس میں دلجوئی اور تسکین
 تھی صحابہ کی اور اطمینان کا موجب تھا ان کے واسطے اس لیے کہ ان کے نزدیک عدت سے الشہر حج میں عمرہ بجالا بہت برا تھا اور یہ سب ساتھ
 ہونے ہدی کے آپ کے یاروں کے ساتھ احرام نہیں کھول سکے اور اس عذر کو بیان فرمایا۔ فرض آپ آخر حج میں قارن ہو چکے اور حقیق ہو چکے
 ہیں اس پر علماء کہ جائز ہے طہانج کا عمرہ پر اور بعض لوگوں نے بطور شدو کے اس میں خلاف کیا ہے اور اس کے مانع ہوئے ہیں اور کہا ہے کہ ایک
 احرام دوسرے احرام پر داخل نہیں ہو سکتا جیسے ایک نماز دوسری نماز میں نہیں مل سکتی اور اختلاف کیا ہے عمرہ کوچ پر ملانے میں اور اس کو
 اصحاب ائمہ نے جائز کہا ہے (یعنی دین میں رائے کو دخل دینے والوں نے اور یہ شرف خاص ہے اہل کوفہ کے لیے) اور یہی قول ہے شافعی کا
 ان روایتوں کی رو سے اور بعض لوگوں نے اس کو منع کیا ہے اور نبیؐ کے ساتھ خاص کیا ہے۔ اس لیے کہ اس وقت عمرہ کی ضرورت تھی علیہ

اللہ ﷻ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ إِلَى النَّبِيِّ فَأَعْتَمَرَتْ فَقَالَ « هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ » فَطَافَ الْاَلَيْنِ اَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالنِّسَاءِ وَبِالنِّسَاءِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوا مِنْ مَبًى لِيَحْجِبَهُمْ وَامَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا.

۲۹۱۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَهَا قَالَتْ حَرَّحَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةٍ

تہمارے عمرہ کی جگہ ہے پھر طواف کیا ان لوگوں نے کہ اہل اہل کیا تھا عمرہ کا بیت اللہ کے گرد اور پھر یہ مسافر مردہ پر پھر احرام کھول ڈالا پھر طواف کیا دو بارہ اس کے بعد کے لوٹ کر آئیں مٹی سے حج کر کے اور جن لوگوں نے نہ حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا (یعنی قارن تھے) انھوں نے ایک ہی طواف کیا (عمرہ و حج دونوں کی طرف سے)۔

۲۹۱۱- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں اور کسی

تھے اشہر حج میں (مگر کوئی نے اس ضرورت کو بیان نہیں کیا) اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ آپ متنج تھے مطلب ان کا یہ ہے کہ آپ نے اشہر حج میں عمرہ سے متنج یعنی پرورداری پائی اور اس صورت میں تمام حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے اور حضرت عائشہ نے پہلے توج کا احرام باندھا تھا جیسے اکثر روایت سے مروی ہے بعد اس کے حضرت نے ان کو حکم کیا کہ حج کو جمع کر کے عمرہ کر لو جیسے اور یاروں کو حکم فرمایا جنھوں کے ساتھ ہدی نہ تھی۔ اسی لیے حضرت عائشہ کے احرام میں روایت نے اختلاف کیا ہے کسی نے عمرہ کا کہا کسی نے حج کا۔ اور اسی روایت میں تصریح ہے اس کی کہ جب آپ کا حنف ہو گئیں تو حضرت نے فرمایا پنا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو اور اس صورت میں سب روایتوں میں تطبیق ہو جاتی ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اس نے باعتبار اول احرام کے کہا اور جس نے عمرہ کا کہا اس نے باعتبار آخر حال کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ اپنا عمرہ چھوڑ دو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر کر دیں یا تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالا کر شروع کر دو اس لیے کہ افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جہار ہے یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتی ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا افضل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ جائزہ سے کیونکر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ مؤید ہے اس تاویل کی وہ روایت جو مروی ہے ابن طاووس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے کہ انھوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور جب آئیں مکہ میں تو قبل طواف کے حاضر ہو گئیں اور حج کا احرام باندھ لیا اور مناسک حج ادا کئے اور آپ نے مٹی سے لوٹنے کے دن ان سے فرمایا کہ تم جواب طواف دستی کر دی اس میں حج و عمرہ دونوں کے طواف دستی ادا ہو جائے گی۔ غرض اس سے بخوبی واضح ہو گیا کہ عمرہ باقی ہے اور باطل و لغو نہیں ہو اور دوسری روایت میں جو یہ آیا ہے کہ آپ نے جب ان کو عہد ابرہہ کے ساتھ بھیجا تب حکم کو فرمایا یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے ارادہ کیا کہ عمرہ ان کا حج سے جدا ہو جائے جیسے اور امہات المؤمنین وغیرہن کا ہوا یا جیسے ان اصحاب کا ہوا جو اپنے ساتھ ہدی نہ لائے تھے اور انھوں نے حج کو عمرہ کے حج گردیا تھا اور پھر احرام کو کھول ڈالا اور حج کا احرام دوبارہ یوم الترویہ میں باندھا حال غرض ان کا عمرہ الگ ہو اور حج الگ ہو تو انھوں نے بھی ارادہ کیا کہ میرا عمرہ بھی الگ ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں سے ایک عمرہ لے لو اور یہ اسی عمرہ کی جگہ ہے جو تم نے کیا تھا اور یہ جو کہا کہ جن لوگوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا انھیں اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج و عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں مستدرج ہو جاتا ہے اور نام شافی اسی کے قائل ہیں اور یہی منقول ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابو داؤد سے۔ اور ابو حنیفہ نے کہا کہ لازم ہے اس کو دو طواف اور دو سعی اور وہ منقول ہے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور عیسیٰ سے اور یحییٰ سے۔ (کلمہ من النووی بالاختصار)۔

(۲۹۱۱) ☆ مطلب اس کا بہت تفصیل کے ساتھ اوپر گزر گیا۔

الْوَدَاعَ فَبَيْنَا مِنْ أَهْلِ بَعْمُرَةَ وَمِنَا مَنْ أَهْلُ يَحْجُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((مَنْ أَخْوَمَ بَعْمُرَةَ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ)) وَمَنْ أَخْوَمَ بَعْمُرَةَ وَأَهْدَى فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهْلُ يَحْجُ فَلْيَسِمِ حَجَّهُ)) قَالَتْ: عَابَتْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحَضَّتْ فَلَمْ أَزَلْ حَاطِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِبَعْمُرَةَ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْضِيَ رَأْسِي وَأَمْسِيطُ وَأَهْلِلُ بِحَجِّ وَأَنْزَلَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَمِرَ مِنَ التَّغْيِيمِ مَكَانَ عُمَرِي النَّبِيِّ أَوْ رَسُوهُ الْحَجَّ وَلَمْ أَهْلِلْ مِنْهَا.

۲۹۹۲- عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِبَعْمُرَةَ وَلَمْ أَكُنْ سَفْتُ الْهَذْيِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَذْيٌ فَلْيَهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمَرِي ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)) قَالَتْ: فَحَضَّتْ فَلَمَّا دَخَلْتُ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِبَعْمُرَةَ فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي قَالَ ((أَقْضِي رَأْسَكَ وَأَمْسِيطِي وَأَسْمِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ وَأَهْلِي بِالْحَجِّ)) قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَدَنِي فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّغْيِيمِ مَكَانَ عُمَرِي النَّبِيِّ أَمْسَكْتُ عَنْهَا.

۲۹۹۳- عَنْ عَابِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلِلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)) وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلِلَ

نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا جب مکہ آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمرہ کا اہلال کیا اور قربانی نہیں لایا وہ احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرہ کا احرام کیا اور قربانی لایا وہ نہ کھولے جب تک قربانی نحر نہ کر لے اور جس نے حج کا اہلال کیا وہ حج پورا کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے حیض ہو گیا اور میں عرفہ کے دن تک عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر مجھے آپ نے فرمایا کہ چوٹی کھول ڈالو کنگھی کر دو اور حج کا اہلال کرو عمرہ چھوڑ دو میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکے تو میرے ساتھ عبدالرحمن کو بھیجا کہ میں تقیم سے عمرہ لاؤں وہ عمرہ جس کو میں نے پورا نہیں کیا تھا اور حج کا احرام باندھ لیا تھا اس کا احرام کھولنے کے قیل۔

۲۹۹۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نکلے ہم حجۃ الوداع میں اور میں نے عمرہ کا اہلال کیا اور ہدی نہیں لائی اور آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج و عمرہ دونوں کا اہلال کر لے اور احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو اور میں حاضر نہ ہو گئی۔ پھر جب شب عرفہ ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا تو اب حج کیوں کر کروں؟ فرمایا سر کھول ڈالو کنگھی کر دو۔ عمرہ کے افعال سے باز رہو۔ حج کا اہلال کرو۔ پھر جب میں حج کر چکی عبدالرحمن کو حکم فرمایا مجھے پیچھے بٹھانے گئے۔ یعنی اونٹ پر اور عمرہ کروا لائے اس عمرہ کی جگہ جس کی بجا آوری افعال سے میں باز رہی تھی۔

۲۹۹۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نے فرمایا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا اہلال کرے جو چاہے حج کا جو چاہے عمرہ کا اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا اہلال کیا اور آپ کے ساتھ اور لوگوں نے بھی اور بعضوں نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعضوں نے فقط عمرہ کا اور میں انہی میں تھی۔

بَحَجٍّ فَلْيَهْلُ وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلُ ۖ
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَحَجٍّ وَأَهْلَ بِهِنَّ نَسَمَ وَأَهْلَ نَسَمَ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ
وَأَهْلَ نَسَمَ بِعُمْرَةٍ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَهْلَ بِالْعُمْرَةِ.

۲۹۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگلے ہم حجۃ الوداع میں ہلال ذی الحجہ کے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ارادہ کرے عمرہ کا اہلال کرے اور اگر میں ہدی نہ کرتا تو عمرہ ہی کا اہلال کرتا اور کسی نے عمرہ کا کسی نے حج کا اہلال کیا اور میں انہی میں تھی جنہوں نے عمرہ کا اہلال کیا تھا پھر جب مکہ آئے اور عرفہ کا دن ہوا میں حاضر ہو گئی اور ابھی میں نے عمرہ سے احرام نہیں کھولا تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا عمرہ چھوڑ دو اور حج کا اہلال کرو۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا پھر جب شب صحب ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کیا میرے ساتھ آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا انھوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور وہ مجھے صحیح لے گئے اور میں نے اہلال عمرہ کا کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ دونوں پورے کیے اور نہ اس میں قربانی واجب ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ۔

۲۹۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُوَافِقَ لِهَيْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيَهْلُ فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)) قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَكُنْتُ أَنَا مِنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَأَذْرَكَنِي يَوْمَ عَرَفَةَ وَأَنَا خَائِضٌ لَمْ أَهْلُ مِنْ عُمْرَتِي فَسَكَّرَنِي ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((دَعِي عُمْرَتَكَ وَانْقَضِي وَأَسْلُبُ وَأَمْسِطِي وَأَهْلِي بِالْحَجِّ)) قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْخُصْفَةِ وَقَدْ قَضَى اللَّهُ حَجَّنَا أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَدَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّيْمِمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَى اللَّهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ يَكُنْ بِي ذَلِكَ هَدْيِي وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ.

۲۹۱۵- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۹۱۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

(۲۹۱۳) ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جانور پر دو آدمی کا بیٹھنا واجب اگر جانور کو طاقت ہو اور معلوم ہو کہ تینوں قسم مناسک کے روا ہیں افراد جمع و قرائن اور اس پر اجماع ہے تمام اہل اسلام کا اور شب صحب بعد کلام تشریق کے ہے جس رات صحب میں آپ نے شب کا فی اور منی سے کوچ کیا اور تاریخ مدینہ سے مکہ کی اوپر بیان ہو چکی ہے اور یہ جو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ نہ اس میں قربانی ہوئی نہ صدقہ نہ روزہ یہ مشکل ہے اس لیے کہ قارئین اور متبحرین دونوں پر قرائن ہے اور تاویل اس کی ہے کہ اس کی قربانی سے مراد وہ قربانی ہے جو سبب در تکلیف و غم و اضطراب کے لازم آتی ہے جیسے خوشبو لگانا یا حالت احرام میں یا دست و عاتق لینا یا حاکر کرنا یا بال اکٹھا کرنا یا تاخیر لینا وغیرہ ہے۔ غرض مطلب یہ ہے کہ ان وجوہ سے کوئی قربانی لازم نہیں آتی اور یہ تاویل غلط ہے تو دئی نے اسی پر تصریح کی ہے۔

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِإِهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهْلَ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلْ بِعُمْرَةٍ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَذِّنِينَ لِإِهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ فَكُنْتُ يَمِينُ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِخَوِّ حَدِيثِهِمَا وَقَالَ فِيهِ قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ إِنَّهُ قَضَى اللَّهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَذِيحٌ وَلَا صَيَّامٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

۲۹۱۶- اس حدیث کا مضمون وہی ہے جو اوپر حدیث کا بیان ہوا۔ عروہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حج و عمرہ پورا کیا۔ اور حضرت ہشام کی روایت میں ہے کہ اس میں کوئی قربانی روزہ یا صدقہ واجب نہیں ہوا۔

۲۹۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهْلَ بِحَجٍّ أَوْ حَجَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

۲۹۱۸- حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہم نکلے آپ کے ساتھ اور خیال نہیں کرتے تھے مگر حج کا (اس لیے کہ عمرہ ایام حج میں براہ راست تھے

۲۹۱۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى

(۲۹۱۸) ☆ اس سے معلوم ہو گیا کہ عائشہ اور فقہاء کو حج افعال حج سوا طواف کے روا ہیں جیسا اوپر گزر گیا اور صرف ایک مقام ہے کہ سے قریب کئی میل پر اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے بخاری نے کہ حیض جمع عورتوں پر آتا ہے بخلاف اس کے جو قائل ہے کہ یہ بلا نیت اسرا تکل سے شروع ہوئی اور بخاری نے اس قائل پر انکار کیا ہے اور استدلال بخاری کا صحیح ہے اور معلوم ہوا کہ عائشہ کو غسل مسنون جیسے احرام کا غسل ہے اور معلوم ہوا کہ طواف کا صحیح نہیں۔ اور یہ بالاتفاق مسلم ہے مگر اس کی علت میں اختلاف ہے یہ سبب اختلاف در اشتراط طہارت در طواف۔ سو امام مالک اور شافعی اور احمد نے کہا ہے کہ طہارت شرط طواف ہے اور ابو حنیفہؒ نے کہا شرط نہیں ہے اور یہی مذہب ہے

إِذَا كُنَّا بِسَرَفٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا حِضْبٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ
النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ((أَتَيْسَتْ)) يَهْنِي
الْحِضْبُ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((إِنَّ هَذَا شَيْءٌ سَكَنَ
اللَّهُ عَلَيَّ يَنَابِ أَدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ
أَنْ لَا تَطُوفِي بِالنِّسَاءِ حَتَّى تَغْتَسِلِي)) قَالَتْ
وَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

۲۹۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
عَزَّ حَفَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ
حَتَّى جِئْنَا سَرَفَ فَطَوَّيْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ ((مَا يُبْكِيكِ))
قُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ دِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَزَّ حَفَا لَفَعَمَ

جہالت کے دنوں میں کہ حضرتؑ نے اس خیال کو مٹایا جب
سرف میں آئی میں حائضہ ہو گئی اور رونے لگی حضرتؑ نے آکر
پوچھا کیا تم کو حیض ہوا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو
آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے سو اب تم حج کے کام کرو
سوا طواف کے کہ وہ غسل کے بعد کرنا اور آپؐ نے اپنی بیٹیوں کی
طرف سے قربانی کی گائے کی۔

۲۹۱۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا صدیقہ ام المومنین میراۃ
من فوق السماء فرماتی ہیں کہ ہم نظر رسول اللہ کے ساتھ نہیں
خیال کرتے تھے ہم مگر حج کا۔ پھر جب سرف میں آئی میں حائضہ
ہوئی اور رسول اللہؐ آئے اور میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے سبب
پوچھا میں نے عرض کیا کہ کاش اس سال نہ آتی۔ آپؐ نے فرمایا

طہ سے داؤد کا۔ غرض جس نے طہارت کو شرط کیا ہے اس کے نزدیک عدم طہارت کے سبب سے طواف حائضہ باطل ہے اور جنہوں نے اسے
شرط نہیں کیا انہوں نے کہا کہ طواف سے حائضہ اس لیے روکی گئی ہے کہ اسے مسجد میں ٹھہرنا پڑا ہے اور یہ جو فرمایا کہ آپؐ نے قربانی کی بیٹیوں
کی طرف سے اس میں اشغال ہے کہ آپؐ نے پوچھ لیا ہوا اس لیے کہ قربانی غیر کی طرف سے بغیر اس کے پوچھے صحیح نہیں ہوتی۔ اور امام مالکؒ نے
اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قربانی کی گائے کی اونٹ سے افضل ہے اور شافعی کے نزدیک اونٹ افضل ہے اس لیے کہ حضرتؑ نے فرمایا کہ جو
جہ کے دن اول ساعت میں آئے وہ ایسا ہے جیسے اونٹ کی قربانی کرنے والا اور اس حدیث سے شافعی نے استدلال کیا ہے اور ابن ربیعؒ سے
معلوم ہوا کہ حج عورت پر واجب ہے جب استطاعت رکھتی ہو اور محرم کا ساتھ ہو نا ہی بھی استطاعت میں داخل ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔
اور اسی پر اجماع ہے کہ زوج حج قبل سے زوجہ کو روک سکتا ہے۔ رہا حج فرض تو جہور کا قول ہے کہ جنہیں روک سکتا اور شافعی کے دو قول ہیں
ایک جہور کے موافق اور اجماع قول ان کا یہ ہے کہ وہ علی الفور واجب نہیں اور اصحاب شافعیہ نے تصریح کی ہے کہ عورت کو مستحب تو یہی امر ہے
کہ شوہر کے ساتھ حج کرے جیسا احادیث صحیحہ میں وارد ہو چکا ہے اور اب چونکہ زمانہ فتنہ کا ہے لہذا اگر اس کے وجوب پر فتویٰ دیا جائے تو بھی
شاید بظنر مصلحت بعید نہ ہو۔

(۲۹۱۹) ☆ امام ابن قیمؒ نے ذوالحجہ میں فرمایا ہے کہ فقہاء نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے جس کی بنا پر حضرت عائشہؓ سے اور وہ مسئلہ یہ
ہے کہ عورت جب احرام باندھے عمرہ کا اور حائضہ ہو جائے اور طواف نہ کر سکے قبل وقف عرفات کے تو احرام عمرہ کا توڑے اور حج مفرد کا
اہمال کرنے یا حج کو عمرہ میں ملا دے۔ یہ مذہب ہے اہل حدیث کا جیسے امام احمد اور ان کے اتباع ہیں اور کوئیوں نے عمرہ کی روایت سے استدلال کیا ہے
جس میں مذکور ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ تم اپنے عمرہ کو چھوڑ دو اور چوٹی کھول دو اور اخیر میں فرمایا کہ یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ
ہے اور یہ روایت صحیحہ کے اوپر گزر چکی ہے۔ غرض یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ وہ متین تھیں اور دلالت کرتی ہے کہ انہوں نے عمرہ چھوڑ
دیا اور احرام حج کا باندھ لیا اور اگر وہ اپنے احرام پر باقی رہیں تو کبھی کبھار ان کو روانہ ہوتا اور اسی لیے جب وہ عمرہ متعمم سے لائیں تو حضرتؑ نے

قَالَ ((مَا لَكَ لَعَلَّكَ نَفْسُكَ)) قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ الْفَعْلَى مَا يَفْعَلُ الْفَحَّاجُ غَيْرَ أَنْ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَتَّى يَطْهُرَ)) قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ((اجْعَلُوهَا عُمْرَةً)) فَاحْتَلَّ النَّاسُ إِنَّا مِنْ كَثَرِ مَعَهُ الْهَيْئُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَيْئُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَأَى بَكْرَ وَغَمَرَ وَذَوِيَ الْيَسْنَوِ ثُمَّ أَهْلُوا جِئْنَ وَأَخْوَا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَّرَتْ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے عمرہ کا بدلہ ہے پھر اگر عمرہ والی باقی رہتا تو آپ یہ کیوں فرماتے کہ یہ اس کا بدلہ ہے بلکہ عمرہ تنہا ایک عمرہ مستقل ہو تا اور اہل حدیث نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اگر تم تامل کرو اس روایت میں اور سب الفاظ و عبارات کو جو اس میں بطریق مختلف مروی ہوئے ہیں اس میں خود کرو تو بخوبی واضح ہو جائے کہ وہ قارئین تھیں اور انھوں نے عمرہ کو جنیں چھوڑا تھا۔ چنانچہ مسلمان روایتوں میں اس بات کی تصریح ہے کہ جب حضرت عائشہ نے حج کا طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ طواف تمہارے حج اور عمرے دونوں کو کافی ہے اور انھوں نے عرض کیا کہ میرے دل میں غلطی ہے کہ میں نے جب تک حج نہیں کیا طواف نہیں کیا اس پر آپ نے عبدالرحمن سے فرمایا کہ ان کو صحیح لے جاؤ اور طواف کی روایت میں بھی یہی ہے کہ آپ نے منی سے کوچ کر کے دن فرمایا کہ تمہارے یہ طواف (یعنی طواف افشاء) حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو گا۔ غرض یہ نصوص صریحہ دال ہیں کہ وہ قارئین تھیں اور حج و عمرہ دونوں کو انھوں نے ادا کیا۔ چنانچہ اوپر تصریح کی ہے کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دال ہیں یہ نصوص کہ قارئین کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے اور بصر اجماع دال ہیں کہ انھوں نے عمرہ ترک نہیں کیا اور احرام اس کا کافی ہے مگر اس کے افعال بجالانے میں دیر کی اور یہ جو فرمایا کہ اپنا سر کھول ڈالو اور گتھی کر دو اس میں البتہ اشکال ہے اور اس کے حل میں فقہاء کے چار مسلک ہیں۔

مسلمک اول۔ یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے عمرہ کے ترک کی جیسے حذیفہ کا قول ہے۔
مسلمک ثانی۔ یہ ہے کہ یہ قول دلیل ہے اس کی کہ محرم کو اپنی گتھی کرنا روا ہے اور گتھی کے معنوں پر نہ کوئی دلیل کتاب سے ہے نہ سنت سے نہ اجماع امت سے اور یہ قول ابن حزم وغیرہ کا ہے۔

مسلمک ثالث۔ یہ ہے کہ اس لفظ کو رد کرنا اور کہا کہ یہ لفظ فقط عمرہ سے بیان کیا ہے اور تمام راویوں کے خلاف کہا ہے اور طواف و قاصد ابوہریرہ وغیرہم نے یہ روایت بیان کی ہے مگر کسی نے یہ لفظ نہیں کہا کہ آپ نے سر کھولے اور گتھی کرنے کو فرمایا ہو اور اس مردہ نے کہا ہے کہ حجام نے زید سے اس سے بشام سے اس نے اپنے باپ مردہ سے روایت کی کہ عمرہ نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا عمرہ چھوڑ دو اور سر کھول ڈالو اور گتھی کر دو۔ غرض اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سر کھولنے کی بات مردہ نے خود حضرت عائشہ سے نہیں سنی۔

مسلمک رابع۔ یہ ہے کہ عمرہ چھوڑ دینے سے مراد یہ ہے کہ اس کو اپنے حال پر رہنے دو اور یہ مراد نہیں ہے کہ بالکل نہ

فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَسَابِهِ
الْبَقَرِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَصْبَةٍ وَعُمَرَةُ وَآرَجُوعُ بِحَصْبَةٍ
قَالَتْ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَانِي
عَلَى حِمْلِهِ قَالَتْ فَأَنِي لَأَذْكُرُ وَأَنَا حَارِيَّةَ
حَدِيثُ السُّنَنِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَحَبِيبُ بْنُ خَبْرَةَ
الرَّحْلُ حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّجِيمِ فَأَخَذْتُ مِنْهَا
بِعُمَرَةَ حَزَاءَ بَعْمَرَةَ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا.

اور مجھے آپ نے حکم فرمایا میں نے طواف افاضہ کیا اور ہمارے
پاس گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ
رسول اللہ نے اپنی بیبیوں کی طرف سے گائے کی ہے۔ پھر جب
شب محب ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ حج اور عمرہ کر
کے لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ جب آپ نے حکم فرمایا
عبدالرحمن بن ابوبکر کو انھوں نے مجھے اپنے اونٹ پر بیٹھنے بٹھالیا
اور فرمائی ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے اور میں ان دنوں کم سن لڑکی
تھی اور اونگھ جاتی تھی اور میرے منہ میں کجاوہ کے پیچھے کی لکڑی
لگ جاتی تھی یہاں تک کہ مستحکم پیچھے اور وہاں سے میں نے عمرہ کا
اجرام باندھا اس عمرہ کے بدلے میں جو اور لوگوں نے کیا تھا۔

۲۹۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
لَبِينَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفٍ حِضْتُ
فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي وَرَسَائِقُ
الْحَدِيثِ يَنْحَوِرُ حَدِيثُ الْمَاجِشُونَ غَيْرَ أَنَّ
حَمْدًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ فَكَانَ الْهَذِي مَعَ النَّبِيِّ

ترک کر دو اور اس کی دودھ لیلیں بڑی بکی ہیں۔ اول یہ فرمایا آپ کا طواف افاضہ کے وقت کہ یہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو
کانی ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ عمرہ باطل باطل نہیں ہوا۔ دوسرے یہ فرمایا آپ کا کافی ہے کوئی غی عموماً لکھی اپنے عمرہ میں نہ ہو اور یہ جو
آپ نے فرمایا عمرہ مستحکم کو کہ یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلینؓ نے چاہا کہ ایک عمرہ مفرد
بجائیں اور آنحضرتؐ نے ان کو خبر دی کہ طواف تمہارا تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو گیا اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو انھوں نے اصرار
کیا جیسے اور ابہات المومنین کا عمرہ ہوا یا ان لوگوں کا جو پدی نہ لائے تھے کہ ان کے عمرہ کا احرام الگ الگ حج کا احرام الگ تھا یا نہی میرا بھی ایک عمرہ
احرام کے ساتھ نہ جاکے پھر جب مستحکم سے عمرہ لائیں تو آپ نے فرمایا یہ ویسا ہی عمرہ ہے جیسا تم نے چاہا تھا اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ
حضرت عائشہؓ نے پہلے پہل احرام کس کا باندھا تھا اور اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ عمرہ مفردہ کا احرام تھا اور دوسری کہ اس لیے کہ حدیث
میں آچکا ہے کہ حضرت نے صحابہ کو حقین تک کی اجازت دی اور فرمایا کہ اگر میرے ساتھ ہی نہ ہوتی تو میں بھی عمرہ ہی کا احرام باندھتا
اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ عمرہ نہ دو اور حج کا احرام باندھو یہ بھی اسی پر دال ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے اول احرام حج کا باندھا تھا
اور مفردہ نہیں۔ چنانچہ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ یہ روایت کی قاسم بن محمد اور اسود بن یزید اور عمرہ ابن سب لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے وہ
بات جو دلالت کرتی ہے کہ انھوں نے احرام حج کا باندھا تھا نہ کہ عمرہ۔ پھر دلائل ان کے بیان کے لئے اور مذہب اول کو ثابت کیا اور آخر میں کہا کہ
حرم کو اگرچہ بال کھانا منع ہے مگر کھانسی کرنا کس نے منع کیا ہے اور کھانسی میں نزع ہے اور وہ الیہ عمل اجتہاد ہے۔ (ذوالمعارف)

وَأَبَى بَكَرٌ وَعُمَرُ وَذَوِي الْيَسَارَةِ لَمْ أَهْلُوا حِينَ رَاحُوا وَلَمْ قَوْلُهَا وَأَنَا حَارِيَّةٌ حَبِيشَةٌ أُنْسُ فَبَصِبْتُ رُجْهِي مُؤَجَّرَةً الرُّحْلَى

۲۹۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ

۲۹۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلِكِينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حَرِّ الْحَجِّ وَكَيْلَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَوَلَّنَا بِسَرَفٍ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَذَايَ فَأَحَبُّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

(۲۹۲۱) حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ سے جو یہ مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے افراد کیاج کا اس کے تین معنی ہو سکتے ہیں اول یہ کہ صرف حج اہل کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ عمل میں افراد کیا ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے واسطے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی بھالائے ہوں۔ تیسرے یہ کہ ایک ہی حج کیا بعد ہجرت کے اور دوسرا حج نہیں کیا متکلف عمرہ کے کہ وہ چار بار کیا اور صحیح افراد حج کے وہی دوسرے معنی ہیں اور یہاں ابن عمر کے قول میں وہی سعی مروی ہے کہ انھوں نے ایک ہی بار بھالائے اور اس میں سب راتوں میں توفیق بھی ہو جاتی ہے اور حضرت کی شان کے لائق بھی ہے اس فطر سے کہ آپ اپنی امت پر رفق اور آسانی چاہتے تھے اور اسی آسانی کی راہ سے آپ نے حضرت عائشہؓ کو بھی فرمایا تھا کہ تمہارا یہ طواف (یعنی طواف افاضة) حج و عمرہ دونوں کو کافی ہے۔ اور اس صورت میں ان راتوں کی تکوین نہیں کرنی پڑتی جن میں قرآن و سنت کی تشریح آئی ہے (زاد المعاد)۔

(۲۹۲۲) قولہ اور آپ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا جس کے ساتھ بدی نہ ہو اٹھ کا اہل المعاد میں ہے کہ پہلے رسول اللہؐ نے صحابہ کو اختیار دیا کہ عطا میں پھر جب مکہ کے قریب پہنچے تو حکم دیا کہ جو لوگ حج اور قرآن کا احرام باندھے ہیں اور بدی نہیں لائے وہ اس کو فتح کر دیں عمرہ کے ساتھ پھر مردہ پہنچ کر بطریق وجوب کے ان کو حکم دیا۔

قولہ اور فرمایا کہ اپنی بہن کو حرم ہے باہر لے جانے اور اہل المعاد میں ہے کہ رسول اللہؐ کے عمروں میں ایک بھی ایسا عمرہ نہیں ہے کہ آپ نے مکہ سے باہر نکل کر حل سے عمرہ کا احرام باندھا ہو جیسے آج کل لوگ کیا کرتے ہیں اور آپ کے تمام عمرے وہی تھے جو مکہ میں باہر سے آنے والے کے ہوتے ہیں (یعنی ان پر قیاس کرنا کہ والدین کے عمرہ کا جو سنا کٹان کہ ہیں اور ان کو حکم دینا کہ حل میں جا کر احرام باندھیں قیاس مع الفارق ہے) اور حالانکہ رسول اللہؐ بعد ہی کے حیرہ برس تک میں حکم دے مگر ہرگز ان سے یہ مروی نہیں ہو ا کہ آپ نے اس مدت میں کبھی مکہ سے حل میں جا کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپ نے جو عمرہ کیا ہے اور اس کو مشروع ٹھہرایا ہے وہ اس شخص کا عمرہ ہے جو باہر سے مکہ میں آئے نہ اس کا جو کہ مکہ میں رہتا ہو کہ وہ باہر نکل کر احرام باندھے اور یہ آپ کے زمانے میں کسی نے بھی نہیں کیا سوا حضرت عائشہؓ کے اور

ہیں وہی الحجہ کی کہ تمام ہوتی ہیں خمر کی رات کی صبح تک یعنی دوسری تاریخ کی صبح تک اور امام مالکؒ سے بھی یہی مروی ہے اور مشہور روایت مالکؒ کی یہ ہے کہ وہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ کا سارا مہینہ ہے اور یہی مروی ہے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے اور مشہور روایت ان دونوں کی وہی ہے جو ہم نے اوپر بجاہیر سے نقل کی (یہاں تک کہ صرف میں اترے اور آپؐ اصحاب کی طرف نکلے اور فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہ ہو تو میرے نزدیک بہتر ہے کہ وہ اس احرام کو عمرہ کر لے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ نہ کرے۔ سو بعض لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہیں (اس لیے کہ امر واجب کے طور پر نہ تھا بلکہ استحباب کے طور پر تھا) حالانکہ ان کے ساتھ ہدی نہ تھی (مگر تاہم وہ احرام حج ہی کا باندھے رہے اور نیت حج ہی کی رہی) اور رسول اللہؐ کے ساتھ تو ہدی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ بھی جن کو طاعت تھی ہدی کی اور رسول اللہؐ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا تم روئی کیوں ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے جو یاروں سے فرمایا میں نے سنا کہ آپؐ نے عمرہ کا حکم دیا (اور میں اس کی بجا آوری سے

فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا) «فَمِنْهُمْ
الَّذِي أَخَذَ بِهَا وَالشَّارِكُ لَهَا. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ
هَدْيٌ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقَالَ ((مَا
يُبْكُكَ)) قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ
أَصْحَابِكَ نَسِيتُ بِالْعَمْرَةِ قَالَ ((وَمَا
لَكَ)) قُلْتُ لَا أَصْلِي قَالَ ((فَلَا يَضُرُّكَ
فَكُونِي فِي حَجَّتِكَ فَقَسَى اللَّهُ أَنْ
يُزْزِقَكِيهَا وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ نِسَاءِ آدَمَ كَتَبَ
اللَّهُ عَلَيْكَ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ)) قَالَتْ
فَبَحَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا بِنِي
فَنَطَهَرْتُ ثُمَّ طَفْنَا بِالنِّسَاءِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْتَضِبُ فَذَعَا عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ ((اخْرُجْ

لے حالانکہ ہزاروں صحابہؓ آپؐ کے ساتھ تھے اور وجہ حضرت عائشہؓ کے فعل کی یہ تھی کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ کر حاضر ہو گئیں اور آپؐ نے حکم کیا عمرہ پر حج کو لاؤ اور وہ حاضر ہو گئیں۔ اور حضرت نے فرمایا کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا تو انہیں یہ ملال ہوا کہ اور یہاں توجہ اور عمرہ دونوں مستقل (یعنی الگ الگ احرام سے) ادا کر کے جاتی ہیں اس لیے کہ وہ تمہاری تھیں اور ان کو حیض بھی نہیں آیا اور انہوں نے قرآن بھی نہیں کیا اور میں ایسے عمرہ کے ساتھ جاتی ہوں جو حج کے ضمن میں ہو جسے اس سے ان کو ملال ہو تو آپؐ نے ان کے ہمائی کو حکم دیا کہ صحیح سے عمرہ لاؤ کہ ان کا دل خروش ہو جائے اور حالانکہ رسول اللہؐ نے وہاں سے عمرہ کیا اس حج میں نہ اور کسی صحابی نے جو آپؐ کے ساتھ تھے اتھی۔

غرض اس کلام سے یہ ہے کہ آج کل جو کہ کے لوگ احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا واجب جانتے ہیں اور احرام اس کلمہ کے اندر نہیں جانتے یہ خلاف ہے اور فقہاء حضرت عائشہؓ سے استدلال ان کا باطل ہے اس لیے کہ فعل کو عموم نہیں علی الخصوص جب اس فعل کی ایک علت خاص پائی جائے اور وہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور کہہ رسول اللہؐ کا ہمارے لیے علی العموم موجود ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو ارادہ رکھتا ہو حج اور عمرہ کا اور حیثیات کے اندر ہو وہ دونوں سے جہاں رہتا ہے ایک پکارے یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ سے اور یہ لفظ حدیث باسانید متعدد وہ باب البواقی میں مسلم کے اوپر گزر چکا۔ پس کسی کو احرام عمرہ کے لیے حل میں جانا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

بَاغِيكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتَهْلُ بِغَمْرَةٍ ثُمَّ
لَتُطْفَ بِأَيْتٍ فَإِنِّي أَنْتَظِرُكَمَا هَا هُنَا))
قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَأَخْلَلْتُ ثُمَّ طَفْتُ بِأَيْتٍ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ حَوْفِ
الْذَّلِيلِ فَقَالَ ((هَلْ فَرَحْتِ)) قُلْتُ نَعَمْ
فَأَذَّنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ
بِأَيْتٍ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ
خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ.

بہ سبب حیض کے مجبور ہوں) آپ نے فرمایا کیوں؟ میں نے
عرض کی کہ میں نماز نہیں پڑھتی (یہاں سے معلوم ہوا کہ حیض کو
بے نمازی آگئی بولنا مستحب ہے کہ اس میں حیاء اور تہذیب ہے اور
یہ اصطلاح گویا اسی حدیث سے نکلی ہے۔) آپ نے فرمایا تمہیں کیا
قصصان ہے؟ تم حج میں مشغول رہو (یعنی ابھی افعال عمرہ میں تاخیر
کرد اگرچہ احرام عمرہ کا ہے) تو اللہ سے امید ہے کہ تم کو وہ بھی
عنایت فرما دے اور بات تو یہ ہے کہ آخر تم آدم کی اولاد ہو اور اللہ
تعالیٰ نے تمہارے اوپر بھی لکھا ہے جو ان سب پر لکھا ہے (اس
سے معلوم ہوا کہ تفصیص حیض اور ابتداء اس کی بنی اسرائیل سے
باطل ہے)۔ پھر فرماتی ہیں کہ میں حج میں نکلی اور ہم مثنیٰ میں
اترے اور میں پاک ہوئی اور طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہ
مضب میں اترے اور آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکرؓ سے فرمایا کہ
اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ اور وہ عمرہ کا احرام باندھے (اس
سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو قائل ہیں کہ مکہ والا جب
عمرہ کرے تو محل میں یعنی حرام سے باہر جا کر احرام باندھے اور روا
نہیں ہے کہ حرم ہی سے احرام باندھے اور اگر اس نے حرم ہی
میں احرام باندھا اور پھر حل میں گیا طواف سے پہلے تو بھی کافی

حق اور مکمل انجام میں ہے کہ صاحب میل نے کہا ہے کہ اہل مکہ عام ہیں خواہ مسلمانان مکہ یا مجاوران مکہ یا داران مکہ اور احرام حج کے لیے
باندھا ہو یا عمرہ کے لیے اور اس سے معلوم ہوا کہ میقات عمرہ کی اہل مکہ کے لیے مکہ ہی ہے جیسے حج کی مکہ ہی ہے اور اسی طرح میقات قرآن کی بھی
مکہ ہی ہے مگر محبت طبری نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ اس نے مکہ کو عمرہ کی میقات کہا ہو اور جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے خود
میقات عمرہ کی یہی کہ ٹھہر لیا ہے اسی حدیث کی رو سے (جس کا کھڑا ہم مسلم نے ابھی لکھ چکے ہیں)۔ اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے
فرمایا اہل مکہ جو کوئی حج میں سے چاہے کہ عمرہ بھلائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے اور اس کے درمیان میں بطن حمر کو کر لے۔ اور یہ بھی کہا کہ
جو ارادہ کرے اہل مکہ سے عمرہ کا وہ حکیم کو چاہے اور حرم سے باہر ہو جائے۔ پس یہ آثار موقوف ہیں اور حدیث مرفوع صحیح کے مقابل نہیں
ہو سکتے اس کے بعد حضرت عائشہؓ کی حکیم جانے کی دلیل وجہ بیان کی ہے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں پھر کہا اس حدیث میں حضرت عائشہؓ سے یہ
نہیں ثابت ہوا کہ عمرہ بغیر حل کے جائے صحیح نہیں اس شخص کے لیے جو مکہ میں رہتا ہے اور جب اس میں یہ احتمال نکل آیا تو وہ اور بھی حدیث
مسلمہ مذکور کے مقابل اور برابر نہیں ہو سکتی۔ اور طاووسؓ نے کہا ہے میں نہیں جانتا کہ جو لوگ حکیم سے عمرہ لاتے ہیں وہ ثواب پاتے ہیں یا عذاب۔
لوگوں نے کہا عذاب کیوں پانے لگے؟ تم انھوں نے کہا بیت اللہ اور اس کا طواف چھوڑ کر چار میل جاتے ہیں اور اس مدت میں دو سو طواف کر سکتے ہیں

ہے اور اس پر دم واجب نہیں اور اگر حرم میں احرام باندھ کر بھی حل میں نہ لگنا اور طواف وسعی اور حلق کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ عمرہ اس کا صحیح نہیں جب تک کہ حل کی طرف نہ نکلے پھر طواف و ہجی کرے اور حلق اور دوسرا یہ ہے کہ عمرہ صحیح ہے مگر اس کا دم لازم آتا ہے۔ یعنی ایک بکری اس لیے کہ اس نے میقات کو ترک کیا اور علماء نے کہا ہے کہ واجب ہے حل کی طرف نکلنا تاکہ نسک اس کا حل و حرم دونوں میں ہو جائے جیسے حاجی دونوں میں جاتا ہے اور عرفات میں وقوف کرتا ہے اور وہ حل میں ہے پھر مکہ میں داخل ہوتا ہے طواف وغیرہ کے لیے۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور یہی کہا ہے جمہور علماء نے کہ واجب ہے نکلنا حل کی طرف عمرہ کے احرام کے لیے جدھر سے حل قریب ہو۔ اور امام مالک ہی کا مذہب ہے کہ احرام عمرہ کا تنعیم سے ہے اور معتزین کی میقات وہی ہے۔ مگر یہ قول شاذ و مردود ہے اور جمہور کا وہی قول ہے کہ تمام جواب حل کے برابر ہیں خواہ تنعیم ہو یا اور کوئی (نووی) اور طواف کرے بیت اللہ کا اور فرمایا آپ نے کہ میں تم دونوں کا منتظر ہوں یہیں۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پھر ہم دونوں نکلے اور میں نے لبیک پکاری اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاد مردہ کی سعی کی اور ہم آئے رسول اللہؐ کے پاس اور آپ اسی منزل میں تھے رات میں پھر آپ نے فرمایا کہ تم فارغ ہو گئیں۔ میں

تھیں ہیں اور ہر طواف ان کا اس آمد و رفت کے معنی سے افضل و بہتر ہے اگرچہ یہ کام ان کا تقصیل میں طواف کے ہے عمرہ پر۔ مترجم کہتا ہے کہ تاہم دلالت کرتا ہے اس آمد و رفت کے لیے سعی ہونے اور یا وجہ اور لاشے ہونے پر۔ انھی احوال پر مترجم اور امام احمدؒ نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عمرہ کو مکہ میں طواف سے افضل کہا ہے بعض نے مکہ میں رہنا اور طواف کو افضل کہا ہے اور اصحاب احمدؒ کے نزدیک عمرہ مکہ کا جب مکہ سے احرام باندھے تو صحیح ہے مگر اس پر دم لازم آتا ہے اس لیے کہ اس نے میقات سے احرام کو ترک کیا اور صاحب مسک انکسار نے کہا کہ واجب کہنا دم کو اس پر ہے دلیل ہے۔ انھی احوال فی المسک الختام۔ غرض مترجم حقیر کے نزدیک بخدا یہی ہے کہ کئی گواہ احرام عمرہ کے ساتھ یا نہ یا بعد رسول اللہؐ کے جائز ہے اور اس کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ حل میں نکلے اور قضیہ حضرت عائشہؓ مثبت وجوب نہیں ہو سکتا اور اگرچہ بڑے بڑے لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے مگر الحق اکبر من هؤلاء۔

نے عرض کی کہ ہاں آپ نے اپنے اصحاب میں کوچ بکاردی اور نکلے اور بیت اللہ پر سے گزریے اور طواف کیا (یہ طواف وداع کیا) نماز صبح سے پہلے پھر مدینہ کو چلے۔

۲۹۲۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مسلمانوں کی ماں فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے ہم میں سے ہلال کیا تھا حج مفرد کا اور بعضوں نے قرآن کیا تھا اور بعضوں نے تمتع۔

۲۹۲۴- قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

۲۹۲۵- عمرہ نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا کہ فرماتی تھیں ہم نکلے رسول اللہ کے ساتھ جب پانچ تاریخیں ذی قعدہ کی باقی رہ گئیں اور ہم خیال حج ہی کا کرتے تھے یہاں تک کہ جب مکہ کے پاس آئے تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ طواف و سعی کے بعد احرام کھول ڈالے (یعنی حج کو عمرہ کر دے)۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ہمارے پاس نحر کے دن یعنی دسویں تاریخ گائے کا گوشت آیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے ذبح کیا ہے۔ پھر میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے ذکر کی (یہ قول صحیح لگتا ہے) انھوں نے کہا تم نے خوب برابر جیسے تھی ویسے ہی روایت کی۔

۲۹۲۶- حضرت یحییٰ سے بھی اس کی مثل حدیث موجود ہے۔

۲۹۲۷- حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگ مکہ سے لوٹے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ (یعنی حج

۲۹۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنَا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَمَنَا مَنْ هَوَّنَ وَمَنَا مَنْ تَمَتَّعَ.

۲۹۲۴- عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَةً.

۲۹۲۵- عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِحُمْسِ بَيْتَيْنِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَكَأَنِّي نَرَى إِلَا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَبْجَلَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَذَخِلْ عَيْنًا يَوْمَ النَّحْرِ يَلْحَمُ بَعْرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْخَبْرَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَيْتُكَ وَاللَّهِ بِالْخَبَرِ عَلَى وَجْهِهِ.

۲۹۲۶- عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۲۹۲۷- عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ح وَعَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْطَلُّ النَّاسُ

(۲۹۲۳) ☆ یعنی پہلے عمرہ کا ہلال کیا تھا پھر حج جس کے عمرہ کو چھوڑ دیا اور حج کا ہلال کیا کہ مکہ سے اور یہ کہنا صحیح ہو گیا کہ دو حج کو آئی تھیں اس لیے کہ اگر حیض نہ بھی ہو تا تو عمرہ کے بعد ضرور حج اور تم جیسے تمتع کو کہہ سکتے ہیں کہ حج کو آیا ہے اگرچہ اول احرام اس کا عمرہ ہی ہوتا ہے۔ (۲۹۲۷) ☆ یعنی حضرت نے فرمایا کہ وہاں سے لوٹتے وقت فلاں مقام پر ہم سے ملنا اور اس سے معلوم ہوا کہ عبادت کے ثواب تکلیف اور مشقت اور نفقہ کے موافق نکلتے رہتے ہیں۔ مگر نفقہ سے وہی نفقہ مراد ہے جو شرع میں منع نہ ہو اور تکلیف وہ جو حد رہا نہایت اور بدعت کو نہ پہنچے۔

اور عمرہ جداگانہ کے ساتھ) آپ نے فرمایا تم ٹھہرو جب تم پاک ہوگی تو تعظیم کو جانا اور لیک پکارنا اور پھر ہم سے فلاں فلاں مقام میں ملنا۔ گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا کل کے روز اور ثواب تمہارے اس عمرہ کا تمہاری تکلف اور خرچ کے موافق ہے۔

۲۹۲۸- ابن عون سے روایت ہے کہ ابن دونوں کی حدیث مجھ پر غلط ملط ہو گئی۔ حدیث یہ ہے کہ بے شک ام المومنینؓ نے فرمایا اے رسول اللہ! لوگ لوٹتے ہیں دو عبادتوں کے ساتھ۔ آگے وہی حدیث ہے۔

۲۹۲۹- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اور سب لوگ ٹکے رسول اللہؐ کے ساتھ اور ہمارا حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہ تھا پھر جب سب لوگ مکہ میں آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور رسول اللہؐ نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے۔ غرض ان لوگوں نے کھول ڈالا اور آپ کی پیمیاں ہدی نہیں لائی تھیں۔ سو انھوں نے بھی احرام کھول ڈالا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھے حیض ہوا اور میں نے طواف نہیں کیا پر جب شب صبح ہوئی تو میں نے عرض کی آپ سے کہ لوگ توجہ و عمرہ کرنے کو لوٹتے ہیں اور میں صرف حج کر کے۔ آپ نے فرمایا کیا جن راتوں کو ہم مکہ میں آئے تھے تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی کہ نہیں

يُسْكِنُ وَأَصْدُرُ يُسْكِنُ وَاحِدٌ قَالَ ((اَنْتَظِرِي فَإِذَا طَهَرْتَ فَأَخْرُجِي إِلَى التَّعْمِيمِ فَأَهْلِي مِنْهُ ثُمَّ انْقَبَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ أَطْنَةُ قَالَ غَدَا وَكَتَبَهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكَ أَوْ قَالَ نَفَقَتِكَ))

۲۹۲۸- عَنْ الْقَاسِمِ وَابْنِ أَبِيهِمْ قَالَ لَمْ أَعْرِفْ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ أَنْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَصْنَعُ النَّاسُ يُسْكِنُونَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

۲۹۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَزَلْ إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّعْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ وَيَسَؤُهُ لَمْ يَسْتَفِنْ الْهَدْيِ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَضَّتْ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَضْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَزُجُّعُ النَّاسُ بَعْمَرَةَ

(۲۹۲۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ پر واجب نہیں اور نہ اس کو انتظار طہر کا اس کے لیے ضروری ہے اور نہ اس کا اس کی وجہ سے دم لازم ہوتا ہے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور تمام علماء کا کافیا مگر جو نقل کیا ہے کا ضعیف عیاضؓ نے خلاف بعض مسلف کا وہ قول شاذ و مردود ہے انھی۔ زوال الدلائل میں ہمارے شیخ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ عمرہ جو حضرت صدیقہ مجتبہہؓ محبوبہ خدا تعالیٰ سے لائی ہیں اس میں فقہاء امت کے چار مسلک ہیں۔

اول یہ کہ عمرہ صرف ان کا دل خوش کرنے کے لیے تھا اور انہیں تو طواف اور سعی ان کے عمرہ اور حج دونوں کو کافی ہو گئی تھی۔ دوسرے یہ کہ جب وہ حائضہ ہوئیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ عمرہ چھوڑیں اور حج مفرد بجالائیں پھر حج کے بعد اس کی قصا کا حکم دیا اور عمرہ صحیح تھا جس کی عمرہ سابقہ کی اور یہ مسلک ہے ابو حنیفہؒ اور ان کے اتباع کا اور اس قول کے موافق یہ عمروان پر واجب تھا اور قول اول کی رد سے جائز اور جو متعہ حائضہ ہو جائے اس کا انہیں دو قول کے موافق حال ہے کہ یا توجہ کو عمرہ پر ملا کر قارنہ ہو جائے یا عمرہ کو چھوڑ کر مفردہ ہو جائے اور پھر اس کی قصا کرے۔ لہٰذا

وَحَجَّةٌ وَأَرْجَعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ ((أَوْ مَا كُنْتَ طَفُفْتَ لِيَلِي قَدِمْنَا مَكَّةَ)) قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ ((فَأَذْغِبِي مَعَ أَخِيكَ إِلَيَّ التَّعْصِيمَ فَأَجْلِبِي بِمُعْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا)) قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أَرَانِي إِلَّا حَاسِبَتَكُمْ قَالَ ((عَفْوِي حَقْلِي أَوْ مَا كُنْتَ طَفُفْتَ يَوْمَ التَّعْوِي)) قَالَتْ بَلَى قَالَ ((لَا بَأْسَ الْفَرْي)) قَالَتْ عَابَثْتُ فَلَقِينِي

فرمایا اچھا تم اپنے بھائی کے ساتھ تھیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو اور پھر ہمارے تمہارے ملنے کی فلاں جگہ ہے۔ اسے میں صفیہ نے کہا کہ میں خیال کرتی ہوں کہ شاید میں تم سب کو روکوں (یعنی مجھے بھی حیض عارض ہوا اور طواف ووداع کے انتظار میں میرے لیے سب کو ٹھہرنا پڑے)۔ حضرت نے فرمایا گویا سر منڈی کیا تو نے نحر کے دن طواف نہیں کیا؟ (یعنی طواف افاضہ) انھوں نے عرض کی کیوں نہیں اور یہ فرماتا آپ کا بطور روزمرہ عرب کے اور بول چال کے تھا جیسے زبان میں مستعمل ہے نہ کہ بطریق بد دعا کے

تیسرے یہ کہ جب وہ قارن ہو گئیں تو ایک عمرہ مفردہ الگ بجا لانا ضروری ہو اس لیے کہ عمرہ قارن کا عمرہ اسلام کو کافی نہیں اور یہ ایک روایت ہے احمد کی دونوں روایتوں میں سے۔

چوتھے یہ کہ وہ مفردہ تھیں اور طواف قدم سے یہ سبب حیض کے بائیں اور افرادی بجا لانا یہاں تک کہ پاک ہوئیں اور حج پورا کیا اور یہ عمرہ تھیم عمرہ اسلام تھا اور یہ مسلک ہے قاضی امین بن اعلیٰ وغیرہ کا لکھ میں سے اور یہ مسلک مترجم کے نزدیک تہا یہی ضعیف ہے یہ نسبت اور مساک کے۔ تھیمیں کی ہے اس کے مضطرب پر ابن قیم وغیرہ نے سختی بہر حال اس عمرہ سے اور اس روایت سے جناب صدیقہ کے بڑے بڑے اصول مساک معلوم ہوئے کہ جزائے خیر دیوے اللہ تعالیٰ ہماری ماں کو اور بندہ کرے درجہ ان کا علی علیہ السلام۔

اول یہ معلوم ہوا کہ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے عمرہ اور حج دونوں کے لیے۔
دوسرے یہ کہ طواف قدم ووداع ساتھ ہو جاتا ہے حاضہ سے اور حال صفیہ کا جو جناب عائشہ صدیقہ نے بیان کیا وہ اصل اصیل ہے اس مسئلہ کی۔

تیسرے یہ کہ داخل و شامل کروینا حج کا عمرہ پر حاضہ کو جائز ہے جیسے ظاہر کو جائز ہے اور کیوں نہ ہو کہ وہ زیادہ تر اس کی محتاج ہے اس لیے کہ معذور ہے۔

چوتھے یہ کہ حاضہ سب افعال حج بجا لائے سوا طواف کے۔

پانچویں یہ کہ تھیم حل میں ہے۔

چھٹے یہ کہ دو عمروں کا ایک سال میں یکہ ایک ماں میں بجا لانا روا ہے۔

ساتویں یہ کہ متعین جب فوت حج کا خوف رکھتا ہو تو اس کو روا ہے کہ حج کو عمرہ پر داخل کرے اور یہ روایت اس مسئلہ کی اصل ہے۔
آخوں یہ کہ مکہ کے عمرہ کے لیے یہ روایت اصل ہے اور جو اس کو مستحب جانتا ہے اس کے ساتھ میں اس روایت کے سوا اور کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ مجی نے بھی مکہ سے باہر نکل کر عمرہ نہیں کیا نہ کسی اور صحابی نے جو آپ کے ساتھ تھے سوا جناب صدیقہ کے اور عمرہ مکہ والوں نے اسی روایت کو اپنے اس قول کی دلیل ٹھہرایا ہے کہ کسی کو مل میں جانا ضروری ہے احرام عمرہ کے لیے حالانکہ اس میں کوئی باہر جانے کے وجوب پر ہرگز دلالت نہیں۔ اس لیے کہ عمرہ جناب صدیقہ کا یا تو عمرہ قضا تھا اس عمرہ کے عوض میں جو انھوں نے ترک کیا تھا ان لفظ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهُوْ مُصْعِدَةً مِنْ مُكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَ قَالَ إِمْنَحْنُ مُنْهَبِطَةً وَمُنْهَبِطٌ.

اور نہ اس راہ سے کہ معنی اصل اس کے مراد ہوں جیسے ترویث یدانک اور قاتلہ اللہ مستعمل ہے اور براہے تکلفی اور اختلاط کے تھا اور بی بی صاحبہ نے خیال کیا کہ شاید طواف وداع کے لیے ہم کو انتظار کرنا پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہے۔ آپ نے فرمایا اب کچھ مضائقہ نہیں کوچ کر۔ حضرت صدیقہ محبوبہ رسول اللہؐ فرماتی ہیں پھر ملے مجھے رسول اللہؐ بلندی پر چڑھتے ہوئے مکہ سے اور میں اترتی تھی اس پر سے یا میں چڑھتی تھی اور آپ اترتے تھے۔

۲۹۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۹۳۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے نہ ارادہ خاص حج

لے لوگوں کے قول کے موافق جو اس کو واجب کہتے ہیں جیسے ہم نے اوپر تصریح کر دی ہے یا زیارت مٹھنی محض صرف ان کی دلجوئی کے لیے اس کے قول کے موافق جو ان کو نہ کہنا ہے حالانکہ طواف اور سعی کے دونوں کو لکھا ہو چکی تھی (صرح بذلك كتبها ابن القتيبي في زاد المعاد) (۲۹۳۰) چنانچہ امارے محقق زمان شیخ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں کہ مطلق احرام باندھنا رسول اللہ کا یقین تک کے ہے ایک قول ہے امام شافعی کا ان کے ان دو قولوں میں سے کہ تصریح کی انھوں نے اس کی کتاب اختلاف حدیث میں اس کے بعد مفصل قول شافعی کا نقل کیا اور تصریح کی ہے شیخ مذکور نے اس کتاب میں جا بجا اس پر کہ رسول اللہؐ قدن تھے اور یہی صحیح ہے محدثین کے نزدیک اور جو قائل ہیں کہ آپ کا احرام مطلق تھا بغیر یقین تک کے ان کے اعذار میں سے یہ روایت بھی ہے جناب حدیث کی جس کے ذیل میں ہم لکھ رہے ہیں کہ یہی روایت بخاری میں بھی مروی ہوئی ہے اور طاؤس نے بھی اس مضمون کو روایت کیا ہے کہ ہم لکھے رسول اللہؐ کے ساتھ اور آپ نے حج کا نام لیتے نہ عمرہ کا اور حکم الہی کے منتظر تھے کہ حکم الہی معذور مردہ کے حج میں اترا اور جاہڑے بھی روایت کی ہے کہ ہم نے عمل کیا جو آپ نے کیا اور آپ نے لبیک پکاری توحید کے ساتھ پھر ذکر کیا تلبیہ کا اور کہا کہ لوگوں نے بھی تلبیہ کہا جو آپ نے کہا۔ غرض ان روایتوں میں کسی تک کی تعین نہیں ہے۔ پھر اس کا جواب دیا ہے کہ ان روایتوں میں کوئی ایسی بات مروی نہیں جو ان روایتوں کے مخالف ہو جن میں تعین آپ کے تک کی مذکور ہے۔ اب سنو کہ روایت طاؤس کی تو مرسل ہے اور وہ معارض نہیں ہو سکتی ان روایات صحیحہ متصلہ الاسناد کے جو ثبوت یقین کے باب میں مروی ہو چکی ہیں اور طاؤس کی روایت کا اتصال سند نہ کسی طریق صحیح سے معلوم ہوتا ہے نہ حسن سے اور اگر صحیح بھی ہو تو جس حکم الہی کے آپ منتظر تھے وہ میقات سے پیشتر آپ کو پہنچا اور آپ کے پاس ایک فرشتہ پروردگار عالم کی طرف سے آیا اور اس نے کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز لو اور دعا کرو عمرہ ہے حج میں طاؤس غرض یہ حکم الہی آپ کو قتل احرام کے پہنچ چکا اور آپ قرآن کا احرام باندھ چکے۔ اور طاؤس اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ حکم الہی آپ پر مضاف اور مردہ کے حج میں اترا اور یہ حکم اور ہے اس حکم اول کے سوا جو آپ کو وادی حقیق میں اترا تھا (یعنی قلم احرام) اور یہ حکم جو مضاف اور مردہ پر اترا یہ حکم ہے۔ آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ بجالا کر حج کر دیں جن کے ساتھ ہدی نہ ہو اور یہیں پر آپ نے فرمایا کہ اگر پہلے سے میں جانتا اپنے کام کو جس کو میں نے آخر میں جانا تو ہدی ساتھ نہ لاتا (یعنی آرزو کی احرام کے کھول ڈالنے کی مگر یہ سب ہدی لانے کے مجبور تھے اور یہ آرزو اس لیے تھی کہ اس میں امت کی آسانی اور صحابہ کی دلجوئی اور ان کی موافقت تھی) اور یہاں آپ نے حج کا قلم

کہ ابھپنے فرمایا گویا وہ تامل کرتے ہیں اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا اپنے کام کو جو میں نے بعد میں جانا تو بدی کو اپنے ساتھ نہ لاتا (اس قول سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں) اور یہاں مکہ میں خرید لیتا اور ان لوگوں نے جیسا احرام کھول ڈالا ہے ویسا ہی میں بھی کھول ڈالتا۔

۲۹۳۲- دہی مضمون ہے مگر اس میں حکم راوی کا شک مذکور نہیں تامل کے ذکر میں۔

فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ ۖ قَالَ أَلَمْ تَرَ أَنَا أَمْسَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَنْتَبْتُ مَا سَفَّتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى أَشْرَيْتَهُ لَكُمْ أَجَلٌ كَمَا خَلُّوا ۖ

۲۹۳۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ يَبْنُلُ حَلِيصٌ غُدْرٌ وَلَمْ يَذْكُرِ الشُّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُونَ.

۲۹۳۳- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ انھوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور آئیں اور طواف نہیں کیا تھا کہ حاکمہ ہو گئیں پھر سب مناسک حج کے ادا کیے حج کا احرام باندھا اور حضرت نے فرمایا منیٰ سے کوچ کے دن کہ تمہارا طواف حج اور عمرہ دونوں کو کافی ہو جائے گا۔ انھوں نے اس بات سے اپنی خوشی ظاہر نہ کی تو آپ نے عبدالرحمن کیساتھ بھیج دیا صحیح کو کہ بعد حج کے عمرہ لائیں۔

۲۹۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَهْلَتْ بِعُمْرَةٍ فَقُلْتُ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاصَتْ فَسَكَتُ السَّامِيكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهْلْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفَرِ ((يَمُتُكَ طَوَافُكَ لِحَجَّتِكَ وَعُمْرَتُكَ)) فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّقِيمِ فَاغْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ.

(۲۹۳۲) ☆ غرض ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ آپ چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی کہ میں داخل ہونے اور نوایس دن میں پہنچے اور نکلتا آپ کا ہم اوپر ذکر کرتے ہیں فلا بعدہ۔ اور ذی طوی میں جس کو آپاء الزہر کہتے ہیں اتوار کی شب کو اترے اور صبح کی نماز میں ادا کی پھر اتوار کے دن غسل کیا اور مکہ کو چلے اور دن میں اعلائے مکہ سے خیمۃ العلیاء سے جو حجون کے قریب ہے داخل مکہ ہوئے (خیمۃ یثا علیا بلند اور پر۔ حجون میں پہلے خانے طے سے پھر جیم ایک مقام کا نام ہے) اور عمروں میں کہ کہ نیچے کی جانب داخل ہوئے اور طبرانی نے کہا کہ جب آپ کی نظر بیت اللہ کی طرف پڑی تھی دعا کرتے تھے اللھم زد بک تشرفاً وتعظیماً و تکریماً ومہابة۔ پھر جب مسجد میں آئے خیمۃ المسجد نہیں پڑھی اس واسطے کہ المسجد الحرام کی قیمت طواف ہے اور جب حجر اسود کے سامنے آئے اسے استلام کیا (استلام ہاتھ سے یا کٹڑی سے چھو یا باوسہ دینا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو یا کٹڑی سے چھو کر کٹڑی کو بوسہ دینا) اور حجر اسود سے رکن یمانی کی طرف نہیں بلکہ باپ کعبہ کی طرف گئے اور طواف شروع کیا اور ہاتھ نہیں اٹھاے اور نہ زبان سے طواف کی نیت کی اور نہ تکبیر کہی جیسے نماز کے لیے کہتے ہیں جیسے عوام الناس سنت کے نہ جاننے والے کرتے ہیں اور یہ امور سب بدعات و منکرات میں سے ہیں۔ (ذوالحداد)

(۲۹۳۳) ☆ اس روایت میں تصریح ہو گئی کہ انھوں نے عمرہ چھوڑا نہیں صرف اس کے اعمال میں یہ سبب حیض کے دیر کی اور معلوم ہوا کہ قادر کو ایک ہی طواف دسویٰ عمرہ دو حج دونوں کے لیے کافی ہو جاتی ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ پر حج کو داخل کرنا جائز ہے اور معلوم ہوا کہ عمرہ صحیح صرف ان کی دلی خوشی کے لیے قادر نہ طواف دونوں کو کافی تھا۔

۲۹۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا خَاصَتْ بِسَرَفٍ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَقَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُخَوِّئُ عَنْكَ طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجَلِكِ وَعُمْرَتِكَ)) .

۲۹۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِ رَجَعَ النَّاسُ بِأَجْرَتَيْنِ وَأَرْجَعَ بِأَجْرٍ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يُنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّعْبِيمِ قَالَتْ فَأَرَدْتُ حِلْفَهُ عَلَى حِمْلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَرْفَعُ حِمَارِي أَخْشَرُهُ عَنْ عُتْبِي فَيَضْرِبُ رَجُلِي بَعْلَةَ الرَّاحِلَةِ فَلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ قَالَتْ فَأَعْلَلْتُ بِعُمَرَةَ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى اتَّهَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ .

۲۹۳۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعِيرَهَا مِنْ التَّعْبِيمِ .

۲۹۳۳- حضرت عائشہؓ کو حیض ہوا سرف میں اور طہارت کی انھوں نے (یعنی غسل کیا و قوف کے لیے) عرفہ میں اور فرمایا رسول اللہؐ نے تم کو طواف تمہارا اصفا اور مردہ کاج اور عمرہ دونوں کو کافی ہے (طواف سے سہی مراد ہے)۔

۲۹۳۵- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہؐ سے کہ یا رسول اللہ! لوگ دو ثواب لے کر لوٹتے ہیں اور میں ایک لے کر تو آپ نے حکم دیا عبدالرحمنؓ کو کہ ان کو لے جاؤ تعبیم تک اور وہ مجھے لے گئے اور اپنے اونٹ پر سارے گئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور میں اپنی اور سہیلی سے اپنی گردن کھول دیتی تھی اور عبدالرحمنؓ اس خیال سے کہ بے پردگی کیوں کرتی ہے میرے پیچھے بھاڑتے تھے اس ذہب سے کہ کوئی جانے اونٹ کو مارتے ہیں اور میں ان سے کہتی تھی کہ یہاں تم کسی کو دیکھتے بھی ہو (یعنی یہاں کوئی نہیں ہے اس لیے میں نے اپنا سر کھول دیا ہے) پھر فرماتی ہیں کہ میں نے احرام باندھا عمرے کا اور پھر ہم لوٹ کر آئے اور رسول اللہ ﷺ تک پہنچے اور آپ صہبہ میں تھے۔

۲۹۳۶- عبدالرحمن بن ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے حکم دیا ان کو کہ اپنے پیچھے حضرت عائشہؓ کو بٹھا کر لے جائیں اور تعبیم سے عمرہ لے آئیں۔

(۲۹۳۵) ان دونوں میں ایک طرح کا اختلاف معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ حضرت عائشہؓ کا لوٹ کر آنا ایک روایت میں تو یوں مذکور ہوا کہ جب وہ آئیں تو حضرت بلندہ پر چڑھتے تھے اور یہ اتنی تھیں دوسرے وہ اترتے تھے اور یہ حتیٰ تھیں اور ایک میں یوں ہے کہ جب وہ آئیں تو آپ اپنی منزل میں تھے صہبہ میں اور آپ نے اس کے بعد کوچ کا حکم دیا اور پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور ایک میں یہ ہے کہ جب وہ آئیں تو انکو صہبہ میں پایا (یعنی رسول اللہؐ کو جیسے ابھی مذکور ہوا) اور تحقیق اس میں یہ ہے کہ اصل یہ ہے کہ آپ نے لایم تشریق کی اخیر راتوں میں ایک شب ان کو عمرہ کی طرف رخصت کیا اور فرمایا کہ ہم یہیں ملیں گے صہبہ میں اور بعد ان کی روانگی کے آپ نے قصد کیا کہ طواف افاضہ سے فارغ ہو جائیں اور حضرت ام المومنین آپ سے جب ملیں کہ آپ فارغ ہو کر صہبہ میں آچکی تھیں۔ اور یہ جو فرمایا ام المومنین نے کہ پھر آپ نے کوچ کا حکم دیا اس بیان میں تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے۔ غرض طواف رسول اللہؐ کا حضرت عائشہؓ کی روانگی کے بعد تھا اور آپ فارغ ہو چکے تھے طواف سے قبل ان کے آنے کے اور اس میں بھی تصریح ہے کہ حضرت عائشہؓ کا دل خوش کرنے کو تعبیم بھیجتا تھا ورنہ طواف ان کاج و عمرہ دونوں کو کافی تھا۔

۲۹۳۷- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مَهْلِكِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُجُّ مَفْرُودًا وَقُلْتُ غَائِبَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْمَرَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفٍ عَرَضَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكُتَيْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَذِي قَالَ فَقَلْنَا جُلُ مَاذَا قَالَ ((ائْجِلْ كُلُّهُ)) فَأَوَافَيْنَا النِّسَاءَ وَطَطَّيْنَا بِالطُّبِّيبِ وَلَبَّسْنَا ثِيَابَنَا وَنَاسَ ثِيَابَنَا وَنَاسَ غُرَفَةَ إِلَّا أَرَبَعَ لَيْالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَائِبَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ ((مَا شَأْنُكِ)) فَأَلَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ جِئْتُ وَمَنْ دَخَلَ النَّاسُ

۲۹۳۷- جابرؓ نے کہا کہ آئے ہم احرام باندھے ہوئے رسول اللہؐ کے ساتھ حج مفرد میں (شاید انکا اور بعض صحابہ کا احرام ایسا ہی ہو اور حضرت تو قارن تھے) اور انہیں جناب عائشہؓ عمرہ کے احرام کے ساتھ یہاں تک کہ جب سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہؓ حائضہ ہو گئیں۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے طواف کیا کعبہ کا اور صفا اور مروہ کا اور حکم کیا ہم کو رسول اللہؐ نے کہ جس کے ساتھ ہدی (قربانی) نہ ہو وہ احرام کھول دے۔ ہم نے کہا کیا صل؟ تو آپؐ نے فرمایا بالکل حلال ہو جانا تو پھر ہم نے احرام بالکل کھول دیا۔ کبار اوی نے کہ پھر ہم پڑ گئے عورتوں کے پاس (یعنی دھڑلے سے جماع کرنے لگے) اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ میں چار شب کا فرق باقی تھا۔ پھر تردیہ کے دن (یعنی آٹھویں تاریخ کی ذوالحجہ کی احرام باندھنا یعنی حج کا پھر رسول اللہؐ آئے جناب عائشہؓ صدیقہ کے پاس اور ان کو روئے ہوئے پایا پوچھا

(۲۹۳۷ الف) ☆ (ان سب روایتوں میں یہ تصریح بخونی ہو چکی کہ حیض جناب صدیقہؓ کا سفر میں تھا مگر یہ نہیں آیا کہ طہر کہاں ہوا۔ سو مجاہدؒ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ وہ عرفات میں پاک ہوئیں اور عروہ نے ان سے روایت کی کہ عرفہ کا دن آجینچا اور وہ حائضہ تھیں اور ابن قسزم نے کہا ہے کہ عرفہ میں پاک ہونے سے یہ ہر ادا ہے کہ عرفات میں توقف کے لیے قتل کیا اور ابھی تک حیض باقی تھا۔ پس ان دونوں روایتوں میں تطہق ہو گئی۔ پھر عروہ نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ تھی عرفہ کے دن اور مجاہد نے بھی اسی اجتہاد کو بیان کیا۔ فرض قول حنفی بھی ظہر کہ عرفہ تک حیض تھا اور عرفات کے توقف کے لیے قتل کیا اور یوم النحر میں حیض تمام ہوا۔ اسی کی تصریح کی ہے ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں اور یہی صحیح ہے۔

قول پھر تردیہ کے دن احرام باندھنا۔ حدیث میں نہ ہے نہ امام شافعیؒ کا کہ جو مکہ میں ہو اور ارادہ حج کا کرے اسے مستحب ہے کہ تردیہ کے دن احرام باندھے نہ اس کے آگے سے۔

قول سو تم قتل کرو گے یعنی قتل احرام کا کہ وہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے قتل احرام کے لیے خواہ عورت حائضہ ہو یا پاک اور یہ حکم ہے ہر مرد و عورت کو اور آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عروہ دونوں کا۔

(۲۹۳۷ ب) ☆ اس سے تین مسئلے نکلے۔ اول یہ کہ حضرت عائشہؓ قادرہ تھیں عمرہ کو بالکل چھوڑا نہ تھا۔ دوسرے یہ کہ قارن کو ایک ہی طواف دستی کافی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور جہور کا اور ابو حنیفہؒ نے اور ایک گروہ نے جن کا تمسک کھن رائے ہے اور خلافت اچاہیٹ سمجھ سے کچھ بھی نہیں رکھتے انھوں نے اس کا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو دستی لازم کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ سعی صفا اور مروہ کے طواف حج کے بعد چاہے اور طواف سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ اس لیے آپؐ نے ام المومنینؓ کو جیسا طواف ہے یہ سب حیض کے روکا دیا اسی سے بھی روکا اور ابتدائے حیض حضرت عائشہؓ کا دن تھا صرف میں اور ابھی اس کی ہفتہ کے دن ہوئی یوم النحر میں۔ اسلئے کہ عرفہ کے دن ہی

کیوں کیا حال ہے تمہارا؟ انھوں نے عرض کی کہ میں حاضر ہو گئی اور لوگ احرام کھول چکے اور میں نے نہ کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا اور لوگ باج کو پہلے۔ تو آپ نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی سب لڑکیوں پر لکھ دی ہے۔ سو تم غسل کر دو یعنی احرام کے لیے) اور احرام باندھو حج کا اور انھوں نے وہی کیا اور وقوف کیا و قوف کی جگہوں میں یہاں تک کہ جب طاہرہ ہوئیں تو طواف کیا بیت اللہ کا صفا اور مردہ کا اور آپ نے فرمایا تمہارا احرام پورا ہو گیا حج اور عمرہ دونوں کا تو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں اپنے دل میں ایک بات پاتی ہوں کہ میں نے طواف نہیں کیا جب تک حج سے فارغ نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے عبد الرحمن! ان کو مستحکم میں لے جا کر عمرہ کراؤ اور یہ معاملہ اس شب ہو واجب محصب میں ٹھہرے تھے۔

وَلَمْ يَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِبَيْتِ النَّاسِ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ قَالُوا ((إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَعْتَبِلِي ثُمَّ أَهْلِي بِالْحَجِّ)) فَقَعَلْتُ وَوَقَفْتُ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهَرْتُ طَافْتُ بِالنَّكَبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ ((قَدْ خَلَلْتُ مِنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ جَمِيعًا)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحَدٌ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِبَيْتِ اللَّهِ حَتَّى حَاجَّتُ قَالَ ((فَأَذْهَبِي بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرِيهَا مِنَ التَّعْمِيمِ)) وَذَلِكَ لَيْلَةُ الْخَضَبَةِ.

۲۹۳۸- حضرت جابرؓ سے روایت ہے اسی مضمون کی جو اوپر بیان ہوا لیکن اس حدیث میں دخل النبی علی عائشہ سے اوپر کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۹۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَقُولُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تَكْبِي فَذَكَرَ بَيْنِي حَدِيثَ اللَّيْلِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْلِ.

۲۹۳۹- جابرؓ نے روایت کی کہ جناب صدیقہؓ نے نبیؐ کے حج میں احرام عمرہ کا باندھا تھا اور حدیث روایت ہے مانند حدیث لیث کے اور اتنا زائد بیان کیا کہ رسول اللہؐ نرم دل تھے جب ان سے جناب صدیقہؓ کچھ فرمائش کرتی تھیں تو آپؐ مان لیتے تھے (یہ کمال اخلاق تھا رسول اللہؐ کا کہ اپنی بیبیوں کی خاطر داری فرماتے تھے اور ان کی فرمائشیں پوری کر دیتے تھے جب تک اللہ پاک کی عافمانی نہ ہو اور جناب صدیقہؓ کی خاطر تو سب سے زیادہ تھی۔ اللہ پاک ان کا وجہ

۲۹۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْلِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا إِذَا هَوَيْتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّعْمِيمِ

ظہیر الدواع میں جمع تھا اور تیسری تاریخ الحج کے ابتدائے حیض تھی اور دسویں سال میں ہجرت کے یہ حج ہوا یہی ذکر کیا ہے ابن حرم نے کتاب حجۃ الوداع میں۔

قَالَ مَطَرٌ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ غَائِثَةً إِذَا
حَاحَتْ صَفَعَتْ كَمَا صَفَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بلند کرے اعلیٰ علیین میں اور ان سے راضی ہو اور ہم کو ان کی
کشف برداری میں قبول فرمائے آمین یا رب العالمین۔ غرض بیچ
دیا ان کو عبدالرحمن بن ابوبکر کے ساتھ اور وہ جنتیم سے عمرہ
لائیں۔ مطر جو راوی ہیں انھوں نے ابو الزبیر سے روایت کی کہ
انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ جب حج کرتی تھیں تو ویسا ہی کرتی
تھیں جیسا حضرت کے ساتھ حج میں کیا تھا۔

۲۹۴۰- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلِينَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَاءُ
وَالرِّثَاءُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طَفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا
وَالْمُرُوءَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ
يَكُنْ مَعَهُ هَذِي فَلْيَحْلِلْ)) قَالَ فَلَمَّا أَتَى الْجِلْدَ

۲۹۴۰- جاہز نے کہا کہ ہم نکلے رسول اللہ کے ساتھ حج کا لبیک
پکارنے ہوئے۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ پھر جب
مکہ آئے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفاد مردہ کی اور رسول
اللہ نے ہم سے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول
ڈالے اور حلال ہو جائے۔ ہم نے کہا کیا حلال ہونا؟ انھوں نے کہا

(۲۹۴۰) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج چھوٹے نابالغ لڑکے کا بھی درست ہے اور بچی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور تمام علماء
کا صحابہ اور تابعین سے اور جو لوگ ان کے بعد ہیں سب قائل ہیں کہ حج اس کا صحیح ہے اور وہ بھی ثواب پاتا ہے اور حج بالغ کے احکام اس پر جاری
ہوتے ہیں مگر اتنا ہے کہ فرض اسلام سے وہ حج کافی نہیں ہو تا اور جب بالغ ہو تو اس کو حج پھر فرض ہو تا ہے بشرطیکہ زاور اور ہیکہ حالت ہو جیسے
اوروں پر فرض ہوتا ہے۔ اور ابو حنیفہ نے اس مسئلہ میں صریح جمہور علماء کا سلف سے خلاف تک خلاف کیا اور صراحت خلاف حدیث کہا ہے
اور قائل ہوئے ہیں کہ نہ اس کا احرام صحیح ہے نہ حج اور نہ اس میں ثواب ہے اور نہ اس پر احکام حج مرتب ہوتے ہیں اور کہا ہے کہ حج اس کا صرف
اس واسطے ہے کہ اسے مشق ہو اور احکام سکھے اور اس کے محکورات سے بچے حالانکہ یہ قول ایک لائق بچے کے نزدیک بھی صریح ثابت ہوا ہے اس
لیے کہ ہم کہتے ہیں کہ اس مشق کرنے اور احکام شرعہ سکھنے میں بھی اس کو ثواب ہے یا نہیں؟ اگر ثواب ہے تو ابو حنیفہ کا قول باطل ہو گیا جو
اوپر کہا تھا کہ اس میں ثواب نہیں اور اگر فرض کر دو کہ ثواب نہیں ہے تو فصل عبت و لغو ہے۔ حالانکہ لغو عبت سے شارح نے منع کیا ہے اور
مومنوں کی شان لغو ہے چنانچہ واللہین ہم عن اللغو معوضون یعنی مومن وہ ہیں کہ لغو سے کنارہ کرتے ہیں۔ پھر کیوں لائے صحابہ رسول
اللہ کے ہمراہ بچوں کو اور کیوں کیا وہ فعل جو شریعت میں لغو تھا۔ غرض معلوم ہوا اس قول سے اور اکثر مسائل ابو حنیفہ سے کہ گناہی ان کی علم
حدیث میں۔ ورنہ مخالفت حدیث کی ایسے اکابر سے باوجود علم کے ممکن نہیں اور اسی طرح قائل ہونے ہیں ابو حنیفہ کے بچے کی نماز بھی صحیح نہیں
اور اس کو حکم نماز کا صرف تعلیم کے لیے ہے اور اس میں بھی ہماری وہی تقریر ہے جو جنت میں ہوئی اور یہی حال ہے ان کے نزدیک تمام عبادتوں کا
اور روئے نے کہا ہے کہ صواب اور صحیح مذہب اس میں جمہور کا ہے۔ چنانچہ ابن عباس نے روایت کی کہ ایک عورت نے ایک بچے کو اٹھایا اور
عرض کی کہ یا رسول اللہ! اسکا حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر مخالف حدیث کے جو مذہب یا قول یا فعل ہو وہ مردود و مطرود و دور از مقصود و سر
ناہید و خلاف مرضی مجہود ہے۔

اور جو فرمایا کہ کفایت کر گیا ہم کو سعی کرنا مقدار مردہ کا اس سے معلوم ہوا کہ تارن مذہب پہلے سعی کر چکا تو طواف افاضہ کے بعد اس
کو سعی کرنا ضرور نہیں بخلاف متصح کے کہ اس کو طواف افاضہ کے بعد پھر دوبارہ سعی ضروری ہے۔ حق

قَالَ الْحِجْلُ كُلُّهُ قَالَ فَاتَيْنَا النَّسَاءَ رَأَيْتُنَا النَّيَابَ وَنَبَيْتُنَا الطَّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ النَّبَاِ أَهْلَلْنَا بِالنَّحْجِ وَكَفَّاتْنَا الطَّوَافَ الْأَوَّلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَفَرَّقَ فِي اللَّيَالِي وَنَلْبَغِيَ كُلُّ سَعَةٍ مَنًى فِي بَدَنَةٍ.

پورا۔ پھر ہم عورتوں کے پاس آئے یعنی جماع کیا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی حج کی لپیک پکاری اور کفایت کر گئی ہم کو سنی صفادہ مردہ کی جو کہ پہلے کی تھی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے کہ شریک ہو جائیں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی۔

۲۹۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَهْلَلْنَا أَنْ نَحْجُمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مَنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ النَّاطِحِ.

۲۹۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَهْلَلْنَا أَنْ نَحْجُمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مَنًى قَالَ فَأَهْلَلْنَا مِنَ النَّاطِحِ.

۲۹۴۱- جابر بن عبد اللہ نے کہا حکم کیا ہم کو نبی نے جب ہم نے احرام کھول ڈالا کہ جب ہم منیٰ کو چلیں (یعنی آٹھویں تاریخ) تو احرام باندھ لیں تو لپیک پکاری ہم نے حج کی اس طرح۔

۲۹۴۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ طواف نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ آپ کے اصحاب نے صفادہ مردہ میں مگر ایک بار۔ زیادہ کیا محمد بن بکر کی روایت میں کہ وہی طواف اول۔

تھ اور یہ جو قربا کر اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو گئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گائے اور اونٹ سات آدمیوں کو کافی ہے اور گریہ ایک گائے اور ایک اونٹ سات مکروں کے برابر ہے اور معلوم ہوا کہ شریک ہونا قربانی میں اور بدی میں روا ہے اور یہی قول ہے عام شافعی اور ائمہ موافقین محدثین کا کہ ان کے نزدیک اونٹ میں شریک ہو سکتے ہیں خواہ وہ الگ الگ رہتے ہوں خواہ ایک گھر میں ہوں اور خواہ وہ سب مفترض ہوں خواہ مفطر سب قربت کی نیت سے کرتے ہوں چاہے بعض ان میں سے گوشت کھانے کی نیت سے کرتے ہوں اور یہی مذہب مروی ہے ابن عمر اور انس سے اور یہی قول ہے احمد کا اور مالک نے کہا کہ اگر وہ زوج و غیر بطور فرض کے ہو تو سب پر شراکت روا ہے اور بطور نفل کے ہو تو ردائیں اور اداویضے لے کہا ہے کہ اگر قربت الہی کی نیت ہے تو شراکت روا ہے برابر ہے کہ قربت کی نوع میں اختلاف ہو یا اتفاق مگر بہر حال سب قربت چاہتے ہوں اور اگر بعض ان میں سے گوشت کا کارود رکھتے ہوں تو شراکت روا نہیں۔ مگر ان سب سے مذہب امام شافعی صحیح معلوم ہوتا ہے جب تک عدم جواز پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ اور برکت اصلہ ان کے مذہب کے ساتھ لگی ہوئی ہے جب تک کوئی دلیل معارض نہ پائی جائے اور صحابہ سے بھی یہی منقول ہے۔

(۲۹۴۱) ☆ اسی طرح علی بن زین کو بھی کہتے ہیں اور یہاں انس سے ایک خاص میدان مروا ہے جو مصعب سے قریب ہے اور اس روایت سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ متحج کو مستحب یہی ہے کہ احرام حج کا آٹھویں تاریخ کو باندھے اور یہی حکم ہے اس کا جو مکہ سے حج کو چلے اور مالک وغیرہ نے کہا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ اول ذی الحجہ سے احرام باندھ لے۔

(۲۹۴۲) ☆ یعنی رسول اللہ قارن تھے اور قارن کو ایک ہی لباس کافی ہے صفادہ مردہ کی اور جو متحج ہو اسکو وہ سیدان ضروری ہیں اور اس میں صاف صراحت مذہب شافعی کا ہے کہ جو قارن ہو اس کو ایک طواف اور ایک سعی کافی ہے وہی طواف قاضیہ کے وقت۔ اور یہی مذہب ہے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ اور طلحہ اور عطاء اور حسن بصریٰ اور مجاہد اور مالک اور ابن عباس اور ابو اسحاق اور دلو اور ابن منذر کا اور اسی طرف گئے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور یہی قوی ہے کہ بہت سی احادیث اس پر دلالت ہیں اور ایک گروہ نے ان کا خلاف کیا ہے

۲۹۴۳- عَنْ عَطَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلُكُنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَخَدَهُ قَالَ عَطَاءُ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحُلَّ قَالَ عَطَاءُ قَالَ ((حُلُّوْا وَأَصْبِيوُا النِّسَاءَ)) قَالَ عَطَاءُ وَلَمْ يَعْرِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحْلَهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لِمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ غُرْفَةٍ إِلَّا خَمْسَ أَمْرًا أَنْ نَقْضِيَ إِلَى نِسَابِنَا قُنَائِي عَرَفَةَ نَقْطُرُ مَذَاقِنَا النَّبِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ بَيْنَهُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بَيْنَهُ يَحْرُكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ ((قَدْ غَلِبْتُمْ أَنِّي أَتَقَاتُكُمْ إِلَّهِ وَأَصْدَقْتُكُمْ وَأَبْرَأْتُكُمْ وَلَوْلَا هَذِهِ لَخَلَلْتُ كَمَا تَجْلُونَ وَلَوْ اسْتَفْلَيْتُمْ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدَبَوْتُمْ لَمْ أَسْقِ الْهَيْذِي فَحُلُّوْا))

۲۹۴۳- عطاء نے کہا میں نے جابر بن عبد اللہ سے اور میرے ساتھ کئی شخص تھے کہ انھوں نے کہا کہ لبیک پکاری ہم سب اصحاب محمدؐ نے فطاحل کی اور کہا عطاء نے کہ کہا جابر نے پھر آئے نبیؐ چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو اور ہم کو حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں۔ عطاء نے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ احرام کھول ڈالو اور عورتوں کے پاس جاؤ اور عطاء نے کہا یہ حکم ان کو وجوب کے طور پر نہیں دیا بلکہ احرام کھولنا ان کو جائز کر دیا پھر ہم نے کہا کہ اب عرفہ میں پانچ ہی دن باقی ہیں کہ حکم کیا ہم کو کہ ہم صحبت کریں اپنی عورتوں سے اور عرفات میں جائیں اس طرح سے کہ ہمارے آلتوں سے منی نکلتی ہو۔ کہا عطاء نے کہ جابر اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے اور میں گویا کہ اب دیکھ رہا ہوں ان کے ہاتھ کو جیسے وہ ہلاتے تھے (یعنی صحابہؓ نے اس عذر کی راہ سے اہرام کھولنے میں تامل کیا) تو نبیؐ ہمارے بیچ میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم بخوبی جان چکے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ نیک ہوں (پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے؟) اور اگر میرے ساتھ میری ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا جیسے تم کھول رہے ہو اور اگر مجھے پہلے سے یہ بات معلوم ہوتی جو بعد کو معلوم ہوئی تو میں ہدی ساتھ نہ لانا غرض پھر صحابہؓ نے احرام کھول ڈالا اور ہم سب نے آپ کی بات سنی اور ول

لے اور کہا ہے کہ اس کو دو طواف اور دو سعی کرنا ضروری ہے اور قائل ہیں اس کے شععی اور فحشی اور جابر بن عبد اللہ اور ابن مسعود اور ثوری اور حسن بن صالح اور ابو حنیفہ اور محمد بن ابی ہریرہ سے قول علیؓ اور ابن مسعود سے۔ اور ابن منذر نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے یہ قول ثابت نہیں اور یہ مذہب نصوص صریحہ نبیؐ معصوم کے خلاف ہے اور اسی لیے فریاض اختلاف کی قسمت میں بھی آیا۔ اللہ واما لہ راہجن۔

(۲۹۴۳) دوسری روایت میں آیا ہے کہ سراقہ بن جهم نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو ہمارے اسی سال کے لیے بے باہمیش کے واسطے کہ تو رسول اللہؐ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا داخل ہو کیا عمرہ حج میں۔ دوبارہ یہی فرمایا اور فرمایا کہ ایک یہ ہمیشہ کے لیے ہے اور تو کوئی نے کہا ہے کہ علامہ نے اس میں اختلاف کیا ہے اور اس کے چار معنی کے ہیں اول اور اصح معنی ہے ہیں اور چہور بھی اسی کے قائل ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ بجالانے کے ایام میں جائز ہے قیامت تک (حالانکہ ایام جاہلیت میں ایام حج میں عمرہ کرنے کو بہت برا جانتے تھے) غرض آپ کو جاہلیت کی عادت کا باطل کرنا منظور تھا کہ دوح کے مہینوں میں عمرہ کو ممنوع جانتے تھے۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ قرآنِ روا ہے اور تقدیر اس کلام کی یہ ہے کہ داخل ہو گئے اقبال عمرہ کے افعال حج میں قیامت تک۔

فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَمَلْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ
جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ مِيعَاتِهِ فَقَالَ بِمَ
أَهْلَلْتُ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَأَهْلُوْهُ وَأَمَكُنْتُ خَرَامًا))
قَالَ وَأَهْلَيْتُ لَهُ عَلَيَّ هَذَانِ فَقَالَ سَوَافَهُ بَيْنُ
مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْقَانَا هَذَا
أَمْ يَأْتِيهِ فَقَالَ ((يَلْبُدِي))

سے مان لی۔ عطاء نے کہا کہ جاڑ نے کہا کہ پھر آئے حضرت علی
(اموال صدقات کی تحصیل کے لئے جس کے لیے حضرت نے ان کو
بھیجا تھا یمن کی طرف اور حقیقت میں یہ وہاں امیر ہو کر گئے تھے نہ
کہ صدقات کی تحصیل کے لیے اور شاید عالموں نے ان کے سپرد
کر دیئے ہوں کہ حضرت تک پہنچا دیں ورنہ اموال صدقات بنی ہاشم
کو لیتا رہا انہیں) پھر حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم نے کیا احرام
باندھا؟ انھوں نے عرض کی کہ جو اہلال ہوئی گا (یعنی میں نے
لیک میں بھی کہا کہ جو لیک حضرت کی ہو وہی میری ہے) (یہ وہی
بات ہوئی جو نیت امام کی وہی میری) تو کہا رسول اللہ نے کہ تریابی
کرو اور محرم رہو اور حضرت کے لیے ہدی لائے حضرت علی اور
سرافقہ بن مالک بن جعشم نے کہا یا رسول اللہ اکیا یہ حکم (یعنی حج کو فتح

تیسری تاویل یہ ہے بعض لوگوں کی کہ انھوں نے کہا کہ عمرہ واجب نہیں اور معنی اس کے یہ ہیں کہ عمرہ ساقط ہو گیا اور حج کی
فریضیت نے اس کے وجوب کو ساقط کر دیا اور یہ ضعیف بلکہ باطل ہے اور سیاق صاف دلالت کرتا ہے کہ یہ تاویل غلط ہے۔

چوتھے یہ ہے کہ تاویل کی ہے بعض اہل ظاہر نے کہ سر لو اس سے یہ ہے کہ فتح حج کا عمرہ کر کے جائز ہو گیا قیامت تک اور اس کو نوادی
سے ضعیف کہا ہے۔ تمام ہوا کلام کوئی کا اور شیخ ابن قیم نے زوالحد میں اسی قول کو (یعنی چوتھے کو) با حسن وجہ ثابت کیا ہے اور خلاصہ ان کی
تقریر کا یہ ہے کہ روایت کیا ہے اس فتح کو رسول اللہ سے چودہ صحابیوں نے کہ حضرت عائشہ اور قصہ اور علی اور فاطمہ بنت رسول اللہ اور اسامہ
بنت ابی بکر صدیق اور جابر بن عبد اللہ اور ابوسید خدری اور براء بن عازب اور عبد اللہ بن عمرؓ اور انس بن مالکؓ اور ابو موسیٰ اشعریؓ اور عبد اللہ
بن عباسؓ اور سترہ بنت سعید جمعی اور سرافقہ بن مالکؓ ملے ہیں۔ پھر ان کی روایات صحیحہ حسنہ نقل کیں ہیں اور سرافقہ بن مالک بن جعشم کی روایت
جس میں مذکور ہے کہ انھوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ یہ ہمارے اسی سال کے لیے ہے اور آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے نقل کر کے کہا
کہ اس لفظ اخیر میں صراحت ہو گئی کہ جو لوگ قائل ہیں کہ یہ خاصہ قاصباہ کا ان کا قول باطل ہے اس لیے کہ حضرت نے صاف فرمایا کہ یہ
ہمیشہ کے لیے ہے اور براء بن عازبؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ نے ان لوگوں پر بھی نبی فرمایا جو احرام کھولنے میں تاویل کرتے تھے
اور اس کے بعد کہا کہ لیکن مذہب ہے اہل بیت کا اور صبر امت ابن عباسؓ کا اور ان کے پیروں کا اور ابو موسیٰ اشعریؓ اور امام احمد بن حنبل کا
اور عبد اللہ بن حسن عسکریؓ قاضی بصرہؓ کا اور اہل ظاہر کا۔ اور سلمہ بن شیبہ نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ آپ کی سب باتیں اچھی ہیں مگر
ایک بات۔ انھوں نے کہا کہ کیا؟ سلمہ نے کہا کہ آپ فتح حج عمرہ کے قائل ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ اے سلمہ؟ میں تم کو عقل والا جانتا تھا
میرے پاس گیارہ حدیثیں صحیح رسول اللہ سے موجود ہیں اس بارہ میں میں ان کو تمہارے قول کے سبب سے کیوں کر چھوڑوں۔ پھر ان میں سے
تین حدیث بیان کئے ہیں جو لوگ اس میں پیش کرتے ہیں۔ اول یہ کہ یہ منسوخ ہے۔ دوسرے مخصوص بھسکا ہے۔ تیسرے بعض روایتیں اس
کے محارض ہیں پھر ان تینوں کے جوابات تو دیئے ہیں اور بخوبی معنی چہارم کو یعنی فتح حج عمرہ کو ثابت کیا ہے اور حق انھیں کے ساتھ ہے
ورائے ظاہری کا مذہب صحیح و موافق روایات ہے۔ (فمن شاء فليرجع اليه ولينظر بعين الانصاف الى زاد المعاد)

کردیتا عمرہ کر کے) ہمارے اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے یہ امر جائز ہو گیا؟ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۹۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ آمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَحْمَلَ عُمرَةَ فَكَبَّرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا وَصَافَتْ بِوَصْدُورِنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَذَرِي أَشْيَءُ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قَبْلِ النَّاسِ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ أَجْلُوا قُلُوبًا الْهَذْيَ الَّذِي مَعِيَ فَقُلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ)) قَالَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى رَطَبْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَّالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّروِيَةِ وَحَمَلْنَا مَكَّةَ يَظْهَرُ أَهْلُنَا بِالْحَجِّ.

۲۹۴۳- جابر بن عبد اللہ نے کہا کہ لبیک پکاری ہم نے رسول اللہ کے ساتھ حج کی پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپ نے حکم دیا کہ احرام کھول ڈالیں اور اس احرام کو عمرہ کر ڈالیں (یعنی حج کو عمرہ کر کے فتح کر دیں)۔ اور یہ بات ہم پر گراں گزری اور ہمارے سینے اس سے تنگ ہوئے اور یہ بات حضرت کو پہنچی پھر ہم نہیں جانتے کہ آیا ان کو کوئی حکم آسمان سے آیا یا کوئی بات لوگوں سے پہنچی فرض آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! احرام کھول ڈالو اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے (یعنی عمرہ کر کے حج کو فتح کرنا اور احرام کھول ڈالنا)۔ تب تو ہم نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ صحبت کی ہم نے عورتوں سے اور سب کام کیے جو بے احرام والے کرتے ہیں (یعنی خوشبو لگائی، سینے ہوئے کپڑے پہنے جماع کیا) پھر جب آقاؤں میں داخل ہوئی اور مکہ سے ہم نے پیٹھ موڑی (یعنی سنی کو چلے) حج کا لبیک پکارا۔

۲۹۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَنَةِ الْهَذْيِ مَعَهُ وَقَدْ أَهْلُوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۲۹۴۵- جابر بن عبد اللہ نے حج کیا رسول اللہ کے ساتھ جس سال کہ آپ کے ساتھ ہدی تھی (یعنی حجۃ الوداع میں اس لیے کہ ہجرت کے بعد آپ نے ایک ہی حج کیا ہے) اور بعض لوگوں نے صرف حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تم احرام

(۲۹۴۵) ☆ اس بیان میں مضمون آگے پیچھے ہو گیا ہے اصل یہ ہے کہ یہ سب گفتگو جو عمرہ کرنے اور احرام کھولنے میں اصحاب سے ہوئی وہ عمرے سے پہلے ہی ہوئی حبیہ اور ردا میں اس لیے کہ اگرچہ اس کو ردا نے یہاں بعد میں بیان کیا ہے مگر اصل بات وہی ہے کہ یہ گفتگو ابتدا میں ہوئی ہے۔ غرض اس روایت میں تصریح ہے کہ پہلے لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور یہی حج عمرہ ہے اور اس کی تفصیل اوپر خوب گزری کہ قیامت تک یہ فتح رہا ہے اور صحیح مذہب بقول ابن قیم مکیا ہے اور نووی نے کہا ہے کہ اس میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ فتح خاص تھا صحابہ کے ساتھ اور ان کے بعد کسی کو ردا نہیں اور ان کو بھی اس سال کے سوا اور برسوں میں ردا نہ رہا۔ اور یہ قول ہے مالک اور شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مجاہد سلف و خلف کا اور بعض نے کہا ہے کہ قیامت تک اس کا جواز باقی ہے کہ جو احرام حج کا باندھ کر آئے اور ہدی ساتھ نہ لائے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر عیم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے اور یہ قول ہے ابن

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَجِلُوا مِنْ إِخْرَاجِكُمْ فَطُفُوا
بِالنِّسَبِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفَصِّرُوا
وَأَقِمُوا حَلًّا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الشَّرْوَةِ
فَأَجِلُوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قُدِّمْتُ بِهَا مَنَعَةً
قَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مَنَعَةً وَقَدْ سَفَّيْنَا الْحَجَّ
قَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرَكُمْ بِهِ فَإِنِّي لَوَلَا أَنِّي سَفَّيْتُ
الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ بِمِثْلِ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ وَلَكِنْ لَا
يَجُزُّ بِنِي حَرَامٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ فَحِلَّهُ
فَفَعَلُوا))

کھول ڈالو اور طواف کرو بیت اللہ کا اور سعی کرو صفا اور مروہ کی اور
پال کم کرالو اور حلال رہو پھر جب تردیہ کا دن ہو (یعنی آٹھویں
تاریخ ذی الحجہ کی) تو لیک پکارو حج کی اور تم جو احرام لے کر آئے
ہو اس کو حہ کر ڈالو (یعنی اگرچہ وہ احرام حج کا ہے مگر عمرہ کر کے
کھول لو اور پھر حج کر لیتا تو یہ حہ ہو جائے گا۔) لوگوں نے عرض
کی کہ ہم کیونکر اس حہ کریں حالانکہ ہم نے نام لیا ہے حج کا؟ آپ
نے فرمایا دی کرو جس کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں اس لیے کہ میں
اگر دی کو ساتھ نہ لاتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا کہ تم کو حکم دیتا
ہوں مگر یہ کہ میرا احرام مکمل نہیں سکتا جب تک کہ قربانی اپنے
محل تک نہ پہنچے (یعنی ذبح نہ ہو لے)۔ پھر لوگوں نے کیا۔

۲۹۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْلِينَ
بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً
وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْطِيعْ أَنْ
يَجْعَلَهَا عُمْرَةً.

۲۹۴۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آئے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کی لیک پکارتے ہوئے
اور آپ نے حکم فرمایا ہم کو کہ ہم اس کو عمرہ کر ڈالیں اور احرام
کھول لیں اور آپ کے ساتھ قربانی تھی اس لیے آپ اس کو عمرہ نہ
کر سکے۔

بَابُ فِي الْمُنْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۲۹۴۷- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كَانَ أَبُو عُبَّاسٍ
يَأْمُرُ بِالْمُنْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا قَالَ
فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيَّ
بِذَلِكَ قَارَ الْحَدِيثُ مُنْعَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمْرَةً قَالَ إِنَّ
اللَّهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ وَإِنَّ
الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مُنَازِلَةً فَأَبْتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

باب حج اور عمرہ میں تمتع کے بارے میں
۲۹۴۷- ابو نضرہ نے کہا کہ ابن عباسؓ تو ہم کو حکم کرتے تھے
حہ کا اور ابن زبیر اس سے منع کرتے تھے اور میں نے اس کا ذکر
کیا جابر سے تو انھوں نے کہا یہ حدیث تو میرے ہاتھ سے لوگوں
میں پھیلی ہے اور ہم نے تمتع کیا رسول اللہؐ کے ساتھ پھر جب
حضرت عمر خلافت پر قائم ہوئے تو انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے
رسول اللہؐ کے واسطے جو چاہتا تھا حلال کر دیتا تھا جس سبب سے کہ
وہ چاہتا تھا اور قرآن کا ہر ایک حکم اپنی اپنی جگہ میں اترتا ہے تو پورا

صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل امیر لکھ دیا اور ایک گروہ کا حال ظاہر میں سے اور اسی کو اختیار ہے ابن قیمؒ نے اور بھی مروی ہے چودہ صحابہؓ سے کہ آپ
نے حکم فرمایا اور سر اہل بیتؓ نے آپ سے پوچھا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں قیامت تک کے لیے ہے اور اسی
کی آرزو کی رسول اللہؐ نے عمرہ جب سولہ دی کے لپارہ تھے۔

لَبَّيْكُمْ اللَّهُ وَأَنْتُمْ بَنَاحٌ هَذِهِ النِّسَاءُ
فَلَنْ أَوْتَى بِرَحْلِ نَكْحِ الْمَرْأَةِ بِلَى أَجَلٍ إِلَّا
وَجَحَنَهُ بِالْجَبَّارَةِ.

کہو تم حج اور عمرہ کو اللہ کے واسطے جیسا کہ تم کو اللہ پاک نے حکم
دیا ہے اور قطعی اور دائمی ٹھہرا دو ہمیشہ کے لیے نکاح ان
عورتوں کا (یعنی جن سے منع کیا گیا ہے یعنی ایک مدت معین کی
شرط سے نکاح کیا گیا ہے) اور میرے پاس جو آئے گا ایسا کوئی
شخص کہ اس نے نکاح کیا ہو گا ایک مدت معین تک تو میں اس کو
ضرور پتھر سے ماروں گا۔

۲۹۴۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي
الْخُلَيْبِ فَافْضَلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ
بِحَجَّكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ.

۲۹۴۸- قنادہ سے اسی اسناد سے یہی حدیث مروی ہے اور اس
میں یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جد کرو حج کو اپنے عمرے
سے اس لیے کہ اس میں حج بھی پورا ہوا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوا
(یعنی ہر ایک کو سفر میں الگ الگ بھلاؤ)۔

۲۹۴۹- عَنْ حَبَابِ بْنِ عَتِيبَةَ أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ

۲۹۴۹- حضرت حباب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آئے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم لیک پکارتے

(۳۹۴) کہو تو دینی نے کہا زہری سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے جس منع سے منع کیا ہے وہ کیا ہے؟ بعضوں نے کہا ہر اس سے منع کرنا حج کا
ہے عمرہ کی طرف اور کسی نے کہا اشہر حج میں مطلق عمرہ بھلا تا ہے اور پھر اس سال میں حج بھی کرتا۔ اور یہ اس لیے منع فرمایا کہ ترتیب دی آپ
نے افراد کی کہ وہ افضل ہے اور جو تکاب امن ہو گیا ہے راہوں میں تو ادنیٰ ہے کہ لوگ ایک ہی سفر میں دونوں تنگ نہ بھلا سکیں نہ کہ اس نظر
سے آپ نے منع فرمایا کہ منع حج کو باطل جانتے تھے یا اس کی حرمت کے قائل تھے۔ اور قاضی عیاض کا قول ہے کہ ظاہر حدیث جابر اور عمران
اور ابو موسیٰ کی اس پر دال ہے کہ حضرت عمرؓ نے حج کو فتح کرنا عمرہ کر کے اسی سے منع فرمایا اور اسی لیے حضرت عمرؓ اس پر رات تھے اور صرف فتح
پر نہیں مارتے تھے اور نہ اس پر کہ کوئی اشہر حج میں عمرہ بھلائے اور مارنا حضرت عمرؓ کا اس خیال سے تھا کہ وہ اور تمام صحابہ یہ خیال کرتے تھے کہ
حج حج عمرہ یہ خاص تھا اسی سال کے ساتھ جس میں حضرت نے حج کیا ہے۔ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ اس میں اختلاف نہیں کہ جو حج اس آیت
میں مذکور ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى اس سے بھی مراد ہے کہ اشہر حج میں عمرہ کر کے اور حج کے قبل اور پھر
اس سال حج بھی کرے اور تمتع میں قرآن بھی داخل ہے اس لیے کہ اس میں بھی ایک قسم کی ضرورت ہے کہ ایک ہی سفر میں جو اپنے وطن
سے نکلا تو دونوں تنگ بھالایا اور تمتع میں یہ بھی داخل ہے کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے کھول ڈالے جس کو فتح حج عمرہ کہتے ہیں (یعنی تینوں تمتع
اس آیت میں ہو سکتے ہیں) تمام ہو اکلام قاضی عیاض کا۔ نو دینی نے کہا میرے نزدیک جتنا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ وغیرہا نے جو تمتع
فرمایا تمتع سے اس سے مراد یہی ہے کہ عمرہ کر کے اشہر حج میں اور پھر اسی سال حج بھی کرے اور اس نئی سے نئی خرم اور بظان مراد نہیں بلکہ
نئی اولاد سے ہے کہ انھوں نے کہا دینی یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ کرو اور عرض ترغیب دینا قاضی افراہی اور اب اجماع ہو گیا ہے علماء کا کہ افراہو
ر تمتع اور قرآن بغیر کراہت کے بلا تا بل روا ہیں اور اختلاف اس کے افضل میں ہے کہ اولیٰ کون ہے اور اوپر اس کی بحث ہو چکی ہے۔ باقی ہا حضرت
عمر کا تمتع نکاح منع فرمایا جو اس میں مذکور ہے تو وہ ایک مدت معین پر نکاح کرتا ہے اور وہ ابتداء اسلام میں مباح تھا پھر مشرک ہو یا غیر کے
دن پھر مباح ہوا تھا کہ میں پھر مشرک ہو یا اسلام فتح میں اور اس کی حرمت اب تک چلی آتی ہے اور اقامت تک چلی جائے گی اور پھر

نَقُولُ لَبَيْكُ بِالْحَجِّ فَأَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ
نُحْتَلِبَهَا عُمْرَةً۔
تھے حج کی اور حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم
اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں۔

زمانہ اول میں اس میں کچھ اختلاف تھا۔ (اس لیے کہ روایات حرمت بعض لوگوں کو نہ پہنچی تھیں پھر وہ اختلاف مرتفع ہو گیا اور سب نے اس کی
تحریم پر اجماع کیا اور تفصیل اس کی کتاب الکاح میں آئے گی انشاء اللہ۔ اور علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں کہا ہے کہ روایت کی اعمش نے
فضیل بن عروہ سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہؐ نے تو عروہ نے کہا کہ تمتع کیا ابو بکرؓ عمرؓ نے
سے تو ابن عباسؓ نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ اب یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں تو کہتا ہوں کہ قریبا رسول اللہؐ اور یہ کہتے ہیں کہ کہا ابو بکرؓ عمرؓ نے۔ اور
عروہ نے ابن عباسؓ سے کہا کہ تم دور سے نہیں ہو کہ رخصت دیتے ہو متح کی تو ابن عباسؓ نے کہا چلا چلی ماں سے پوچھ اسے چھوڑ عروہ تو عروہ
نے کہا کہ ابو بکرؓ عمرؓ نے تو بھی متح نہ کیا (یعنی تمتع حج کا) ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ تم باذن آؤ گے جب
تک اللہ تعالیٰ تم کو مذاب نہ کرے گا میں تو تم سے حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہؐ کی اور تم کہتے ہو کہ ابو بکرؓ عمرؓ نے تو یہ کہنا کہ تمتع کیا وہ لوگ
سنت رسول اللہؐ کو تم سے زیادہ جانتے تھے اور تم سے زیادہ جبر و سنت تھے۔ اور جواب دیا ہے ابو محمد بن حزم نے عروہ کی بات کا اس طور سے کہ ہم
کہتے ہیں عروہ سے کہ ابن عباسؓ رسول اللہؐ کی سنت کو ہم سے زیادہ جانتے تھے اور اسی طرح ابو بکرؓ عمرؓ کے حال سے بھی تم سے زیادہ واقف تھے
اور تم سے بہر حال بہتر تھے اور ان تینوں کے نزدیک تم سے اول تھے اور یہ تینوں ان سے زیادہ قریب تھے یہ نسبت تمہارے کہ اس میں کوئی
مسلمان ذرا بھی شک نہیں کر سکتا اور ام المومنین عائشہؓ بھی تم سے زیادہ علم والی تھیں اور تم سے زیادہ جگہ تھیں پھر ثوریؒ کی سند سے حضرت
عائشہؓ کی روایت بیان کی کہ انھوں نے کہا کہ ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو الفضل اور اعلم اور اصدق اور اوفیٰ ہیں عروہ سے عروہ کے خلاف بیان کیا
والے ہیں حج کے احکام کو اور کہا ابو محمد بن حزم نے کہ اور راویوں نے جو الفضل اور اعلم اور اصدق اور اوفیٰ ہیں عروہ سے عروہ کے خلاف بیان کیا
ہے پھر ہزار کے طریق سے روایت کی ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہؐ نے اور راوی ابو بکرؓ عمرؓ نے اور پہلے جس نے اس سے تمتع کیا وہ معاویہؓ ہیں
اور روایت کی عبد الرزاق کے طریق سے ابن عباسؓ سے کہ تمتع کیا رسول اللہؐ نے اور ابو بکرؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے
اور عثمانؓ نے بھی ایسا ہی کیا اور پہلے جس نے اس سے تمتع کیا وہ معاویہؓ ہیں۔ ابن قیمؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث ابن عباسؓ کی جس میں معاویہؓ کا ذکر ہے
اخراج کیا ہے اس کو احمدؒ نے مسند میں اور ترمذیؒ نے سنن ترمذیؒ میں اور حسن کہا اس کو بچر ذکر کی تھیں روایتیں حضرت عمرؓ سے جس میں مذکور
ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر میں عمرہ کر تا تو حج کر تا اور تمتع کر تا اور ثابت کیا ان کو باسانید معتبرہ متعددہ پھر ذکر کیا جواب ابن تیمیہؒ کا کہ فرمایا
انھوں نے کہ حضرت عمرؓ نے البتہ کبھی تمتع نہیں کیا متح سے بلکہ یوں فرمایا کہ پورا حج تمہارا اور پورا عمرہ یہ ہے کہ دونوں کو الگ الگ بجالو اور
اختیار کیا انھوں نے افضل امور کو اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک کو عمرہ اور حج میں سے جدا جدا سفر کے ساتھ ادا کرے کہ اپنے شہر سے چل کر کہ تک
آئے اور یہ قرآن اور تمتع خاص سے کہ جو ایک ہی سفر میں دونوں کی ادائی ہو جائے یعنی حج اور عمرہ کی افضل ہے اور مستحب میں کہ اس کی احمد اور
ابو حنیفہ اور مالک اور شافعیؒ نے اور فقہاء نے بھی اور یہ وہی افرا ہیں جو بجالائے ہیں ابو بکرؓ عمرؓ اور حضرت عمرؓ کی کو پسند کرتے تھے لوگوں کے
لیے اور ایسا ہی کیا حضرت علیؓ کریم اللہ وجہ نے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی تفسیر کرتے تھے اس آیت کی وانما الحج والعمرة لله۔
کی کہ تمام ان کا یہ ہے کہ احرام باندھے ہر ایک کے لیے اپنے گھر سے اور الگ سفر میں بجالائے ہر ایک کو اس لیے کہ رسول اللہؐ نے حضرت عائشہؓ
سے فرمایا کہ ثواب تہارہ البتہ تمہاری تکلیف کے ہے۔ غرض جب عمرہ کر کے حاجی لوٹ گیا اپنے گھر کو اور پھر وہاں سے احرام باندھ کر آیا اور حج
کیا اور وہ عمرہ حج کے مہینوں سے پیشتر ہوا تو یہ دونوں نمک پورے ہوئے یا عمرہ کیا اس نے قبل اشراج کے اور کہ میں ٹھہرا ہوا اور حج کیا تو یہ پورا حج
دعمر ہوا غرض یہ مذہب مختار ہے حضرت عمرؓ کا اور اس میں لوگوں نے غلطیاں کیں کہ انھوں نے متح سے تمتع کیا ہے اور کسی نے سمجھا کہ متح ہے

باب: نبی کے حج کا بیان

۲۹۵۰- جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہ کے گھر گئے اور انھوں نے سب لوگوں کو پوچھا یہاں تک کہ جب میری پاری آئی تو میں نے کہا کہ میں محمد بن علی ہوں سیدنا حسین کا نوٹا۔ سوانھوں نے میری طرف شفقت سے ہاتھ بڑھایا اور میرے سر پر ہاتھ رکھا اور میرے اوپر کی گھنڈی کھولی پھر نیچے کی گھنڈی کھولی (یعنی شلو کے وغیرہ کی) اور پھر اپنی چھتیل رکھی میرے سینے پر دونوں چھاتوں کے بیچ میں اور میں ان دونوں جوان لڑکا تھا پھر کہا باشاؤ، خوش رہو اے میرے بچے اور

منہج کو منع کرتے ہیں اور کسی نے چاہا کہ رکب اولیٰ کی نظر سے منع کرتے ہیں (جسے انادوی کے قول میں اوپر گزرا) اور یہ اس نے خیال کیا جس کے نزدیک افراد اطفال ہے اور کسی نے معارضہ کیا روایات نبی کو روایات استحباب پر چنانچہ روایات دونوں قسم کی حضرت عمرؓ سے اوپر گزر چکیں اور کسی نے سمجھا کہ اس مسئلہ میں ان کے دو قول ہیں جیسے اور مسائل میں ان کے دو قول ہیں اور کسی نے نبی کو قول قدیم جانا اور پھر روایات جواز کو رجحان سمجھا جیسے ابن حزم کا مسلک ہے اور کسی نے ان کے منع کو ان کی رائے خیال کی جیسے مروی ہے اسود بن یزید سے کہ میں اور حضرت عمرؓ وقوف میں تھے عمر فرماتے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا خوب بالوں میں گنگھی کئے ہوئے اور خوشبو آتی ہوئی اس سے تو فرمایا کہ تو حرم ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ محرم کی یہی شکل ہوتی ہے؟ اس کے بال پریشان خاک آلود چہرہ ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں مسیح تھا اور میری بیوی میرے ساتھ ہے اور میں نے آج ہی احرام باندھا ہے تمہیں سے تو حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ کوئی مسیح نہ کرے (الحدیث) اور اس سے واضح ہوا کہ یہ ایک رائے قسمی لان کی۔ ابن حزم نے کہا کہ کیا خوب اور رسول اللہؐ نے شب کو اپنی سب بیویوں سے جماع کیا اور پھر منہج کو احرام باندھا اور اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ جماع حلال ہے احرام کے ایک لحاظ بشرط بھی۔ غرض یہ رائے حضرت عمرؓ کی مخالفت بدیاری۔ رسول اللہؐ سے۔ کلام ابن قیم کا ایسا ہی ہے، بوجہ اختصار و بڑا دہلیز۔

(۲۹۵۰) اس حدیث میں جو بڑے فائدہ سے ہیں اور بہت قویٰ اسلام میں اور یہ حدیث مسلم کی ایک حدیثوں سے ہے کہ بخاری میں نہیں ہے اور ابو داؤد نے مشکل مسلم کے روایت کی ہے اور ابو یوسف بن منذر نے ایک کتاب تفسیر کے قطع اس کے قائلوں میں اور اس سے ڈیڑھ سو سے اوپر مسئلہ نکالے ہیں اور اگر کوئی خور کرے تو اس سے بھی زیادہ پاوے اور اس بات سے ٹکڑے میں جو فوائد ہیں جن پر تنبیہ کی احتیاج ہے ہم ان کو ذکر کرتے ہیں۔

اول یہ کہ (جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم جابر بن عبد اللہ کے پاس گئے تو انھوں نے سب لوگوں کو پوچھا) جب ابو ملاقات کو آئیں تو ہر ایک کی خاطر کی جانے اس کے مرتبے کے موافق جیسا حضرت صدیقہؓ سے مروی ہے کہ خیال رکھو لوگوں کے مرتبے کا۔

دوسرے (میں نے کہا میں محمد بن علی سیدنا حسین کا پوتا ہوں مواتوں نے میری طرف شفقت سے ہاتھ پڑھایا) اس میں نظم اور خاطر داری سے اہل بیت کی جیسے حضرت جابر نے دلجوئی کی محمد بن علی کی جو بیٹے ہیں حضرت سیدنا حسین کے۔

أَعْمَى وَحَضَرَ وَتُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فِي
نَسَاجَةٍ مُتَجَبِّفًا بِهَا كَلِمًا وَضَعَهَا عَلَى
مَنْكَبَيْهِ رَجَعَ طَرَفَايَا إِلَيْهِ مِنْ مِصْرَهَا
وَرَدَّأُوهُ إِلَيَّ حَتَّى عَلَى الْمِشْحَبِ فَصَلَّى
پوچھو مجھ سے جو چاہو پھر میں نے ان سے پوچھا اور وہ ٹاینا تھے اور
اتنے میں نماز کا وقت آگیا اور وہ کھڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر کہ
جب اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر رکھتے تھے تو وہ نیچے
گر جاتے تھے اس چادر کے چھوٹے ہونے کے سبب سے اور ان کی

لہ تیسرے جابر نے ان سے فرمایا سر ہاتھوں رہو اور شاہاں اس سے معلوم ہوا کہ جو آٹھ اسکے دل خوشی کی کچھ بات کہتا۔

چوتھے ثری اور اخلاق اور اس دینا اپنے ملاقاتیوں کو اور ان کو محبت سے جرأت دینا کہ کچھ پوچھیں اور خوف نہ کریں ای لیے حضرت
جابر نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا کہ پوچھو۔

پانچویں صاحب زادہ صاحب محمد نے جو یہ کہا کہ میں ان دنوں جو ان تھا اس سے معلوم ہوا کہ وہ ان سے زیادہ محبت کرنے کی اور
اگر کوئی کی بھی تھی کہ وہ صغیر اس اور چھوٹے تھے اور بڑھوں کے ساتھ یہ بات کہ سینہ پر ہاتھ رکھنا ضروری نہیں اور یہ خاطر داری سبب ہوگی
ان کو حدیث کا مطلب یاد رکھنے کا۔

چھٹے وہ بھی جابر ٹاینا تھے اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس سے معلوم ہوا کہ امامت اندھے کی روا ہے اور اس کے جائز ہونے
میں اختلاف نہیں مگر افضل ہونے میں تین قول ہیں شافعیہ کے ایک یہ کہ امام ہو گا نامے کا آنکھ والے سے افضل ہے اس لیے کہ اس کی نگاہ
کہیں نہیں پڑتی اور خیال نہیں ملتا۔

دوسرے یہ کہ آنکھ والا افضل ہے اس لیے کہ وہ دنیا کیوں سے خوب بچ سکتا ہے۔

تیسرے یہ کہ دونوں برابر ہیں اور یہی قول صحیح تر ہے اور یہی منصوص ہے امام شافعی سے۔

ساتویں یہ کہ گھر والے کا امام ہو گا افضل ہے گو ٹاینا بھی ہو۔

آٹھویں یہ کہ (کہہ کڑے ہوئے ایک چادر اوڑھ کر) نماز جائز ہے ایک کپڑے سے اگر چہ اور کپڑے بھی موجود ہوں جیسے ان کی
بڑی چادر دھری تھی۔

نویں تپائی وغیرہ کا گھر میں رہنا جائز ہے پھر نماز پڑھائی پکار دی تاکہ لوگ تیار کی کریں حج کی اور مناسک اور احکام حج خوب سیکھ لیں اور
آپ کی باتیں اور وصیتیں خوب یاد کریں اور لوگوں کو پہنچا دیں اور دعوت اسلام کی اور شرکت ایمان کی خوب ظاہر ہو جائے۔

دسویں اس سے معلوم ہوا کہ امام کو مستحب ہے کہ جب بڑے کام پر چلے تو لوگوں کو آگاہ کر دے کہ اس کی سواری کے لیے تیار ہو جائیں۔
گیارہویں معلوم ہوا کہ سب لوگوں نے احرام حج کا باندھا حال لیے جابر نے کہا کہ ہر شخص نے وہی کیا جو حضرت نے کیا پھر جب
آپ نے جو لوگ ہدی نہیں لائے تھے ان کو حج عمرہ کا حکم فرمایا تو لوگوں نے تامل کیا یہاں تک کہ آپ کو غصہ کرنا پڑا اور آپ نے مذکر کیا کہ
میرے ساتھ ہدی ہے ورنہ میں بھی احرام کھول داتا اور معلوم ہوا کہ علی اور ابی موسیٰ نے بھی احرام حج ہی کا باندھا تھا جو حضرت کا احرام
تھا۔ آخری

غرض "ہم لوگ" سے "سوار ہوئے قہو الوغنی" تک اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ چنانچہ

بارہویں بات یہ ہے کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی۔

تیرھویں نفاس والی عورت کو مستحب ہے ٹنگوٹ باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کر اور اس میں اختلاف نہیں۔

پندرھویں معلوم ہوا کہ وقت احرام کے آپ نے دو رکعت پڑھی اور نووی نے ان کو مستحب کہا ہے اور کہا ہے کہ یہ مذہب ہے

بِنَا قَتْلَتْ أَخْبَرَنِي عَنْ حَنْبَلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَكِيدُ بِكَيْدِهِ فَفَعَلْتُ (یعنی چھوڑ دو اس سے) تو جاہل نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو لوگ اور کہا کہ رسول اللہ تو برس تک مدینہ منورہ میں رہے اور حج نہیں کیا پھر اُذُن فِي النَّاسِ فِي الْغَاثِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

کاف علماء کا کہ احرام کے وقت دور کھٹ مستحب ہے سوا حسن بھری وغیرہ کے اور جو لوگ استحب کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی نہ پڑھے تو اس پر کچھ دم وغیرہ لازم نہیں آتا نہ وہ گنہگار ہو تا ہے مگر ایک فضیلت فوت ہو گئی اور جن وقتوں میں تلازمع ہے اگر اس وقت احرام باندھے تو مشہور یہی ہے کہ نہ پڑھے اور بعض اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ پڑھ لے۔ اور حسن بھری وغیرہ نے کہا ہے کہ ان دور کعتوں کا پڑھنا کسی نماز فرض کے بعد مستحب ہے کہ نہیں تو نہیں اور ابن قیمؒ نے زاد العاد میں فرمایا ہے جو بڑے محقق اور حافظ حدیث ہیں کہ حضرت نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی دور کعت پڑھیں اور ایک بیکاری حج اور مردوں کی اور یہ نماز ظہر کی فرض تھی۔ اور احرام کی دور کعتیں پڑھنا آپ سے کہیں ثابت نہیں سوا فرض ظہر کے۔ اور جاہل کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دور کعت پڑھیں پس غالب ہے کہ یہ ظہر کی دور کعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں۔ چنانچہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے مدینہ میں ظہر کی چار کعتیں پڑھیں اور ذی الحلیفہ دو۔ پس یہ دور کعتیں ظہر کی تھیں اور قول ابن قیمؒ کا تو قیام کا معلوم ہوتا ہے۔ غرض انھوں نے سب روایتوں میں غور نہیں کیا انھوں نے سمجھا کہ یہ احرام کی تھیں۔ اور قصود آپ کی اونٹنی کا نام تھا۔

(یہاں تک کہ جب آپ کو لے کر سے وہی ہم نے بھی کیا تک) قولہ سوار اور پیادے اس سے۔

چند ہواں مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ حج میں سوار اور پیادہ دونوں طرح جانا رہا ہے اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ سب کا اس پر اتفاق ہے اور دلائل کتاب و سنت سے اس میں موجود ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے وَاذْنِ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ (پارہ ۷) سورہ حج) اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ افضل کیا ہے سوا سوار شافعی اور مالکؒ اور جمہور کا قول ہے کہ سواری پر جانا افضل ہے اس لیے کہ اس میں بڑی دیر ہے رسول اللہ کی اور اس لیے بھی کہ اس میں مناسک کا ادراک آسان ہے اور اس لیے بھی کہ اس میں خرچ زیادہ ہوتا ہے اور جتنا خرچ زیادہ ہوتا ہے اتنی ثواب زیادہ ہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے۔ اور داذ کا قول ہے کہ بیدل جانا افضل ہے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور یہ قول ٹھیک نہیں اس لیے کہ مشقت مطلوب نہیں بلکہ جیروی رسول اللہ کی مطلوب ہے۔

سولہواں یہ مسئلہ ہے کہ یہ جو کہا کہ ان پر قرآن اتر آ تھا اس سے ثابت ہو گیا کہ جو عمل ان کی طرف سے روایت ہوا اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے اور وہی دین ہے نہ کہ وہ قول و فعل جو اسے سے نکالا گیا ہو کہ وہ ہرگز قابلِ افہام نہیں نہ وہ دین ہو سکتا ہے۔

یعنی جن صحابہؓ نے آپ کی لبیک پر کچھ زیادہ کہے تو آپ نے منع نہیں کیا اس سے۔

ستر ہواں مسئلہ معلوم ہو گیا کہ لبیک میں زیادتی آپ نے منظور کی اور یہ جو کہا کہ توحید کے ساتھ اس سے معلوم ہوا کہ مشرک لوگ جو شرک کی باتیں بڑھاتے تھے ان کو حضرت نے نکال دیا اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ فظہا اتنا ہی لبیک کہنا جتنا حضرت سے ثابت ہے مستحب ہے اور یہی قول ہے امام مالکؒ اور شافعی کا۔

یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ سے جو مناسک کی طرف سے تک اس سے کئی مسئلے معلوم ہوئے۔ چنانچہ اٹھارہواں یہ ہے کہ طواف قدوم میں آپ نے تین بار رمل کیا اور چار بار بدستور متعارف چلے اس سے ثابت ہوا کہ لہ

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَاجَّ قَدِّمَ الْمَدِیْنَةَ بَشَرًا کَثِیْرًا کُلُّهُمْ یَلْتَمِسُ اَنْ یَّاتُوْهُ بِرَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَیَعْمَلْ بِمِثْلِ عَمَلِہٖ فَعَزَّجْنَا مَعَهُ حَتّٰی اٰتٰنَا ذَاتِ الْحِلْفِیۃِ فَوَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عَمْسٍ مُحَمَّدٌ بْنُ اَبِی بَكْرٍ فَارْمَلْتُ اَبٰی

پھر جمع ہو گئے مدینہ میں بہت سے لوگ اور سب چاہتے تھے کہ بیرونی کریں رسول اللہ کی اور یہاں ہی کام کریں (حج کرنے میں) جیسے آپ کریں۔ غرض ہم لوگ سب آپ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور وہاں اسماء بنت عمیس جہن اور محمد ابو بکر کے بیٹے پیدا ہوئے اور انھوں نے حضرت محمدؐ سے کہا ابھیجا آپ نے فرمایا کہ غسل کر لو اور نگوٹ باندھ لو ایک کپڑے کا اور احرام باندھ لو۔ پھر

تھ طواف قدوم سنت ہے اور اس پر ماری امت کا اتفاق ہے۔

انہی سوال یہ کہ طواف سات پھیرے ہے۔
 بیسواں یہ کہ رمل تین پھیروں میں اول کے سنت ہے۔ اور رمل اچھل کر چلنے کو کہتے ہیں اور ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ ایک طواف میں چارونچ کا وہ یا عمرہ کا رمل سنت ہے اور سوانح اور عمرہ کے جو طواف ہے اس میں رمل سنت نہیں اور جلدی چلنا بھی ایک میں سنت ہے دوسرے طواف میں نہیں۔ اور اس میں شافعی کے دو قول مشہور ہیں اصح قول یہ ہے کہ جلدی چلنا اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہے ورنہ نہیں اور یہ صورت طواف قدوم اور طواف افاضہ میں ہو سکتی ہے کہ ان دونوں کے بعد سعی ہو سکتی ہے اور طواف وداع میں نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ جلدی نہ چلے مگر طواف قدوم میں خود اس کے بعد سعی کا اور وہ پابند ہو اور اس طرح طواف عمرہ میں جلدی اس لیے کہ عمرہ میں اس کے بعد کوئی طواف نہیں اور اسی طرح سنت ہے بطنطاط۔

اکیسواں مسئلہ اضطباع یہ ہے کہ چادر بچھ۔۔۔ دائینی بغل کے نیچے ڈال دے اور دونوں سرے ایک آگے سے ایک پیچھے سے لے کر بائیں کندھے پر ڈال دے اور وایں کندھا کاٹا رہے کہ اس میں ایک بہادری پائی جاتی ہے اور یہ اضطباع بھی اسی طواف میں سنت ہے جس میں رمل سنت ہے اور اصل رمل یہ ہے کہ جب رسول اللہؐ عمرہ قضاء میں مکہ کو تشریف لائے تو شمرکان مکہ نے کہا کہ ان کو مدینہ کے تپے پہنچا کر دیا اور یہ سنت ہو گئے۔ سو آپ نے یاروں کو حکم دیا کہ اس طرح طواف کریں کہ کافروں پر عذاب ہو جائے اور بہادری کی اور وقت مسلمانوں کی ان پر ظاہر ہو اور بعد اس علت دور ہو جائے کہ بھی یہ حکم جیسے الوداع میں باقی رہا اب وہ قیامت تک سنت ہو گیا بخلاف حصہ مؤلفیہ انقلاب کے کہ وہ حضرت کے وقت قیامت نہ رہا۔

بیسواں مسئلہ یہ ہے کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے آکر دو رکعت طواف کی ادا کرے اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت۔ اور شافعیہ کے اس میں تین قول ہیں اول اور سب سے صحیح اور پکا یہ ہے کہ یہ سنت ہے۔

دوسرا یہ کہ واجب ہیں۔ تیسرا یہ کہ اگر طواف واجب ہے تو یہ رکعتیں بھی واجب ہیں اور اگر طواف سنت ہے تو یہ بھی سنت ہیں۔ اور بہر حال اگر کسی نے ان کو نہ پڑھا تو طواف اس کا باطل نہیں ہوتا اور مسنون یہی ہے کہ ان کو مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اور اگر وہاں جگہ نہ ملے تو قبر میں (یعنی حلیم میں پڑھے) یا پھر مسجد میں یا حرم میں اور اگر ایسے وطن میں جا کر پڑھے جب بھی وہاں کی بارگاہ طواف (یعنی سات سات شوط) کر کے پھر ہر طواف کے لیے دو رکعت ادا کرے تو بھی اصحاب شافعیہ کے نزدیک جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے اور مکروہ نہیں اور اسی کے قائل ہیں مسور بن مخزوم و عائشہ اور عاتق اور عطاء اور سعید بن جبیر اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور مکروہ کہا ہے اس کو ابن عمرؓ و حسن بصریؒ اور زہریؒ اور مالکؒ اور ثوریؒ اور ابو حنیفہؒ اور ابو ثورؒ اور محمد بن حسن اور ابن منذرؒ نے اور نقل کیا ہے اس کو قاضی عیاضؒ نے جمہور فقہاء سے۔

رسول اللہؐ نے دو رکعت پڑھیں مسجد میں اور سوار ہوئے قصواء اونٹنی پر یہاں تک کہ جب آپؐ کو لے کر وہ سیدھی ہوئی بید اوپر (وہ ایک مقام ہے مثل نیلہ کے) تو میں نے دیکھا آگے کی طرف جہاں تک کہ میری نظر گئی کہ سوار اور پیادے ہی نظر آتے تھے اور اپنے دائیں طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور بائیں طرف بھی ایسی ہی بھیڑ تھی اور پیچھے بھی ایسی ہی اور رسول اللہؐ ہمارے بیچ میں تھے اور آپؐ پر قرآن شریف اترتا جاتا تھا اور آپؐ اس کی حقیقت کو خوب جانتے تھے اور جو کام آپؐ نے کیا وہی ہم نے بھی کیا پھر آپؐ نے توحید کے ساتھ لبیک پکاری اور کہا لبیک سے لا شریک لك تھ اور معنی اس کے اوپر ہو چکے ہیں نور لوگوں نے بھی یہی لبیک پکاری جواب لوگ پکارتے ہیں (یعنی حضرت کی لبیک میں کچھ لفظ بڑھا کر پکارے اور آپؐ نے ان کو روکا نہیں) اور آپؐ لبیک ہی پکارتے رہے اور چارٹے نے کہا کہ ہم حج کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں رکھتے اور عمرہ کو پہنچاتے ہی نہ تھے (بلکہ ایام حج میں عمرہ بجالانا ایام جاہلیت سے برا جانتے تھے) یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ میں آئے آپؐ کے ساتھ آپؐ نے چھوڑا رکن کو (یعنی حجر اسود کو) اور طواف میں تین بار اچھل اچھل کر چھوٹے چھوٹے ٹوک رکھ کے شانے اچھاں اچھاں کر چلے اور چار بار

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَفْتُ أَنْتَعِقَ قَالَ ((اُعْتَبِلِي وَاسْتَغْفِرِي بِتَوْبٍ وَأُخْرَمِي)) فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا امْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبُيُودِ نَظَرْتُ إِلَى مَنْدٍ بَعَثَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَعَانٍ وَعَنْ بَعْضِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ نِسَاءٍ مِثْلَ ذَلِكَ وَبَيْنَ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ نَزْلُ الْقُرْآنِ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَمَلُ بِالْتَّوْحِيدِ ((تَبَيَّنَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُنْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)) وَأَهْلُ النَّاسِ يَهْنَأُ الَّذِي يَهْلُوْنَ بِهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ تین سو اہل مسئلہ یہ ہے کہ طواف کی رکعتوں میں پہلی رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل هو اللہ احد پڑھنا سنت ہے۔ جو تین سو اہل مسئلہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ طواف قدم کے بعد سنت ہے کہ جب دو رکعتوں سے فارغ ہو تو پھر حجر اسود کو چھونے اور باب الصفا سے نکلے اور اپنی ہاتھیں جو کہ جب چھوئے تو چھوئے وہ لازم نہیں آتا اور یہی قول ہے امام شافعی کا۔

تین سو اہل مسئلہ یہ ہے کہ اس روایت میں قل هو اللہ پہلے نہ کرے اور قل یا ایہا الکافرون بعد تو معلوم ہوا کہ پہلی رکعت میں قل هو اللہ احد پڑھے اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون اور اس سے ثابت ہوا کہ مقدم موخر سورتیں پڑھنا واجب ہے اگرچہ بعض جہاں اس میں تعجب کریں۔ اور بعض روایتوں میں اس کے برعکس بھی آیا ہے جیسے ہم نے تیسویں مسئلہ میں لکھا ہے۔ ابن قیمؒ نے ذوالمعاذ میں فرمایا کہ طواف قدم میں اختلاف ہے کہ رسول اللہؐ نے پیدل کی یا سواری پر اور ہابری کی یہ حدیث دلائل کرتی ہے کہ طواف قدم پیدل کیا اور جن روایتوں میں حیدر الدرع میں اونٹ پر طواف کرنا آیا ہے مراد اس سے شاید طواف افاضہ ہو اور ابن حزمؒ نے جو عفا اور مردہ کے طواف میں کہا ہے کہ حضرتؐ سوار تھے اونٹ پر اور تین بار دوڑا اور چار بار آہستہ چلے یہ ان کی غلطی ہے حقیقت میں یہ دو تین بار اور چار بار آہستہ چلنا یہ طواف بیت اللہ میں واقع ہوا ہے نہ کہ سنی بین الصفا والمردہ میں۔ پھر کیا ہے کہ عفا اور مردہ میں ہر بار بطن رداوی (یعنی حج کے تئیب کی جگہ میں جہاں اب دو ستر تہ

عادت کے موافق چلے پھر مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّىٰ ۖ يُخْرِجُ الْكَلْبُورَ ۖ وَهُوَ رُكَّعٌ مُسْتَجِبٌ
کے معنی اور مقام کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں کیا پھر میرے باپ
کہتے تھے اور میں نہیں جانتا کہ انھوں نے ذکر کیا ہو مگر نبیؐ کی اس
ذکر کیا ہو گا کہ آپ نے پڑھیں دو رکعتیں اور ان میں قل ھو اللہ
احد اور قل یا ایھا الکفریون پڑھا۔ پھر لوٹ کر گئے آپ حجر اسود
کے پاس اور اس کو بوسہ دیا اور نکلے اس دروازہ سے جو صفا کی طرف
ہے پھر جب صفا کے قریب پہنچے ((وایک پہاڑ کا نام ہے جو کعبہ کے
دروازے سے بیس پیچیں قدم پر ہے)) تو یہ آیت پڑھی اِن الصفا
والمروة من شعائر اللہ (یعنی صفا اور مروه دونوں اللہ کی نشانیوں
میں سے ہیں) اور فرمایا آپ نے کہ ہم شروع کرتے ہیں جس سے
شروع کیا اللہ تعالیٰ نے اور آپ صفا پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ
کو دیکھا اور قبلہ کی طرف دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی اور اس
کی بڑائی کی (یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا لا الہ الا اللہ سے
ہزم الاحزاب وحادہ تک (یعنی کوئی معبود لاائق عبادت کے نہیں
سوا اللہ تعالیٰ کے) اکیلا ہے وہ پورا کیا اس نے اپنا وعدہ (یعنی دین کے
پھیلانے کا اور اپنے نبیؐ کی مدد کا) اور مدد کی اس نے اپنے غلام کی (یعنی
محمدؐ کی) اور شکست دی اس نے اکیلے سب لشکروں کو۔ پھر اس کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَةً ۚ قَالَ حَبَابٌ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَسْنَا نَتْرِي اِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا
نَعْرِفُ الْمُعْمَرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا التَّيْبَتَ مَعَهُ
اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى اَرْبَعًا ثُمَّ
نَفَذَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَفَرَأَ
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّىٰ فَحَقَّلَ
الْمَقَامَ تَيْبَةً وَتَيْبَتِ التَّيْبَتُ فَكَانَ اَبِي يُقَرُّ
وَلَا اَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ
رَجَعَ اِلٰى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ
الْبَابِ اِلٰى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ
اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ((اَبْدَأُ
بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ)) فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَفَعِي
عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَى التَّيْبَتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَوَحَّدَ اللّٰهُ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا اِلٰهَ

اللہ سمجھے کھڑے ہیں) میں دوڑنا سنوں ہے اور باقی رکوعیں آہستہ چلتا اور کہا ہے کہ میں نے اپنے استاد شیخ ابن تیمیہؒ قدس اللہ روحہ سے
پوچھا تو انھوں نے کہا کہ یہ اتنے خرم کی بھول ہے اور یہ بھول ایسی ہے جیسے کسی نے کہا ہے کہ حضرت چودہ بار پھر سے صفا اور مروه کے بیچ میں
وہ یہ سمجھا کہ شاید آنے اور جانے دونوں کو ملا کر ایک سنی کہتے ہیں اور ایسے ہی سات مرتبہ کرنا چاہے حالانکہ یہ مروت غلطی ہے اس لیے کہ اگر
ایسا ہو تو اسے صفا پر تمام ہوتی جہاں سے شروع ہوتی تھی اور یہ بخوبی ثابت ہے کہ آپ نے سنی مروت پر ختم کی اور صفا سے شروع کی۔

(پھر جب صفا کے قریب پہنچے سے طواف تمام ہو اور وہ پر تک اس سے بہت متناہک معلوم ہوتے۔ چنانچہ
چھبیسواں مسئلہ یہ ہے کہ سنی صفا سے شروع کرنی چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور مالک اور جہور کا۔ نسائی میں آیا ہے کہ آپ نے
صفا کو حکم فرمایا کہ شروع کرو میں سے جہاں سے شروع کیا ہے اللہ نے اور سند اس کی صحیح ہے۔

سنا کیسواں مسئلہ یہ ہے کہ صفا اور مروه پر چڑھنا چاہیے اور اس پر چڑھنے میں اختلاف ہے۔ جہور شافعی نے کہا ہے کہ چڑھنا سنت ہے
شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجب ہے اور اگر کوئی اس پر نہ چڑھا تو سنی صحیح ہو گئی مگر فضیلت فوت ہوئی اور ابو حنفیہ بن وکیل شافعی کا قول ہے لہ

إِلَّا اللَّهُ وَخَلَدَهُ أَنْحَزَ وَغَدَهُ وَنَصَرَ عَثَدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَخَلَدَهُ ۖ ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالِ بِنْتُ جَدِّكَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَنًى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا

بعد دعا کی پھر ایسا ہی کہا پھر دعا کی غرض تین بار ایسا ہی کیا پھر اترے اور مردہ کی طرف چلے یہاں تک کہ جب آپ کے قدم میدان کے بیچ میں اترے تو دوڑے یہاں تک کہ مردہ پر پہنچے پھر مردہ پر بھی دیا یہی کیا جیسے کہ صفحہ پر کیا تھا یعنی وہ کلمات کہے اور دعا کی قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہاں تک کہ جب طواف تمام ہو اور مردہ پر (یعنی سات شوط ہو چکے) تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اگر پہلے سے معلوم ہوتا یا نہ ہوتا

کہ سبھی صحیح نہیں ہوئی اور صواب وہی قول اول ہے مگر ضروری ہے کہ صفحہ کی دو زمیں اینٹیاں لگا کر سنی شروع کرے اور مردہ کی دو زمیں پیر کی انٹکیاں لگا کر تمام کرے کہ سنی ناقص نہ ہو۔

اٹھائیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے کہ کعبہ کے آگے سے اگر ممکن ہو درت خیر۔

اٹھائیسواں یہ ہے کہ مستحب ہے بلکہ مستحسن ہے کہ صفحہ کھڑا ہو اور وہی اوجہات پر سے اور دعا کرے قبلہ رخ ہو کر اور تین بار ذکر اور تین بار دعا کرے اور بعضوں نے کہا تین بار ذکر اور دو بار دعا کرے مگر قول اول صحیح ہے اور اس دعا میں اشارہ ہے کہ جنگ احزاب میں تمام قبائل عرب مدینہ پر چڑھ آئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہجاء دیا اور یہ جنگ جس کو خندق کہتے ہیں جو تھے سال ہجرت کے یا پانچویں سال میں ماہ شوال میں واقع ہوئی۔

تیسواں یہ کہ وادی کے بیچ میں دو زمیں مستحب ہے باقی چنانہ حسب عادت اور اس دوڑنے کو سنی کہتے ہیں اور ہر بار میں جب وادی کے بیچ میں پہنچے دوڑ کر چلے اور اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو تعلیل فوت ہوئی یہ مذہب ہے شافعی کا اور ان کے حواشی میں لکھا ہے کہ جو خوب نہ دوڑا اس پر دوبارہ اعلان واجب ہے اور ایک دوسری روایت بھی ان سے آئی ہے۔

اکیسواں مسئلہ یہ ہے کہ مردہ پہنچ کر بھی وہی ذکر اور دعا کرے جو صفحہ پر کی ہے اور یہ متعلق علیہ مسئلہ ہے۔

تیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ سنی آپ کا مردہ پر تمام ہوئی تو مصلحتاً مردہ پر پہنچنا یا ایک پھیرا ہوا اور دہاں سے پھر صفحہ پر آنا دوسرا پھیرا ہے ایسے ہی سات پھیرے چاہیں اور یہی مذہب ہے جمہور سلف و خلف کا۔ صرف دو شخصوں نے غلطی اور خطا سے ہمارا خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ مصلحتاً جانا اور پھر صفحہ پر آنا یا ایک پھیرا ہو اور غرض ایسے ہی سات پھیرے کہ جمہور کے حساب سے چودہ پھیرے ہوتے ہیں ضروری ہیں اور یہ قول ان کا حدیث سے مردود ہو گیا ہے اس لیے کہ اس صورت میں سنی صفحہ پر تمام ہوئی اور اس میں مذکور ہے کہ مردہ پر تمام ہوئی اور وہ دو شخص ایمن بنت شافعی اور ابو بکر میرنی ہیں اصحاب شافعیہ سے اور اب عمل ساری امت کا جمہور کے موافق ہے اور ابن قیم نے زاد العاد میں ان صاحبوں کے قول کو خطا کہا ہے۔

قرآن مجید اگر پہلے سے معلوم ہوتا یا جن کے ساتھ قربانی تھی اس سے معلوم ہو گیا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر نہ دے اور وہی یا الہام صحیح کے ذریعہ جب تک بات معلوم کر لیں ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے آرزو کی کہ اگر ہدیٰ ساتھ نہ ہو تو احرام حج کا عمرہ کر کے فتح کر لیں اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کے لیے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں میں تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی۔ اب اس سے باطل ہو گیا قول ان لوگوں کا جو حج کے فتح کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تائید ہوئی مذہب ظاہر ہے کہ جو فتح عمرہ کے قائل ہیں۔ اور اس کے ماضی و بعد و بڑے پیش کرتے ہیں۔

اول یہ ہے کہ جب صحابہ میں اختلاف ہوا اس کے جواز و عدم جواز میں تو احتیاط لینی ہے کہ فتح نہ کرے اور اس کا جواب تو احتیاط

فَقَالَ عَلَىٰ أَصْفًا حَتَّىٰ إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ فَقَالَ ((لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَتَحْتَلِبُهَا عُمْرَةً فَفَضَنَ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلِّ وَلْيَجْعَلْهَا

تو اسی کا یہ ہے کہ احتیاطاً جب ہوئی ترک تھیں کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر نہ ہوئی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ نے قیامت تک کے لیے فرمایا سراج بن عجم کے جواب میں تو اب احتیاطاً اجازت سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔ اور دوسرا غدار یہ ہے کہ آپ نے صحابہ کو حج کا حکم اس لیے دیا کہ معلوم ہو جائے ان لوگوں کو کہ عمرہ حج کے میٹوں میں جائز ہے اس لیے کہ جاہلیت کے زمانہ میں عمرہ حج کے میٹوں میں ممنوع رہا جاتا تھا۔ اور یہ غدار اس سے بھی زیادہ لغو ہے اور اس کا جواب اولیٰ ہے کہ آنحضرتؐ اس سے پہلے تین عمرے کر چکے تھے اور وہ تینوں ذیقعدہ کے مہینے میں ہوئے تھے اور ذیقعدہ حج کے میٹوں میں سے تو اب امر ممنوع کے بجالانے کی جس کو منع کرتے ہو کیا ضرورت رہی۔

دوسرے یہ ہے کہ صحیحین میں روایات متعدد ہیں یہ امر مذکور ہو چکا ہے کہ آپ نے بیقات پر اجازت دی کہ جو چاہے عمرہ کا احرام کرے جو چاہے حج کا جو چاہے حج و عمرہ دونوں کا پھر اسی سے معلوم ہو گیا کہ عمرہ حج کے میٹوں میں جائز ہو گیا یا نہ کیا ضرورت رہی۔ تیسرے یہ ہے کہ آپ نے بخوبی تصریح کر دی اور صاف فرمایا کہ جس کے پاس ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے پاس ہدی ہے وہ محرم رہے اور آپ نے بھی آؤد کو کہ اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا۔ غرض دونوں قسم کے محرموں میں آپ نے فرق کیا تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ احرام ہر گز مانع حج نہیں بلکہ ہدی کا ساتھ لانا مانع حج ہے اور تم جو علت حج کی بیان کرتے ہو (یعنی تاکہ صحابہ کو معلوم ہو جائے کہ ایام حج میں عمرہ درست ہے) کہ یہ ہر عمرہ میں پائی جاتی ہے اور ایسی نہیں ہے کہ ایک محرم میں پائی جائے اور دوسری میں نہ پائی جائے حالانکہ رسول اللہؐ نے ہدی کو قارن شہر لایا کہ جو لایا ہے وہ حج نہ کرے اور جو نہیں لایا ہے وہ حج کرے۔ اور اگر وہ علت ہوئی جو تم نے کہی ہے تو سب کو حج کا حکم دیا جاتا ہے۔ غرض اسی طرح کے گیارہ جواب مانعین حج کو علامہ ابن قیمؒ نے زوائد العادیں دینے ہیں (فمن اراد الزيادة فليجمع اليه) اور یہ جو مذکور ہو انہی علم غیب نہ ہوتا۔

تین سو سال مسئلہ ہے اس حدیث کا اور جواز حج۔

چوتھیں سوال اور یہ ہے جو کہ حضرت علیؑ نے برائے نام اہل بیتؑ سے معلوم ہوا کہ خاندانِ اہل بیتؑ کو خلاف شرع کام پر ڈانٹ پلا سکتا ہے اگرچہ وہ پیغمبر زاد یا پھر اور دل کا کیا ذرا کہ ہے اور حضرت علیؑ کو تو یہی خیال ہوا پھر جب حضرت کی اجازت معلوم ہو گئی چپ ہو گئے۔ تین سو سال مسئلہ یہ ہے کہ حضرت علیؑ کی ایک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی یوں احرام باندھے کہ یا اللہ! ایہ احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہے تو یہ روایت۔

چھ سو سال مسئلہ یہ ہے کہ راوی نے جو کہا کہ انھوں نے بال کترائے اور اس سے معلوم ہوا کہ کتر وانا بھی روا ہے گو مڈانا سر کا افضل ہے مردوں کو مگر صحابہؓ نے یہاں افضل پر اس لیے عمل نہ کیا کہ اگر مڈنا اتنے توج کے وقت مطلق پال نہ رہے اس لیے یہاں تقصیر پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔

بموجب تردید کا ان ہوائے گرد و نوں (ظہیر عصر) کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا اس سے کئی مسائل معلوم ہوئے۔ چنانچہ مع مسائل سابقہ۔

عُمْرَةٌ ۙ فَقَامَ سَرَقَةً نُّنْ مَالَتْ نُنْ اجازت ہے تو آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے اجازت ہے یا ہمیشہ کے لیے اس کی اجازت ہے اور حضرت علیؓ یمن سے نئی کے لونٹ لے کر آئے۔ اور اُمّ یَاسِرَ فَتَشَبَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاجِدَةً فِي الْأَخْزَى وَنَقَالَ ((دَخَلْتُ الْعُمْرَةَ فِي الْخُجِّ)) رنگین کپڑے پہنے ہوئی ہیں اور سر نہ لگائے ہوئے ہیں تو حضرت علیؓ نے برائے تو انھوں نے فرمایا کہ میرے باپ نے حکم فرمایا اس کا۔ پھر مَوْتَيْنِ ((لَا بَلَّ لِلْبَلَدِ أَبَدٌ)) وَقَدِمَ عَلَيَّ

تھیں سنیہوں مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے حج کے لیے آٹھویں تاریخ کو منیٰ کا رلوہ کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو کہ میں ہودہ آٹھویں تاریخ کو احرام باندھے اور مکیہ نہ جب سے لام شافعی اور ان کے موافقین کا کہ ان کے نزدیک افضل میں ہے اسی حدیث کی رو سے۔ اڑتیسواں یہ کہ سنت مکیہ ہے کہ آٹھویں تاریخ سے پہلے منیٰ نہ جاوے اور امام مالکؒ نے پہلے اس سے جانے کو مکروہ کہا ہے اور بعض سلف نے کہا ہے کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے جاوے۔

اٹھارہویں اور یہ جو فرمایا کہ آپ بھی سوار ہوئے اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ اس جگہ سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے جیسے اور راہوں میں حج کے سوار ہونا افضل ہے پیدل چلنے سے۔ اور امام نوویؒ نے اسی کو صحیح کہا ہے اور امام شافعیؒ کا ایک قول ضعیف یہ بھی ہے کہ پیدل چلنا افضل ہے۔

چالیسواں یہ کہ منیٰ میں یہ پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہیں جیسے حضرت نے پڑھیں۔ اٹھارہویں یہ کہ منیٰ میں اس شب یعنی نویں رات کو رہنا سنت ہے اور یہ رہنا مسنون ہے کچھ نہ کن نہیں نہ واجب ہے اور اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوتا اور اس پر اجر ہے۔

پچاسواں یہ کہ جو کجاہب آفتاب نکل آیا اس سے ثابت ہوا کہ منیٰ سے نہ نکلے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو اور یہ سنت ہے یا عاقب۔ تینتالیسواں یہ کہ نمرہ میں اترنا مستحب ہے کہ سنت ہے یہ ہے کہ عرفات میں داخل نہ ہوں جب تک آفتاب ڈھل نہ جائے پھر جب آفتاب ڈھل جائے ظہر اور عصر ملا کر پڑھیں پھر عرفات میں داخل ہوں اس لیے نمرہ میں اترنا مسنون ہوا۔ پھر جس کا خیبر ہو لگایا جاوے اور زوال کے قبل غسل کریں دو قاف عرفات کے لیے پھر جب زوال ہو جائے لام لوگوں کے ساتھ مسجد ابراہیمؑ میں جاوے اور وہاں دو جھونے جھونے ڈھلے پڑھے اور دوسرا خطبہ بہت چھوٹا ہو۔ پھر اس کے بعد ظہر اور عصر دونوں کو جمع کر کے ادا کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر موقوف میں جائے۔

چوالیسواں مسئلہ یہ ہے کہ معلوم ہوا کہ حرم کو خیبر میں یا اور سایہ کے نیچے رہنا درست ہے۔ پچاسواں یہ کہ گار گھار واپس ہونے کا طریق یقین کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کے خلاف کرتے تھے کہ عرب لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے۔ پس رسول اللہؐ نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ثم افيضوا من حيث افاض الناس یعنی پھر لوگو وہاں سے جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں یعنی عرفات سے۔

چھیالیسواں۔ قول یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عرفات میں داخل ہونا قبل صلوة ظہر تھیں

مَنْ الْيَمَنِ يُبْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ خَلٍّ وَلَيْسَتْ بِنَايَا صَبِيغًا وَاتَّخَذَتْ قَائِكُزَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّعْرِاقِ قَدْ هَبَّتْ بِلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرَّرًا عَلَى فَاطِمَةَ لِذِي

راوی نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ عراق میں فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ کے پاس گیا غصہ کرتا ہوا حضرت فاطمہ پر اس کے احرام کے کھولنے کے سبب سے جو انھوں نے کیا تھا پوچھنے کو رسول اللہ سے اسی بات کو جو اس نے ذکر کی اور آپ کو خبر دی میں نے کہ میں نے برا جانا اس کو تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ نے حج کیا (یعنی میں نے ہی ان کو احرام کھولنے کا حکم دیا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ تم نے کیا کہا جب حج کا قصد کیا؟ تو میں نے عرض کی کہ میں نے کہا اللہ!

اور عصر کے خلاف سنت ہے۔

تو آپ وادی کے چٹان پہنچے اس پر وادی عرب ہے جس میں عین کو پیش را کو زبر اس کے بعد نوں ہے اور عرب عرقات میں داخل نہیں امام شافعی کے نزدیک اور قرام علماء کا یہی قول ہے مگر امام مالک فرماتے ہیں کہ عرقات میں ہے۔

سینا لیسواں قول پھر خطبہ پر صحاح اس مسئلہ میں معلوم ہوا کہ خطبہ یہاں مستحب ہے امام کو عرفہ کے دن اور یہ باتفاق امت مسنون ہے اور جمہور کا یہی قول ہے اور خلاف کیا ہے اس میں مالکیہ نے اور مذہب شافعی کا یہ ہے کہ حج میں چار خطبہ سنت ہیں۔

ایک تو ساتویں تاریخ ذی الحجہ کی کعبہ کے پاس بعد ظہر کے۔

دوسرے یہی جو مذہب واعرہ میں عرقات کے دن۔

تیسرے یوم النحر میں یعنی یوم النحر میں۔

چوتھے کوچ کے دن مکی سے جس کو یوم نغراول کہتے ہیں اور وہ ایام تشریق کا دوسرا دن ہے یعنی بارہویں تاریخ۔ اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ یہ سب جگہ ایک ہی ایک خطبہ ہے مگر عرقات کے دن کہ اس میں دو ہیں اور اسی طرح یہ سب خطبے بعد نماز ظہر کے ہیں مگر خطبہ عرقات کہ وہ قبل ظہر کے ہے اور ہر خطبہ میں احکام ضروری کی تعلیم کرنا ضروری ہے۔

تو اور تیسرا ہے جو ان اموال اس میں بڑی تاکید فرمائی کہ جیسے عرب کو اس دن کی حرمت اور اس مادی کی حرمت اور اس شہر کی حرمت بخوبی معلوم تھی ویسے ہی ایک دوسرے کو بار تال لونا نایہ لویا اس کو آپ نے حرام فرمایا اور اس سے ثابت ہوا۔

اور تالیسواں مسئلہ یہ کہ ظہر دینا اور مثل بیان کرنا اور تہنید دینا درست ہے جیسے آپ نے یہاں مال و جان کی حرمت کی تہنید دی۔

تو ہر چیز ایام جاہلیت کی میرے جیروں کے بچے سے اس سے مقصود یہ ہے کہ بیچ و شراہ اور معاملات ایسے کہ جن میں ابھی قبضہ نہیں اور خون ایسے جن کا قصاص نہیں کیا گیا اور سود و حوصلہ نہیں کیا گیا اس کا مطالبہ اب نہ کرنا چاہیے اور یہ سب باطل اور لغو ہو گیا۔ اور ابن ربیعہ کا نام محققوں نے لکھا ہے کہ اس تھا بیتارہید کا وہ بیضا عارث کا وہ بیضا عابد المطلب کا۔ اور بعضوں نے اس کا نام حارث کہا ہے اور یہ لڑکا چھوٹا تھا اور گھروں میں گھنٹوں کے مل چلا تھا اور بنی سعد اور بنی لہیع کے چچ میں لڑائی ہوئی اور اس کے ایک چچر لگا اور مر گیا۔ یہ قول ہے زبیر بن کا کا۔

انچاسواں اور یہ جو فرمایا کہ اللہ سے عورتوں پر اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق اور محبت اور نرمی سے زندگی بسر کرنا ضروری ہے اور اس بارہ میں بہت احادیث آئی ہیں اور بہت ذرا ایسے آپ نے ان کی حق تلفی سے اور فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح رہتا ہے۔ اور امام نووی کی اس بارہ میں ایک کتاب ہے ریاض الصالحین۔ اور جو یہ لکھ

صَنَعْتُ مُنَفِّثًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرْتُ عَنْهُ فَأَعْبَرْتُهُ أَنِّي أَكْرَمْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ ((صَدَقْتَ صَدَقْتَ مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ)) قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَجْعَلُ بِمَا أَهَلُّ بِهِ رَسُولَكَ قَالَ ((فَإِن مَعِيَ الْهَدْيِي فَلَا تُحِلُّ)) قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةً الْهَدْيِي الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ

میں اہلال کرتا ہوں اس کا جس کا اہلال کیا ہے میرے رسول نے تو آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ ہدی ہے (اس لیے میں نے احرام نہیں کھولا) اب تم بھی احرام نہ کھولو۔ کہا جا رہے کہ پھر وہ اونٹ جو حضرت علی بن ابی طالب سے لائے تھے اور جو نبی اپنے ساتھ لائے سب مل کر سواونٹ ہو گئے۔ کہا جا رہے کہ پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور بال کترائے مگر نبی نے اور جن کے ساتھ قربانی تھی (کہ وہ محرم ہی رہے) پھر جب ترویہ کا دن ہوا (یعنی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کی) تو سب لوگ منیٰ کو چلے اور حج کی لپیک پکاری اور رسول اللہ بھی

اللہ فرمایا اہلال کیا ہے تم نے ان کے سوا کوئی یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لاسماک بمعروف ابو جریج باحسان اس حکم خدا نے تعالیٰ سے ان کی قربان تم پر حلال ہوئی میں تو اس کا خیال رکھو کہ انہیں تکلیف نہ دو اور ان کے حقوق تلف نہ کرو۔ یا اس سے مراد کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کیونکہ مسلمان عورت غیر مسلمان مرد کو جائز نہیں۔ یا مراد اس سے یہ آیت ہے فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِأَمْرِكُمْ لیسباب و قبول ہے اور یہ کلمہ اللہ ہی نے بتایا ہے۔ اور یہ جو فرمایا تمہارے پچھونے پر اچ اس سے زمانہ اور نہیں اس لیے کہ اس میں تو جرم ہے یعنی پتھر اڑ کر کے مار دانا بلکہ مراد یہ ہے کہ کسی غیر کے ساتھ تخلیہ نہ کریں یا کسی کو گھر میں نہ آئے دیں جب تک کہ اجازت نہ ہو خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ اجنبی ہو خواہ بلی کے محارم میں سے ہو غرض بغیر اجازت شوہر کے کسی کو گھر میں نہ آنے نہ دینا چاہیے پھر خواہ اجازت نہ ہاں سے پائی جائے خواہ عرف و عادت سے۔

پچاسواں یہ مسئلہ ہے کہ عورت کو مرد چاہیے اور مرد عورت کے لیے جائز ہے مگر انہی ہی ضرب ہو کہ جس سے ضرر شدید نہ پہنچ جائے اور اگر ایسی مردانہ جو درست ہے یعنی اس میں ضرر شدید نہ تھا اور اتفاق سے وہ مرگئی تو اس پر یعنی زوجہ پر ویت ہے اور زوجہ کے عاقلہ پر اس کی ادوا واجب ہے اور زوجہ اپنے مال سے کفارہ دے۔

ایکایون۔ قولہ روئی ان کی اس معلوم ہو کہ عورت کا اور کھلانا پلانا اور کپڑا ستور کے موافق زوجہ پر واجب ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں۔

ہاؤن۔ وصیت کی آپ نے قرآن کے تمسک پر اور فرمایا کہ جب تک اس کو پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور حد بیان کی اس کے تمسک تک۔ معلوم ہو کہ جس نے قرآن چھوڑ دیا یعنی اس کے اوپر پر عمل نہ کیا تو اسی سے نہ بچا شخص سے عبرت نہ پکڑی خبروں کی تصدیق نہ کی وعدوں کی امید نہ رکھی و عیدوں سے خوف نہ کیا صفات باری پر یقین نہ لایا وہ گمراہ ہو۔ یہ اس کا حال ہے جو قرآن کے معنی اور مطالب کو جانتا اور عمل نہ کیا پھر اس کا حال پوچھتے ہو جو کم بخت قاتل ہو اللہ احد کے معنی بھی نہیں جانتا اور اس بد بخت شقی اڑی کا کیا ذکر ہے جو مردود ملعون یہ خیال رکھتا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہ ہونے سے آدمی گمراہ ہو جاتا ہے۔ غرض یہ سب شے ہیں مصلحت و مگر اسی کے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ہر مسلمان کو بچائے۔

ترجمان مسئلے کو پورے ہونے کہ آپ نے خبر دی کہ تم سے سوال ہو گا میرے حال سے یہ خبر دی آپ نے قیامت کے سوال سے کہ ہر امت سے ہو گا اور ہر نبی سے۔ اور روپکاری حضرت عیسیٰ کی قرآن شریف میں اور روپکاری حضرت نوح کی حدیث میں اسی جنس سے ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنَةً فَلَا فَعْلَ النَّاسِ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَذِي فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنَى فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ مِثْقَلِ تَضْرِبَ لَهُ بِمِيزَةِ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمَّا سَارَ

سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر (پانچ نمازیں) پڑھیں پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور حکم فرمایا آپؐ نے اس خیمہ کا جو بالوں کا بنا ہوا تھا کہ لگایا جاوے عمرو میں (نام ہے ایک مقام کا) اور رسول اللہؐ چلے اور قریش یقین کرتے تھے کہ آپؐ المضر الحرام میں وقوف کریں گے جیسے سب قریش کے لوگوں کی عادت تھی ایام جاہلیت میں اور آپؐ وہاں سے آگے بڑھ گئے یہاں تک عراق پہنچے اور آپؐ نے خیمہ اپنا نمروہ میں لگایا اور اس میں اتارے یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا آپؐ نے حکم فرمایا قصواء انہی کسی گئی اور آپؐ وادی کے بیچ میں پہنچے اور آپؐ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور فرمایا کہ تمہارے خون اور اموال ایک

لوہ چون مسئلہ یوں پڑے ہوئے کہ آپؐ نے اشارہ کیا آسمان کی طرف اور کہا یا اللہ! اے آخر وہ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ وجل شان اپنی ذات مقدس سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا رسول اللہؐ کا اور اسی لیے آپؐ نے اشارہ حسی کیا اس کی طرف اور باطل ہوا مذہب خبیث امت گرفتار انجمیت کا جو قائل ہیں کہ خداوند تعالیٰ سب جگہ ہے یا مگر کرتے ہیں کہ جیسے عرش پر ہے ویسے ہی عرش پر ہے یا مدی ہیں کہ جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کا جو سردارانہما کا تھا اس لیے کہ اگر ایک صحابی کا خیال بھی اس کے موافق نہ ہوتا تو درہق کی طرح چمک کر حضرت سے سوال کرتا اور آپؐ کے جواب کا صواب میں اپنی صلاح دین و دنیا جاتا اور آپؐ کے قول کے ذی شان کو جان جہاں اور نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا بعارض صحابہ کا جیسے عرفات میں تھا بھی کا ہے کہ ہوا ہے۔ غرض اس حدیث نے اطفال جمیع کو شہیم کر دیا اور افرام قلا سزا کو بے بار و پیر کیا اور معتزلہ اور منکران صفات کو جن کے اقوال شذوذ و بد واقع ہوئے ہیں تلک ایمان سے شہید کر دیا۔ غرض جب ثابت ہوا کہ ایک احزاب بھی اس پر متعجب نہ ہوا اور کسی بدوی نے اس پر کچھ سوال نہ کیا تو اب جو ذی علم و ذی فہم اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہوئے سرے کا گوارا اور حدود چکا کہ وہ انرا شی و کج فہم و بد قیاس و بد عقیدہ و بد معاش ہے۔

بچپن مسئلہ یوں پڑے ہوئے کہ آپؐ نے ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ یہ حق یہاں جائز ہے اور مشروع ہے مگر اس کے سبب میں اختلاف ہے کسی نے کہا سب اس کا بجا آوری نہ تک ہے اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور بعض اصحاب شافعی کا ہے۔ اور اکثر شافعیہ نے کہا سب اس کا سرفہ اور ان کوئی قول ہے کہ جو وہاں رہتا ہو یا مکہ میں ہو کہ وہ وہ منزل سے کہے کہ اس کا منع روا نہیں جیسے تعذر و انہیں۔ بچپن مسئلہ یوں پڑے ہوئے کہ جو شخص حج کرے وہ نماز کو کہ اس کو لازم ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی ظہر عصر اور پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت اور دوسری کے لیے فقط اقامت کہے اور ان کے بیچ میں کچھ نہ پڑھے اور اس میں شافعیہ کا اتفاق ہے اور بھی صحیح ہے۔

پھر سوار ہوئے رسول اللہؐ اُلی آخر المذیث۔ اب مسائل سنو۔

مذہب ان قول پھر آئے کھڑے ہوئے کی جگہ۔ مذاہن مسئلہ یوں پڑے ہوئے کہ مستحب ہے جب نماز سے فارغ ہو تو جلد موقف میں آجائے۔ اعلان یوں ہوئے کہ وقوف سواری پر افضل ہے اور اس حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس میں شوافع کے تین قول ہیں اصح ان میں یہی ہے کہ سواری پر افضل ہے اور دوسرا یہ کہ بے سواری کے افضل ہے۔ تیسرا یہ کہ دونوں برابر ہیں مگر سواری پر فعل نبیؐ ہے

دوسرے پر حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت ہے اس مہینے کے اندر اس شہر کے اندر اور ہر چیز زمانہ جاہلیت کی میرے دونوں پیروں کے نیچے رکھ دی گئی (یعنی ان چیزوں کا اعتبار نہ رہا) اور جاہلیت کے خون بے اعتبار ہو گئے اور پہلا وہ خون جو میں اپنے خونوں میں سے معاف کیے دیتا ہوں ابن ربیعہ کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتا تھا نبی صہ میں اور اس کو بدیل نے قتل کر ڈالا (غرض میں اس کا بدلہ نہیں لیتا) اور اسی طرح زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا (یعنی کوئی اس وقت کا چڑھا سود نہ لے) اور پہلے جو سود کہ ہم اپنے یہاں کے سود میں سے چھوڑ دیتے (اور طلب نہیں کرتے) عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ اس لیے کہ وہ سب معاف کر دیا گیا۔ اور تم لوگ اب ذرو اللہ سے کہ عورتوں پر زیادتی نہ کرو اس لیے کہ ان کو تم نے اللہ پاک کی امان سے لیا ہے اور حلل کیا ہے تم نے ان کے ستر کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونے پر کسی ایسے شخص کو نہ آئے دیں (یعنی تمہارے گھر میں) جس کا آنا تم کو ناگوار ہو۔ پھر اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسا مارو کہ ان کو سخت چوٹ نہ لگے (یعنی ہڈی وغیرہ نہ ٹوٹنے کو) کوئی عضو ضائع نہ ہو حسن صورت میں

تَشَدُّ قُرَيْشٌ بِمَا أَنَّهُ وَقَفَتْ عِنْدَ الشَّمْرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَحَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَى عِرْقَةَ فَرَحَدَ لُقَيْبَةَ فَذُ صُرْتُ لَهُ بِنَبْرَةٍ فَزَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فُرْجِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنُ الْوَادِي فَحَطَبَ النَّاسُ وَقَالَ (إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بِلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ نَحْتُ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنْ أَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَمَا مَسْتَرَضِعًا فِي بَيْتِي سَعْدٍ لَفَتْنَاهُ هَذَيْنِ وَرَبَّنَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبَا أَضْعُ رِبَانَا وَرَبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ

تھ ہے اور بے سواری کے تقریر اور فعل تقریر سے افضل ہے پس قول اول بہتر ہے۔

اسٹھ یوں ہوئے کہ ان پتھروں کے پاس انھیں بے وقف کرنا اور وہ پتھر چھپے ہوئے ہیں جبل رحمت کے دامن میں اور جبل رحمت زمین حرقات کے بیچ میں واقع ہے۔ غرض موقف مستحب وہی ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جبل رحمت پر چڑھنا موجب قرمت ہے اور بعض ادا ان سمجھتے ہیں کہ بغیر اس کے چڑھے وقف صحیح نہیں رہے وقف چن اور جبل رحمت پر چڑھنے کو اولیٰ جاننا مفت کی رحمت ہے بلکہ تمام حرقات کا مہمانان موقف ہے اور مستحب اور افضل وہی موقف بنی ہے۔

ساتھ سٹھ یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف منہ کرنا وقف کے وقت مستحب ہے۔

اسٹھ یوں پورے ہوئے کہ وقف مغرب تک چاہیے کہ آفتاب بخوبی ڈوب جائے اور اس کے ڈوبنے کے بعد مزدلفہ کو چلے پھر اگر کوئی قتل غروب کے بھی چلا گیا تو وقف اور حج کو اس کا پورا ہوا ہو گیا مگر اس پر دم آتا ہے وجوب کی راے یا استحباب کے طور پر۔ اور اس میں شافعی کے دو قول ہیں قول پہلے یہ ہے کہ سنت ہے اور دوسرا یہ ہے کہ دم واجب ہے اور بغلاں کی اس پر ہے کہ آیا وقف کرنے والے پر رات اور دن دونوں کو حج کرنا واجب ہے اور بغلاں کی صحیح قول یہی ہے کہ سنت ہے۔ رہا وقف کا تو وہ عرفہ کے دن نزول میں سے دوسرے دن کے طلوع فجر تک ہے یعنی یوم النحر کی فجر تک۔ غرض جو اس وقت میں وہاں ظہر کیا تھوڑی دیر بھی اس کا وقف ہو گیا اور حج اس کو مل گیا اور نہ حج

فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانٍ وَاللَّهُ
وَأَسْتَخْلَتُمْ فُرُوجَهُنَّ يَكِلْنَهُ اللَّهُ وَلَكُمْ
عَلَيْهِنَّ أَذَى لَا يُوْطِئُ فُرُوشَكُمْ أَخَذًا تَكْزُهُنَّ
فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاصْبِرُوا هُنَّ حَضَرَاتٌ غَيْرُ
مُبْرَحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ لَكُمْ فِيكُمْ مَا لَنْ تَصْلُوا
بَعْدَهُ إِنْ ائْتَصَلْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ
تَسْأَلُونَ عَنِّي إِمَّا أَنْتُمْ قَائِلُونَ ((قَالُوا
نَشْهَدُ أَنْكَ بَدَأْتَ بِلُغَتٍ رَأَدِيَتْ وَنُصَحَتْ
فَقَالَ يَاصْبِرُوا السَّيِّئَاتِ يُرْفَعُنَّ إِلَى السَّمَاءِ
وَيُنْكَتُنَّ إِلَى النَّاسِ)) اللَّهُمَّ اشْهَدْ

فرق نہ آوے کہ تمہاری کھنکی ایڑا جائے اور ان کا حق تمہارے اوپر
اٹا ہے کہ روٹی ان کی اور کپڑا ان کا دستور کے موافق تمہارے ذمہ
ہے اور تمہارے درمیان چھوڑے جاتا ہوں میں ایسی چیز کہ اگر تم
اسے مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو اللہ کی کتاب اور تم سے
سوال ہوگا (قیامت میں) اور میرا حال پوچھا جائے گا پھر تم کیا کہو
گے؟ تو ان سب نے عرض کی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک
آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر
خواری کی پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی انگشت شہادت (کلمہ کی انگلی)
سے کہ آپ اسے آسمان کی طرف اٹھاتے تھے اور لوگوں کی طرف
جھکاتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ! گوادر ہو یا اللہ! گوادر ہو تین بار یہی
فرمایا اور یونہی اشارہ کیا پھر اذان اور تکبیر ہوئی اور ظہر کی غلا پڑھی

حق نوت ہو گیا یہ مذہب ہے امام شافعی اور جمہیر علماء کا اور امام مالک کا قول ہے کہ صرف دن میں دو وقت صحیح نہیں ہوا اور امام احمد نے کہا ہے کہ
دو وقت کا وقت عز کی خبر سے شروع ہوتا ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ اصل دو وقت بہت بڑا دن ہے حج کا وہ اگر فوت ہو گیا تو حج فوت
ہو گیا اور بغیر اس کے حج صحیح نہیں ہوتا۔

پانچہ قول اور امام کو پیچھے بھالایا اس سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ ایک جانور پر دو آدمیوں کا حیض نادر مست ہے اگر جانور طاعت رکھتا ہو
اور اس باپ میں بہت روایتیں آئی ہیں۔

قولہ سر اس کا کبادہ کے آگے مورک میں لگ گیا۔ مورک وہ جگہ ہے جو کبادہ کے آگے ہوتی ہے اور کبھی سوار جب تھک جاتا ہے چر لگے
لگے من ہو جاتے ہیں تو اٹھا کر وہاں رکھ لیتا ہے اور وہاں ایک پتھر لگا ہوتا ہے اور اس سے ثابت ہو گیا ایک اور مسئلہ کہ چور سے ہونے والے سے۔
ترتیب مسئلہ کہ سوار کو ضروری ہو کہ پیدلوں کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے چھ میں سواری دوڑا دے نہیں کہ ان میں بھاگ پڑے
اور کمر بڑھو دے یا بل چلے اس لیے آپ مہار کیجئے رہے۔

چونکہ پورے ہونے کا ثابت ہوا کہ جب غزوات سے لوٹے تو آہستہ آہستہ رساں رساں پلے جلدی پٹنے کی حاجت نہیں کہ
خلاف سنت ہے

قول آخر مزدلفہ پہنچ گئے اور مزدلفہ مشہور جگہ ہے حد اس کی مشہور ہے اور عرقت سے تن کوں ہے اور مزدلفہ سے منیٰ تین کوں
ہے اور منیٰ ہے کہ تین کوں ہے اور وہ تین میں داخل ہے اور اس سے ثابت ہوئے مسائل کہ

حیضہ یوں پورے ہونے کے شب کو آپ وہاں رہے اور شب کو وہاں رہنا حیضہ کے نزدیک واجب ہے اور امام احمد کے نزدیک بھی
اور بعض شافعیہ کا بھی یہ قول ہے اور بعض شافعیہ کے نزدیک فرض ہے۔

چھپا سٹھ یوں پورے ہونے کے آپ نے مغرب اور عشاء ایک لڑان اور دو کا امت سے پڑھیں جیسے ظہر اور عصر غزوات میں پڑھی
تھیں اور یہ مذہب ہے شافعی اور زکریا کا اور دوسرے اماموں کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ عشاء میں اقامت ضروری نہیں اس لیے کہ

اللَّهُمَّ اشْهَدْ ۖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدَّ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَكَمْ يُصَلِّي بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُؤَقَفَ فَجَعَلَ يُعَلِّقُ نَاقِيَةَ الْقَصْوَاءِ بِإِلَى الصُّخْرَاتِ وَجَعَلَ حَتْلَ الشَّامَةِ يَمِينُ يَدَيْهِ رَاكِبَتِ الْقَيْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ رَاقِبًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا

اور پھر اقامت کہی اور عصر پڑھی اور ان دونوں کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت وغیرہ) پھر سوار ہوئے رسول اللہؐ یہاں تک کہ آگے کھڑے ہوئے کی جگہ میں پھر اونٹنی کا پیٹ کر دیا پتھروں کی طرف اور گھنٹہ بڑی کو اپنے آگے کر لیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور کھڑے رہے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور زردی تھوڑی تھوڑی جاتی رہی اور سورج کی نکلیا ڈوب گئی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا اور لوٹے اور مہار قصواء کی اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ سر اس کا کچاؤہ کے آگے مورک میں لگ گیا تھا (مورک وہ جگہ ہے جہاں سوار

تھک کر اپنے وقت پر ہے بخلاف عصر عرفات کے کہ وہ غیر وقت میں تھی مگر سنت اس علت پر مقدم ہے اور سر مستھ سٹھ یوں پورے ہوئے کہ سنت یہی ہے کہ عرفات سے جب لوٹے تو مغرب میں دیر کرے اور عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھے اور یہ بیچ تاخیر ہے اور اس پر اجازت ہے تمام امت کا کہ یہاں حج تاخیر ضروری ہے اور اس میں اختلاف ہے کہ سب اس کا کیا ہے ابو حنیفہ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ یہ سب تک کے ہے اور چاہے یہ بیچ اہل مکہ اور اہل مزدلفہ کو بھی اور اہل سنی کو بھی اور لوگوں کو بھی اور صحیح یہ ہے کہ یہ بیچ ہے سب سفر کے ہے اور اسی مسافر کو روایہ جو مسافت قصر کا اور دھوکھا ہو اور وہ منزل ہیں۔ اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ چاہے بیچ ہر سفر میں کو چھوٹا ہی سفر ہو۔ یہ مضمون ہے نوہی کا شرح مسلم میں اور جامعہ میں ہے کہ بیچ مزدلفہ کے لیے خطبہ اور سلطان اور جماعت اور احرام شرط نہیں بخلاف بیچ عرفہ کے۔ کہ لانی (مکئی)۔ اور نوہی نے کہا ہے کہ اگر کسی نے ارض عرفات میں یا وہاں میں مزدلفہ کے مغرب پڑھ لی اور بیچ نہ کی ساتھ عشاء کے تو روا ہے مگر خلاف افضل ہے اور بات یہ ہے کہ یہ ثابت نہیں ہو۔ رسول اللہؐ سے اور بہر طور اطاعت ان کی واجب ہے امت پر اور یہی نہ سب ہے صحابہ اور تابعین کا اور اہل یوسف اور اصحاب کا بھی قول یہی ہے اور اصحاب حدیث کا بھی کہ اگر الگ الگ اپنے اپنے وقت میں اور کسی تو بھی روا ہے۔ ابو حنیفہ وغیرہ کو فہم نے کہا ہے کہ ضروری ہے کہ مزدلفہ میں بیچ کرے اور اس سے پہلے کہیں روا نہیں اور امام مالکؒ نے بھی کہا ہے کہ قبل مزدلفہ کے روا نہیں مگر جس کو یا جس کی سواری کو کچھ عذر ہو جائے مگر اس کو بھی ضروری ہے کہ مغرب بعد غروب شفق ادا کرے۔ اور

اُسٹھ سٹھ یوں پورے ہوئے کہ ان دونوں کے بیچ میں ثابت ہو کہ سنت نہ پڑھے مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ نہ پڑھنا سنت کا شرط ہے بیچ کی یا نہیں؟ اصحاب شافعیہ کے نزدیک صحیح یہی ہے کہ شرط نہیں بلکہ سنت مستحبہ ہے اور بعض اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ شرط ہے۔

قول اس کے بعد جزدہ کوڑے کہ پھر آپؐ لیٹ رہے اور

احمر سٹھ یوں پورے ہوئے کہ رات کو وہاں رہنا واجب ہے یا سنت ہے؟ صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ اگر کوئی شب کو وہاں نہ رہا تو حج اس کا صحیح ہو گیا اور گناہ چار ہو مگر اس پر دم واجب ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کے ترک میں گناہ نہیں اور نہ دم واجب ہوتا ہے مگر وہاں ظہر بارات کو مستحب ہے اور ایک جماعت کا قول ہے کہ نہ رکن ہے اور بغیر اس کے حج صحیح ہی نہیں ہو جائیے بغیر توقف عرفات کے حج صحیح نہیں ہوتا۔ اور یہ قول ہے امام شافعی کے نواسے کا اور ابو بکر بن محمد بن اسماعیل بن خزیمہ کا اور علاقہ اور اسود اور شعبی اور غنی اور حسن ابصری کا۔ اور ستر یوں ہوئے کہ مزدلفہ میں نماز سویرے پڑھنا چاہیے صبح کی اس لیے کہ آج نامک بہت ہیں۔

خَتَّى غَابَ الْقُرْصُ وَأُزْدِفَ أَسْمَاءُ حَلَقَهُ
وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ شَقَّ لِلْفَضْوَاءِ الزَّمَامَ حَتَّى إِنَّ
رَأْسَهَا لَكَيْسِبَ مَزْرُوكَ رَحْلِهِ وَيَقُولُ يَبْنُو
الْيَمْنَى ((أَيُّهَا النَّاسُ الْمُسْكِنَةُ الْمُسْكِنَةُ
كَلَّمَا)) أَنَّى خَبَلًا مِنَ الْجِبَالِ أُرْنِي لَهَا
قَلِيلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَنَّى الْمُزْدَلِفَةُ
فَصَلَّى بِهَا الْغُتُوبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاجِدٍ
وَبِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ
حِينَ نَبَّيَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَبِقَامَةٍ ثُمَّ
رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى أَنَّى الْمَشَرَّ الْحَرَامَ
فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ
وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ رَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا

ابنِ وقت تک کر اپنا حجر جو لٹکا ہوا رہتا ہے اس جگہ رکھتا ہے اور
آپ سیدھے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کہ اے لوگو! رساں رساں
چلو آرام سے اور جب کسی ریت کی ڈھیری پر آجاتے (جہاں بھیڑ کم
پاتے) تو ذرا مہارڈھکی کر دیتے یہاں تک کہ اونٹنی چڑھ جاتی آخر
مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء پر بھی ایک اذان سے (جو
مغرب سے پہلے کہی) اور دو تکبیروں سے اور ان دونوں فرضوں کے
بیچ میں نفل کچھ نہیں پڑھے (یعنی سنت وغیرہ نہیں پڑھی) پھر آپ
لیٹ رہے یہاں تک کہ صبح برآمد ہوئی پھر فجر کی نماز کو اکی (سبحان
اللہ کیسے کیسے سلام ہیں رسول اللہ کے کہ رات دن آپ کے سونے
بیٹھنے اٹھنے جاگنے، کھانے پینے پر نظر ہے اور ہر فعل مبارک کی یاد
راشت و حفاظت ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر) جب فجر خوب
ظاہر ہو گئی اذان اور تکبیر کے ساتھ نماز پڑھی پھر قصواء کو اونٹنی پر
سوار ہوئے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے اور وہاں قبلہ کی
طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ اکبر کہا اور لا الہ الا اللہ کہا
اور اس کی توحید پکاری اور وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ روشنی

اکھریوں ہوئے کہ صبح کی نماز میں اذان اور اقامت دونوں مستون ہیں اور اسی طرح نمازوں میں مسافر کی اور اس میں بہت حدیثیں
وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ نے سفر میں بھی اذان دلوائی جیسے حضر میں دلاتے تھے۔

قول پھر پہلے یہاں تک کہ المشعر الحرام میں آئے۔ اور اس سے

بہتر مسئلہ یوں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا کہ یہاں توقف بھی سواری پر یا نفل سے پیدل سے جیسا کہ پر بھی گزرا اور اس سے معلوم
ہوا کہ المشعر الحرام اسی قریح ہے اور ماہر مفسرین اور اہل سیر نے کہا ہے کہ المشعر الحرام تمام مزدلفہ ہے اور
تہریروں پورے ہوئے کہ معلوم ہوا یہاں بھی توقف کرنا مکمل حج میں داخل ہے اور اس میں کچھ اختلاف نہیں مگر اختلاف اس
میں ہے کہ یہاں سے کب چلے؟ سو اہل مسود اور اہل عمر اور ابو حنیفہ اور شافعی اور ماہر کا قول ہے کہ یہاں کھڑا عاکر تارے اور دو رکعتیں
مشغول رہے یہاں تک کہ صبح روشن ہو جائے جیسے اس حدیث میں ہے۔ اور اہل مالک نے کہا ہے کہ یہاں سے روشنی ہونے سے نفل چل دے۔
چوتھ۔ قول نفل کے نہ پڑنا تھو کہ دیکھا اس سے معلوم ہوا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھ بند کرنا چاہیے۔

پچھتر مسئلہ کہ معلوم ہوا جو قدرت رکھے گناہ سے روکنے کی اپنے ہاتھ سے تو روک دے اپنے ہاتھ سے اسی لیے آپ نے ہاتھ دکھ دیا۔
قول یمن محسر میں بیٹھنے محسر اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ ٹل اصحاب قبل کا وہاں رک گیا تھا اور روکنے کو عربی میں محسر کہتے ہیں۔
چھتر قول تہ اونٹنی کو ذرا چلایا اس سے پورے ہوئے پچھتر مسئلہ کہ اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ یمن محسر سے جلدی ہے

فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْكَفَ
الْفَضْلُ - بَنَ عِيَّاسٍ وَكَانَ رَحْلًا حَسَنَ
الشَّعْرِ آتِيضَ وَبِيضًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْتًا بِهِ
فَعُصِيَ يَخْبِرِينَ فَطَلَبُوا الْفَضْلَ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ
فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ
وَجْهَهُ إِلَى الشَّيْءِ الْآخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ

ہو گئی، بخوبی اور لوٹے آپ وہاں سے قبل طلوع آفتاب کے اور فضل
بن عباسؓ کو اپنے پیچھے بٹھالایا اور فضل ایک جوان اور اچھے بالوں والا
گورا چٹاٹھو لمبوترت جوان تھا۔ پھر جب آپ چلے تو ایک مردہ عورتوں
کا ایسا چلا جاتا تھا کہ ایک ایک اونٹ پر ایک عورت سوار تھی اور سب
چلی جاتی تھیں اور فضل ان کی طرف دیکھنے لگے سورسول اللہؐ نے
فضل کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا (اور زبان سے کچھ نہ فرمایا) سبحان اللہ یہ
اخلاق کی بات تھی اور نبی عن المکر کس خوبی سے ادا کیا (اور فضل
نے منہ اپنا دوسری طرف پھیر لیا اور دیکھنے لگے (یہ ان کے کمال
اطمینان کی وجہ تھی رسول اللہؐ کے اخلاق پر) تو رسول اللہؐ نے پھر اپنا

ہاتھ گزرا دیا ہے۔ اور یہ سب سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پڑنے تک ہے یا احتیاج پہنچنے کی مسافت تک۔
سنت قرار دینے کی راہیں اس سے پورے مقرر مسئلہ ہوئے کہ معلوم ہوا لوٹنے وقت عرفات سے اس راہ سے معنی میں داخل ہونا سنت ہے
اور یہ اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثنیۃ العین کی راہ لی اور نکلتے وقت
ثنیۃ السلقی کی۔ اور عیدین میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استفادہ میں چادر لٹے غرض یہ سب گویا بطور تقابل کے ہوا۔
اخصراً۔ قولہ جمرہ عقبہ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ جب جمرہ سے آئے تو معنی میں پہنچ کر پہلے جمرہ عقبہ کی رمی
کرے اور اس سے پہلے کچھ نہ کرے اور یہ رمی اس کی معنی میں اترنے سے پہلے ہو غرض اس رمی سے فارغ ہو کر پھر اترے۔
انامی۔ قولہ اور سات کنکریاں اس سے معلوم ہوا کہ سات کنکریاں باریک دانہ ہونا چاہئے کہ برابر اس سے بڑی نہ چھوٹی اور اگر اس سے
بڑی چھوٹی ہوں تب بھی کافی ہیں مگر پتھر کی ہوں اور امام شافعی اور جمہور کے نزدیک سہہ اور تار ہونا اور سونے اور چاندی وغیرہ سے رمی درست
نہیں اسی طرح جن چیزوں کو حجر نہیں کہتے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک اجڑائے ارض میں جو چیز ہو درست ہے اور پورے ہوئے اس سے
اسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ ہر کنکری کے لیے اللہ اکبر اور معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری ایک انگلی انگ مائے اور یہی ثابت ہے
احادیث سے اور بعض روای میں کڑا ہو جیسے ہم اور پھر تھکر کہنے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کڑا ہو جیسے ہم اور پھر تھکر
کر چکے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کڑا ہو اور پھر منہ اتر میں ہی جمرہ عقبہ شروع ہے اور کچھ نہیں اور اس پر اجماع
ہے تمام مسلمانوں کا اور یہ رمی تک میں داخل ہے باجماع مسلمین۔ اور نہ سب شافعیہ کا کہ یہ واجب ہے رکن نہیں۔ پھر اگر کسی نے چھوڑ دی
یہاں تک کہ ایمان نہ نکل گئے تو گناہ گار ہو اور اس پر دم لازم آیا اور حج صحیح ہو گیا اور انگلے نے کہا ہے حج قاسم ہو گیا اور واجب میں سات کنکریاں
کہ اگر ایک بھی کم ہو گئی تو حج کافی نہیں ہوتا۔

قولہ پھر حجر کی جگہ میں آئے اس سے معلوم ہوا کہ ہر بیت لانا مستحب ہے کہ آپ کے سوا نہ ہو جی۔ اور پورے نہ ہونے
ایسا ہی مسئلہ یعنی ثابت ہوا کہ مستحب ہے فوج کر تہہ دی کا اپنے ہاتھ سے اور نیابت بھی جائز ہے بالاجماع جب نائب مسلمان ہو اور
پورے ہوئے اس سے۔

مِنْ الشَّقِّ الْآخِرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ
يَصْرِفُ وَحَقَّهُ مِنَ الشَّقِّ الْآخِرِ يَنْظُرُ
حَتَّى آتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَخَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ
سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوَسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى
الْجُمُرَةِ الْكُؤْبَرَى حَتَّى آتَى الْحُمْرَةَ الَّتِي
عِنْدَ الشَّحْرَةِ قَرَمَاهَا بِسَنَنِ حَصِيَّاتٍ
كَبِيرٍ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا بِمِثْلِ حَصَى
الْعُذَابِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ
انْصَرَفَ إِلَى الْمُصَحَّرِ فَخَرَّ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ
بَيْتَهُ ثُمَّ أَعْطَى عَبْدًا فَخَرَّ مَا غَيْرَ
وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ هَذِيٍّ
بِضَعْفٍ فَجُعِلَتْ فِي يَدِهِ قَطِيعَتَانِ كَلَّمَا
مِنْ لَحْيَيْهَا وَخَرَّبَا مِنْ مَرْتَعَيْهَا ثُمَّ رَكِبَ
وَسَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہاتھ لادھر پھیر کر ان کے منہ پر رکھ دیا تو فضل پھر دوسری طرف
منہ پھیر کر پھر دیکھنے لگے یہاں تک کہ بطنِ محسر میں پہنچے تب اونٹنی
کو ذرا چلایا اور حج کی راہ لی جو جرہ کبریٰ پر جا چکی ہے یہاں تک کہ اس
جرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے (اور اسی کو جرہ متبہ کہتے
ہیں) اور سات کنکریاں اس کو ماریں ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے ایسی
کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں (اور درانہ ہاتھ کے برابر ہوں) اور
والدی کے بیچ میں کھڑے ہو کر ماریں کہ مٹی اور عرفات اور مزدلفہ
کے داہنی طرف اور مکہ کے بائیں طرف رہا) پھر خرقہ جگہ آئے اور تیسٹھ
اونٹ اپنے دست مبارک سے خر کیے (تربان دست و بازو دست
شوم)۔ باقی حضرت علیؑ کو دیے کہ انھوں نے خر کیے اور شریک کیا
آپ نے ان کو اپنی ہڈی میں پھر حکم فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک
کھڑا لیویں اور ایک بائیں میں ڈالا اور یکایک پھر آپ نے اور حضرت
علیؑ نے دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور اس کا شور بائیں پھر
سوار ہوئے اور بیت اللہ کی طرف آئے اور طواف افاضہ کیا اور ظہر

ایسی مسئلہ یعنی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جلد ہی ذبح کرنا دیکھا اگرچہ بہت ہوں اور ذبح سب کا یوم النحر میں مستحب ہے۔ اور رسول اللہ
نے تیسٹھ اونٹ جو آپ کے ساتھ آئے وہ تو آپ نے ذبح کئے اور باقی حضرت علیؑ لائے تھے وہ ان کو ذبح کے لیے دیے جو وہ ممکن سے لائے
تھے۔ غرض یہ سب پورے ہو گئے۔

قرائسی مسئلہ پھر فرمایا کہ ہر اونٹ میں سے ایک ٹکڑا حج اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ ہر قربانی میں سے کچھ کھانا مست ہے اور چونکہ ہر
ایک میں سے کھانا مشکل تھا تو آپ نے یہ ترکیب کی۔ اور اس کے سنت ہونے پر سب علماء کا اتفاق ہے۔

پھر قرائسی مسئلہ قول اور طواف افاضہ کیا حج اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ طواف افاضہ درکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا چارہا
مسلمین اور اول اس کا شبِ نحر کے نصف ہے شافعیہ کے نزدیک اور افضل وقت درمی جرہ متبہ کے بعد ہے اور ذبح بدی اور وطلق کے پیچھے اور
اس میں وہاں چڑھ جاتا ہے یوم النحر کا اور سارے دن میں نحر کے جب چاہے بھالائے بلا کہ امت اور یوم النحر سے زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے اور تاخیر
کرنا یوم تشریق سے زیادہ مکروہ ہے اور آخر وقت اس کے سبب تک آدمی زندہ رہے مگر شرط یہ ہے کہ بعد ووقوف عرفات کے ہو اور اگر ووقوف
عرفات سے پہلے کرے تو روا نہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ طواف افاضہ میں نہ رمل ہے نہ اضطباع ہے۔ اور اگر کسی نے طواف واداع کی نیت
سے طواف کیا اور طواف افاضہ اس کے ذمہ تھا تو یہ طواف افاضہ کی جگہ ہو گیا اور اس میں نفس سے شافعی کا بھیجے کسی پر حج اسلام ہو اور وہ نیت تضایا
بارادہ حج بھالائے تو وہ حج اسلام کی جگہ ہو جاتا ہے۔ اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء نے کہا ہے کہ طواف افاضہ کسی اور طواف کی نیت سے صحیح نہیں ہوتا
اور اس طواف افاضہ کو طواف التریات اور طواف العود اور طواف الغرض اور طواف الکریم بھی کہتے ہیں اور اس سے پورے ہوئے۔

کہ میں پڑھی اور بنی عبدالمطلب کے پاس آئے کہ وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے آپ نے فرمایا پانی بھرو لے لواد عبدالمطلب کی اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ لوگ بھیڑ کر کے تمہیں پانی نہ بھرنے دیں گے تو میں بھی تمہارا شریک ہو کر پانی بھرتا (یعنی جب آپ بھرتے سنت ہو جاتا تو پھر ساری امت بھرنے لگتی اور ان کی سقاہت جاتی رہتی) پھر ان لوگوں نے ایک ڈول آپ کو دیا اور آپ نے اس میں سے پیا۔

۲۹۵۱- جعفر بن محمد نے کہا میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں چارے کے پاس گیا لاوان سے حضرت کے حج کا حال پوچھا اور انھوں نے بیان کی حدیث جیسی حاتم بن اسماعیل نے بیان کی تھی اور اس میں اتنا زیادہ کیا کہ عرب کا قاعدہ تھا (یعنی ایام جاہلیت میں) کہ ابوسارہ (ایک شخص کی کنیت ہے) ان کو مزدلفہ سے لوٹا لا تھا (اور عرفات کو لے جاتا تھا)۔ پھر جب رسول اللہؐ مزدلفہ سے آگے بڑھے تو قریش نے یقین کیا کہ آپؐ المشعر الحرام میں ٹھہریں گے اور وہیں آپؐ کی منزل ہوگی اور آپؐ وہاں سے بھی آگے بڑھ گئے اور اس سے کچھ تعرض نہ کیا یہاں تک کہ عرفات پہنچے (یعنی قریب عرفات) اور وہاں اترے۔

باب: اس بیان میں کہ عرفات سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے ۲۹۵۲- چارے سے اسی حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہؐ نے

فَأَقْصَىٰ إِلَى النَّبِيِّ فَصَلَّىٰ بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَىٰ نَبِيَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْتَفِئُونَ عَلَىٰ زَمْرٍ فَقَالَ ((ائْرِعُوا نَبِيَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنِّي بِغَلَبَتِكُمُ النَّاسُ عَلَىٰ سِقَاتِكُمُ لَنَزَعْتُ مِنْكُمُ)) فَأَوَّلُوهُ ذَلُّوا فَخَرِبَ مِنْهُ.

۲۹۵۱- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ثَبِتُ خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَمَسَّاهُ عَنْ حَجَّهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِخَبَرِ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَتْ الْقَرْبُ يُلْقِعُ بِهِمْ أُمُّ سَيَّارَةَ عَلَىٰ حِمَارِ عَرَبِيٍّ فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالشَّعْرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشْكُ قَرِيشٌ أَنَّهُ سَيَقْعِرُ عَلَيْهِ وَيَكُونُ مَنَزِلُهُ ثُمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَغْرَضْ لَهُ حَتَّىٰ أَتَىٰ عَرَفَاتَ فَنَزَلَ.

بَاب مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ ۲۹۵۲- عَنْ خَابِرِ بْنِ حَدِيثِهِ ذَلِكَ أَنَّ

لہ دیکھا اس مسئلے کہ پانی بھرتا اور پانی کی فضیلت ہے کہ آرزو کی آپؐ نے اس کی گرا اس خوف سے کہ بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن جائے بجان لائے اور معلوم ہوا اس سے کہ بعض مستحبات کا ترک کسی مصلحت سے روکے اور پورے ہوئے اس سے۔

چھپاسی مسئلے کہ ثابت ہوئی فضیلت زمزم کے پینے کی اور بہت روایتیں اس بارے میں آئی ہیں۔ اور یہ ایک مشہور کنواں ہے بیت اللہ شریف سے اڑیسہ ہاتھ پر اور مزدلفہ سے شوق ہے کہ آپؐ ٹیپہ کو کہتے ہیں اور حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ زمین کے تمام کنوؤں سے بہتر زمزم ہے اور سب سے بدتر بہوت۔ تمام ہوئی شرح اس حدیث کی اور ہم نے اقتضایا اس کی شرح میں ورنہ بہت فوائد ہیں اس کے و نحمد اللہ علیٰ اتمامہ۔

(۲۹۵۱) ☆ یعنی قریش نے خیال کیا کہ آپؐ مزدلفہ میں وقوف کریں گے جیسے وہ ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے حضرت اس سے بڑھ کر عرفات کے قریب اترے اور بعد زوال عرفات میں وقوف کیا جیسے اوپر گزرا۔

(۲۹۵۲) ☆ یہ کمال نرمی اور آسانی کے لیے امت کی فرمایا ورنہ ہر شخص کو تکلیف ہوتی اور آپؐ کے موقف اور منہ میں وہ بھیڑ

فرمایا میں نے یہاں نحر کیا اور منیٰ ساری نحر کی جگہ ہے تو تم اپنے اترنے کی جگہ میں نحر کرو اور میں نے یہاں وقوف کیا اور عرفہ سارا وقوف کی جگہ ہے اور المشعر الحرام اور مزدلفہ سب وقوف کی جگہ ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا۔

۲۹۵۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث میں یوں مروی ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے حجر اسود کو چومے اور تین پتھروں میں رمل کیا اور چار میں عادت کے موافق چلے۔

باب: وقوف کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی لوٹو ۲۹۵۴- حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قریش اور جو لوگ ان کی چال پر تھے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور اپنے کو خمس نام رکھتے تھے (ابو البقیع) نے کہا ہے کہ یہ نام ہے قریش کا اور ان کی اولاد کا اور کنانہ اور جدیلہ قبیلہ قیس کا اس لیے کہ وہ خمس رکھتے تھے اپنے دین میں یعنی تہذیب اور نیکو کرتے تھے اور باقی عرب کے لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے پھر جب اسلام آیا اللہ پاک نے اپنے نبی کو حکم فرمایا کہ عرفات میں آویں اور وقوف فرمائیں اور وہیں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت کا تم ایضاً یعنی لوٹو وہیں سے جہاں سے اور لوگ لوٹتے ہیں۔

۲۹۵۵- ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عرب طواف کرتے تھے بیت اللہ کا ننگے کمر خمس اور خمس قریش ہیں اور ان کی اولاد غرض لوگ ننگے طواف کرتے تھے مگر جب کہ قریش ان کو کپڑے دے دیتے تھے۔ سو مرد مردوں اور عورت عورتوں کو کپڑے دیا کرتی تھیں اور خمس مزدلفہ سے باہر نہ جاتے اور سب

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَحَرْتُ هَاهُنَا وَبَيْنِي كُلُّهَا مَنَحَرٌ فَأَنْحَرُوا فِي رِحَابِكُمْ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ))۔

۲۹۵۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔

بَاب فِي الْوُقُوفِ وَقَوْلِ تَعَالَى ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ

۲۹۵۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ ذَاكَ بَيْنَهَا يُفْعُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ كَانُوا يُسْتَوُونَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يُفْعُونَ بِعَرَّةٍ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

۲۹۵۵- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَّةً إِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَنْ وَلَدَتْ كَانُوا يَطُوفُونَ غُرَّةً إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ يَأْتِيَا فَيُعْطِيَا الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتْ الْحُمْسُ

تھے بھاڑ ہوئی کہ اونٹ کے عوض میں آدمی قربان ہو جاتے۔

(۲۹۵۳) بیان ان سب کا مفصل اوپر گزرا۔

لوگ عرفات تک جاتے۔ ہشام نے کہا میرے باپ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے وہی مضمون فرمایا جو ابھی اوپر گزرا حتیٰ بات زیادہ ہے کہ جب آیت مذکورہ اتری تو سب عرفات جاتے گئے۔

لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَتَّبِعُونَ عِرْفَانَ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَلْحَسُّنُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ثُمَّ أَيْبَسُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُبَيِّضُونَ مِنْ عِرْفَانَ وَكَانَ الْحَسُّنُ يُبَيِّضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَتَوَلَّوْنَ لَا يُبَيِّضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَيْبَسُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَجَعُوا إِلَى عِرْفَانَ.

۲۹۵۶- جابر بن مطعم نے کہا کہ میرا ایک اونٹ کھو گیا اور میں اس کی تلاش کو نکلا عرفہ کے دن تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہؐ لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں عرفات میں تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو جس کے لوگ ہیں ان کو کیا دوا جو یہاں تک آگے (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں آتے تھے) اور قریش خمس میں شمار کیے جاتے تھے (جو لوگ مزدلفہ سے باہر نہ جاتے تھے)۔

۲۹۵۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَهْلُتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَمِنْ الْحَسَنِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ نَعُدُّ مِنْ خَنَسٍ.

باب: ایک شخص اپنے احرام میں کہے کہ جو فلاں شخص احرام ہے وہی میرا بھی ہے اسکے جائز ہونے کا بیان ۲۹۵۷- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اونٹ بٹھائے ہوئے بٹھائے کہ میں تھے اور مجھ سے فرمایا کہ تم نے حج کی نیت کی؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا احرام باندھا؟ میں نے عرض کی کہ

بَابُ فِي نَسْخِ التَّحْلُلِ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَمْرِ بِالتَّصَامِ ۱ ۲۹۵۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُبِيتٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي ((أَحْجَجْتَ)) فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ((بِمَ أَهْلَلْتَ)) قَالَ قُلْتَ لَيْتَكَ يَا هَذَالِ كِبَاهُذَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۱۔ جیسے حضرت علیؓ نے کہا تھا کہ جو احرام رسول اللہؐ کا ہو وہی میرا بھی ہے اور آپ نے اسے جائز رکھا۔ (۲۹۵۷) اور جس کے پاس قربانی ہووے ہی نہیں غرض حضرت عمر بن خطابؓ نے یہاں رسول اللہؐ کے صل کا خیال کیا اور قول کا خیال کیا کہ آپ نے تمام صحابہ میں حکم دیا کہ جس کے پاس بذی نہ ہو احرام کھول دالے اور بعض شاعران حدیث نے اس کی تاویل کی ہے کہ یہ منع کرنا آپ کا عذاب اولیٰ کے طریق سے تھا کہ خواہش آپ کی یہ تھی کہ لوگ حج کو الگ سفر میں اور عمرہ کو الگ سفر میں بجلائیں اور اسی کو وہ پورا خیال فرماتے تھے گو وہ خیال کیسا ہی ہو۔

مسلمؒ نے کہا کہ بیان کی ہم سے یہی روایت عبد اللہ بن معاذ نے ان سے ان کے باپ معاذ نے ان سے شعبہ نے اس استاد سے اسناد اس کے۔

میں نے کہا لیکر باند لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپ نے فرمایا کیا خوب کیا اب بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا اور مردہ کا اور احرام کھول ڈالو (اس لیے کہ ان کے ساتھ ہدی تو تھی ہی نہیں)۔ پھر میں نے طواف کیا بیت اللہ اور صفا اور مردہ کا اور قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر کی جو کچھ دیکھ دیں بھر میں نے حج کی لپک پکاری اور میں لوگوں کو بھی فتویٰ دیتا تھا (کہ جو حج کو آدے بے ہدی کے وہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے پھر یوم الترویہ میں حج کا احرام باندھ لے) یہاں تک کہ جب خلافت ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا اب ابو موسیٰ یا کہا اب عبد اللہ بن قیس تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کون سی نئی بات نکالی تھ کہ میں تمہارے پیچھے (معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ خلفاء کی بات کو بھی احداث جانتے تھے اور نوید اخبار کرتے تھے اور سنت میں داخل نہ جانتے تھے اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے بھی جماعت تراویح جس کو آپ نے مقرر فرمایا تھا نعمت البدعة ہذا فرمایا اور یہ نہ کہا نعمت السنة ہذا حالانکہ اصل تراویح کی سنت سے ثابت تھی بلکہ اصل جماعت کی بھی ثابت تھی مگر صرف دوام اس پر حضرتؓ نے نہیں کیا تھا اور دوام کا حکم حضرت عمرؓ نے دیا تھے سے تغیر کو جو ان کی جانب سے تھا آپ کو پسند نہ آیا کہ اس کو سنت میں داخل کریں۔ سبحان اللہ کیا اب تھا صحابہ کو جناب رسالتؐ کا اور اسی سے معلوم ہوا کہ قول صحابی جہت نہیں در نہ خلفاء کی بات کو احداث نہ کہتے) تب ابو موسیٰ نے کہا اے لوگو! جن کو میں نے فتویٰ دیا ہے (یعنی احرام کھولنے کا) تو وہ تامل کریں اس لیے کہ امیر المؤمنین آنے والے ہیں سو تم ان کی پیروی کرو۔ کہا راوی نے پھر آئے حضرت عمرؓ اور میں نے ان سے ذکر کیا تو انھوں نے کہا اگر ہم اللہ کی کتاب پر چلیں تو وہ

((فَقَدْ أَحْبَبْتُمْ طُفًا بِأَنْتُمْ وَالصُّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَجَلٌ)) قَالَ فَطُفْتُ بِأَنْتُمْ وَالصُّفَا وَالْمَرْوَةَ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَقُلْتُ: رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ: فَكُنْتُ أَتَّبِعِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى كَانَ فِي عِيَالَةٍ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ وَتَذَلِكَ بَعْضُ فَيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الشُّكْلِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فَنَبَا فَلْيَبْدَأْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ قَاتِمُوا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللَّهِ يَأْمُرُ بِالتَّحَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ حَتَّى يَلْغِ الْهَدْيُ مَحَلَّةً.

حکم قربانی ہے پورا حج و عمرہ بجالانے کا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چلیں تو رسول اللہ نے احرام نہیں کھولا جب تک قربانی نہ پہنچ گئی اپنی جگہ پر۔

۲۹۵۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۹۵۸- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَادٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۲۹۵۹- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُبِيعٌ بِالْبَيْطِ حَاءَ فَقَالَ يَمْ أَهْلُتَ قَالَ قُلْتُ أَهْلُتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((هَلْ سَفَّتَ مِنْ هَذَا)) قُلْتُ لَا قَالَ ((فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ جِلْتُ)) قُلْتُ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَسَّطَنِي وَعَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أَتُفِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِيمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَافَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسَلِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مِنْ كُنَّا أَفْضِيَاءَ بَنِيءَ فَلْيَبْذُوهَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فِيهِ فَأَتَمُّوا قَدِمًا قَدِيمٌ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَخَذْتَ فِي شَأْنِ النُّسَلِ قَالَ إِنْ تَأَخَذُ بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَإِنْ تَأَخَذُ بِسُنَّةِ نَبِيِّنا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَجِلْ حَتَّى نَحْرَ الْهَدْيِ.

۲۹۶۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۹۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْنَعُنِي إِلَى الْيَمَنِ قَالَ

(۲۹۵۹) ☆ غرض یہ ہے کہ منع کرنا حضرت عمر فاروقؓ کا بطور حرمت کے نہیں تھا کہ حج احرام کو جانے ہوں یا حج کو باطل خیال کرتے ہوں بلکہ اس منع کرنے کی علت خود آگے کی روایت میں آتی ہے۔

یہاں کو بھیجا تھا اور میں اس سال آیا جس سال آپ نے حج کیا۔ آگے وہی مطلب ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

قَوْلُهُ فِي الْقَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا مُوسَى كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَخْرَجْتِ)) قَالَ قُلْتُ لَيْسَ بِإِذْنَالِ كَابِلَالِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((هَلْ سَمِعْتِ هَذَا)) قُلْتُ لَا قَالَ ((فَانْطَلِقِي قَطْفَ)) بِالنَّبِيِّ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَجَلْتُمْ مَا فِي الْحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَسَمْعِيَانِ.

۲۹۶۱- ابو موسیٰ لاٹوئی دیتے تھے متحدہ کلا جیسا اوپر گزرا کہ حج کو عمرہ کر کے فتح کر ڈالنا اور پھر یوم النحر میں حج کا احرام باندھنا تو ایک شخص نے کہا تم اپنے بعض فتوے کو روک رکھو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے کوئی نئی بات نکالی نہ کہیں۔ پھر وہ طے حضرت عمرؓ سے اور ان سے پوچھا انھوں نے کہا کہ تم جانتے ہو کہ نبیؐ نے متحدہ کیا ہے اور ان کے اصحاب نے (ایام حج میں مطلق عمرہ بجالانے کو اور پھر اس سال حج کرنے کو بھی متحدہ کہتے ہیں) مگر میں جو منع کرتا ہوں تو اس لیے کہ مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہ لوگ عورتوں کے ساتھ شب باشی میلہ کے درختوں میں کریں پھر حج کو جاویں کہ ان کے سر میں سے پانی نکلتا ہو (اور اس حال میں عرقاٹ کو چاویں)۔

۲۹۶۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتَعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ بَعْضِ قُضَاةِ قِبَالَتِ لَا تَذْبِرِي مَا أَخَذْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي النَّسَبِ بَعْدَ حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدَ مَسْأَلَةِ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَأَصْحَابُهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَطْلُؤُوا مُعْرَبِينَ بَيْنَهُ فِي الْقَارِئِ ثُمَّ يَرْوَحُونَ فِي الْحَجِّ تَقَطُّرُ رُءُوسُهُمْ.

باب: جمع کے جائز ہونے کا بیان

باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ

۲۹۶۲- عبد اللہ بن شعیب نے کہا کہ حضرت عثمانؓ نے منع کیا

۲۹۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ كَانَ عُثْمَانُ

(۲۹۶۱) ☆ یہ عذر بیان کر دیا حضرت عمرؓ نے کہ آپ کو پسند آیا کہ لوگ عرقاٹ میں مانند اور حاجیوں کے گرد آلود ہوں اور حجاج کی خوبی گویا جیسی ہے کہ سر پریشان اور خضوع ان میں ظاہر ہو اور مسکن کے سامان ان پر نمود ہوں نہ کہ راحت و آرام کی علامتیں ان پر ظاہر ہوں اور امر ظاہر ہے کہ یہ علت حدیث مرفوع منسوخ کے مقابلہ میں کچھ نہیں اس لیے کہ احرام سے ایک لحظہ چشمہ بھی سب طرح زینت حلال ہے اور عورتوں سے جماع وغیرہ درست ہے اور خوشبو لگانا اور ہے۔ غرض حضرت عمرؓ کا قول معارض حدیث مرفوع کے نہیں ہو سکتا آپ کو معارضہ منکوحہ حاضر اپنی ایک رائے کی بات کہی اور جس کا بھی ہے اس کو قبول کرے چاہے نہ کرے۔

(۲۹۶۲) ☆ یعنی منع کرتا حضرت عثمانؓ کا بھی خبر یا تھا نہ کہ خبر یا تھا نہ کہ ہم دوتے سے امر اس سے عمرہ نفاہے جو قبل فتح ہوا ہے اور چونکہ وہ عمرہ بھی ذیقعدہ میں تھا لہذا اس پر بھی جمع کا اطلاق صحیح ہے۔ مسلم نے کہا اور بیان کی مجھ سے کہی روایت جیسی ابن حارثی نے ان سے

يُنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ رَسَكَانَ عَلِيٍّ يَأْتُرُ بِهَا فَقَالَ
عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَا
قَدْ تَمَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ أَهْلٌ وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ.

۲۹۶۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۲۹۶۴- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ
بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
بِمُسْتَأْنٍ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتَعَةِ أَوْ
الْعَمُورَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ مَا تُرِيدُ إِلَيَّ أَمْرُ فَعَلَهُ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَنَهَى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ دَعْنَا بَيْنَكَ
فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدْعَكَ فَلَمَّا أُنْ رَأَى
عَلِيٌّ ذَلِكَ أَهَلَ بِهَا جَمِيعًا.

۲۹۶۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ
الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً

۲۹۶۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كَانَتْ لَنَا وَخَصَّةٌ يُعْنَى الْمُتَعَةُ فِي الْحَجِّ .

۲۹۶۷- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا
تَصْلُحُ الْمُتَعَانُ إِلَّا لَنَا خَاصَّةٌ يُعْنَى مُتَعَةُ
النِّسَاءِ وَمُتَعَةُ الْحَجِّ

متنع سے اور حضرت علیؑ کا حکم کرتے تھے تو حضرت عثمانؓ نے
حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو کچھ کہا تب حضرت علیؑ نے کہا آپ
جانتے ہیں کہ ہم نے متنع کیا ہے رسول اللہؐ کے ساتھ (یعنی متنع
حج کا) تو انھوں نے کہا ہاں مگر ہم اس وقت ذر تھے۔

۲۹۶۳- شعبہ سے بھی اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے۔

۲۹۶۴- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علیؑ
رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمانؓ رضی اللہ عنہ دونوں عسکان (کہ
نام ہے ایک مقام کا) میں متنع ہوئے اور عثمانؓ رضی اللہ عنہ متنع
سے منع کرتے تھے (یعنی ایام حج میں کہ وہ متنع ہے) تو حضرت علیؑ
رضی اللہ عنہ نے کہا کیا ارادہ ہے تمہارا اس کام کے ساتھ جو خود
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تم اس سے منع کرتے ہو؟ تو
عثمانؓ نے کہا تم نہیں چھوڑ دو ہمارے حال پر۔ حضرت علیؑ نے فرمایا
میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا پھر جب حضرت علیؑ نے یہ حال دیکھا تو
حج اور عمرہ دونوں کا لپیک پکارا۔

۲۹۶۵- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا متنع حج کا خاص تھا ہی
ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے۔

۲۹۶۶- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا متنع حج میں ہمارے ہی
لیے خاص تھا۔

۲۹۶۷- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا دو حصے ایسے ہیں کہ
ہمارے ہی لیے خاص تھے یعنی متنع عمرتوں کا (یعنی نکاح کرنا ایک
وقت مقرر تک) اور متنع حج کا۔

لہ سے خلاصہ یعنی ابن الماری نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے نقل کیا ہے۔

(۲۹۶۳) ☆ یہ اثر معارض نہیں ہو سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے کہ آپ نے سرائق بن جهم سے فرمایا کہ متنع ہمیشہ کے
لیے جائز ہے۔

(۲۹۶۷) ☆ یعنی ایام حج میں عمرہ بجالانایا احرام حج کو عمرہ کر کے حج کرو یا اور پھر حج کرنا اور متنع حج کی خصوصیت محض ان کی رائے ہے غلط
تصویر محمد یہ پس حجت نہیں ہو سکتا۔

۲۹۶۸۔ عبد الرحمن بن ابوشیخہ نے کہا کہ آیا میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم نخعی کے پاس اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ جمع کروں حج اور عمرہ دونوں کو اس سال میں۔ سو ابراہیم نخعی نے کہا کہ تمہارے والد تو کبھی ایسا راہ نہ کرتے تھے اور تمہی نے کہا کہ روایت کی ہم سے جریر بنے ان سے بیان ہے ان سے ابراہیم نخعی نے ان سے ان کے باپ نے کہ وہ ابوذر کے ساتھ رہنے کو گئے اور ان سے حج و عمرہ جمع کرنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ ہم لوگوں کے لیے خاص تھا اور تمہارے واسطے نہیں ہے (یعنی صحابہ کے سوا اوروں کو روا نہیں)۔

۲۹۶۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شَيْخَةَ قَالَ أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ فَقُلْتُ إِنِّي أُمُّهُ أَنْ أَجْتَمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ لَكِنْ أَبُولَ لَمْ يَكُنْ لِيَهْمُ بِذَلِكَ قَالَ فَيَتْبَعُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَسَّانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ يَأْيِي ذُرَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةٌ دُونَكُمْ.

۲۹۶۹۔ قزازی نے روایت کی کہ سعید نے کہا کہ روایت کی مجھ سے مروان نے جو فرزند ہیں معاویہ کے کہ خبر دی ہم کو سلیمان نخعی نے عقیق بن قیس سے کہ انھوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا تھے کہ تو انھوں نے فرمایا کہ ہم نے متعہ کیا ہے اور معاویہ اس دن کافر تھے مکہ کے گھروں میں۔

۲۹۶۹۔ عَنْ الْقَزَازِيِّ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ السُّنْعَةِ فَقَالَ فَعَلَلَهَا وَهَذَا يُؤْمِنُ بِالْكَافِرِ بِالْعَرَضِ يَعْنِي بَيُوتَ مَكَّةَ.

۲۹۷۰۔ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيَّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(۲۹۶۸) ☆ اور یہ ابوذر کی رائے اور تجویز ہے اور راوی کی روایت حجت ہے اور رائے حجت نہیں اور دلائل جو لا حج عمرہ ہم اور ہر چوتھویں مسئلہ کے ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

(۲۹۶۹) ☆ کافر ہونے کے دو معنی ہیں اول یہ کہ عرب کہتا ہے اکھبر الرجل جب کوئی شخص گاؤں میں رہے اس لیے کہ کھور گاؤں کو کہتے ہیں۔ غرض اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت معاویہؓ جب مکہ میں تھے اور ہم نے متعہ کیا دوسرے معنی یہ ہیں کہ وہ بھی ایمان لائے نہ تھے اور دین جاہلیت پر تھے اور یہی معنی صحیح حج کے کاظمی عیاض وغیرہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اور عمرہ واحد سے عمرۃ القضاء ہے جو ساتویں سال ہجرت کے ہو اور حضرت معاویہؓ آٹھویں سال میں جب مکہ حج ہوا ہے جب ایمان لائے ہیں اور ایک قول ضعیف یہ ہے کہ بعد عمرہ قضاء کے ساتویں سال میں ایمان لائے مگر قول اول ان کے اسلام کے باب میں صحیح ہے اور باقی عمرہ جو عمرۃ القضاء کے بعد ہوئے ان میں تو حضرت معاویہؓ حضرت کے ساتھ تھے اور دولت اسلام سے مشرف ہو چکے تھے۔ (نودینی)

کہا مسلم نے اور بیان کی ہم سے بھی روایت ابو بکر بن ابوشیخہ نے ان سے عقیق بن سعید نے ان سے سلیمان نخعی نے اسی اسناد سے اور ان کی روایت میں ہے یعنی معاویہؓ اور کہا روایت کی ہم سے عمرہ بالغہ نے ان سے ابو جرحہ حمزہ ثریب نے ان سے سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے شعبہ نے ان سے سب نے سلیمان سے اسی اسناد سے محمد بن ابی ودفوں وداؤد بن کے اور سفیان کی روایت میں مسندتہ فی الحج زیادہ ہے یعنی یہ سوال مذکور حج کے متعہ کا تھا۔

وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ بَعْضِي مُعَاوِنَةٌ.

۲۹۷۱- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلُ حَدِيثَيْهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ فِي الْحَجِّ.

۲۹۷۲- عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِ تَعَذُّ الْيَوْمِ وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أُمَّلِيهِ فِي الْفُشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ وَلَمْ يَنْفَعْ عَنْهُ خَتِي مَضَى لَوْحِيهِ ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ بَعْدَ مَا شَاءَ أَنْ يُوَفِّيَ.

۲۹۷۳- عَنْ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَةِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَغْنِي عُمُرَ.

۲۹۷۴- عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْفَعْ.

(۲۹۷۳) ان روایتوں سے عمران کا مقصود یہ ہے کہ عمرہ بھلا تا ایام حج میں اور اسی کو ختم کہتے ہیں جائز اور روا ہے اور حضرت عمرؓ پر انھوں نے انکار کیا کہ وہ اپنی رائے سے منع کرتے تھے حالانکہ قرآن شریف سے اور حضرت رسول اللہؐ کے فرمان سے اس کا جواز معلوم ہو۔ اس مقام میں خود کرنا چاہیے کہ حضرت عمرؓ کا جو دیکھنا غلط خیال ہے اور رسول اللہؐ کے اور مسند خلافت راشدہ کے ذہن بخش ہیں مگر ان کی رائے بھی جب حدیث رسول صحیح کے خلاف ہوئی تو مسلم نے ان پر انکار کیا پھر اماموں کی بات جب رسول اللہؐ کی حدیث کے خلاف ہو تو کیوں نہ قابل انکار و رد ہو گی اور منع کرنا حضرت عمرؓ کا حق ہے اس نظر سے نہ تھا کہ حدیث روای نہیں بلکہ صرف اس خیال سے کہ اگر کو کو حدیث پر ترجیح ہے پھر بھی ان کی رائے پر انکار کیا اور یہاں برادران احناف اعدائے انصاف کا یہ قاعدہ ہو رہا ہے کہ حدیث کے مقابل میں اماموں کی حلد و حرمت درپیش کی جاتی ہے اور حدیث شریف کے خلاف ہوتے ہوئے یہی انہی کی بات لی جاتی ہے انفس عدا انفس۔

(۲۹۷۶) یعنی مطلب یہ ہے کہ عمران بن حصین صحابی کو عرض ہوا میرا تو فرشتہ اس پر سلام کیا کرتے تھے جب تک انھوں نے داغ نہیں لیا اور نہایت تکلیف پتاری سے اٹھاتے تھے۔ اخیر میں جب داغ لیا تو فرشتوں نے سلام کو توقف کر دی جب چھوڑا اور داغ لیٹے سے باز آئے پھر فرشتے سلام کرنے لگے۔ (نور علی شریع مسلم)

آیت اتری جس سے ان کا حج کرنا حرام ہوتا۔ اور ہمیشہ میرے لیے سلام فرمایا جاتا تھا جب تک میں نے داغ نہیں لیا تھا پھر جب داغ لیا تو سلام موقوف ہو گیا پھر میں نے داغ لینا چھوڑ دیا تو پھر سلام ہونے لگا مجھ سے۔

۲۹۷۵- مندرجہ بالا حدیث اس سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۲۹۷۶- مطرف نے کہا مجھے پیغام بھیج کر عمران بن حصینؓ نے بلا بھیجا اس بیماری میں جس میں ان کی وفات ہوئی تھی اور کہا میں تم سے کئی حدیثیں بیان کرتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ میرے بعد تم کو اس سے نفع دیوے۔ پھر اگر میں جیتا رہا (یعنی اس مرض سے اچھا ہو کر) تو تم اس کو میرے نام سے بیان نہ کرنا اور پوشیدہ رکھنا اور اگر میں مر گیا تو چاہنا تو بیان کرنا۔ اول بات یہ ہے کہ مجھ پر سلام کیا گیا (یعنی فرشتوں کا) دوسرے یہ کہ میں خوب جانتا ہوں کہ نبیؐ نے حج اور عمرہ دونوں کو حج کیا (یعنی ایام حج میں) اور پھر اس میں نہ تو قرآن اتر اور نہ آپؐ نے اس جمع سے منع فرمایا اور اس شخص نے جو چاہا سو اپنی رائے سے کہہ دیا (یعنی حضرت عمر فاروقؓ نے)۔

۲۹۷۷- عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جان لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا پھر نہ تو اس بارے میں قرآن اتر اور نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ایک شخص نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو بھی چاہا کہہ دیا۔

۲۹۷۸- مطرف سے مروی ہے کہ عمران نے ان سے کہا کہ متعہ کیا

عَنْهُ حَتَّى سَأَلَ رَأْسَهُ يَنْزِلُ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَقَدْ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ حَتَّى أَكُونْتُ فَرِحْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيْ فَعَادَ.

۲۹۷۵- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مَطْرَفًا قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْنَ حَدِيثٍ مُعَاذٍ.

۲۹۷۶- عَنْ مَطْرَفٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ مُحَذِّكًا بِأَحَادِيثَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَفْعَلَكَ بِهَا بَعْدِي فَإِنْ عِشْتُ فَاسْكُمْ عَنِّي وَإِنْ مِتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ نَفِيتَ إِنَّهُ قَدْ سَلَّمَ عَلَيَّ وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابَ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

۲۹۷۷- عَنْ مَطْرَفٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابَ اللَّهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيهَا بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

۲۹۷۸- عَنْ مَطْرَفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(۲۹۷۶) ☆ اس روایت سے معلوم ہوا کہ رائے کسی کی بھی حدیث سے مقدم نہیں ہو سکتی اور معلوم ہوا کہ کام فرشتوں کا غیر تجوی بھی سن سکتا ہے۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ اس میں قرآن (یعنی اس سے نبی میں)۔ پھر قحطان شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔ اور کہا امام مسلم نے کہ روایت کی جھٹ سے قحطان بن شاعر نے ان سے عبید اللہ بن عبد المجید نے ان سے اسماعیل بن مسلم نے ان سے محمد بن واسع نے ان سے مطرف بن عبد اللہ بن خثیر نے ان سے عمران بن حصین نے یہی حدیث کہ متذکرہ نے اور متذکرہ نے آپ کے ساتھ۔ ۲۹۷۹۔ یہ حدیث اس سند سے بھی چند الفاظ کے اختلاف سے مروی ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَحُلٌ بَرَاءُيَ مَا شَاءَ.

۲۹۷۹۔ وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ تَمَنَعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَتَمَنَعْنَا مَعَهُ.

۲۹۸۰۔ وہی مضمون ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے محمد بن حاتم نے ان سے یحییٰ بن اسد نے ان سے عمران بن حصین نے ان سے ابو جواد نے ان سے عمران بن حصین نے مثل اسی روایت کے مگر اتنا فرق ہے کہ انھوں نے کہا کہ کیا ہم نے یہ (یعنی متذکرہ) حج کا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ نہیں کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اس کا (یعنی جیسے اوپر کی روایت میں حکم کا ذکر تھا ویسا اس میں نہیں)۔

۲۹۸۰۔ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُنْعَةِ فِي كِتَابِ اللَّهِ يَنْفِي مَنْعَةَ الْحَجِّ وَأَمَرْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ آيَةُ تَسْخِخُ آيَةَ مَنْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْتَهِ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَحُلٌ بَرَاءُيَ بَعْدَ مَا شَاءَ.

۲۹۸۱۔ ابو جواد عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح سوال اس کے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا اور "انقرنا" کے الفاظ نہیں بولے۔

۲۹۸۱۔ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِهِ عَنِ أَنَّهُ قَالَ وَتَمَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْزِلْ وَأَمَرْنَا بِهَا.

باب: متمتع پر قربانی واجب ہے

بَابُ وَجُوبِ الدَّمِّ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ

۲۹۸۲۔ سالم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر نے

۲۹۸۲۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ

(۲۹۸۲) قولہ متذکرہ کہ رسول اللہ نے مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے حج کا احرام باندھا پھر عمرہ کا اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور لغت کی وہ ہے یہ بھی صحیح ہوا اور یہی لوگوں کے متذکرہ سے بھی مراد ہے کہ پہلے انھوں نے احرام حج کا باندھا پھر عمرہ کے احرام قبول والا پھر یہ

فرمایا کہ متعہ کیا رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج میں ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپؐ نے لیبک پکاری عمرہ کی پھر لیبک پکاری حج کی اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپکے ساتھ لیبک پکاری عمرہ اور حج کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھا۔ پھر جب آپؐ مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام میں دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سی کر کے اپنے ہال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لیبک پکارے یعنی آٹھویں تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جس کو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج میں اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول اللہؐ جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کوکود کر شانہ ابراہیمؑ کا طواف بیت اللہ کیا (یعنی جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر دو رکعت پڑھیں جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیمؑ کے پاس ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا

اللَّهُ بِنَ عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَتَلَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنْ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَنَهَضَهُ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٍ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطْفُفْ بِالْيَتِيمِ وَبِالصَّغِيرِ وَالْمَرْوَةِ وَبِغَضْرٍ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ وَلْيَهْدِ فَمَنْ لَمْ يَهْدِ هَذَا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ)) وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنْ السَّحَرِ وَشَتَّى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْيَتِيمِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ

حج کیا کہ حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج میں ملا کر اور قربانی کی اور قربانی کے جانور اپنے ساتھ لے گئے ذی الحلیفہ سے اور شروع میں آپؐ نے لیبک پکاری عمرہ کی پھر لیبک پکاری حج کی اور اسی طرح لوگوں نے بھی آپکے ساتھ لیبک پکاری عمرہ اور حج کے ساتھ اور لوگوں میں کسی کے پاس قربانی تھی کہ وہ قربانی کے جانور اپنے ساتھ لایا تھا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھا۔ پھر جب آپؐ مکہ میں پہنچے لوگوں سے فرمایا کہ جو قربانی لایا ہو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے حالت احرام میں دور رہا ہے جب تک اپنے حج سے فارغ نہ ہو اور جو قربانی نہ لایا ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سی کر کے اپنے ہال کترائے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کی لیبک پکارے یعنی آٹھویں تاریخ اور چاہیے کہ بعد حج کے قربانی کرے پھر جس کو قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے رکھے حج میں اور سات روزے رکھے جب اپنے گھر پہنچے اور جناب رسول اللہؐ جب مکہ میں آئے تو پہلے پہل حجر اسود کو بوسہ دیا پھر تین بار کوکود کر شانہ ابراہیمؑ کا طواف بیت اللہ کیا (یعنی جسے رمل کہتے ہیں) اور چار بار چل کر طواف کیا (جیسے عادت کے موافق چلتے ہیں) پھر دو رکعت پڑھیں جب طواف سے فارغ ہو چکے اور وہ دو رکعت مقام ابراہیمؑ کے پاس ادا کیں۔ پھر سلام پھیرا اور صفا پر تشریف فرما ہوئے اور صفا اور مروہ کے بیچ میں سات بار طواف کیا اور پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا

ان چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہو گئے اور قربانی اپنی ذبح کی یوم النحر یعنی دسویں تاریخ میں اور پھر مکہ کو لوٹ آئے اور طواف اٹافہ کیا بیت اللہ کا پھر ہر چیز کو اپنے اوپر حلال کر لیا جن کو احرام سے حرام کیا تھا اور جو لوگ قربانی اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے بھی دیہات کیا جیسا رسول اللہ نے کیا تھا۔

۲۹۸۲- یہ حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے اس سند کے ساتھ بھی آئی ہے۔

سَلَّمَ فَأَصْرَفَ فَأَتَى الصُّفَا فَطَافَ بِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةً أَوْفَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلُلْ مِنْ شَيْءٍ حَرَمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَتَحَرَّ هَذِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَافَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَمَ مِنْهُ وَفَعَلَ بِمَلَأَ مَفْعَلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْدَى وَسَاقٍ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ.

۲۹۸۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي تَمَعُّبِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْمُعَمَّرَةِ وَتَمَعُّبِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَضِيٍّ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارَنَ لَا يَحْلُلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحْلِيلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

۲۹۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ يَحْلُلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ ((إِنِّي لَكُنْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَذَيْنِ فَلَا أَجِلَّ حَتَّى أَنْتَحِرَ)).

باب: قارن مفرد کے احرام کے وقت اپنا احرام کھولے

۲۹۸۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ام المومنین حفصہؓ نے عرض کی اے رسول اللہ ﷺ! لوگوں نے اپنا احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرہ فرما کے احرام کیوں نہیں کھولا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو غلطی وغیرہ سے جھلیا ہے اور اپنی قربانی کے گلوں میں بار ڈالے ہیں سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کر لوں۔

لے شافعیہ کا یہ ہے کہ وہ کافی نہیں اور اصحاب مالک کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ثوری اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافی ہے۔ اور اگر عید اور ایام تشریق سب گزر گئے تو انکی تھا شافعیہ کے نزدیک واجب ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اب دو روزے تین رکھ سکتا بلکہ اس کی قربانی دینا ضروری ہے اگر طاقت ہو۔ باقی رہے سات روزے وہ عین میں جا کر رکھے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم مستحب ہے اور اس میں رمل بھی تین بار کرنا مستحب ہے اور رمل کے معنی اس حدیث میں اوپر گزر پھرنے اور معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے (نودی شرح مسلم) اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شیبہ نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ان کے دواوے ان سے عقل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے کہ جناب عائشہؓ نے خبر دی ان کو رسول اللہ کے تمتع سے (یعنی بابتہ تمتع نفوی کے) چون حج میں عمرہ ملا کر کیا اور لوگوں کے تمتع سے جیسی خبر دی مجھ کو سالم نے رسول اللہ کے تمتع سے۔

۲۹۸۵- ام المومنین حصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا سب ہے کہ آپ نے احرام نہ کھولا مانند اوپر کی روایت کے۔

۲۹۸۶- حضرت حصہ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک حج کا احرام نہ کھولوں اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے عبد اللہ نے ان سے نافع نے ان سے ابن عمرؓ نے کہ حصہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اور روایت کی مثل حدیث مالک کے اور اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں احرام نہ کھولوں گا جب تک کہ قربانی ذبح نہ کر لوں۔

۲۹۸۷- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۹۸۸- عبد اللہ حضرت عمرؓ کے تحت جگر نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے حصہ نے کہ نبیؐ نے حکم فرمایا اپنی بیویوں کو کہ احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع کے سال میں تو نبیؐ اپنی حصہ نے عرض کی کہ آپ کو کون روکتا ہے احرام کھولنے سے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو خطمی وغیرہ سے جمایا ہے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈالا ہے سو میں احرام نہ کھولوں گا جب تک اپنی قربانی ذبح نہ کر لوں۔

باب: حاجی بوقت احصار احرام کھول سکتا ہے

۲۹۸۹- نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ کھلے یام قنہ میں

۲۹۸۵- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ لَمْ تَجْعَلْ بَنُحْوَه.

۲۹۸۶- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ خَلُّوا وَلَمْ يَجْعَلْ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ ((إِنِّي قُلْتُ هَذَيْنِ وَكَبِدْتُ رَأْسِي فَلَا أَجِلُ حَتَّى أَجِلَ مِنَ الْحَجِّ)).

۲۹۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَجْعَلُ حَدِيثُ مَا لَيْلُ ((فَلَا أَجِلُ حَتَّى أَنْحَرَ)).

۲۹۸۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ غَائِمَ حَجَّةِ الْوُكُوعِ قَالَتْ حَفْصَةُ قُلْتُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَجْعَلَ قَالَ ((إِنِّي كَبِدْتُ رَأْسِي وَقُلْتُ هَذَيْنِ فَلَا أَجِلُ حَتَّى أَنْحَرَ هَذَيْنِ)).

بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحْلِيلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ

۲۹۸۹- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ

(۲۹۸۸) ☆ نووی نے فرمایا کہ ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی سے فارغ نہ ہو جب تک احرام نہیں کھول سکا اور ان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلخید کرنا یعنی بالوں کو کسی ٹیس دھارے سے جیسے گوند یا کسی وغیرہ سے جما لینا مستحب ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ دونوں باتفاق مسنون ہیں۔

(۲۹۸۹) ☆ قول جیسا ہم نے رسول اللہ کے ساتھ کیا یا یعنی جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال میں کافروں کی شرارت سے

عمرے کو اور کہا اگر میں روکا گیا بیت اللہ سے تو ویسا ہی کریں گے جیسا کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ میں کیا تھا پھر نکلے عمرہ الحرام کر کے گئے یہاں تک کہ بیدار پر پہنچے (جہاں سے رسول اللہ کی لہیک اکثر صحابہ نے سنی تھی عید الوداع میں)۔ اپنے یاروں سے کہا کہ حج اور عمرہ کا حکم ایک ہی ہے کہ دونوں سے الجال کر سکتے ہیں تو میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر حج بھی عمرہ کے ساتھ واجب کر لیا اور چلے یہاں تک کہ بیت اللہ پہنچے اور وہاں سات بار طواف کیا اور سات بار صفا اور مروہ کے بیچ میں سعی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا اور اسی کو کافی سمجھا اور قربانی کی۔

۲۹۹۰- مانع سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا جن دونوں حجاج بن یوسف ظالم ابن زبیر سے لڑنے آیا تھا کہ اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو کیا ضرر ہے اس لیے کہ ہم کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں لڑائی ہو اور آپ بیت اللہ نہ جاسکیں تو انھوں نے کہا اگر میں نہ جاسکوں تو ویسا ہی کروں گا جیسا رسول اللہ نے کیا ہے۔ جب کفار قریش نے آپ کو روک لیا تھا بیت اللہ سے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ پھر عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ گواہ ہو میں نے عمرہ اپنے اوپر واجب کیا اور چلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ پہنچے اور عمرہ کی لہیک پھری پھر کہا کہ اگر میری راہ کھل گئی تو میں عمرہ بجلاؤں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ میں کوئی حائل ہو گیا تو ویسا ہی کروں گا جیسے رسول اللہ نے کیا ہے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ لقد کان لکم فی رسول اللہ یعنی تم کو اچھی پیروی ہے رسول اللہ میں۔ پھر چلے یہاں تک کہ جب بیدار کی بیٹھ پر پہنچے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفَيْتَةِ مُتَعَمِّرًا وَقَالَ إِنْ صَلَوْتُ عَنْ الْبَيْتِ صَعْنَا كَمَا صَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَأَهْلَ عُمْرَةً وَسَارَ حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ انْتَهَتْ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجِئْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَأَى أَنَّهُ مُجَوِّزٌ عَنْهُ وَأَهْلَدَى.

۲۹۹۰- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَلِمًا عَبْدَ اللَّهِ حِينَ تَوَلَّى الْحِجَابَ يُقَالُ ابْنُ الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ فَإِنَّا نَحْشِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ بَيِّنَاتٌ بِحَالِ قِيَتِكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ فَإِنْ جِئْتُ بَيْتِي رَيْبَةً فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ حِينَ خَالَتْ كُفَارُ فَرُوشِ بَيْتِهِ وَبَيْنَ الْبَيْتِ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجِئْتُ عُمْرَةً فَأَنْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ إِنْ خَلَّتْ سَبِيلِي فَصَلَّيْتُ عُمْرَتِي وَإِنْ جِئْتُ بَيْتِي رَيْبَةً فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ تَلَا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا

حج روکے گئے تو آپ نے اہرام کھول ڈالا ویسے ہی اگر ہم روکے جائیں تو راہ میں اہرام کھول ڈالیں گے۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قاری کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی حج و عمرہ دونوں کے لیے کافی ہے اور یہی وہ ہے امام شافعی کا اور جمہور کا۔ اور خلاف کیا ہے اس حدیث کا اور جمہور کا ابو حنیفہ نے اور ایک گروہ نے اور کہا ہے کہ دو طواف اور دو سعی ضروری ہیں۔

تو کہا کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ اگر میں اپنے عمرہ سے روکا گیا تو حج سے بھی روکا جاؤں گا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج بھی اپنے عمرہ کے ساتھ واجب کیا پھر چلے یہاں تک کہ قعدہ سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک طواف اور ایک سعی کی بیت اللہ اور صفا مروہ کی اور احرام نہ کھولا یہاں تک کہ حج سے فارغ ہوئے اور قربانی کے دن دونوں سے احرام کھولا۔

۲۹۹۱- تابع سے وہی قصہ مذکور ہے مگر اخیر میں یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر کہتے تھے کہ جو حج و عمرہ جمع کرے اس کو ایک طواف کافی ہے اور احرام نہ کھولے یہاں تک کہ دونوں سے فارغ ہو کر احرام کھولے۔

أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ إِنَّ حِجْلَ نَبِيِّ وَتَيْنِ الْعُمْرَةِ حِجْلَ نَبِيِّ وَتَيْنِ الْحَجِّ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلِقْ حَتَّى ابْتَاعَ بِقَدِيدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالنَّبِيتِ وَتَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِجَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ.

۲۹۹۱- عَنْ تَابِعٍ قَالَ لَرَأَى ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحُجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَأَقْصَى الْخَدِيبِ بِجَنْبِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَقُولُ مَنْ جَمَعَ تَيْنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَّاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِجَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا.

۲۹۹۲- تابع سے وہی مضمون مروی ہوا جو کسی بار اوپر گزرا اسی بات زیادہ ہے کہ حسب ابن عمر مکہ میں آئے تو حج اور عمرہ دونوں کی بیک پکارتے تھے اور بیت اللہ اور صفا مروہ کا ایک ہی بار طواف کیا اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈیائے بال کترائے اور نہ کسی چیز کو حلال کیا جن کو احرام کے سبب سے حرام کیا تھا یہاں تک کہ نحر کا دن ہوا (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) اور قربانی کی اور سر منڈیایا اور خیال کیا کہ حج اور عمرہ کو ہی طواف اول کافی ہو گیا اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایسا ہی کیا رسول اللہ ﷺ نے۔

۲۹۹۲- عَنْ تَابِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحُجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَّبِعُهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصْدُوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظُلُمِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أَشْهَدُوكَ قَالَ ابْنُ زُمَيْجٍ أَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْلِي هَذَا شَرَاهُ بِقَدِيدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالنَّبِيتِ وَتَيْنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يَقْصُرْ وَلَمْ يَحِلِّ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ فَخَرَّ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنَّ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

کے

۱۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے ابوہریرہ زہری اور ابوالکامل نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد نے اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر نے جو فرزند ہیں حب کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے اسماعیل نے اور حماد اور اسماعیل ان دونوں نے روایت کی ابو بکر سے محمد بن یونس نے تابع سے ابن عمر سے سارا یہی قصہ مذکور ہوا اور نبی ﷺ کا ذکر فقط حدیث کے شروع میں کیا جب لوگوں نے ابن عمر سے کہا تھا کہ کہیں لوگ آپ کو روکیں نہ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ اگر روکیں تو میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے جیسے لیث کی روایت میں اوپر گزر چکا۔

۲۹۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ النَّبِيتِ قَالَ إِذَا أَفْعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا ذَكَرَهُ لِلنَّبِيتِ.

بَاب فِي الْإِفْرَادِ وَالْفَرَادِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۲۹۹۴- عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ فِي رَوَايَةٍ يَحْتَجُّ قَالَ أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَفِي رَوَايَةٍ ابْنِ عَوْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَلَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا.

۲۹۹۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُسَمِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حَبِيبًا قَالَ بَكَرٌ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبَّى بِالْحَجِّ وَحَدَّثْتُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعْدُونَنَا إِلَّا حَبِيبَانَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَبِيبًا)).

۲۹۹۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا حَبِيبَانَا.

۲۹۹۳- ابن عمرؓ سے یہ قصہ اسی طرح بیان کیا گیا ہے آپ نے سوائے حدیث کے آغاز کے نبی اکرمؐ کا ذکر نہیں کیا۔ جب ان سے کہا گیا کہ لوگ آپؐ کو بیت اللہ سے روک دیں گے تو آپ نے فرمایا کہ تب میں وہی کروں گا جو نبی اکرمؐ نے کیا اور حدیث کے آخر میں یہ نہیں کہا کہ نبی اکرمؐ نے اسی طرح کیا۔

باب: افراد اور قرآن کا بیان

۲۹۹۳- عبد اللہؓ عمر بن خطابؓ کے فرزند سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا لبیک پکاری ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ اکیلے حج کی اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے حج کی لبیک پکاری۔

۲۹۹۵- انسؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو کہ لبیک پکارتے تھے حج اور عمرہ دونوں کی۔ بکر نے کہا کہ میں نے یہی حدیث ابن عمرؓ سے بیان کی تو انھوں نے کہا کہ حج کی لبیک پکاری۔ سو میں انسؓ سے ملا اور ان سے کہا کہ ابن عمرؓ تو یہی کہتے ہیں۔ انسؓ نے کہا کہ تم لوگ ہم کو پیچہ جانتے ہو میں نے نبویؐ سنا ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے لبیک ہے عمرہ کی اور حج کی۔

۲۹۹۶- مضمون وہی ہے صرف الفاظ میں یہ فرق ہے کہ انسؓ نے فرمایا گویا ہم بچے تھے (یعنی سمجھ نہیں)۔

(۲۹۹۶) ﴿تَقْلِبُ اِلٰی سَبِّ رَوَاتٍ﴾ میں یہی ہے کہ اول آپؐ نے اہرام حج مفرد کا باندھا تھا پھر عمرہ بھی ملا لیا اور آپؐ قارن ہو گئے اور یہی مذہب صحیح اور مجتہد ہے محدثین کا کہ آپؐ اول مفرد تھے پھر قارن ہوئے اور روایت ابن عمرؓ میں ابتدا سے اہرام کا بیان ہے کہ جب مفرد تھے اور روایت انسؓ میں آخر کا کہ آپؐ قارن تھے۔

بَاب مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ قَدِمَ
مَكَّةَ مِنَ الطَّوْفِ وَالسَّعْيِ

باب: طواف قدوم اور اس کے بعد سعی
مستحب ہے

۲۹۹۷- عَنْ وَبَرَةَ قَالَ كُنْتُ خَالِصًا عِنْدَ ابْنِ
عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَصْلَحْ لِي أَنْ أَطُوفَ
بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَتِيَ الْمُتَوَفَّعَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا تَطْفُفَ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ
الْمُتَوَفَّعَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمُتَوَفَّعَ
فَيَقُولَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنُ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ يَقُولَ
ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا.

۲۹۹۸- عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَقَدْ
أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ إِنِّي
رَأَيْتُ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا

۲۹۹۷- دیرہ نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا
تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے طواف کرنا قبل عرفات میں
جانے کے درست ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں۔ اس
نے کہا ابن عباسؓ میں تو کہتے ہیں کہ جب تک عرفات میں نہ جائے
تب تک طواف نہ کرے۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا عرفات میں جانے
سے پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول لینا بہتر ہے یا ابن
عباس کا اگر سچا ہے تو۔

۲۹۹۸- دیرہ نے کہا کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ میں
طواف کروں بیت اللہ کا اور میں نے حج کا احرام باندھا ہے تو
انھوں نے کہا کہ طواف سے تم کو کون روک سکتا ہے انھوں نے
کہا کہ میں نے فلا نے کے فرزند کو دیکھا (یعنی ابن عباسؓ) کہ وہ

(۲۹۹۷) ☆ ابن عمرؓ کے قول سے طواف قدوم حاجی کے لیے ثابت ہوا اور قبل عرفات میں وقوف کرنے کے مشروع ہے اور یہی قول ہے
تمام علماء کا سوا ابن عباسؓ کے اور سب علماء نے کہا ہے کہ یہ طواف قدوم سنت ہے اور واجب نہیں مگر بعض اصحاب ثنائیہ اس کے وجوب کے
قائل ہیں کہ اگر کوئی چھوڑے تو قربانی دے اور مشہور یہی ہے کہ وہ سنت ہے اور اس کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں اور وقوف عرفات
تک کسی نے نہ کیا تو فوت ہو گیا اور بعد وقوف کے اگر اس نیت سے بھی کیا تو طواف قدوم نہ ہوا اور قدوم کے معنی آنے کے ہیں حاجی آتے ہی یہ
طواف کرتا ہے اس لیے اسے طواف قدوم کہتے ہیں اور جس نے کہ بعد وقوف عرفات کے طواف قدوم کی نیت سے طواف کیا تو طواف اقامہ
اور ہو گیا اور نیت لغو ہوئی اور طواف اقامہ کے بعد اگر کیا تو طواف نفل ہو گیا نیت جب بھی لغو ٹھہرے۔ اور طواف قدوم کے بہت نام ہیں
طواف قدوم اور طواف درود اور طواف در اور طواف تحیہ اور عمرہ میں طواف قدوم نہیں بلکہ عمرہ میں جو طواف کرے گا وہ اس کا رکعت ہے اگرچہ
قدوم کی نیت سے بھی کرے بلکہ نیت اس کی لغو ہو جاوے گی اور کن ادا ہو جاوے گا جیسے کسی پر حج واجب ہو اور نفل کی نیت سے حج کرے تو
واجب ہوا ہو جائے گا نیت سے کار ہو جائے گی۔ اور یہ جو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ اگر تو سچا ہو یعنی اگر تو ایمان میں سچا ہے اور نبی کا یقین ہے طور سے
رکھتا ہے تو رسول اللہ کا قول شریف ہوتے ہوئے کسی کے قول کی طرف التفات بھی نہ کر ابن عباسؓ ہوں یا ابن کے باپ عباسؓ کیوں نہ ہو۔ اس
سے معلوم ہوا کہ رسول معصوم کا قول ہوتے ہوئے کسی کے قول پر چلنا تو کلام ہو یا مجتہد یا اور کوئی بیرومرشد یہ بچوں کا کام نہیں ہے بلکہ جموعے
بے ایمانوں کا کام ہے جن کو رسول اللہ کی نبوت کا سچے طور سے یقین نہیں ہے۔ (نوٹ)

(۲۹۹۸) ☆ ابن عمرؓ نے یہ جو کہا کہ کون ایسا ہے جسے دنیا نے غافل نہیں کیا یا کاذب اور تقویٰ تھا اور کسر نفس کی راہ سے فرمایا۔

اس کو مکروہ جانتے ہیں اور آپ ان سے زیادہ ہمارے پیارے ہیں اور میں ان کو دیکھتا ہوں کہ دنیا نے ان کو غافل کر دیا ہے۔ تو اب میں عمرؓ نے فرمایا کہ ہم میں اور تم میں کون ایسا ہے جس کو دنیا نے غافل نہیں کیا پھر کہا اب میں عمرؓ نے کہ ہم نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ انھوں نے حج کا اہرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاء و مردہ میں سعی کی اور سنت اللہ کی اور رسول اللہؐ کی بہتر ہے تا بعد اری کے لیے فلا نے کی سنت ہے اگر تو سچا ایماندار ہے۔

باب: معتمر کا اہرام سعی کے قبل اور حاجی اور قارن کا طواف قدم سے نہیں کھلتا

۲۹۹۹- عمر بن دینار نے کہا کہ ہم نے پوچھا ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص عمرہ لا یا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفاء و مردہ کے بیچ میں نہیں پھرا کیا وہ اپنی بی بی سے صحبت کرے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ مکہ میں آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا ساسات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھی دو رکعت اور صفاء و مردہ کے بیچ میں سعی کی سات بار اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب ہے۔

۳۰۰۰- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

بَيْنَهُ رَأَيْنَاهُ فَلَمَّا فَتَتَهُ الدُّنْيَا فَقَالَ رَأَيْنَاهُ أَوْ
أَيْكُمْ لَمْ تَفْتَتِهِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ رَأَيْنَاهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ
وَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ
فَسَمِعَ اللَّهَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَهُ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فَلَانٍ إِنْ كُنْتَ
صَادِقًا.

بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ
بِاطِّوَافٍ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ
لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافٍ الْقُدُومِ وَكَذَلِكَ الْقَارِنُ
۲۹۹۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ
عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ
يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَّانِي أَمْرُهُ فَقَالَ قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ
بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

۳۰۰۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

(۲۹۹۹) اگر اس سے یہ ہے کہ اہرام آپ کا نہیں نکلا جب تک کہ آپ عمرہ میں سعی سے بھی فارغ نہ ہوئے اور تم کو یہی متابعت ان کی ضروری ہے غرض جب تک عمرہ میں صفاء و مردہ کی سعی نہ کرے تب تک اہرام نہیں کھل سکتا اور وہ شخص اپنی بی بی سے صحبت وغیرہ نہیں کر سکتا اور چھٹے امور اہرام میں حرام ہوئے ہیں کوئی اس کو حلال نہیں اور یہ قول جیسا ابن عمرؓ کا ہے یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر تا قاضی عیاضؒ نے جو ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور اخی بن رباحؓ سے کہ ان دونوں نے کہا کہ بعد طواف کے اہرام کھل جاتا ہے اور یہ مذہب ضعیف اور مخالف سنت ہے۔ کہ اہرام مسکونہ ہے کہ روایت کی ہم سے بھی بن عجلیؒ نے اور ابوہریرہؓ نے حداد سے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عید بن حیدر نے ان کو خبر دی محمد بن بکر نے ان کو ابن عبد بن جابر نے ان سب کو روایت پہنچی ہے عمرو بن دینار سے ان کو ابن عمرؓ سے ان کو عیسیٰ بن عیینہ کی روایت کے (یعنی جو لوگ گزری)۔

۳۰۰۱۔ محمد بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عراق والوں سے ان سے کہا کہ عروہ بن زہیر سے میرے لیے یہ پوچھ دو کہ جو شخص لبیک پکارے حج کی اور طواف کرے بیت اللہ کا تو وہ حلال ہو چکا یا نہیں؟ (یعنی احرام اس کا کھل گیا یا نہیں؟) پھر اگر وہ تم سے کہیں کہ نہیں حلال ہوا تو ان سے کہو کہ ایک شخص کہتا ہے کہ وہ حلال ہو گیا۔ محمد نے کہا کہ بھر میں نے عروہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوا وہ شخص جس نے لبیک حج کی پکاری ہے جب تک وہ حج پورا نہ کرے۔ میں نے کہا کہ ایک شخص کہتا ہے حلال ہو گیا تو انھوں نے فرمایا بہت برا کہتا ہے۔ پھر وہ عراقی مجھے ملا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے اس سے بیان کر دیا (یعنی جواب عروہ کا) تو اس نے کہا کہ ان سے کہو وہ یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے خبر دی ہے کہ رسول اللہؐ نے ایسا ہی کیا اور اسامہ اور زہیر نے بھی دونوں نے ایسا ہی کیا؟ محمد نے کہا میں پھر عروہ کے پاس گیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ وہ کون شخص ہے؟ میں نے کہا میں اس کا حال نہیں جانتا انھوں نے فرمایا کہ وہ میرے پاس آکر کیوں نہیں پوچھ لیتا میں اس کو عراق والا جانتا ہوں۔ میں نے کہا میں نہیں جانتا (اس وقت تک شاید ان کو بھی معلوم نہ ہو کہ یہ عراقی ہے بعد میں معلوم ہوا ہو) تب عروہ نے کہا کہ اس نے جھوٹ کہا رسول اللہؐ نے حج کیا تو اس کی خبر دی مجھ کو حضرت عائشہؓ نے کہ پہلے پہل جو آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تو وضو کیا اور بیت اللہ کا طواف

۳۰۰۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يَهْلُ بِالْحَجِّ فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَجِلُ أَمْ لَا فَإِنْ قَالَ لَكَ لَا يَجِلُ قُلْ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَجِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ إِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ بَشَرٌ مَا قَالَ فَفَضَّلَنِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثَنِي فَقَالَ قُلْ لَهُ فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ وَمَا شَاءَ أَسْمَاءُ وَالزُّبَيْرُ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ قَالَ فَحَتُّهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مِنْ هَذَا قُلْتُ لَا أَذْهَبُ قَالَ فَمَا يَأْتِيهِ لَا يَأْتِيهِ بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي أَنُفَعَهُ عِرْفِي قُلْتُ لَا أَذْهَبُ قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ جِبْنَ قَدِيمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ عَمَرَ مِلَّةً

(۳۰۰۱) یہ جو کہا کہ مجھے میری ماں نے خبر دی ہے وہ آئیں اور ان کی کہیں وہ زہیر اور جر اسود کو چھو اور حلال ہو نہیں اور مردان چھوئے والوں سے حضرت عائشہؓ کے سوا اور لوگ ہیں اس لیے کہ یہ ان دنوں حائضہ تھیں اور انھوں نے طواف تو بعد و طواف عرفات کے کیا ہے حجۃ الودع میں اور اسی طرح جو قول اسامہ کا آئے کہ روایت میں آئے گا اس سے بھی ان کے سوا اور لوگ ہیں۔ اور قاضی عیاض کا یہی قول ہے اور مقصود اس سے یہی ہے کہ نبیؐ کے حجۃ الودع سے خبر دی اور ظاہر ہے کہ یہ ان لوگوں کا عمرہ تھا جو حج سے شہر کے عمرہ کر یا اور حضرت کے حال کا استفادہ اس لیے نہیں کیا کہ قصر ان کا مشہور تھا اور پھر بھی احتمال ہے کہ شاید یہ حال اس عمرہ کا ہو جو جناب عائشہؓ صدیقہ معظمہؓ

ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلَ شَيْءٍ
بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِأَيْتِ نَمٍ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ
ثُمَّ مَعَاوِنَهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ
حَسَّحْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ
أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِأَيْتِ نَمٍ لَمْ
يَكُنْ غَيْرَهُ ثُمَّ رَأَيْتُ الْهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرَهُ
ثُمَّ أَخِيرَ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ
ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِغَيْرِهِ وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ
عَبْدُكُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَكَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ مَضَى
مَا كَانُوا يَتَذَعُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ
أَفْعَادَهُمْ أَوَّلَ بَيْنِ الطَّوَافِ بِأَيْتِ نَمٍ لَا
يَجْلُونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ
تَقْدِمَانِ لَا تَبْدَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ بَيْنِ الْبَيْتِ
تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَجْلَانِ وَقَدْ أَخْبَرَنِي
أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هُنَا وَأَخْبَرَهَا وَالزُّبَيْرُ
وَقُلَانِ وَقُلَانِ بِغَيْرِهِ قَطَّ فَلَمَّا مَسَحُوا
الرُّمُحَ خَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ
ذَلِكَ.

کیا (اس سے ثابت ہوا وضو کرنا اور امت کا اجتماع ہے کہ وضو طواف کے لیے مشروع ہے مگر اس میں اختلاف ہے کہ واجب ہے یا شرط صحت طواف کی۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور جہور اور امام احمدؒ کا قول ہے کہ شرط ہے یعنی بغیر وضو طواف صحیح نہیں اور ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ مستحب ہے اور شرط نہیں۔ اور جہور کی دلیل یہی حدیث ہے اور ابن عباسؓ کا قول یہی ہے اس کی دلیل ہے جو ترمذیؒ وغیرہ نے روایت کی ہے نبیؐ نے فرمایا کہ طواف بیت اللہ کا نماز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں کلام روا کر دیا اور اگرچہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے اور قول ابن عباسؓ کا یہی ہے مگر جب قول صحابی مشہور ہو جاوے اور کوئی اس پر انکار نہ کرے تو حجت ہے علی الخصوص جب فضل نبیؐ بھی اس پر دال ہو پھر اس کے جنت ہوئے میں کیا مثال ہے)۔ پھر حج کیا حضرت ابو بکرؓ نے اور انھوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور نہ تھا کچھ سوالات کے (یہاں پر جو متن میں لم یکن وغیرہ ہے اور آگے بھی کی جگہ یہی لفظ آیا ہے اس کو قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ کاتب کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ لم یکن عمرہ یعنی پھر ابو بکرؓ نے طواف کر کے اپنے حج کو عمرہ نہیں کر ڈالا کہ عمرہ کر کے احرام کھول دیتے ہوں اور حج کا احرام پھر دوبارہ کہہ سے پاندھے ہوں جیسا مذہب ہے بعض کا اور یہی قول ہے ابن قیمؒ کا اور دلائل اس کے ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اور اس مسائل کا بھی مذہب یہی تھا۔ اور نوویؒ نے فرمایا ہے کہ غیرہ کا

حق سے لائیں جسے اور جس نے یہ خیال کیا کہ یہ قصہ چھ الوداع کے سوا اور وقت کا تھا اس نے خطا کیا اس لیے کہ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ بیان چھ الوداع کا ہے اور جو یہ فرمایا کہ جب حجر اسود کو چھو احلال ہو گئیں اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ قیل سقی کے حلال ہو گئیں بلکہ مراد یہی ہے کہ جب حجر اسود کو چھو اور طواف اور سقی تمام کی اور حلق اور قصر سے فارغ ہو کر حلال ہوئے اور یہ مضمون اس عبارت میں مقدر ہے۔ یہ اس لیے کہ اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ قیل طواف تمام ہونے کے حلال نہیں ہوتا اور جہور کا مذہب ہے کہ طواف کے بعد سقی بھی ضروری ہے اور روای نے اس تفسیر کو سب شہرت کے چھوڑ دیا اگرچہ بعض سلف سے منقول ہے کہ سقی واجب نہیں اور اس کے قائلین کو اس حدیث سے حجت نہیں ہو سکتی اس لیے کہ یہ حدیث بالاجماع مؤول ہے۔ (نوویؒ)

لفظ غلط نہیں ہے بلکہ لفظ اور معنی دونوں صحیح ہیں یعنی لم یکن وغیرہ تشدید یا ہی یعنی پھر طواف کر کے حضرت ابو بکرؓ نے اس کو بدل نہیں ڈالا کہ حج کو عمرہ کر دیا ہو یا تہران کر دیا ہو۔ پھر عمرؓ نے بھی اس کی مثل کیا پھر حج کیا عثمان نے اور ان کو بھی میں نے دیکھا کہ پہلے طواف بیت اللہ کیا اور اس کو بدلا نہیں۔ پھر معاویہ اور عبد اللہ بن عمرؓ نے بھی پھر حج کیا میں نے اپنے باپ زبیرؓ کے ساتھ سو انھوں نے بھی پہلے طواف کیا بیت اللہ کا اور پھر اس کو بدلا نہیں پھر میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی یہی کرتے دیکھا پھر میں نے سب کے اخیر میں جس کو ایسا کرتے دیکھا وہ ابن عمرؓ ہیں کہ انھوں نے بھی حج کو عمرہ کر کے توڑ نہیں ڈالا۔ اور ابن معمرؓ تو ان کے پاس موجود ہیں یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھ لیتے اور اسی طرح جتنے لوگ گزر چکے ہیں سب لوگ جب مکہ میں قدم رکھتے تھے تو پہلے طواف کرتے تھے بیت اللہ کا اور پھر احرام نہیں کھولتے تھے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدوم سے احرام نہیں کھلتا اور معلوم ہوا کہ باہر کا آدمی جب حرم میں داخل ہو تو پہلے طواف کرے حنیۃ المسجد نہ پڑھے اور یہ سب باتیں متفق علیہ ہیں۔) اور میں نے اپنی والدہ اور خالہ کو دیکھا کہ جب یہ تشریف لاتیں مکہ میں تو اول بیت اللہ کا طواف کرتیں اور پھر احرام نہ کھولتیں (یعنی جب تک حج اور عمرہ سے فارغ نہ ہولیتیں) اور میری ماں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ آنکس اور ان کی بہن (یعنی حضرت عائشہؓ) اور زبیرؓ اور فلانے فلا نے عمرہ لے کر پھر جب حجر اسود کو چھوا حلال ہو گئیں (یعنی بعد اتمام طواف اور سعی کے) اور اس (عراقی) نے جو کہا جھوٹ کہا اس مسئلہ میں۔

۳۰۰۲- اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی صاحبزادی سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم احرام باندھ کر نکلے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس

۳۰۰۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ

کے ساتھ نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی سو میں نے احرام کھول ڈالا اور زبیر کے ساتھ ہدی تھی یہ ان کے شوہر تھے سو انھوں نے احرام نہ کھولا۔ اسماء کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نکلی اور زبیر کے پاس جا بیٹھی تو انھوں نے کہا کہ تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ (اس لیے کہ میں احرام سے ہوں۔ اور یہ احتیاط اور تھوکی کی بات ہے کہ شاید بی بی کی طرف مائل ہوں اور شہوت سے چھیڑ چھاڑ ہو تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تمہارے اوپر کود پڑوں گی۔ (یہ انھوں نے غرافت سے کہا کہ مرد ہو کر عورتوں سے کیا ڈرتے؟)

۳۰۰۳- اسماء رضی اللہ عنہا سے وہی مضمون مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ جب اسماء کپڑے بدل کر زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو انھوں نے فرمایا تم مجھ سے دور ہو جاؤ تم مجھ سے دور ہو جاؤ تو انھوں نے کہا کہ کیا تم ڈرتے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔

۳۰۰۴- ابوالاسود سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے جو کہ موٹی ہیں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے ان سے بیان کیا کہ اسماء ہمیشہ جب حجوں کے اوپر گزر رہی تھیں (حجوں کے قریب مکہ کی بلندی کی طرف اور جب جانے والا محض پر چڑھتا ہے تو وہ دائیں طرف پڑتا ہے) فرماتیں کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے اپنے رسول ﷺ پر کہ ہم ان کے ساتھ یہاں اترے ہیں اور ہمارے پاس ان دنوں بونٹے کم تھے اور سواریاں تھوڑی تھیں اور توشہ قلیل تھا (یعنی عرب کی سادگی اور دنیا سے آزادی تھی) اور میں نے اور میری بہن جناب عائشہؓ نے اور زبیر نے اور فلانے فلانے شخصوں نے عمرہ کیا تھا پھر جب ہم نے بیت اللہ کو چھوا (یعنی طواف اور سعی پوری کی) تو حلال ہو گئی پھر تیسرے پہر کو حج کا احرام باندھا۔ اور ہارون نے اپنی روایت میں کہا کہ روایت کی اسماء کے موٹی نے اور ان کا نام

فَلْيَقُمْ عَلَى إِخْرَاجِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ) فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبَسْتُ بِيَابِي ثُمَّ عَزَجْتُ فَحَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ فُؤَيْبٌ عَنِّي قُلْتُ اتَّعَشَيْتُ أَنْ أَبِ عَائِلَتِكَ.

۳۰۰۳- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَلَبَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْلَيْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْتَهُ حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْجِعِي عَنِّي اسْتَرْجِعِي عَنِّي فَقُلْتُ اتَّعَشَيْتُ أَنْ أَبِ عَائِلَتِكَ.

۳۰۰۴- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَوْتَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّوْنَ يَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بَعِافَةُ الْفَتَابِ قَلِيلَ ظَهَرْنَا قَلِيلَةً أَزْوَاجَنَا فَاعْتَمَرَتْ أَنَا وَأَخِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَقَلَانٌ وَقَلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْيَسْتِ أَهْلْنَا ثُمَّ أَهْلْنَا مِنْ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَازُونَ فِي رَوَاتِهِ أَنَّ مَوْتَى أَسْمَاءَ وَلَمْ يَسْمِعْ عَبْدَ اللَّهِ.

عید اللہ نہیں لیا۔

باب: حج تمتع کے بارے میں

۳۰۰۵- مسلم قری نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے حج کے تمتع کو پوچھا تو انھوں نے اجازت دی اور ابن زبیرؓ اس سے منع کرتے تھے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ ابن زبیرؓ کی ہاں موجود ہیں کہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اس کی اجازت دی ہے سو تم لوگ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ کہا انھوں نے کہ پھر ہم ان کے پاس گئے اور ان کو دیکھا کہ وہ ایک فریہ عورت ہیں اور تاجینا۔ سو انھوں نے کہا کہ بے شک اجازت دی ہے تمتع کی رسول اللہؐ نے۔

۳۰۰۶- شعبہ نے اسی اسناد سے یہی مضمون روایت کیا اور عبد الرحمن کی روایت میں صرف متعہ کا لفظ ہے اور متعہ حج مذکور نہیں اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ انھوں نے کہا کہ شعبہ نے کہا کہ مسلم نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ متعہ حج کا ہے یا متعہ عورتوں کا۔

۳۰۰۷- مسلم نے ابن عباسؓ سے سنا کہ کہتے تھے کہ لبیک پکاری نبیؐ نے عمرو کے بعد احرام نہیں کھولا اور نہ ان لوگوں نے جو قربانی لائے تھے اور باقی لوگوں نے عمرو کے احرام کھول ڈالا اور طلحہ بن عبید اللہ ان میں سے تھے جو قربانی لائے تھے سو انھوں نے احرام نہیں کھولا۔ مسلم نے کہا کہ روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن بشار نے ان سے محمد بن یحییٰ ابن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مگر اس میں یہ ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ ان لوگوں میں سے تھے جو قربانی نہیں لائے تھے اور ایک اور شخص بھی انہی میں سے سوان و دونوں نے احرام کھول ڈالا۔

۳۰۰۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مر دی ہے لیکن اس (۳۰۰۷) ☆ مگر اوپر کی روایت میں ساق غیر ائہ قال

بَاب فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ

۳۰۰۵- عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَحَّصَ فِيهَا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تَحَدَّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَحَّصَ فِيهَا فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمِيَاءُ فَقَالَتْ فَذَرْ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا.

۳۰۰۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَبِهِ حَدِيثُهُ الْمُنْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا أَذَرِي مُتْعَةَ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةَ النِّسَاءِ.

۳۰۰۷- عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَظِيِّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْلُ أَصْحَابِهِ يَحِجُّ قَلَمٌ يَجِلُّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَحَلَّ بِبَيْتِهِمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَيَسُرُّ سَاقَ الْهَدْيِ قَلَمٌ يَجِلُّ.

۳۰۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ

کالی بیان ہے۔

میں ہے کہ طلحہ بن عبید اللہ اور ایک شخص جن کے پاس قربانی نہیں تھی وہ دونوں حلال ہو گئے۔

وَسَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْىُ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّهُ.

باب حج کے مہینوں میں عمرہ کے جائز ہونے کا بیان
 ۳۰۰۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ لوگ جاہلیت میں (یعنی اسلام کے زمانہ سے پہلے) حج کے دنوں میں عمرہ لانے کو زمین کے اوپر بڑا گناہ جانتے تھے اور محرم کے مہینہ کو صفر کر دیا کرتے تھے (اس لیے کہ تین مہینہ برابر مہا حرام کے جو آتے و بٹتے، ذی الحجہ، محرم تو وہ گنہگار جاتے اور لوٹ پوٹ نہ کر سکتے اس لیے یہ شرارت نکالی کہ محرم کی جگہ صفر کو لکھ دیا اور خوب لوٹ پوٹ کی اور جب صفر کا مہینہ آیا تو محرم کی طرح اس کا ادب کیا اور یہی نہی تھی جس کو قرآن میں اللہ تعالیٰ مشرکوں کی عادت فرماتا ہے) کہتے تھے جب اونٹوں کی قطنیں اچھی ہو جاویں (یعنی جو سفر حج کے سبب سے لگ گئی ہیں اور زخمی ہو گئیں ہیں اور راستوں سے حجاجوں کے اونٹوں کے نشان قدم مٹ جاویں اور صفر کا مہینہ تمام ہو جائے تب عمرہ جائز ہے عمرہ کرنے والے کو پھر جب رسول اللہؐ اور آپ کے یار چوتھی ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس حج کے احرام کو عمرہ بنادیں (جیسے مذہب ابن قیم و غیرہ کا ہے کہ اوپر بدلائل گزر چکا)۔ سو یہ لوگوں کو بڑی انوکھی بات تھی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے حلال ہوں؟ (یعنی پورے یا لاہورے کہ بعض چیز سے بچتے رہیں) تو آپ نے فرمایا کہ پورے حلال ہو (یعنی کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت نہیں)۔

بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ
 ۳۰۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَحِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَحْفَلُونَ السُّخْرَمَ صَفْرًا وَيَتَوَلَّوْنَ إِذَا بَرَأَ الذَّيْرُ وَغَفَا الذَّنْبُ وَاتَّسَلَخَ صَفْرًا حَلَّتْ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مُهَلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَنزَلَهُمْ أَنَّ يُحَلِّلُوا عُمْرَةً فَنَعَاظُهُمْ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا - رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحَلِّ ((قَالَ الْحَلُّ كَلَّةٌ))

۳۰۱۰- عبد اللہ، عباسؓ کے فرزند فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے لبیک پکاری حج کی پھر جب چار تار بنیں گزریں ذی الحجہ کی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھی پھر جب نماز صبح سے فارغ ہوئے فرمایا جس کا

۳۰۱۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لَأَرْبَعِ مَضْمِنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ

۳۰۱۵- شعبہ نے ابو جرحہ ضعیفی سے سنا ہے کہ انھوں نے کہا میں نے تمسح کیا اور لوگوں نے مجھے منع کیا میں ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے پوچھا سو انھوں نے مجھے حکم دیا اور پھر میں بیت اللہ کے پاس جا کر سوراہا در خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ عمرہ بھی مقبول ہے اور حج بھی مقبول ہے۔ میں نے ابن عباس سے خواب بیان کیا کہا سب بزرگی اللہ کو ہے سب بزرگی اللہ کو ہے یہ سنت ہے ابوالقاسم کی (یعنی پھر کیوں نہ قبول ہو)۔

باب: قربانی کی کوہان چرنے اور اس کے گلے میں ہار

ڈالنے کا بیان

۳۰۱۶- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑھی ذوالخلفہ میں اور اپنی اونٹنی کو منگایا (یعنی قربانی کی) اور اس کی کوہان کے اوپر داہنی طرف اشعار کیا یعنی ایک زخم لگا دیا اور خون کو صاف کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار لٹکا دیا (یہ تقلید ہوئی) پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب اونٹنی آپ کو لے کر

۳۰۱۵- عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَرْحَةَ الصُّبُعِيَّ قَالَ تَمَسَّحْتُ فَتَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِهَا قَالَ ثُمَّ أَطْلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَبَيْتُ فَاتَّكَبْتُ أَسْفَلَ فِي مَنَامِي فَقَالَ عُمَرَةُ مَتَبَكَّلَةٌ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ قَالَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِالذِّبْيِ رَأَيْتُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ سَنَةِ أَبِي الْقَاسِمِ ۝

بَابُ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ وَإِشْعَارِهِ عِنْدَ

الْإِحْرَامِ

۳۰۱۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِأَنْعَامِهِ فَأَتَكَرَّمَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْيُمْنِيِّ وَسَلَّتِ الدَّمَ وَقَلَدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ وَأَجْلَحَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلًا

(۳۰۱۶) یہ کہ تھوڑے دینا قربانی کے جانور کو اس لیے ہے کہ چھانا جاوے کہ یہ جانور قربانی کا ہے تاکہ کوئی اس کو ایذا نہ دے اور لوگ نہیں اور یہ مستحب ہے انہی رواہوں کے رو سے اور ابو حنیفہ نے اس کو جو بدعت کہا ہے یہ قول ان کا مردود ہے اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے شاید ان کو یہ احادیث نہیں پہنچیں۔ اور اسی کو اشعار کہتے ہیں اور امام ابو حنیفہ نے جو اس کو منکر کہا ہے وہ قول بھی لغو ہے اس لیے کہ یہ منکر نہیں بلکہ مانند فصد و قحمت کے ہے یا مانند نحران اور دھار کے۔ اس اشعار کی جگہ تمام علماء سلف و خلف کے نزدیک داہنی جانب ہے کہ ان شرکی اور امام مالک نے کہا ہے کہ بائیں جانب ہے اور اس روایت میں ان کا رد ہے اور بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنا مسنون ہے نہ نزدیک شافعیہ کے اور نزدیک تمام علماء سلف و خلف کے سو امام مالک کے کہ وہ اسکے قائل نہیں ہیں اور شاید ان کو یہ احادیث صحیحہ نہیں پہنچیں حالانکہ احادیث صحیحہ اس باب میں بہت ہیں اور وہ حجت ہیں اور حدیث صحیح کے آگے کسی کا قول حجت نہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ بکری کو پاد نہ کو اشعار ضروری نہیں اس لیے کہ ضعیف ہے۔ اور گائے کے لیے مستحب ہے امام شافعی کے نزدیک اور اسی طرح ہار ڈالنا بھی اور دونوں چیزوں کو جمع کرنا جیسے اونٹ کے لیے ہوتا ہے۔ یہی ہی گائے کے لیے بھی ہے شافعیہ کے نزدیک اور وہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کے گلے میں ہار ڈالنا دوسروں کا بھی مستحب ہے اور بیک نہ بے تمام علماء کا اور اگر دعا گرجا یا کھڑا کھڑا ڈال دیا تو بھی روا ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر اور یہ اونٹنی اس کے سوا کسی نے اشعار کیا تھا اور سوار ہونا حج میں افضل ہے یہ بدل پٹنے سے کیا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث محمد بن شیبہ نے اس سے معاذ نے ان سے ہشام ان کے باپ نے ان سے قتادہ نے اس سند سے یہی مضمون جو شعبہ کی روایت میں ہے ہمارا اس میں یہ ہے کہ نبی جب ذی الحلیفہ میں آئے اور نماز ظہر کا ذکر نہیں کیا۔

بالنَحْجِ.

بیدار پر سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک پکاری (یعنی اگرچہ نماز کے بعد بھی لبیک کہہ چکے مگر یہاں بھی پکاری)۔

۳۰۱۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ آئے۔ اس میں ظہر کی نماز کا ذکر نہیں ہے۔

باب: احلال کے بارہ میں ابن عباس کے فتوے

کا بیان جس میں لوگ مشغول ہیں

۳۰۱۸- قتادہ نے کہا میں نے ابو حسان اعرن سے سنا ہے کہ ایک شخص نے بنی بکیم کے قبیلہ میں سے کہا کہ اے ابن عباس! یہ کیا فتویٰ آپ دیتے ہیں جس میں لوگ مشغول ہو رہے ہیں یا جس میں لوگ گڑبڑ کر رہے ہیں کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی حجاجوں میں سے اور اس طواف سے طواف قدم مرلا ہے) سو وہ حلال ہو گیا تو انھوں نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے نبی اگرچہ تمہاری ناک میں خاک بھر جاوے (یعنی تمہارے خلاف ہو تو ہوا کرے)۔

۳۰۱۹- قتادہ سے روایت ہے کہ ابو حسان نے کہا کہ کسی نے ابن عباس سے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ لوگوں میں بہت پھیل گیا ہے کہ جو طواف کرے بیت اللہ کا وہ حلال ہو گیا اور اس کو عمرہ کر ڈالے (یعنی اگرچہ احرام حج کا ہووے) تو انھوں نے فرمایا کہ یہ سنت تمہارے نبی کی ہے اگرچہ تمہارے ناک میں خاک بھرے۔

۳۰۲۰- عطاء نے کہا کہ ابن عباس فتویٰ دیتے تھے کہ جس نے طواف کیا بیت اللہ کا (یعنی پہلے پہلے مکہ کے آتے ہی) وہ حلال ہو گیا خواہ حاجی ہو یا غیر حاجی (یعنی معتبر ہو)۔ میں نے عطاء سے کہا

۳۰۱۷- عَنْ قَتَادَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَلُّ بَيْنَ يَدَيْهِ دَا الْخَلِيفَةِ رَكَعًا يَنْحَلُّ صَلَّى بِهَا الظُّهْرُ.

بَابُ قَوْلِهِ لَا يَنْحَلُّ عِبَّاسٌ مَا هَذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَعَّبَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ

۳۰۱۸- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهَضِيمِ يَا بَنِي عَبَّاسٍ مَا هَذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَعَّبَتْ أَوْ تَشَعَّبَتْ بِالنَّاسِ أَنْ مِنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سَنَةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَعَيْتُمْ.

۳۰۱۹- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيلَ لِبَنِي عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَشَعَّبَ بِالنَّاسِ مِنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوْفُفَ عُمَرَةَ فَقَالَ سَنَةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَعَيْتُمْ.

۳۰۲۰- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَا يُطَوَّفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلٌّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ

(۳۰۲۰) نووی نے کہا کہ ابن عباس کا مذہب یہ بھی ہے کہ حاجی بھی جب طواف کرے بیت اللہ کا تو اس کو عمرہ کر کے احرام کھول دانا چاہیے اور یہ مذہب حضرت ابن عباس کا مذہب جمہور کے خلاف ہے سلف ہوں خود عقب اس لیے کہ تمام علماء کا قول یہ ہے کہ حاجی بجز طواف حلال نہیں ہو تا بلکہ جب تک دو قف عرقلات اور درمی جدار کا اور حلق اور طواف زیارت سے فارغ نہ ہو وہ حرم ہے۔ اور عین چیزوں کے بجالانے سے دو غوں طرح کا حل حاصل ہوتا ہے یعنی پورا کہ سب چیز حلال ہو جاوے۔ وہ تینوں یہ ہیں رمی جمرہ عقبہ اور حلق اور طواف اور اس تلخ

اللہ تعالیٰ ثُمَّ مَجَّلَهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ قَالَ قُلْتُ
هَإِنِّي ذَلِكُ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ
يَقُولُ هُوَ بَعْدَ الْمَعْرُوفِ وَقَبْلَهُ وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ
مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْلُوا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ.

کہ وہ یہ بات کہاں سے کہتے تھے؟ انھوں نے کہا اس آیت سے کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پھر جگہ اس قربانی کے پہنچنے کی بیت اللہ
تک ہے تو میں نے کہا یہ تو عرفات سے آنے کے بعد ہے۔
انھوں نے کہا کہ ابن عباس کا قول یہ ہے کہ محل اس کا بیت اللہ
ہے خواہ بعد عرفات کے ہو یا قبل اس کے اور وہ یہ بات نبی کے
فضل مبارک سے نکالتے تھے۔ آپ نے خود حکم فرمایا کہ لوگ
احرام کھول ڈالیں حجۃ الوداع میں۔

باب: معتمر اپنے بال کتر بھی سکتا ہے

موثلاً تا واجب نہیں

بَابُ التَّقْصِيرِ فِي

الْعُمْرَةِ

۳۰۲۱- عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَغْلَيْتُ أُنْجِي
قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ عِنْدَ الْمَوْزَةِ بِمَشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهْ لَا أَعْلَمُ
هَذَا إِلَّا حُجَّةَ عَلَيْهِ.

۳۰۲۱- طاووس نے کہا کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
ذکر کیا مجھ سے معاویہ نے کہا کہ میں تو تمہیں خبر دے چکا ہوں کہ
میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک کے بال کتر سے میں مردہ
کے نزدیک تیر کی پیکان سے سو میں نے ان کو جواب دیا کہ یہ تو
تمہارے اوپر حجۃ ہے۔

لہذا طواف سے طواف زیارت مراد ہے جو توقف عرفات کے بعد ہوتا ہے اور ری جمرہ اور علی اگر کر چکا ہے اور طواف زیارت نہیں کیا تو سب
اس کو حلال ہوگی سوا عورت کے۔ اور اس آیت میں ابن عباس کے قول کی کچھ دلیل نہیں اس لیے کہ آیت کا مضمون صرف اتنا ہی ہے کہ قربانی
کا محل بیت العتیق ہے یعنی وہاں ذبح کی جاوے یعنی حرم میں اور اس میں احرام کھولنے نہ کھولنے کا مطلق ذکر نہیں اور استدلال ان کا نبی کے حکم
کرنے سے حجۃ الوداع میں اپنے پیاروں کو کہ احرام کھول ڈالیں۔ سو یہ بھی ایسا ہے کہ ان کے مذہب پر اس کو دلالات نہیں اس لیے کہ آپ نے حج
کے فتح کا جو حکم فرما دیا وہ اسی سال کے لیے تھا یہ علامہ تقریر ہے نوٹی کی۔ اور ابن قیم کا فائدہ یہی ہے جو ابن عباس کا مذہب ہے کہ ہر حاجی کو فتح
کی اجازت ہے مگر جو حدیث لایا ہو جیسا حدیث میں مذکور ہے اور یہ فرمانہ نوٹی کا کہ اجازت فتح کی خاص تھی حجۃ الوداع کے سال کے لیے تو صرف
تخلاف حدیث ہے بلکہ اوپر گزر چکا ہے کہ سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ حکم فتح جو آپ دیتے ہیں یہ اسی سال کے لیے ہے کہ ہمیشہ کے لیے؟ تو
رسول اللہ نے فرمایا کہ اب لا باء کے لیے ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ میں آچکی ہے۔ غرض خاص کر فتح اسی سال کے ساتھ جیسا نوٹی
نے لکھا ہے عجیب بات ہے۔ جس حدیث کی رو سے مذہب ابن عباس کا یہ ہے کہ وہ بھی ساری امت کے لیے فتح حمرہ کو جائز چاہتے ہیں اور ابو
موسیٰ اشعری فتویٰ دیتے تھے اس فتح کا تمام مدت میں خلافت ابو بکر کی اور کچھ ابتداء میں خلافت عمر کے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اس سے مانع
ہوئے پھر نہیں بدل سکا حکم رسول مصوم ﷺ کا منع سے عمرؓ کے۔ اور زائد العباد میں ہے کہ رجوع بھی حضرت عمرؓ کا اس منع سے ثابت ہوا ہے۔

فمن شاء زيادة الاطلاع فليرجع اليه۔

۳۰۲۲- عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُغَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَعْبَرَهُ قَالَ قَصَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنْقُصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقْصِرُ عَنْهُ بِمَنْقُصٍ وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ.

بَابُ : جَوَازُ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

۳۰۲۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرْنَا أَنْ نَجْعَلَهَا غَمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهِنْدِيَّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفُرُوزَةِ وَرَخْنَا إِلَى مِثْيَ أَفْلَلْنَا بِالْحَجِّ.

۳۰۲۴- عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا.

۳۰۲۵- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرٍ

۳۰۲۲- حضرت طاووس نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ معاویہؓ نے ان کو خبر دی کہ ہمیں نے ہال کتر سے رسول اللہؐ کے مروہ کے اوپر تیر کی ہمال سے یامیں نے آپ کو مروہ پر دیکھا کہ آپ ہال کتر وار ہے ہیں تیر کی ہال سے مروہ پر۔

باب: حج میں تمتع اور قرآن جائز ہے

۳۰۲۳- ابو سعیدؓ نے کہا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ حج کو پکارتے ہوئے پھر جب مکہ میں آئے تو آپؐ نے حکم دیا کہ ہم اس احرام حج کو عمرہ کر ڈالیں مروہ لوگ جن کے ساتھ قربانی ہے پھر جب آٹھویں تاریخ ہوئی ذوالحجہ کی اور سب منیٰ کو چلے تو پھر ایک پکاری حج کی (یعنی حج میں عمرہ کے احرام کھول ڈالا تھا)۔

۳۰۲۴- جابر رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ دونوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کو آئے حج پکارتے ہوئے۔

۳۰۲۵- ابو نضرہؓ نے کہا کہ میں جابرؓ کے پاس تھا کہ ایک شخص

(۳۰۲۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہال کتر وانا بھی روا ہے حج و عمرہ میں اگرچہ منڈانا افضل ہے۔ اور تمتع میں افضل یہ ہے کہ عمرہ کے بعد کتر وانا اور حج کے بعد منڈانے کہ دونوں کا حق بخوبی ادا ہو جائے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قصر یا حلق مروہ کے پاس ہو عمرہ میں کہ مروہ ہی جگہ ہے عمرہ کے حلال ہونے کی جیسے حاجی کو مستحب ہے کہ حلق و قصر منیٰ میں کرے اور اگر حرم میں نہیں اور بھی ہو تو مروہ ہے۔ اور یہ روایت معاویہؓ کی کہ انھوں نے حضرت کے ہال کتر سے دیکھا عمرہ ہرانہ میں ہے اس لیے کہ چتہ الوداع میں تو آپؐ قادر تھے۔ اور ثابت ہوا ہے کہ چتہ الوداع میں آپؐ نے منیٰ میں حلق کیا اور ابو طلحہؓ نے آپؐ کے مبارک ہال تقسیم کیے۔ اور حدیث معاویہؓ کی عمرہ و قضا پر بھی محمول نہیں ہو سکتی اس لیے کہ عمرہ قضا سنات میں ہوا ہے ہجرت کے اور اس وقت تک حضرت معاویہؓ ایمان نہیں لائے تھے اس لیے کہ وہ تو آٹھویں سال ہجرت کے ایمان لائے تھے..... یہی قول صحیح ہے اور جس نے اس روایت کو چتہ الوداع میں سمجھا ہے بڑی غلطی کی ہے اور دوسری غلطی ہے بخوبی ان لوگوں سے کہ حضرت کے حج کو تمتع سمجھا حالانکہ آپؐ قادر تھے جیسے روایات متعدد میں اور مذکور ہوا کہ آپؐ کے ساتھ ہدیٰ تھی اس لیے آپؐ نے احرام نہیں کھولا مگر بعد توقف عرفات کے اور بعد فرائض حج کے۔

(۳۰۲۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لبیک پکار کر کہنا اور چٹنا مستحب ہے اور یہ حکم ہے مردوں کو اور عورتیں اس آواز سے کہیں کہ آپؐ میں اور مردوں کو پکارنا سب علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

(۳۰۲۵) منع فرمایا حضرت عمر کا منع حج کو اس روا سے تھا کہ آپؐ کی غرض تھی کہ افضل یہ ہے کہ حج اور عمرہ کو الگ سفر میں بجلا دیں تو منع اس نظر سے تھا کہ افضل کو کیوں ترک کرتے ہیں اگرچہ تمتع کو بھی جائز جانتے تھے اور حدیث سناہ کا منع فرمانا اس نظر سے تھا کہ وہ لایع

نے آکر کہا کہ ایں عباسؓ اور ایں زبیرؓ دونوں سحوں میں اختلاف کر رہے ہیں (یعنی ایک جمعہ نساء میں اور ایک جمعہ حج میں) تو چار نے کہا کہ ہم نے دونوں میں رسول اللہؐ کے آگے کیے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو منع فرمایا تو ہم نے نہیں کیا۔

باب: نبی اکرمؐ کے احرام اور ہدی کے بارے میں
۳۰۲۶- انسؓ نے کہا کہ حضرت علیؓ یمن سے آئے اور نبیؐ نے ان سے پوچھا کہ تم نے کیا احرام باندھا؟ انھوں نے کہا میں نے یوں لبیک پکاری کہ جو نبیؐ کی ہو وہی میری لبیک ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے ساتھ اگر قربانی نہ ہو تو میں عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا (یعنی اب تم بھی احرام نہ کھولنا چاہیے میں نہ کھولوں گا)۔
۳۰۲۷- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۰۲۸- یحییٰ وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرہ دونوں کی۔

۳۰۲۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث بیان کی گئی ہے ایک روایت میں "لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا" کے الفاظ ہیں اور دوسری روایت میں "لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ" کے الفاظ ہیں۔

فَمِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَإِنَّهُ آتَى فَقَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالزُّبَيْرُ اخْتَلَفَا فِي الْمُنْعَيْنِ فَقَالَ جَدَارُ فَقَالَهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمْرَةً فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا.

بَابُ إِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَهَدْيِهِ
۳۰۲۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَ أَهْلَلْتَ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَوْلَا أَنَا مَعِيَ الْهَدْيُ لَأَخْلَلْتُ».

۳۰۲۷- وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَهُزُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بِهِذَا الْإِسْنَادَ بَطْلُهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي رِوَايَةِ يَهُزُّ لَحَلَّتْ.

۳۰۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَقَ وَعَبْدُ الْغَزِيرِ بْنِ صُهَيْبٍ وَخُفَيْدُ بْنُ سَمْعَانَ أَنَّهُمَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ بَيْتِهِ جَمِيعًا «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا».

۳۰۲۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا» وَقَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ».

حضرت قیامت تک حرام ہو چکا ہے رسول اللہؐ کے ارشاد سے مگر اس کی حرمت سے بعض صحابہؓ انکار کرتے تھے اس لیے آپؐ نے اس کی حرمت کو مشہور کر دیا ہے۔

۳۰۳۰- عَنْ حُظَلَّةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهْلِكُنَّ أُمَّنُ مَوْتِمَ بَفَجِّ الرُّوحَاءِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ لَيُيَبِّسَهُمَا)).

۳۰۳۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ يَهْدَى الْإِسْنَادُ مِثْلَهُ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ)).

۳۰۳۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُظَلَّةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ يَمُوتُ حَاتِبُهُمَا.

۳۰۳۰- حُظَلَّةُ بْنُ قَبِيلَةَ بْنِ اسْمَعِيلَ سے ہیں انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبیؐ فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بلائنگ و شبہ عیسیٰؑ فرزند مریم کے روحا کی گھاٹی میں جو مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ہے لیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔

۳۰۳۱- وہی مضمون ہے۔

۳۰۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

باب: نبی کے عمروں اور ان کے اوقات کا

بیان

۳۰۳۳- قَادَةُ نَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَبَرَدِي كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِ چار عمرے كے اور سب ذی قعدہ میں كے مگر جو حج كے ساتھ كیا كہ ايك عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں دوسرا اس كے بعد كے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو عمرہ اند سے لائے جہاں حنین كی لوث كی تقسیم كی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ حج كے ساتھ ہوا۔

۳۰۳۳- عَنْ قَادَةَ أُنْ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاءَ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ بِأَلِ النَّبِيِّ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنْ الْحُدَيْبِيَّةِ أَوْ رَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ الْعَامِ الْمُفْلِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ جَعْرَانَةَ حَتَّى قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ.

۳۰۳۴- عَنْ قَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ

(۳۰۳۰) ☆ یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت یحییٰؑ نزول فرماویں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا حکم قیامت تک رہے گا اور منسوخ نہیں ہوا اور معلوم ہوا کہ حضرت یحییٰؑ ضرور نازل ہونگے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحب وحی ہیں نہ کہ متمدن جب نہ مذہب اہل تقلید جیسا کہ مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفصیل غیر نبی کی نبی پر وہ ایک باطل۔

مضمون وہی ہے جو اوپر کی روایت میں گزر رہا ہے۔

۳۰۳۵- ابو اسحاق نے کہا کہ میں نے زید بن ارقم سے پوچھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے جہادوں میں رہے؟ انھوں نے کہا سترہ میں اور انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا جسے جہاد الوداع کہتے ہیں اور ابو اسحاق نے کہا دوسرا جب حج کیا کہ مکہ میں تھے یعنی قبل ہجرت کے۔

۳۰۳۶- عطاء نے کہا خبر دی مجھے عروہ نے کہ میں اور ابن عمرؓ دونوں حضرت عائشہؓ کے حجرے سے نکلے لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور جناب عائشہؓ مسواک کر رہی تھیں اور ہم ان کے مسواک کی آواز سن رہے تھے۔ سو میں نے کہا اے ابو عبد الرحمنؓ (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمرؓ) کیا نبیؐ نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے جناب عائشہ صدیقہؓ سے عرض کی کہ اے میری ماں آپ سنتی ہیں کہ ابو عبد الرحمنؓ کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ عمرہ کیا نبیؐ نے رجب میں تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ بخشے ابو عبد الرحمنؓ کو قسم ہے میری جان کی کہ حضرت نے کبھی رجب میں عمرہ نہیں کیا اور جب آپؐ نے عمرہ کیا تو ابو عبد الرحمنؓ آپ کے ساتھ تھے اور ابن عمرؓ نے یہ بات سنی اور نہ ہاں کیا نہ اور چپ ہو رہے۔

۳۰۳۷- مجاہد سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا میں اور عروہؓ دونوں مسجد نبویؐ میں گئے اور عبداللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے

عمرہ نہ کر بیٹھیں حدیث مذکور۔

۳۰۳۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ عَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سِتْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَزَا سِتْعَ عَشْرَةَ وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا خَافَ حُجَّةً وَاحِدَةً حُجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُعْرِي.

۳۰۳۶- عَنْ عَطَاءٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَلِمَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسَّوَالِكِ نَسْتَنْ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِمَ عَائِشَةُ أَيْ امْتَنَاهُ أَنَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقُلْتُ فَتَغَيَّرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَنَعْمَ مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ.

۳۰۳۷- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِنَّا عِنْدَ اللَّهِ ﷺ

(۳۰۳۷) حاصل ان سب روایوں کا یہ ہے کہ رسول اللہؐ نے چار عمرے کے ایک ہی قعدہ میں سالِ مدینہ میں چھ سال میں ہجرت کے اور اس عمرے سے کافروں نے رد کا اور سب نے احرام کھول ڈالا بغیر اس کے کہ طوافِ سعی فرمایا اور یہ بھی مردوں میں شمار کیا گیا اور دوسرا ماہِ مذکور میں سنِ سات ہجری میں اور یہ عمرہ پہلے عمرہ کی تھا تھا اور تیسرا ماہِ مذکور میں سنِ آٹھ ہجری میں اور اسی سال میں حج ہوا تھا اور چوتھا جو بیتِ الوداع کے ساتھ ہوا اور احرام اس کا گاہِ ذی قعدہ میں ہوا اور اعمال اس کے ذی حجہ میں ہوئے۔ اور ماہِ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا مگر یہ کہ جب کہ عبداللہ بن عمرؓ بیٹھ گئے یا ٹھک ہو گیا اسی لیے جب جناب عائشہؓ نے ان کی بات رد فرمائی تو وہ چپ ہو رہے۔ اور آپؐ نے یہ سب عمرے لے

حجرہ کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں نماز چاشت پڑھ رہے تھے سو میں نے عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ نماز کیسے ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ بدعت ہے (یعنی مسجد میں ادا کرنا اس کا اور اہتمام کرنا مثل صلوٰۃ مفروضہ کے بدعت ہے۔) پھر ان سے کہا عروہ نے کہ اے ابو عبد الرحمن! رسول اللہؐ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ چار کہ ایک ان میں سے رجب میں ہے۔ سو ہم کو برا معلوم ہوا کہ ہم ان کو چھٹا دیں یا ان کو رد کر دیں اور مسواک کر نیکی آواز سنی جناب عائشہ صدیقہؓ کی کہ وہ حجرے میں تھیں سو عروہ نے کہا کہ آپ سنتی ہیں اے مومنوں کی ماں! جو ابو عبد الرحمن کہہ رہے ہیں؟ انھوں نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے چار عمرے کیے ہیں ایک رجب میں تو جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر رسول اللہؐ نے کوئی عمرہ ایسا نہیں کیا جو یہ لائن کے ساتھ نہ ہوں اور رجب میں آپ نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔

خَالَسَ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَالنَّاسُ يَصُلُّونَ الصُّحْحَى فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلَتْهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ فَقَالَ بَدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْبَعٌ عُمَرُ إِخْدَاهُنَّ فِي رَحْبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ وَسَمِعْنَا اسْتِثْنَاءَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَيَّ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَتْ وَمَا يَقُولُ قَالَ يَقُولُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ عُمَرُ إِخْدَاهُنَّ فِي رَحْبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا زَهْرًا مَعَهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَحْبٍ قَطُّ.

باب: رمضان المبارک میں عمرہ کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

۳۰۳۸ - عطاء نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے سنا کہ رسول اللہؐ

۳۰۳۸ - عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

کہ وہی مقدمہ میں اس لیے کہے کہ کنارہ کی رسم نوت جائے کہ وہ ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے۔ چنانچہ اوپر گزر چکا ہے اور بعد ہجرت کے تو آپؐ نے ایک ہی حج کیا اور قحلی ہجرت کے مسلم میں ایک ہی حج ہی مروی ہے اور کتب میں دو بھی آئے ہیں اور زید بن ارقم کی روایت میں یہاں ان ہی جہادہ کو رہیں اور اصل یہ ہے کہ جہاد آپؐ کے بچپن میں اور بعضوں نے ستائیں بھی کہے ہیں اور اس کے سوا اور بھی اقوال ہیں کہ وہ کتب مغازی میں مشہور ہیں اور یہ جو جناب عائشہؓ نے فرمایا لغری یعنی قسم ہے میری جان کی یہ عرب کا بول چال ہے اور بعضوں نے اس سے لغری کہنے کو جائز کہا ہے اور ایام مالک کے نزدیک یہ مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے غیر اللہ کی اور مشابہت ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے غیر کی اور بدعت فرماتا صلوٰۃ اللہ علیٰ کونظر سے تھا کہ اس کے لیے اجتماع کرنا اور مساجد میں مثل نماز فرض کے اہتمام تمام ادا کرنا بدعت ہے اگرچہ اصل اس کی سنت سے ثابت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کی اصل بھی ثابت ہو وہ بھی بیعت شری کے بدل دینے سے بدعت ہو جاتی ہے۔ فرض سنت میں فرض کا سارا اہتمام اور مستحب میں واجب کا سارا اہتمام اور مکروہات سے مکروہات کا سارا احتراز سب اشیاء کو بدعات میں داخل کر دیتا ہے۔

(۳۰۳۸) یعنی ثواب اگرچہ اس کا حج کے برابر ہے مگر یہ نہیں کہ حج فرض اس کے ذمہ سے اتر جائے اور اس عودت پر حج فرض نہ تھا کہ اس کے پاس سواری نہ تھی۔

نے انصار کی ایک بی بی سے فرمایا اور ابن عباسؓ نے ان کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا کہ کیوں تم ہمارے ساتھ حج کو نہیں چلتیں؟ تو انھوں نے عرض کی کہ ہمارے پاس پانی لانے کے لیے دوہی اونٹ تھے سو ایک پر ہمارا شوہر اور ہمارا بیٹا حج کو گیا اور ایک اونٹ ہمارے لیے چھوڑ گیا کہ اس پر ہم پانی لاتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ اچھا جب رمضان آوے تو تم ایک عمرہ کر لینا کہ اس کا بھی ثواب حج کے برابر ہے۔

۳۰۳۹- ابن عباسؓ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا کہ ہمارے شوہر کے دو اونٹ تھے ایک پر وہ اور ان کا لڑکا حج کو گیا ہے اور دوسرے پر ہمارا چھوٹا پانی لاتا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ عمرہ رمضان میں حج کے برابر ہے یا فرمایا ہمارے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اور یہ بھی ہے کہ ان صحابہ کا نام ام سنانؓ تھا۔

باب: مکہ میں دخول بلند راستے سے اور خروج نشیب سے مستحب ہے

۳۰۴۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے نکلے تو شجرہ کی رو سے نکلے اور معرس کی راہ سے داخل ہوئے (معرس ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر) اور جب مکہ میں داخل ہوئے تو اونچے ٹیلے سے اور جب نکلے تو نیچے کے ٹیلے سے۔

۳۰۴۱- عہد اللہ سے اسی سند سے یہی مضمون مروی ہوا اور ایک روایت میں زہیر کی یہ ہے کہ داخل ہونے آپؐ مکہ میں اوپر کے ٹیلے سے جو بطحاء میں ہے (اور وہ ایک مقام کا نام ہے محصب کے بازو

يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمِعَاءُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَسَيْتُ اسْمَهَا ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَخْجِي مَعَنَا)) قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدَيْهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكْنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ ((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةَ فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً))

۳۰۳۹- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا أُمُّ سَيْبَانَ ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونِي حَاجَةً مَعَنَا)) قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فَلَانِ زَوْجَاهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَبَدِيهِمَا وَكَانَ الْآخَرُ يَسْتَبِي عَلَيْهِ غُلَامًا قَالَ ((فَفُسِّرَتْ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي))

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

۳۰۴۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّحْرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعْرَسِ وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

۳۰۴۱- عَنْ عَتِيدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي رِوَايَةٍ زُهَيْرُ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبُطْحَاءِ

میں اور یہ وہ ٹیلہ ہے کہ اس سے مقابر کہ میں اتر جاتے ہیں۔

۳۰۴۲- عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب مکہ میں آئے تو داخل ہوئے اوپر کی طرف سے اور نکلے تو نیچے کی طرف سے۔

۳۰۴۳- عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ جس سال مکہ فتح ہوا کداء کی طرف سے داخل ہوئے جو مکہ کی بلندی کی طرف ہے (کداء ہمزہ کے ساتھ اور مد سے ایک ٹیلہ ہے مکہ کی بلندی کی طرف اور کداء بغیر مد کے ایک ٹیلہ ہے مکہ کے نیچے کی طرف) ہشام نے کہا کہ میرے والدین دونوں کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور اکثر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے۔

باب: ذی طویٰ میں رات کو رہنا اور نہا کر دن کو مکہ میں جانا مستحب ہے

۳۰۴۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ شب کو ذی طویٰ میں رہے (ذی طویٰ ایک مقام مشہور ہے مکہ کے قریب) صبح کے وقت تک پھر مکہ میں داخل ہوئے اور عبد اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ ذی طویٰ میں آپ نے حج کی نماز پڑھی۔

۳۰۴۵- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ مکہ میں نہ جاتے جب تک ذی طویٰ میں رات کو نہ رہتے پھر جب وہاں صبح ہو جاتی تھاتے پھر داخل ہوتے دن کو اور ذکر کرتے کہ نبیؐ نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

۳۰۴۶- نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترتے تھے ذی طویٰ میں اور شب کو وہاں رہتے یہاں تک کہ صبح کو نماز پڑھتے جب مکہ کو آتے اور رسول اللہ کی نماز کی جگہ اوپر ایک موٹے ٹیلے کے ہے کہ وہ ٹیلا

۳۰۴۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا.

۳۰۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَمَّ الْفَنَاحِ مِنْ كَدَاءَ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ قَالَ هِشَامُ فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ بَيْنَهُمَا كُلِّهِمَا وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَسِيرِ بِذِي طَوًى عِنْدَ إِزَاقَةِ دُخُولِ مَكَّةَ وَالْإِغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

۳۰۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُغْلُظُ ذَلِكَ رَفِئِي وَرَأَيْتُ ابْنَ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْتَبِي أَوْ قَالَ حَتَّى أَصْبَحَ.

۳۰۴۵- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَعَلَهُ.

۳۰۴۶- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَتِمُّ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ جَوْنِ بَقْدُمِ مَكَّةَ وَمُصَلِّي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَمَكَةِ غَلِظَتْ لَيْسَ

اس مسجد میں نہیں ہے جو وہاں بنی ہے مگر اس سے نیچے ہے ایک موٹے ٹیلے پر۔

۳۰۴۷۔ بالغ کو عبد اللہ نے خبر دی کہ رسول اللہ نے منہ کیا طرف دونوں ٹیلوں کے اس پہاڑ کے جو پہاڑان کے اور کعبہ کے بیچ میں تھا اور اس مسجد کو جو وہاں بنی ہے بائیں طرف کر دیتے ہیں اس مسجد کے جو کنارے پر ہے نیلے کے اور جناب رسول اللہ کی نماز کی جگہ اس کا لے ٹیلے سے نیچے ہے اس کا لے ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا اس سے کچھ کم و بیش پھر نماز پڑھتے تھے منہ کیے ہوئے دونوں ٹیلوں کی طرف اس لیے پہاڑ کے جو تیرے اور کعبہ کے بیچ میں ہے اللہ رحمت اور سلام بھیجے ان پر۔

باب: طواف عمرہ اور حج کے طواف اول میں رمل

مستحب ہے

۳۰۴۸۔ بالغ نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ جب پہلا طواف کرتے بیت اللہ کا تو تین بار جلدی جلدی چلتے چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کے اور چار بار عادت کے موافق چلتے اور بہیا کے آنے کی جگہ میں دوڑتے جب سعی کرتے صفا اور مروہ میں اور ابن عمر بھی ایسا ہی کرتے۔

۳۰۴۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج میں یا عمرہ میں پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے اور چار بار چلتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر سعی کرتے صفا اور مروہ کی۔

۳۰۵۰۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول

فی المسجد الذی بینہم وتکین استقل من ذلک علی اکثمة غلیظة۔

۳۰۴۷۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْبَلَ قُرْصَتَيْ الْحَبَلِ الذِّي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْحَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَحْتَمِلُ الْمَسْجِدَ الذِّي بَيْنَهُ ثُمَّ يَسَارُ الْمَسْجِدَ الذِّي بِطَرَفِ الْأَكْثَةِ وَتُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَقْلَ بَيْنَهُ عَلَى الْأَكْثَةِ السَّوْدَاءِ يَذْعُ مِنَ الْأَكْثَةِ عَشْرَةَ أَرْبَعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْقُرْصَتَيْنِ مِنَ الْحَبَلِ الطَّوِيلِ الذِّي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمْلِ فِي الطَّوَافِ

وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ مِنَ الْحَجِّ

۳۰۴۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافِ الْأَوَّلَ حَبْ ثَلَاثًا وَمِائَتِي أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْتَعِي بِطَرَفِ الْمَسْبِلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

۳۰۴۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ فَإِنَّهُ يَسْتَعِي ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

۳۰۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ

(۳۰۴۷) ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ میں داخل ہوتے وقت نہانا مستحب ہے اور رات کو ذی طوی میں رہنا جس کی راہ میں بڑے ورنہ اس کے بعد کا اعلاہ کرے اور شافعیہ کے نزدیک یہ غسل سنت ہے اور اگر غسل نہ ہو سکے تو تحیم کرے اور شب کو ذی طوی میں رہنا بھی مستحب ہے اور کہ کو دن میں داخل ہونا بھی مستحب ہے اور بعضوں نے کہا کہ رات دن دوں برابر ہیں اور بعضوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو داخل ہوئے اور بعضوں نے کہا وہ بیان نواز کے لیے تھا افضل وہی دن کو کہتا ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب مکہ آتے اور حجر اسود کو چھوتے اور پہلے پہل طواف کرتے تو تین بار دوڑتے سات پھیروں سے۔

۳۰۵۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین پکروں میں رمل فرمایا اور چار پکروں میں عام چال چلے۔

۳۰۵۲۔ نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور کہا کہ رسول اللہؐ نے بھی ایسا ہی کیا۔

۳۰۵۳۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے رمل کرتے دیکھا یہاں تک کہ اس تک تین پکر پورے ہو گئے۔

۳۰۵۴۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پکروں میں رمل کیا۔

۳۰۵۵۔ ابو الطفیل نے ابن عباسؓ سے کہا کہ مجھے خبر دو بیت اللہ کے طواف کی اور اس میں تین بار رمل کرنا اور چار بار چلنا سنت ہے؟ اس لیے کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ وہ سنت ہے۔ تو انھوں نے کہا کہ وہ جوڑے بھی ہیں سچے بھی۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ جب مکہ میں تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمدؐ اور ان کے یار بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتے ضعف اور لا غری کے سبب سے اور آپ سے حد رکھتے تھے تو آپ نے حکم دیا کہ تین بار رمل کریں اور چار بار علات کے موافق چلیں (غرض یہ ہے کہ انھوں نے اس فعل کو جو سنت موکدہ مقصودہ سمجھا یہ ان کا جھوٹا تھا باقی بات سچ تھی)۔

پھر میں نے کہا ہم کو خبر دو جب صفاء اور مردہ کے بیچ میں سستی کرنے کے سوا ہو کر کہ وہ سنت ہے کہ آپ کے لوگ اسے سنت کہتے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئَ بِقَدَمُكَ إِذَا اسْتَلَمَ الْمَرْكُزَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ جِئَ بِقَدَمُكَ يَحِبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّحَرِ

۳۰۵۱۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا.

۳۰۵۲۔ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ.

۳۰۵۳۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ.

۳۰۵۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ.

۳۰۵۵۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمْلَ بِالثَّلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ أَسَنَّةٌ هُوَ فَإِنْ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سَنَةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْطَلِبُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُوَالِ وَكَأَنَّهُمْ يَحْسُدُونَهُ قَالَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزْمَلُوا ثَلَاثًا وَيَمْشُوا أَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

ہیں؟ انھوں نے فرمایا وہ سچے بھی ہیں جھوٹے بھی۔ میں نے کہا اس کا مطلب؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ جب مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں کی بھیڑ بھاڑ ایسی ہوئی کہ کنواری عورتیں تک باہر نکل آئیں اور لوگ کہنے لگے کہ یہ محمد ہیں یہ محمد ہیں اور رسول اللہ کی خوش خلقی ایسی تھی کہ آپ کے آگے لوگ مارے نہ جاتے تھے (یعنی بنو بکر، بغل ہو چلو جیسے امراء دنیا کے واسطے ہوتی ہے آپ کے لیے نہ ہوتی تھی) پھر جب لوگوں کی بڑی بھیڑ ہوئی تو آپ سوار ہو گئے اور پیدل سعی کرنا افضل ہے (یعنی اتنا جھوٹ ہو کہ جو چیز ضرورت ہوتی تھی اس کو بلا ضرورت سنت کہا جاتی تھی ہے کہ آپ نے سعی سوار ہو کر کی ہے)۔

۳۰۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے اتا فرق ہے کہ انہوں نے کہا اہل مکہ حاسد قوم تھی یہ نہیں کہ وہ آپ سے حسد کرتے تھے۔

۳۰۵۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے چند الفاظ کے فرق کے ساتھ۔

۳۰۵۸- ابو الطفیل نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کرو۔ ابو الطفیل نے کہا میں نے مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر دیکھا اور لوگوں کا ان پر هجوم تھا تو ابن عباس نے کہا کہ ہاں وہی تھے رسول اللہ اس لیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ لوگوں کو آپ کے پاس سے بائیں تھے اور نہ ہٹاتے تھے۔

رَأَيْتُمَا اسْتَقَامَ هُوَ قَائِمًا فَوَمَكَتَ يَوْمَئِذٍ اَنَّهُ سَقَطَ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ قُلْتُ وَمَا قَوْلُكَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُولُونَ هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ حَتَّى خَرَجَ الْغُرَاقُ مِنَ الْيَمِينِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضُرُّبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَنْشِيُّ وَالسَّغْيُ اَفْضَلُ

۳۰۵۶- وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بَرِيْدٌ اَخْبَرَنَا الْحَرَبِيُّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَكَانَ اَهْلُ مَكَّةَ قَوْمٌ حَسِدٌ وَلَمْ يَقُلْ يَحْسَدُوْهُ.

۳۰۵۷- وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ قَوْمَكَ يَوْمَئِذٍ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ بِالْيَمِيْنِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سَقَطَ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَّبُوا.

۳۰۵۸- عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَرَأَيْتَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَصِيْفَةٌ لِي قَالَ قُلْتُ رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذَٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْهُمْ كَانُوا لَا يُدْعَوْنَ عَنْهُ وَلَا يُكْرَهُونَ.

بَابِ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ فِي الطَّوَافِ دُونَ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

باب: طواف میں دو یمنانی رکنوں کے استلام کے
مستحب ہونے کا بیان

۳۰۵۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ وَقَدْ وَهَنْتَهُمْ حُمَى يَنْزِبُ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَفْتِكُمْ عَلَيْكُمْ غَدَاً فَوَيْلٌ لَّكُمْ وَهَنْتَهُمْ الْحُمَى وَلَفُوا مِنْهَا شِدَّةً فَنَحَلَسُوا مِمَّا لِيْلَى الْجَبَرِ وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمِثُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ يَبْرِي الْمُشْرِكُونَ حَلَلَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَى قَدْ وَهَنْتَهُمْ هَؤُلَاءِ أَخْلَدُوا مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَسْمَعُوا أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمِثُوا الْآشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِنْفَاءَ عَلَيْهِمْ.

۳۰۵۹- عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ اور ان کے یار مکہ میں آئے اور ان کو ضعیف کر دیا تھا مدینہ کے بخار نے اور مشرکوں نے کہہ کر رکھا کہ کل تمہارے پاس ایسے لوگ آئیں گے کہ انکو بخار نے ضعیف و ناتواں کر رکھا ہے اور بڑی ناتوانی انکو ہو گئی ہے اور مشرکین حطیم کے پاس بیٹھے اور نبیؐ نے یاروں کو حکم دیا کہ تین شوط میں رمل کریں اور ما بین حجر اسود کے اور رکن یمنانی کے عادت کے موافق چلیں کہ مشرکوں کو ان کی قوت و طاقت معلوم ہو۔ سو مشرکوں نے کہا کہ تم نے تو کہا تھا کہ ان کو بخار نے ناتواں کر دیا ہے یہ تو ایسے ایسے طاقت ور ہیں کہ کیا کہنا۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ آپؐ نے جو ان کو ساتوں پھیر میں رمل کا حکم نہیں دیا تو اس لیے کہ تھک جائیں گے۔

(۳۰۵۹) ان حدیثوں سے رمل کا مستحب ہونا معلوم ہو گیا اور معنی رمل کے یہی ہیں کہ جلدی جلدی چھوئے چھوئے قدم رکھ کر چلنا اور کوثر ضروری نہیں کہ اس میں شجاعت اور جرات اور قوت معلوم ہو اور یہ عمرہ کے طواف میں اور حج کے بھی ایک طواف میں مسنون ہے اور صحیح قول شافعی کا یہ ہے کہ رمل حج کے اس طواف میں ہونا چاہیے جس کے بعد سعی ہو اور اس پر اتفاق ہے کہ رمل عورتوں کو مسنون نہیں جیسے مسافر مردہ میں ان کو دوڑنا ضروری نہیں صرف عادت کے مطابق چلنا کافی ہے۔ اور اگر کسی نے رمل کو ترک کیا تو سنت چھوٹ گئی اور کچھ جرمانہ اس پر نہیں اور بعض اصحاب مالک کے نزدیک اس پر ایک قربانی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں اور وادی کے بطن میں دوڑ کر چلنا ضروری ہے وہاں دو سبز کھجے لگا دیئے ہیں ان کے بیچ میں دوڑ کر چلے اور جب تین پھیرے طواف کے پورے ہو جائیں تو چار پائی پکروں میں عادت کے موافق چلے اور یہ جو اخیر کی روایت ابن عباسؓ کی ہے جس میں مذکور ہے کہ ما بین حجر اسود اور رکن یمنانی کے عادت کے موافق چلیں یہ ساتویں سال عمرہ تھا کا حکم ہے اور حجہ الاول میں آپؐ نے پورے تین شوط میں رمل کیا۔ پس اب یہ روایت حجہ الاول کی ناخ ہے اور وہ منسوخ غرض پورے تین شوط میں رمل ہے اور حضرت ابن عباسؓ کا مذکور ہے کہ رمل جناب رسول اللہؐ کی ضرورت کے سب سے تھا کہ کفار پر ناتوانی مسئلوں کی ظاہر نہ ہو اب بعد رخص ضرورت کے سنت نہ راہر مجبور صحابہ و تابعین کے نزدیک ہمیشہ سنت ہے تین شوط میں اور ہر پھیرے کو طواف کے شوط کہتے ہیں۔ اور عبد اللہ بن زہیر کا مذکور ہے کہ ساتوں شوط میں رمل سنت ہے اور حسن بصری اور ثوری اور عبد الملک بن بدشون کے نزدیک اگر رمل ترک کر دے تو قربانی دے اور امام مالک کا بھی پہلے یہی قول تھا مگر اس سے رجوع کیا۔ (کل ہذا من النوہی)

۳۰۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا سَعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَمَلَ بِأُثْبُتٍ يُرِي الْمُسْتَرْكِينَ قُوَّتَهُ.

۳۰۶۰- ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے بیت اللہ کے طواف میں اس لیے رمل کیا کہ مشرک لوگ آپ کی قوت دیکھیں (یعنی اب ضروری نہیں، نہ مسنون ہے اور یہ انہی کا مذہب ہے)۔

بَابُ : اسْتِحْبَابِ اسْتِطْلَامِ الرُّكْنَيْنِ

الْيَمَانَيْنِ فِي الطَّرَافِ

۳۰۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسُحُ مِنَ الثُّبُتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانَيْنِ.

۳۰۶۱- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ان ہی دونوں یمن کی طرف کے کونوں کو بوسہ دیتے دیکھا۔

۳۰۶۲- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الثُّبُتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ ذَوْرِ الْحُمْصِيِّينَ.

۳۰۶۲- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ بیت اللہ کے چاروں کونوں میں سے رکن اسود (وہی جسے ہم اوپر رکن یمنی لکھ چکے ہیں) اور اس کے پاس واسلے کونے کو جو بنی حجاج کے مکانوں کی طرف ہے استلام کرتے تھے۔

(۳۰۶۱) ☆ کعبہ مربع یعنی چار کونوں کا اور مستطیل یعنی لمبا مکان ہے اور دو کونے اس کے یمن کی طرف منسوب ہیں ان کو رکنین یمنین کہتے ہیں اور دو کونے شام کی طرف منسوب ہیں ان کو شامین کہتے ہیں اور رکن شامی کی طرف حطیم واقع ہے ان دونوں شامی کونوں کو نہ بوسہ دیتے ہیں نہ چومتے ہیں بلکہ حطیم کی دیوار کے پار سے طواف کرتے ہیں کہ حطیم کی جگہ بھی طواف میں داخل ہو جائے اس لیے کہ یہ جگہ کعبہ کے اندر کی ہے مگر بنائے کعبہ کے وقت باہر رہ گئی ہے بخلاف دونوں کونوں یمنین کے کہ ان کو بوسہ دیتے ہیں۔ ایک کونے میں حجر اسود لگا ہوا ہے اور دوسرے کو رکن یمنی کہتے ہیں کہ یہ دونوں کونے جائے حضرت ابراہیمؑ کے موافق ہیں۔ بخلاف شامیوں کے۔ چنانچہ کیفیت اس نقش کی مندرجہ ذیل نقشہ سے ذہن نشین ہو سکتی ہے۔

ان دونوں کونوں کو رکن شامی کہتے ہیں

رکن یمنی



حجر اسود

ان دونوں کونوں کو رکن یمنی کہتے ہیں اور طواف میں ایک کو بوسہ دیا جاتا ہے ایک کو چھوا جاتا ہے

(۳۰۶۲) ☆ استلام کے معنی چھونا ہے اور حجر اسود کو چھونا اور بوسہ دینا دونوں کام کرنے کا یہی ہے اور رکن یمنی کو فقط چھونا ہی اور باقی دونوں کونوں کو نہ چھونا نہ بوسہ دینا کہ وہ بنائے ابراہیمؑ پر نہیں ہیں بلکہ مذہب ہے جمہور کا اور بعض سلف نے ان کا چھونا بھی مستحب کہا ہے۔ چنانچہ حسین اور حسین اور ابن زبیر اور جابر بن عبد اللہ اور عائشہ بن مالک اور مرد بن زبیر اور ابو اسحاقؓ کا یہی مذہب ہے کہ چاروں رکنوں کو چھوئے اور عائشہ ابوطیب نے کہا ہے کہ استلام کا اجماع ہو چکا ہے کہ ان دونوں کونوں کو نہ چھوئے اور کہا ہے کہ اس میں صحابہ میں پہلے اختلاف تھا مگر سب کا اجماع ہو گیا کہ دونوں کونوں کو چھوئے۔ (نوٹی)

۳۰۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِيمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۳۰۶۳- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ صرف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے تھے۔

۳۰۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَالْحَجَرِ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِيهُمَا فِي شَيْئِهِ وَلَا رَحَاءَ.

۳۰۶۴- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا حجر اسود اور رکن یمانی کو اسلام کرتے ہوئے جب سے میں نے انہیں چھوئے نہ تھے میں نے آرام میں (یعنی کتنی ہی بھیڑ بھاڑ ہو میں اسلام نہیں چھوڑا)۔

۳۰۶۵- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِيمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۳۰۶۵- نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا کہ حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ جب سے میں نے رسول اللہ کو دیکھا ہے ایسا کرتے ہوئے جب سے میں نے اسے نہیں چھوڑا۔

۳۰۶۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ أَرِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِيمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۳۰۶۶- ابن عباسؓ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو بوسہ دیتے نہیں دیکھا سوا ان دو رکن یمانی کے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے

۳۰۶۷- عَنْ سَلَامٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّ وَاللَّهِ لَفَعْتُ عَلَيْهِمْ أَنْتَ حَجَرَ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْعَلُ مَا قَبَّلْتُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونَ فِي رِوَايَةِ قَالَ عَمَرُو وَحَدَّثَنِي بِبَيْبِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ.

۳۰۶۷- سالم کے باپ نے روایت کی ہے کہ بوسہ دیا عمر بن خطابؓ نے حجر اسود کو اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم آگاہ ہو کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ کو نہ دیکھا ہوتا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی بوسہ نہ دیتا۔ ہارون نے اپنی روایت میں یہ کہا کہ اسی کی مثل مجھ سے روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ اسلم سے۔

۳۰۶۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ إِنِّي لَأُكَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَتَكُنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُفْعَلُكَ.

۳۰۶۸- ابن عمرؓ نے روایت ہے کہ عمرؓ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور کہا کہ میں تجھے چوم رہا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تجھے چومتے دیکھا ہے۔

۳۰۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَغْنِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُكَبِّلُكَ وَإِنِّي

۳۰۶۹- عبد اللہ بن سرجسؓ نے کہا کہ میں نے اصلعؓ کو (یعنی جس کے سر پر بال نہ ہوں) دیکھا مگر اس سے حضرت عمرؓ ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ لقب کسی کا اگر مشہور ہو جائے اور وہ اس سے برا

نہ مانے تو اس سے یاد کرنا درست ہے اگرچہ دوسرا شخص برائے اور فرماتے تھے حجر کو بوسہ دیتے ہوئے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں تجھ کو بوسہ دیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک بھڑ ہے کہ نہ ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے (اس قول سے بت پرستوں اور گور پرستوں اور چلہ پرستوں کی نانی مرگنی جو قبروں وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد میں گئے اس لیے کہ جب حجر اسود جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کا بوسہ بھی اتباع جناب رسول کریم کے سب سے ہے نہ کہ اس خیال سے کہ یہ ضرر و رساں یا نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس خیال ناپاک کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا) اور آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۰۷۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح مذکور ہے۔

۳۰۷۱- سدید نے کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انھوں نے بوسہ لیا حجر اسود کو اور لپٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ وہ بہت تجھے چاہتے تھے۔

۳۰۷۲- سفیان رضی اللہ عنہ سے دہی روایت مردی ہے مگر اس میں لپٹے کا ذکر نہیں۔

باب: سواری پر طواف کرنا جائز ہے اور حجر اسود کو چھڑی سے چھو سکتا ہے

۳۰۷۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَفْلَحَ أَنتَ خَيْرَ رَأَيْتَ لِمَا نَصُرُ وَلَا تَفْعُ
وَأَنُوتَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ مَا قَبَّلْتَ وَفِي رَأْيِكَ
الْمُفْذِيهِ وَأَمَّا كَامِلُ رَأَيْتُ الْأَصْبَحِ.

۳۰۷۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَيْفَةَ قَالَ
رَأَيْتُ عُمَرَ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَأَقْبِلُكَ
وَأَعْلَمُ أَنَّكَ خَيْرٌ وَأَنُوتَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقْبِلُكَ لَمْ أَقْبِلُكَ.

۳۰۷۱- عَنْ سُؤْدِيِّ بْنِ غِفَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ
قَبَلَ الْحَجَرَ وَالْقَرْمَةَ وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ بَكَ حَتَّى.

۳۰۷۲- عَنْ شُعْبَانَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ قَالَ وَلَكِنِّي
رَأَيْتُ لُبًّا الْقَاسِمِ ﷺ بَكَ حَتَّى وَكَمْ يَقْبَلُ وَالْقَرْمَةَ.

باب: جَوَازُ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ
وَأَسْتِثْنَاءُ الْحَجَرِ بِمَخْجَنٍ وَنَحْوِ فَلَرَأَى كَيْبَ

۳۰۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ عَابِسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۳۰۷۲) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا حجر اسود کو بوسہ دینا مستحب ہے۔

(۳۰۷۳) ☆ جس میں اس چھڑی کو کہتے ہیں جس کا ایک سر اسودا ہوا ہوتا ہے کہ سوار اٹھتا اس سے گری پڑی چیز زمین سے اٹھا لیتا ہے اور دوسرے سر سے اٹھتے کو ہاتھ ہے۔ اور انھوں نے وقت اگر کن کو نہ چھوئے تو چھڑی وغیرہ سے چھو لے اور اس کو بوسہ دے لے جن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور حجر اسود کو اپنی چمڑی سے چھو لیتے تھے۔

۳۰۷۳- چار بڑے کہا کہ طواف کیا رسول اللہ نے بیت اللہ کا حجۃ الوداع میں اپنی اونٹنی پر اور حجر کو اپنی چمڑی سے چھوتے تھے تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ اونٹنی سے چھو جائیں اور آپ سے مسائل پوچھیں اس لیے کہ لوگوں نے آپ کو بہت گھیرا تھا۔

۳۰۷۵- جابر رضی اللہ عنہ سے وہی مضمون مروی ہے اور ابن شہر کم کی روایت میں وہی مضمون نہیں ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنٍ.

۳۰۷۴- عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْجَنِهِ لِأَنَّهُ يَرَاهُ النَّاسُ وَيُشْرِفُ وَيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوُهُ.

۳۰۷۵- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ يُرَاهُ النَّاسُ وَيُشْرِفُ وَيَسْأَلُوهُ فَإِنَّ النَّاسَ غَشَوُهُ وَكَمْ يَذْكُرُ ابْنُ شَهْرَبَمٍ وَيَسْأَلُوهُ فَقَطَّ.

۳۰۷۶- جناب عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ طواف کیا نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں کعبہ کے گرد اپنی اونٹنی پر اور رکن کو چھوتے جاتے اور اس لیے سوار ہوئے کہ لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹانے کے لیے۔

۳۰۷۷- ابو الطفیل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا کہ طواف کرتے تھے اور رکن کو اپنی چمڑی سے چھوتے اور چمڑی کو چوم لیتے۔

۳۰۷۸- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا کہ سب لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لو سنا انھوں نے کہا کہ میں طواف کرتی تھی اور آپ سورۃ والطور پڑھ رہے تھے نماز میں بیت اللہ کے بازو پر۔

۳۰۷۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةً أَنْ يَضْرِبَ عَنْهُ النَّاسُ.

۳۰۷۷- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِخْجَنٍ مَعَ وَيَقِيلُ أَلْمِخْجَنَ.

۳۰۷۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ ((طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ وَابِكَةٌ)) قَالَتْ فَقَطَّعْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى حَنْبِئِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ.

لہذا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع کہا درست ہے اور جو لوگ اس کو منع کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

(۳۰۷۸) ☆ آپ نے ان کو لوگوں کے پیچھے طواف کا حکم اس لیے فرمایا کہ ایک عورت کو مردوں سے دور رہنا لازم ہے دوسرے یہ کہ لوگوں کو ان کے جانور سے ایذا نہ پہنچے۔ ان سب وجوہات سے ثابت ہوا کہ سوار ہو کر طواف درست ہے علی الخصوص بیمار کو کسی لیے بخاری نے باب ایما یا باعدا ہے کہ بیمار کو طواف درست ہے سوار پر۔

باب بَيَانُ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا

وَالْمَرْوَةِ رَكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

۳۰۷۹- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا إِنِّي لَأَطُفُّ رَحْلاً لَوْ لَمْ يَطُفَّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَا ضَرُّهُ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ يَا أُمَّ اللَّهِ نَعْلَمِي يَقُولُونَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شُعَائِبِ اللَّهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقُلْتُ مَا أَتَمَّ اللَّهُ حَجَّ امْرِئٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفَّ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ قَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا وَعَلَّ تَنْبَرِي فِيمَا كَانَ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يَهْلُكُونَ فِي الْأَخْجَالِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِئِ النَّخْرِ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَتَابِلَةُ ثُمَّ يَحِيشُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يَخْلُقُونَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَفَرُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْأَخْجَالِ قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شُعَائِبِ اللَّهِ إِلَى آخِرِهَا قَالَتْ فَطَفَّوْا.

۳۰۸۰- عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا

باب: صفا و مروہ کی سعی حج کا رکن ہے

اس کے بغیر حج درست نہیں

۳۰۷۹- عروہ نے جناب عائشہ سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ انھوں نے فرمایا کیوں؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ پاک کی قدرت کی نشانوں سے ہیں سو کچھ گناہ نہیں ان میں طواف کرنے سے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ یہ بات نہیں بلکہ یوں ہے کہ حج پورا نہیں ہو سکتا کا اور نہ عمرہ جب تک طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا (یعنی سعی نہ کرے) اور اگر ایسا ہو تا جیسا تم نے جانا ہے تو اللہ تعالیٰ یوں فرماتا کہ کچھ گناہ نہیں ان میں طواف نہ کرنے سے اور تم جانتے ہو کہ یہ آیت کیونکر اور کس حال میں اتری ہے۔ کیفیت اس کی یہ ہے کہ دیا کے کنارے پر ایام جاہلیت میں دو بیت تھے ایک کا نام اساف دوسرے کا تا بلہ تھا اور لوگ ان کے پاس جاتے تھے اور پھر آکر سعی کرتے تھے صف اور مروہ پر اور پھر سر منڈاتے تھے۔ پھر جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے ان میں سعی کرنے کو برا جانا (یعنی مشرکوں کی چال سمجھی) تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری اسی لیے یوں فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائب اللہ سے ہیں اور ان میں طواف کرنا گناہ نہیں پھر لوگ سعی کرنے لگے (غرض یہ کہ اب سعی واجب ہے اور ترک اس کا رونا نہیں)۔

۳۰۸۰- عروہ نے حضرت عائشہ سے عرض کی کہ اگر کوئی طواف نہ کرے صفا اور مروہ میں تو میں جانتا ہوں کہ کچھ حرج نہیں۔

(۳۰۸۰) ☆ اس حدیث سے کمال علم اور ثقہ ثابت ہوا ہماری ماں جناب عائشہ کا کہ خوب سمجھا انھوں نے اس آیت کے مطلب کو۔ ظاہر میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سعی نہ واجب ہے نہ ضروری ہے اور نہ سب نزول سے اس کے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے جب اس میں عیب سمجھا تب اس طرح اور شاذ ہوا۔ غرض ایک شے واجب ہوتی ہے مگر جب آدمی اس کو برا چاہنے لگتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ اس میں کچھ عیب نہیں اور غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے خیال کو رد کر دیں اور وہ جب اس کا جیسا ہے وہ یقیناً چاہے اس کی مثال ایسی جیسے کوئی عمر کی نماز نہ پڑھ سکا اور غروب آفتاب قریب ہو گیا اور وہ یہ خیال کرے کہ غروب کے وقت نماز روا نہیں تو اس سے کہیں گے کہ اس وقت نماز پڑھنے لگا

وَالْمَرْوَةَ قَالَتْ لِمَ قُلْتَ بَأْسَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ مَنَاجِبِ اللَّهِ الْآيَةَ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكُنَّا فَمَا خُنَّاعٌ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا إِنَّمَا أُتْرِلَ هَذَا فِي أَنْسَابٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّاوَا أَهْلُوا أَهْلُوا لِمَنَاةَ فِي الْحَابِلِيَّةِ فَلَا يَجِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَأُتْرِلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةُ فَلَقَرَنِي مَا أَنْتُمْ اللَّهُ سَجَّحَ مَنْ لَمْ يَطْلُبْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

۳۰۸۱- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَابِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

انھوں نے فرمایا کیوں؟ کہا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں پھر گناہ نہیں کوئی اس میں طواف کرے تو انھوں نے فرمایا اگر یہ بات ہوتی تو یوں فرماتا اللہ پاک کہ اگر کوئی طواف نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں اور یہ آیت تو انصار کے لوگوں میں اتاری کہ وہ لوگ جب لیبک پکارتے تھے وہ لیبک پکارا کرتے تھے مناتہ کے نام سے ایام جاہلیت میں اور کہتے تھے کہ ہم کو صفا اور مروہ میں سعی کرنا درست نہیں پھر جب رسول اللہ کے ساتھ حج کو آئے تو اس کا ذکر ہوا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری سوا ب قسم ہے میری جان کی کہ پورا نہ ہو گا حج اس کا جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی۔

۳۰۸۱- عروہ نے جناب عائشہ صدیقہ سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ جو سعی نہ کرے صفا اور مروہ میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور

ابن میں کچھ گناہ نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ناز و اجب اور فرض نہ رہی اور یہ جوابی کی روایت میں مذکور ہوا کہ اساف و نائل دو بہت تھے دریا کے کنارے اس کو قاضی عیاض نے قائل کیا ہے اور ٹھیک بات یہ ہے کہ دوسری روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ وہ لوگ مناتہ کے نام سے لیبک پکارتے تھے اور یہ مشہور ہے کہ مناتہ ایک بہت تھا جو عمرہ بن لہی نے دریا کے کنارے کھڑا کیا تھا مشعل میں قدید کے پاس اور ایسا ہی وارد ہوا ہے اس روایت میں موطا کی اور ازہ اور حسان اسی کے نام کی لیبک پکارتے تھے حج میں۔ اور ابن کثیر نے کہا کہ مناتہ ایک پتھر تھا کہ بذیل اسے پوجتے تھے قدید میں اور اساف و نائل یہ بھی دریا کے کنارے نہیں تھے بلکہ ان کی حقیقت یوں مشہور ہے کہ مروہ دو عورت تھے اساف بیٹا تھا نائل کا اور نائل بیٹی تھی زب کی اور اس کو بہت سہل بھی کہتے تھے اور یہ دونوں قبیلہ جرہم سے تھے اور انھوں نے کعب کے اندر زنا کیا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے ان کو سب کر کے پتھر کر دیا اور یہ کعب کے پاس گاڑ دیے گئے تھے یا عصفور مروہ پر کہ لوگ ان کو کچھ کر عبرت پکڑیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ قصی بن کلاب نے ان کو پتھر وہاں سے بدل دیا اور ایک کو کعب سے ملا کر رکھ دیا اور دوسرے کو زم زم پر۔ اور بعضوں نے کہا کہ دونوں کو زم زم پر رکھ دیا اور ان کے پاس قربانی کی اور ان کی عبادت کا حکم دیا پھر سب کچھ جو انجی نے ان کو توڑ ڈالا اور یہ قصہ جو ہم نے طول دیا تو بڑے فائدے کے لیے یعنی جیسا حال اساف اور نائل کا ہوا کہ فرض اٹھلے لوگوں کی اس کے رکھنے سے یہ تھی کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور خدا کعب کا ادب کریں شیطان نے چند روز میں یہ غرض بھلا کر اپنا مطلب نکالا کہ ان کی عبادت کر دانی اور خلق کو شرک میں ڈال دیا۔ پھر نبی نے اس کو توڑ ڈالا کہ شرک کی برائی اور مشرکوں کی اہانت ظاہر ہو جائے یہی حال ہے صالحین کی قبور کا اور ان کے آثار اور مقامات اور چلوں کا کہ جب لوگ ان کی زیارت موافقی سنت کے چھوڑ دیں اور ان کی قبور کو دیکھ کر اپنی موت کو یاد کرنا چھوڑ دیں بلکہ ان کو عہدہ اور نزاری میں نیازیں چڑھا لیں اور مشہور برحق کی طرح ان کی عبادت کرنے لگیں تو متوجہ جان ہی کو ضروری ہے کہ ان گنبدوں کو توڑ ڈالیں اور ان قبروں کو زمین کے برابر کر دیں اور ان چلوں کو منہدم اور خاک کر دیں اگرچہ ہزاروں مشرک چڑے چلایا کریں اور لاکھوں گور پرست غل چھایا کریں۔

میں تو پرواہ نہیں رکھتا اگر نہ سنی کروں ان میں تو انھوں نے فرمایا کہ برا کہا تو نے اے میرے بھائی! رسول اللہ نے اور مسلمانوں نے سب نے سنی کی ہے اور یہ سنت ہے (یہاں سنت سے مراد واجب ہے) اور حقیقت اس کی یہ ہے کہ عرب میں دستور تھا کہ جو منافع بہشت کا جو مثل میں تھا بلکہ پکارا تھا وہ سنی نہ کرتا تھا عفا و مرودہ میں پھر جب اسلام آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگوں نے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ عفا و مرودہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہے پھر جو حج کرے یا عمرہ لاوے اس پر گناہ نہیں کہ ان میں سنی کرے اور اگر وہ بات ہوئی جو تم نے بھی تو یہی فرماتے کہ گناہ نہیں اس پر جو سنی نہ کرے ان میں۔ زہری نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابو بکر بن عبد الرحمن سے بیان کی تو انھوں نے بہت پسند کی اور انھوں نے کہا کہ علم اہل کام ہے (یعنی جو عاصی نے اس آیت سے سمجھا) کہ ابو ابوبکر نے کہ میں نے سنا ہے بہت لوگوں سے جو علم رکھتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ طواف نہ کرنے والے عفا و مرودہ میں عرب کے لوگ تھے کہ وہ کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے بیچ میں طواف کرنا جاہلیت کا کام تھا اور دوسرے لوگوں کا قول تھا کہ ہم کو طواف بیت اللہ کا حکم ہوا ہے اور عفا و مرودہ میں پھرنے کا حکم نہیں ہوا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ عفا و مرودہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں آخر آیت تک ابو بکر نے کہا کہ میں بھی یہی خیال کرتا ہوں کہ انہی دو گروہوں کے واسطے یہ آیت اتری۔

۳۰۸۲- عروہ نے وہی قصہ روایت کیا جو اوپر مذکور ہوا اور اس میں یہ ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ سے پوچھا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم کو یہاں طواف کرنا برا معلوم ہوتا ہے جب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری ان القصص والمروء من شعائر اللہ۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر سنت ظہر ادا یا اس سنی کو رسول اللہ

أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا يَأْتِي أَنْ لَا يَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَالْتَمَسَ مِنْ مَا قُلْتُ يَا أَبْنِ أَخِي طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَاةِ الطَّائِفَةِ الَّتِي بِالْمَشَلَلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَلَوْ كَانَتْ كُنَا نَقُولُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُثَالِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعْلَجَنِي ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ وَقَدْ سَبَقَتْ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْغَرَبِ يَقُولُونَ إِنَّ طَوَافًا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحِجْرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنْ الْأَنْصَارِ إِنَّمَا أَمَرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نَوْزِرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَإِنْ أَبَوْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا فَذَكَرْتُ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ.

۳۰۸۲- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ يَنْحَوِي وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا

نے اب کسی کو اس کا ترک کرنا دیا نہیں۔

وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ النَّبْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا حُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا فَأَنْتَ عَائِشَةُ قَدْ سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الطَّوْفَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ بِالْحَدِّ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوْفَ بِهِمَا.

۳۰۸۳- عروہ سے روایت ہے کہ جناب عائشہ صدیقہ نے ان کو خبر دی کہ انصار کا قاعدہ تھا اور عثمان کا کہ وہ اسلام سے پیشتر مناتہ کے لیے لیک پکارتے تھے اور صفا اور مروہ میں سعی کرنا برا جانتے تھے اور یہی طریقہ تھا ان کے باپ دادا کا کہ جس نے احرام باندھا مناتہ کے لیے وہ صفا اور مروہ میں سعی نہ کرتا تھا اور جب وہ لوگ مسلمان ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ سے پوچھا تب اللہ پاک نے یہ آیت اتاری کہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانوں سے ہے سو جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے اس کو گناہ نہیں ہے کہ سعی کر لے ان دونوں میں اور جس نے خوشی سے نیکی کی ہے اللہ تعالیٰ اس کا قدر دان اور جائز والا ہے۔

۳۰۸۳- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغُصَّانٌ يَهْلُونَ لِمَنَاتٍ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ذَلِكَ سَنَةً فِي آيَاتِهِمْ مِنْ أَحْرَمَ لِمَنَاتٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَابْتِهِمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ النَّبْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا حُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا وَمَنْ طَافَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ.

۳۰۸۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار صفا اور مروہ کی سعی کو برا جانتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری ان الصفا والمروة من شعائر الله۔

۳۰۸۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتَّى نَزَلَتْ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَابِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ النَّبْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا حُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا.

باب: سعی دوبارہ نہیں ہوتی

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

۳۰۸۵- جاریہ کہتے تھے کہ سعی نہیں کی رسول اللہ نے اور نہ آپ کے یاروں نے صفا اور مروہ کی مگر ایک بار مسلم نے فرمایا کہ روایت کی ہم سے عبد بن حید نے ان کو خبر دی محمد بن بکر نے ان کو ابن جریج نے اسی سند سے منقول روایت نہ کر کے اور اس میں یہ

۳۰۸۵- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَطُفْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

(۳۰۸۵) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج و عمرہ میں سعی کو ایک ہی بار کرنا چاہیے اور دوبارہ نہیں اس لیے کہ بدعت ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس لیے کہ قارن کو ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کافی ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اس سے حال معلوم ہو گیا ان دعاؤں اور روٹیوں اور اشغال کا جو مشائخ میں مروج ہیں اور پیغمبر معصوم سے ثابت نہیں کہ وہ سب بدعت ہیں تو

ہے کہ ایک علی بار طواف کیا (یعنی مقلد اور مردہ کا جو پہلی بار کیا تھا)
۳۰۸۶- کچھ کی دہی شی کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے
مردی ہے۔

۳۰۸۶- وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حُرَيْثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
بِئْزَةٍ وَقَالَ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا طَوَافَهُ الْوَلِيُّ.

باب: حاجی جمرہ عقبہ کی رمی شروع کرنے تک لپیک
پکار تاجائے

بَابِ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةِ
حَتَّى يَشْرُوعَ فِي رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ
يَوْمَ النَّحْرِ

۳۰۸۷- اسامہ نے کہا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی سواری پر بیچھے بیٹھا عرفات سے پھر جب آپ بائیں کھائی
پر پہنچے مزدلفہ کے قریب قواوت بٹھایا بیٹھا کیا اور آئے۔ میں
نے آپ پر پانی ڈالا سو آپ نے ہلکا سا وضو کیا پھر میں نے عرض کیا
کہ نماز کا وقت آگیا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے
ہے۔ پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور نماز پڑھی پھر فضل
کو اپنے بیچھے بٹھایا صبح کو مزدلفہ کی۔ کریم نے کہا کہ خبر دی مجھے

۳۰۸۷- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ زِدْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الشَّعْبَ النَّاسِرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ
أَنَاحَ قِيلَ لَمْ حَتَّى فَصَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ فَتَوَضَّأَ
وَضُوءًا خَفِيفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ ((الصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ زِدْتُ

ظن اس لیے کہ جب ایک چیز کی اصل ثابت ہے اس کی تکرار بدعت ہوئی تو جس کی سرے سے اصل بھی ثابت نہیں تو وہ درج اولیٰ بدعت
ہے۔ اور معلوم ہوا کہ شارع نے ہر وقت اور دعاؤں کی جو تعداد مقرر کر دی ہے اس سے زیادہ کرنا بھی بدعت ہو جاتا ہے اور وہ فعل بد سبب اس
زیادت صحفہ کے بدعت میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ بڑے کام کی بات ہے اور اس کو خوب یاد رکھنا چاہیے۔

(۳۰۸۷) بتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفات سے سواری پر لوٹنا مستحب ہے اور ایک سواری پر دو شخصوں کا بیٹھنا بھی روا ہے جب
سواری کو طوافت ہو اور بزرگوں کے پیچھے سواری پر بیٹھنا خلاف ادب نہیں۔ قول میں نے آپ پر پانی ڈالا اس سے معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے
شخص سے بھی کچھ لینا بھی روا ہے مگر عادت نہ کرے جیسے آپ کی عادت تھی۔ اور اسامہ نے جو کہا نماز کا وقت آگیا اس اور اس سے نماز مغرب
ہے کہ انھوں نے خیال کیا کہ عادت کے خلاف آج نماز میں دیر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے یعنی آج کے دن نماز مغرب
مزدلفہ میں پڑھنا شرع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اپنا ابو زحار معلوم ہو کہ کچھ بھول گیا تو یاد دلانے جیسے اسامہ نے خیال کیا کہ حضرت
نماز بھول گئے اور یاد لائی اور آپ نے فرمایا کہ آج کے دن مغرب اور عشاء میں جمع تاخیر کرتا ہے اور مزدلفہ میں جمع کرنا ان دونوں نمازوں کا
پہنچا مسلمان سنت ہے۔ اور امام مالک کا ایک قول تھا ہے کہ اگر کسی نے رات میں مغرب پڑھ لی تو اٹھا وہ اس کا واجب ہے اور پانی کا قول ہے کہ اگر
رات میں پڑھ لے تو روا ہے مگر خلاف سنت ہو اور معلوم ہوا کہ لپیک پکار مارے حاجی جب تک کہ رمی جمرہ عقبہ کی شروع نہ کرے قربانی کے دن
صبح کو۔ اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور ابو زحار اور جابر علماء صحابہ و تابعین کا اور تمام فقہائے ائمہ اربعہ و قرنی کا۔ اور حسن
بصری کا قول ہے کہ عرفہ کی صبح تک لپیک ہے پھر جب صبح کی نماز پڑھ چکے موقوف کرے اور حضرت علی اور ابن عمر اور عائشہ اور امام مالک علی

عبداللہ بن عباسؓ نے فضلؓ سے کہا کہ جناب رسالت مآب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ حجرہ پر پہنچے (یعنی حجرہ عقبہ پر)۔

۳۰۸۸- عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اپنے پیچھے اونٹنی پر بیٹھا یا فضلؓ کو مزدلفہ سے اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھ کو ابن عباسؓ نے کہ خبر دی ان کو فضلؓ نے کہ نبیؐ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ رمی کی حجرہ عقبہ کی۔

۳۰۸۹- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فضل بن عباسؓ جو ردیف تھے رسول اللہؐ کے انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے فرماتے تھے کہ آرام سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو رد کے ہوئے چلتے تھے یہاں تک کہ محسر میں داخل ہوئے اور محسر منیٰ میں ہے تو وہاں پر آپؐ نے فرمایا کہ چٹکی سے مارنے کی کنکریاں اٹھا لو ان سے حجرہ کو مارا جاوے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ حجرہ کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۹۰- مسلمؒ نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث زہیر بن حرب نے ان سے ابن جریج نے ان سے ابو الزبیر نے اسی سند سے مگر اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ جناب رسول اللہؐ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ حجرہ کو کنکر مارے اور یہ بات زیادہ بیان کی کہ نبیؐ اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے (یعنی جب کنکرے اٹھانے کا حکم دیا تھا) کہ پیچھے چٹکی سے پکڑ کر آدمی کنکرے پھینکتا ہے (یعنی ایسے کنکرے اٹھانا)۔

الْفَضْلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَدَاةً جَمْعُ قَالَ كُنْتُ بِفَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُكْبِي حَتَّى تَلَعَ الْحُمْرَةَ. ۳۰۸۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُكْبِي حَتَّى رَمَى حُمْرَةَ الْعُقَيْبَةِ.

۳۰۸۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيرَةِ عَرَفَةَ وَعَدَاةٍ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا ((عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ)) وَهُوَ كَأَنَّهُ نَاقَتُهُ حَتَّى دَخَلَ مُحْصَرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ ((عَلَيْكُمْ بِحُمْرَةِ الْحَذَفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْحُمْرَةُ)) وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِي حَتَّى رَمَى الْحُمْرَةَ.

۳۰۹۰- وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَذَفِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِي حَتَّى رَمَى الْحُمْرَةَ زَادَ فِي حَدِيثِهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِكَفَيْهِ كَمَا يَحْذِفُ الْإِنْسَانُ.

نظر اور جمہور فقہائے مدینہ کا قول ہے کہ عرفہ کے دن زوال شمس تک لبیک کہے اور جب وقوف عرفات شروع کرے جب موقوف کرے اور امام احمد اور اسحاق اور بعض سلف کا قول ہے کہ جب تک رمی حجرہ عقبہ سے فارغ نہ ہو گئی جائے اور دلیل امام شافعی اور جمہور کی یہی حدیث ہے جس کا اسی ترجمہ ہوا ہے اور آگے کی روایات بھی اس کی تائید ہیں۔

(۳۰۸۸) ☆ احمد اور اسحاق کی دلیل نبیؐ روایت ہے اور جمہور اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک رمی شروعات کی۔

۳۰۹۱۔ عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ ہم سے مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس مقام میں لبیک پکارتے تھے۔

۳۰۹۲۔ عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے لبیک پکاری جب مزدلفہ سے لوٹے تو لوگوں نے کہا کہ شاید یہ کوئی گاؤں کا آدمی ہے (یعنی جواب لبیک پکارتا ہے) تو عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے (یعنی سنت رسول اللہ کی) یا گمراہ ہو گئے میں نے خود سنا ہے ان سے جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے کہ وہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔

۳۰۹۳۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۰۹۴۔ ایک روایت میں ہے کہ ہم نے عبد اللہ بن اسود کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اس ذات سے سنا جس پر یہاں سورہ بقرہ نازل ہوئی آپ فرمادے تھے ”لبیک اللہم لبیک“ پھر عبد اللہ بن مسعود نے بھی تلبیہ پڑھی اور ہم نے آپ کے ساتھ پڑھی۔

باب: لبیک اور تکبیر کہنے کا بیان جب منیٰ سے عرفات کو جائے عرفہ کے دن

۳۰۹۵۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب ہم صبح کو چلے منیٰ سے عرفات کو رسول اللہ کے ساتھ تو کوئی ہم میں سے لبیک پکارتا تھا

۳۰۹۱۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ)).

۳۰۹۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمَّا كُنِيَ حِينَ أَقَامَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَغْرَابِي هَذَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَسِي النَّاسَ أَمْ جَلُّوا سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ)).

۳۰۹۳۔ وَحَدَّثَنَا حَسَنُ الْحَلَوَالِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۰۹۴۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ وَالْأَسْوَدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللَّهِ مِنْ مَسْعُودٍ يَقُولُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا يَقُولُ ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ)) ثُمَّ كُنِيَ وَكُنِيَ مَعَهُ.

باب التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

۳۰۹۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ غَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مَنَا الْحَبْلِي

(۳۰۹۱) جب منیٰ میں جب ہے جمہور کا بھیجے آگے گزر اور اس سے معلوم ہوا کہ سورہ بقرہ اور سورہ نساء کہا دوسرے سے اور جب منیٰ میں جمہور صحابہ اور تابعین کا اور قول عبد اللہ بن مسعود کا جو اس حدیث میں مذکور ہوا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ہے ان کو جن پر سورہ بقرہ نازل ہے اس میں سورہ بقرہ کی تخصیص اس لیے کہ اس میں اکثر سنا مکہ حج کے مذکور ہیں۔

(۳۰۹۲) مسلم نے کہا کہ میں روایت بیان کی ہم سے حسن طوائفی نے انہوں نے روایت کی بخاری نے آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حصین سے اسی اسناد سے۔ اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے یوسف بن جلد نے ان سے زید بن یحییٰ نے ان سے حصین نے ان سے کثیر بن مرثد نے ان سے عبد الرحمن بن زید نے اور اسود بن زید نے دونوں نے کہا سنا ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرماتے تھے مزدلفہ میں کہ سنائیں نے ان سے جن پر سورہ بقرہ نازل ہے کہ اس جگہ میں لبیک پکارتے تھے۔ پھر انہوں نے لبیک پکاری اور ہم لوگوں نے بھی ان کے ساتھ لبیک پکاری۔

وَمِنَا الْمُكْبَرُ۔ اور کوئی تکبیر کہتا تھا۔

۳۰۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَا الْمُكْبَرُ وَمِنَا الْمُهْلُ فَأَمَّا نَحْنُ فَتُكْبَرُ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَعَنَّا بِكُمْ كَيْفَ أَمْ تَقُولُوا لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

۳۰۹۷- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ التَّقْفِي أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهَذَا غَدَايَانِ مِنْ مَنِيٍّ إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يُهْلُ الْمُهْلُ مِنَّا فَلَا تُكْبَرُ عَلَيْهِ رُكْبَتُ الْمُكْبَرِ مِنَّا فَلَا تُكْبَرُ عَلَيْهِ۔

۳۰۹۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي النَّبْيَةِ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ سَبْرَتْ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَمِنَا الْمُكْبَرُ وَمِنَا الْمُهْلُ وَلَا نَعْبُدُ أَحَدًا عَلَى صَاحِبِهِ۔

باب الْإِقَاصَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمَزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ۔

۳۰۹۹- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ

۳۰۹۶- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے عرفہ کی صبح کو سو کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا اور کوئی لا الہ الا اللہ اور ہم ان میں سے تھے جو اللہ اکبر کہتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے تم نے ان سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ رسول اللہؐ کو کیا کرتے دیکھا (سخان اللہ عاشق سنت ایسے ہوتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہؐ کا فعل و ریاست کیوں نہ کیا کہ آپ کیا فرماتے تھے)۔

۳۰۹۷- محمد بن ابو بکر تقفی نے انس بن مالکؓ سے پوچھا اور وہ دونوں منیٰ سے عرفات کو جاتے تھے کہ تم لوگ کیا کرتے تھے آج کے دن جناب رسول اللہؐ کے ساتھ؟ انسؓ نے کہا کہ کوئی ہم میں سے لا الہ الا اللہ کہتا تھا سو اس کو کوئی منع نہ کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا سو کوئی اس کو منع نہ کرتا تھا۔

۳۰۹۸- انس بن مالکؓ سے عرفہ کی صبح تلبیہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں اور نبی اکرمؐ کے ساتھی اس سفر میں نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے تو کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی تہلیل اور کوئی بھی اپنے ساتھی پر عیب نہ لگاتا تھا۔

باب: عرفات سے مزدلفہ لوٹنے اور اس رات مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھنے کا بیان

۳۰۹۹- کریم جو ابن عباسؓ کے غلام آزاد ہیں انھوں نے اسامہ سے روایت کی کہ انھوں نے کہا انو نے محمدؐ عرفات سے یہاں تک کہ جب گھاٹی کے پاس آئے اترے اور پیشاب کیا اور ہلکا سا وضو کیا

(۳۰۹۷) ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب آدمی منیٰ سے عرفات کو جاتے عرفہ کے دن اور ایک ان دونوں سے افضل ہے اور ان روایتوں سے ان کا قول رد ہو گیا جو کہتے ہیں کہ ایک پکارنی چھوڑ دے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

پورا نہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے اور پھر سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے اور اترے اور وضو کیا پوری طرح سے پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور مغرب پڑھی پھر ہر ایک نے اپنا اونٹ جہاں تھا وہیں بٹھادیا پھر تکبیر ہوئی اور عشاء پڑھی اور ان کے بیچ میں کچھ نہیں پڑھا (یعنی سنت نہ پڑھی)۔

۳۱۰۰- کریب نے کہا کہ اسامہ بن زید نے کہا کہ لوئے رسول اللہ عرفات سے اور بعض گھاٹیوں میں اترے حاجت کے واسطے اور میں نے آپ پر پانی ڈالا یعنی وضو کے وقت اور کہا کہ آپ نماز پڑھیں گے تو فرمایا نماز کی جگہ آگے تمہارے ہے (یعنی مزدلفہ) اور باقی تفصیل اس حدیث اسامہ کی اوپر ہو چکی ہے۔

۳۱۰۱- کریب نے وہی حضوں اسامہ سے روایت کیا اور اس میں اسامہ کے پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اور یہ بات زیادہ ہے کہ پھر آپ مزدلفہ پہنچے اور مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔

قَالَ ثُمَّ قَوَّضًا وَلَمْ يَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لِمَ الصَّلَاةُ قَالَ ((الصَّلَاةُ أَهْمُكَ)) فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ نَزَلَ قَوَّضًا فَاسْتَبِغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنَازِلِهِ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

۳۱۰۰- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الدُّعَاءِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ بُلُوكِ الشَّعْبِ لِإِحْتِاجِهِ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّي فَقَالَ ((الْمُصَلِّي أَهْمُكَ)).

۳۱۰۱- عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَبِغْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشَّعْبِ نَزَلَ قَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَسَامَةُ أَرَأَيْتَ الْمَاءَ قَالَ قَدَعَا بِمَاءٍ قَوَّضًا وَضُوعًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ ((الصَّلَاةُ أَهْمُكَ)) قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

۳۱۰۲- عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَجَعْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الشَّعْبِ الَّذِي يُبِيعُ النَّاسُ فِيهِ بِالْمَغْرِبِ فَأَنَاخَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ وَنَا قَالَ أَهْرَاقِ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضُوءِ قَوَّضًا وَضُوعًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ ((الصَّلَاةُ

۳۱۰۲- کریب نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جب تم سوار ہوئے رسول اللہ کے پیچھے تو کیا کیا عرفہ کی شام کو؟ انھوں نے کہا کہ ہم اس گھاٹی تک آئے جہاں لوگ اونٹوں کو بٹھاتے ہیں نماز مغرب کے لیے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی کو بٹھایا اور اترے اور پیشاب کیا اور پانی دینے کا ذکر اسامہ نے نہیں کیا پھر وضو کیا پانی مانگا اور ہلکا سا وضو کیا پورا نہیں (یعنی ایک ایک بار اعضاء دھوئے) اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ! نماز آپ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔ پھر آپ سوار

ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آئے اور مغرب کی تکبیر ہوئی اور لوگوں نے اونٹ بٹھائے اور کھولے نہیں یہاں تک کہ عشاء کی تکبیر ہوئی اور آپ نے نماز عشاء بھی پڑھی پھر اونٹ کھول دیے۔ میں نے کہا کہ پھر تم نے صبح کو کیا کیا؟ انھوں نے کہا کہ پھر فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور میں قریش کی راہ سے پیدل چلا۔

۳۱۰۳- وہی مضمون ہے جو اوپر کی بارگزر اس میں یہ ہے کہ اس گھاٹی میں آپ اترے جہاں امراء اترتے تھے۔

۳۱۰۴- وہی مضمون ہے مگر اس میں ہے کہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور اسامہؓ نے چھاگل سے پانی ڈالا تب آپ نے وضو فرمایا۔

۳۱۰۵- ابن عباسؓ نے روایت کی کہ رسول اللہؐ عرفات سے لوٹے اور اسامہؓ آپ کے ساتھ پیچھے سوار ہوئے اور اسامہؓ نے کہا کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ میں پہنچے۔

۳۱۰۶- ہشام نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے سامنے کسی نے اسامہؓ سے پوچھا یا انھوں نے خود پوچھا اور جناب رسول اللہؐ نے ان کو اپنی اونٹنی پر سوار کیا تھا عرفات سے کہ رسول اللہؐ کیونکر چلتے تھے؟ یعنی اونٹنی کو کس چال سے لیے جاتے تھے تو انھوں نے کہا کہ بیٹھی چال چلاتے تھے پھر جب ذرا کھلی جگہ پاتے یعنی جہاں بھیڑ کم ہوتی تو اس جگہ ذرا تیز کر دیتے۔

۳۱۰۷- ہشام بن عروہ سے اسی اسناد سے وہی مضمون مروی ہوا مگر حید کی روایت میں یہ ہے کہ ہشام نے کہا کہ نص جو اونٹنی کی

أَفَامَكَ ۝) فَرَكِبْتُ حَتَّى جِئْنَا الْمَزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَانَا النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحْلُوا حَتَّى أَقَامَ الْبِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّيْ ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رُفِعَ الْفَضْلُ بَيْنَ عِبَاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رَجُلٍ.

۳۱۰۳- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا أَتَى النَّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ قِبَالًا وَلَمْ يَنْقُلْ أَحَرَّاقٌ لَمْ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَبِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ فَقَالَ ۝ (الصَّلَاةُ أَفَامَكَ ۝).

۳۱۰۴- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ كَانَ رُؤِفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الشُّعْبَ أَتَانَا رَجُلُهُ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَابِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَّتْ عَلَيْهِ مِنَ الْإِذَاوَةِ قَوْضًا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ أَتَى الْمَزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ التَّغْرِبِ وَالْبِشَاءِ.

۳۱۰۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَسَمَةُ رُفِعَهُ قَالَ أَسَمَةُ فَبَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى مَنِيَّتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا.

۳۱۰۶- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَئِلَ أَسَمَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ أَوْ قَالَ سَأَلْتُ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَةً مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْفَتَى إِذَا وَجَدَ فَخْرَةً نَصَّ.

۳۱۰۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ يَهْدِي الْإِسْنَادَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْلٍ قَالَ هِشَامٌ وَالنَّصُّ قَوْفٌ

جال ہے وہ عنق سے تیز ہے۔

الْفَتَى

۳۱۰۸- ابو ایوب سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز پڑھی
پھر الوداع میں رسول اللہ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر
کے مزدلفہ میں۔

۳۱۰۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ.

۳۱۰۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۱۰۹- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ
قَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ فِي رَوَاتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْيَدَةَ
الْحَطَّيْنِ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ
ابْنِ الزُّبَيْرِ.

۳۱۱۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے
مزدلفہ میں پڑھی۔

۳۱۱۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ
وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا.

۳۱۱۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی مزدلفہ میں اور
ان کے بیچ میں ایک رکعت بھی نہیں پڑھی اور مغرب کی تین
رکعت اور عشاء کی دو پڑھیں اور عبداللہ بھی آخر عمر تک مزدلفہ
میں اسی طرح پڑھتے رہے۔

۳۱۱۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ
قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ
رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ
يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ تَعَالَى.

۳۱۱۲- سعید بن جبیر نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک تکبیر سے
پڑھی اور بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا اور
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا
ہی کیا۔

۳۱۱۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ
بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّهُ صَلَّى بِثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ صَنَعَ بِثَلَاثَ رَكَعَاتٍ.

۳۱۱۳- مذکور بالا حدیث ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ اور
اس میں یہ ہے کہ دونوں نمازیں ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

۳۱۱۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ
صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۱۱۴- ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو جمع کیا مزدلفہ کے مقام
پر۔ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت پڑھیں ایک ہی اقامت
کے ساتھ۔

۳۱۱۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ
بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۱۱۵- سعید نے کہا کہ ہم لوٹے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اور آئے مزدلفہ میں اور وہاں مغرب اور عشاء ایک تکبیر سے پڑھی اور کہا کہ اسی طرح ہمارے ساتھ رسول اللہ نے یہاں نماز پڑھی تھی۔

باب: بہت سویرے صبح کی نماز پڑھنے کا بیان مزدلفہ میں عید کی صبح کو

۳۱۱۶- عبداللہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو جب دیکھا تو نماز وقتوں ہی پر پڑھتے دیکھا مگر دو نمازیں ایک مغرب و عشاء کہ مزدلفہ میں آپ نے ملا کر پڑھیں اور اس کی صبح کو صبح کی نماز اپنے وقت سے پہلے پڑھی۔

۳۱۱۷- اعمش سے اسی اسناد سے مروی ہے کہی روایت اور اس میں یہ ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھا نہ میرے میں۔

باب: ضعیفوں اور عورتوں کو مزدلفہ سے سویرے روانہ کرنا مستحب ہے

۳۱۱۸- حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ سوڈہؓ نے اجازت مانگی رسول اللہؐ سے مزدلفہ کی رات کو کہ آپ سے نیچے منیٰ کو لوٹ جاویں اور لوگوں کی بھیڑ بھاڑ سے آگے نکل جاویں اور وہ ذرا فرہہ لبی بی تھیں۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ نے ان کو اجازت دی اور وہ روانہ ہو گئیں قبل رسول اللہؐ کے لوٹنے کے اور ہم لوگ سب

۳۱۱۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ أَفْضَلُنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى آتَيْنَا جَمْعًا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ يَأْتَانِيهِ وَاحِدَةً ثُمَّ انْفَرَقَتْ فَقَالَ هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ.

باب استحباب زیادة التغلیس بصلوة الصبح یوم النحر بالمزدلفة

۳۱۱۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَجْلِي صَلَاةً إِلَّا لِيَقْبِلَهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِقَاتِهِ.

۳۱۱۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَبْلَ وَفِيهَا بَنَسِي.

باب استحباب تقديم دفع الضعفة من النساء وغيرهن من مزدلفة

۳۱۱۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَذْفَعُ قِبْلَةً وَقَبْلَ خَطْمَةِ النَّاسِ وَسَكَتَتْ امْرَأَةٌ لَيْطَةٌ يَقُولُ الْقَاسِمُ وَالْبَيْطَةُ النَّفِيلَةُ قَالَ فَاذْنِ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ

(۳۱۱۵) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ مغرب میں قصر نہیں بلکہ دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور سنت یہی ہے کہ جہاں جمع ہوں دو نمازیں وہاں تک میں سنت نہ پڑھی جائے۔

(۳۱۱۷) ☆ غرض یہ مراد نہیں ہے کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھے بلکہ مراد یہ ہے کہ بعد طلوع فجر کے اور دنوں سے پہلے پڑھے۔ چنانچہ بخاری میں عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انھوں نے طلوع فجر کے بعد مزدلفہ میں نماز پڑھی اور کہا کہ رسول اللہؐ نے بھی صبح کی نماز اسی گھڑی میں پڑھی تھی جو مجھ پر گناہ ہے کہ جمعہ کیام میں نماز اول وقت ادا کرنا مستحب ہے اور علی الخصوص آج کے دن مزدلفہ میں اور زیادہ سویرے ضروری ہے اس لیے کہ حجاج کو آج ہٹا دھونا پڑے بڑے کام ہیں اور یہی وجہ ہے آج کے دن بہت سویرے نماز ادا کرنے کی۔

رکے رہے یہاں تک کہ صبح کی ہم نے اور حضرتؑ کے ساتھ لوٹے اور اگر میں بھی اجازت لیتی جناب رسول اللہؐ سے جیسے سودہ نے لی تھی اور آپؐ کی اجازت سے چلی جاتی تو خوب تھا اور اس سے بہتر تھا جس کے سبب سے میں خوش ہو رہی تھی۔

۳۱۱۹- جناب عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ سودہ بہت بھاری بھر کم لپی بی تھیں سو انھوں نے رسول اللہؐ سے اجازت لے لی کہ مزدلفہ سے رات ہی رات روانہ ہو جائیں (یعنی منیٰ جانے کی)۔ سو آپؐ نے ان کو اجازت دے دی سو حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ کاش میں بھی آپؐ سے اجازت لے لیتی جیسے سودہ نے لی تھی۔ جناب عائشہؓ کی عادت تھی کہ آپؐ مزدلفہ سے امام کے ساتھ لوٹا کرتی تھیں۔

۳۱۲۰- جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آرزو کی کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہؐ سے جیسے سودہ نے اجازت لی تھی اور نماز صبح کی منیٰ میں پڑھتی اور لوگوں کے آنے سے پہلے رمی جمرہ کر لیتی تو کسی نے حضرت عائشہؓ سے عرض کی کہ کیا سودہ نے اجازت لی تھی؟ انھوں نے کہا ہاں وہ قربہ عورت تھیں سو جناب رسول اللہؐ سے اجازت مانگی آپؐ نے دے دی۔

۳۱۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۱۲۲- عبد اللہ جو آذلو کردہ غلام ہیں اسلام کے انھوں نے کہا کہ مجھ سے جناب بی بی امیؓ نے فرمایا اور وہ مزدلفہ کے گھر کے پاس

ذُفِعَ. وَحَسَبْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَذَقْنَا بِذُفْعٍ. وَثَانٍ أَكُونُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةُ فَأَكُونُ أَذْفَعُ بِإِذْنِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

۳۱۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً صُحْبَةً نَبِطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفَيْضَ مِنْ جَمْعٍ بَلْبِلٍ فَأَذِنَ لَهَا فَعَالَتْ عَائِشَةُ فَلَتَبَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفَيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ.

۳۱۲۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ فَأَصْلَحِي الصَّبِيحَ بَعْنِي فَأَرْمِي الْحِجْرَةَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ فَبِئَلَّ لِلْعَائِشَةِ لَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنْتُ قَالَتْ لَعَمْرُؤُا كَانَتْ امْرَأَةً نَبِطَةً نَبِطَةً فَاسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

۳۱۲۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۱۲۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَوْقِيَّ اسْتَاءَ قَالَ قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ وَهِيَ عِنْدَ ذَاكِ الْمَوْزِدِ لَفِي

(۳۱۲۲) ان حدیثوں کی دوسرے لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ شب کو کتنی دیر رہنا چاہیے مزدلفہ میں جاں امام شافعی کا قول ہے کہ وہاں رونا رات کو واجب ہے کہ اگر کوئی ترک کرے تو اس پر قربانی واجب ہے مگر حج اس کا صحیح ہے اور یہی قول ہے فقہائے کوفہ اور اباب حدیث کا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ سنت ہے کہ اگر کسی نے چھوڑ دیا تو فضیلت سے اس کی محروم رہا یا تنہا اس پر گناہ ہے نہ قربانی اور یہ قول ہے امام شافعی کا۔ اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے اور ایک گروہ نے کہا کہ اس کا حج ہی صحیح نہیں اور یہ فحشی و فیرہ سے محظوظ ہے اور وہ شخص شافعی نہ جب بھی اس طرف گئے اور وہ ابو عبد الرحمنؓ نواسے ہیں شافعی کے اور ابو بکر بن خزیمہ اور عطاء اور اوزاعی سے مروی ہے کہ انھوں نے

ٹھہری ہوئی تھیں کہ کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا نہیں تو انھوں نے تھوڑی دیر گزار پڑھی پھر مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بچے چاند ڈوب گیا؟ میں نے کہا ہاں۔ انھوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ روانہ ہو سو ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ انھوں نے جرہ کو کٹکریاں مار لیں پھر نماز پڑھی اپنی فروزہ گاہ میں۔ سو میں نے کہا اے بی بی ہم بہت سویرے روانہ ہوئے انھوں نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں اے میرے بیٹے نبیؐ نے عورتوں کو اجازت دی ہے سویرے روانہ ہونے کی۔

حَلَّ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ حَلَّ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ اِرْجُلِي فِي فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْحَجْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ هُنَا لَقَدْ غَلَسْنَا قَالَتْ كَلَّا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّلَمِ.

۳۱۲۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ اے بیٹے نبی اکرمؐ نے اپنی بی بی کو اجازت دے دی تھی۔

۳۱۲۳- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهِيَ رَوَاهُ قَالَتْ لَا أَيْ بُنَيَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّلَمِ.

۳۱۲۴- عطاء کو ابن شوال نے خبر دی کہ وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے کہا کہ مجھے نبیؐ نے مزدلفہ سے رات کو روانہ کر دیا۔

۳۱۲۴- عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ يَلِيلًا.

۳۱۲۵- سالم بن شوال سے مروی ہے کہ ام حبیبہؓ نے فرمایا کہ ہم ہمیشہ یہی کرتی تھیں نبیؐ کے زمانہ مبارک میں کہ اندھیرے میں چل نکلتی تھیں مزدلفہ سے منیٰ کو اور ایک روایت میں جو نائد سے مروی ہے یوں ہے کہ ہم اندھیرے میں چل نکلتی تھیں مزدلفہ سے۔

۳۱۲۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغْلَسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مَنَى وَهِيَ رِوَايَةٌ الْإِسْنَادُ نَغْلَسُ مِنْ مُزْدَلِفَةٍ.

حج نے کہا کہ مزدلفہ میں رات کو رہنا زکریاؑ کی ہے نہ ابراہیمؑ نہ اسحاقؑ ہے کہ کئی دیر ٹھہرنا ابراہیمؑ ہے سو صحیح قول امام شافعی کا یہ ہے کہ ایک ساعت رات کے نصف ثانی تک اور ایک قول ان کا یہ ہے کہ صرف ایک ساعت نصف ثانی کی اس رات کے یا بعد اس کے طلوع شمس تک اور تیسرا قول ان کا یہ ہے کہ بڑا کھڑا رات کا وہاں کا نہ۔ اور امام مالکؒ سے عین روایتیں ہیں ایک تو یہ کہ رات ماری رہے اور دوسرا یہ کہ بواحد رات کا حیرا یہ کہ تھوڑا وقت رات کا۔ اور اس حدیث سے خوش خلقی حضرت اسماءؓ کی اور اس زبانہ کی عورتوں کی معلوم ہوتی ہے کہ انھوں نے اپنے نکاحوں کو فراموش کر کے برابر رکھا بات چیت میں نہ یہ کہ ان کے ساتھ تحفہ کی باتیں کریں اور لونڈا چھو کر بولیں۔ کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث علی بن نضر سے ان سے یعنی سے ابن جریج نے اسی سند سے اور ان کی روایت میں یہ ہے کہ اسماءؓ نے فرمایا میرے بچے! میں نے اجازت دی تھی اپنی بی بی صاحبہ کو۔

۳۱۲۶- عید اللہ نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے سنا کہ فرماتے تھے مجھے رسول اللہ نے سامان کے ساتھ روانہ کر دیا یا یوں کہا کہ ضعیفوں کے ہمراہ روانہ کر دیا مزدلفہ سے رات کو۔

۳۱۲۷- ابن عباس نے کہا کہ میں ان میں تھا جن کو آگے روانہ کر دیا تھا رسول اللہ نے اپنے گھر کے ضعیفوں میں۔

۳۱۲۸- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۱۲۹- ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ کو بھیج دیا رسول اللہ نے آخر شب میں مزدلفہ سے سامان کے ساتھ۔ میں نے کہا کیا تم کو خبر پہنچی ہے کہ انھوں نے یوں کہا کہ مجھ کو روانہ کیا بہت رات سے؟ تو راوی نے کہا کہ نہیں مگر میں ہی کہا کہ سحر کو یعنی آخر شب کو روانہ کیا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ ابن عباسؓ نے یہ بھی کہا کہ نگرہ مارے ہم نے جبرہ کو فجر سے پہلے اور نماز کہاں پڑھی؟ انھوں نے کہا نہیں یہ کچھ نہیں کہا فقط اتنا ہی کہا جو اوپر کہا ہے۔

۳۱۳۰- سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اپنے ساتھ کے ضعیف لوگوں کو آگے بھیج دیتے تھے کہ وہ المعصر الحرام میں جو مزدلفہ میں ہے وقوف کر لیں رات کو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہیں جب تک چاہیں۔ پھر لوٹ جائیں امام کے وقوف کرنے کے پہلے اور امام کے لوٹنے سے پیشتر سو ان میں سے کوئی توجہ کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتا تھا اور کوئی اس کے بعد پہنچتا تھا اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ضعیفوں کو اس کی اجازت دی ہے۔

۳۱۲۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّعْلِ أَوْ قَالَ فِي الضَّعِيفَةِ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ.

۳۱۲۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعْفَةٍ أُهْلِيهِ.

۳۱۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَعْفَةٍ أُهْلِيهِ.

۳۱۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلٍ نَبِيٍّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَلَيْسَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِي بَلِيلٍ طَوِيلٍ قَالَ لَا إِنَّا كَذَبْنَا بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَمَيْنَا الْحِمْرَةَ قُلْتُ الْحِمْرُ وَأَيْنَ صَلَّى الْحِمْرَةَ قَالَ لَا إِنَّا كَذَبْنَا.

۳۱۳۰- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْدُمُ ضَعْفَةَ أَهْلِيهِ فَيَقْعُرُونَ عِنْدَ الْمُنْتَهَى الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا بَدَأَ لَهُمْ ثُمَّ يَنْتَعِرُونَ قِيلَ أَنْ يَفِئَ الْإِسَامُ وَقِيلَ أَنْ يَفِئَ فَعِنَهُمْ مَنْ يَقْدُمُ مِنْهُ لِيَصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدُمُ بَعْدَ ذَلِكَ فَإِذَا قَامُوا رَمَوْا الْحِمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ أَوْحَشَ بِي أَوْلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۳۱۳۰) المعصر الحرام فقہاء کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مزدلفہ میں اور مفسرین کے نزدیک اور اہل سیر کے نزدیک تمام مزدلفہ ہے۔ اور ان سب روایتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں اور لڑکوں کو آگے رات کو مزدلفہ سے روانہ کرنا کہ وہ بھیڑ بھاڑ سے جانوں کے پہلے سے وہی حبرہ سے فارغ ہو جائیں روا ہے۔

باب : حجرہ عقبہ کی سنگریاں مارنے کا بیان
اور ہر سنگری کی ساتھ تکبیر کہنے

کا بیان

۳۱۳۱- عبد الرحمن نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے چھپے حجرہ کو سنگریاں مارنے کے اندر سے ماریں اور سات سنگریاں ماریں اور ہر سنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے سو ان سے کسی نے کہا کہ لوگ تو اوپر سے ان کو سنگریاں مارتے تھے تو عبد اللہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس مجبود کی کہ جس کے ہوا کوئی معبود نہیں کہ یہ مقام (جہاں سے میں نے ماری ہیں) اس کا ہے جس پر سورہ بقرہ اتاری (یعنی نبی کا)۔

۳۱۳۲- اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج بن یوسف کو سنا کہ وہ خطبہ میں کہتا تھا کہ قرآن شریف کی وی تر حیب رکھو کہ جو جبریلؑ نے رکھی ہے کہ وہ سورت پہلے ہو جس میں بقرہ کا ذکر ہے۔ پھر وہ جس میں نساء کا ذکر ہے پھر وہ جس میں آل عمران کا ذکر ہے اعمش نے کہا کہ پھر میں ابراہیم سے ملا اور ان کو اس بات کی خبر دی تو انھوں نے اس کو برا کیا اور پھر کہا کہ روایت کی مجھ سے عبد الرحمن بن یزید نے کہ وہ عبد اللہ بن مسعود کے ساتھ تھے اور حجرہ عقبہ پر آئے اور نالہ کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور حجرہ کو آگے کیا اور اس کو سات سنگریاں ماریں نالہ کے بیچ سے اور ہر سنگری پر اللہ اکبر کہتے تھے۔

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكْوِينِ مَكَّةَ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

۳۱۳۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسِتِّينَ حَصَاةٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ هَذَا الَّذِي لَا يَلَهُ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۱۳۲- سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَخْطَابَ بْنَ يَوْسُفَ يَقُولُ وَهُوَ يَحْضُرُ عَلَى الْمِنْبَرِ أَلْفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلْفَهُ جَبْرِيلُ السُّورَةُ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْبَقَرَةَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا النَّسَاءَ وَالسُّورَةُ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا آلَ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ فَسَبَّهَ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَتَانِي جَمْرَةُ الْعَقْبَةِ فَأَسْتَعْظَمْتُهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ

(۳۱۳۲) حجاج بن یوسف کی غرض اس تر حیب سے اگر تر حیب آیات ہے تو صحیح ہے کہ تر حیب آجوں کی خود بخود آئے گی ہے اور تو قیاسی ہے یعنی شارع کی طرف سے ہے کہ اس میں کسی کی رائے کو دخل نہیں اور اس پر اجماع ہے سب مسلمانوں کا اور اگر تر حیب سورتوں کی مراد ہے تو یہ تر حیب اماموں اور کلاموں کی رائے سے ہوئی ہے اور شارع کی طرف سے نہیں۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ یہاں جو حجاج نے سورہ نساء کو آل عمران سے پہلے ذکر کیا تو یہ دلیل ہے اس کی کہ ان کو تر حیب آیات مقصود تھی کہ آجوں کی تر حیب نہ بد لو کہ وہ شارع کی طرف سے ہے۔ اور اعمش نے جو ابراہیم سے یہ بات بیان کی تو ان کی غرض یہ تھی کہ سورہ بقرہ یا سورہ نساء بقول حجاج کا ہر دست نہیں اس پر انھوں نے رد کیا اور یوں روایت کی کہ عبد اللہ بن مسعودؓ نے خود کہا ہے کہ سورہ بقرہ کو تو یہ کہنا روا ہو ہے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ حجرہ عقبہ کی رمی اسی طرح مستحب ہے کہ نالہ کے بیچ میں کھڑا ہو کہ حجرہ کے نیچے اور کہ کو بائیں طرف رکھے اور منی کو دائیں طرف اور حجرہ عقبہ کی طرف منہ کرے اور سات سنگریاں مارے اور ہر سنگری پر اللہ اکبر کہے۔ یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور یہی قول ہے جمہور کا اور اس روایت سے لہ

الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ
قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ
يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ
غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۱۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ
يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَأَقْصَا الْحَدِيثِ
بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ.

۲۲۸۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ حَجَّ
مَعَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ الرُّمَى الْحُمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ
وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ بَنَاتِهِ وَبَيْنَهُ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ
هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ.

۳۱۳۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ
قَلَّمَا أَنَّى حُمْرَةُ الْعَقَبَةِ.

۳۱۳۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ
لِعَبْدِ اللَّهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْحُمْرَةَ مِنْ فَوْقِ
الْعَقَبَةِ قَالَ قَرَأَهَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ
قَالَ مِنْ هَاهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي
أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمِي جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ
النَّحْرِ رَاكِبًا

۳۱۳۷- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

روای نے کہا کہ پھر میں نے ان سے کہا کہ اے ابو عبد الرحمن (یہ
کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) لوگ تو اوپر سے کھڑے ہو کر
کنکریاں مارتے ہیں تو انھوں نے کہا کہ یہ جگہ اس معبود کی قسم جس
کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کی ہے جس پر سورہ بقرہ اتاری ہے۔

۳۱۳۳- اعمش نے کہا کہ میں نے حجاج سے سنا کہ وہ کہتا تھا کہ
یوں نہ کہو سورہ بقرہ اور بیان کی حدیث مثل ابن مسہر کی یعنی وہی
روایت جو اوپر گزری۔

۳۱۳۴- عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہ نے حج کیا عبد اللہ رضی اللہ عنہ
کے ساتھ اور جرہ کو کنکریاں ماریں سات اور کعبہ کو بائیں طرف
کیا اور مٹی کو دائیں طرف اور کہا یہ جگہ اس کی ہے جس پر سورہ بقرہ
اتری ہے۔

۳۱۳۵- شعبہ سے اس اسناد سے یہی روایت مروی ہے اور اس
میں یوں ہے کہ جرہ عقبہ پر آئے باقی مضمون وہی ہے۔

۳۱۳۶- مضمون وہی ہے جو اوپر کئی بار گزرا۔

باب: نحر کے دن رمی جمار کا حکم

۳۱۳۷- ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انھوں نے

کہ ان جابوں کی بے وقوفی بھی معلوم ہو گئی تھی نماز میں ترہیب سورہ کو واجب جانتے ہیں اور اگر کسی نے اول رکعت میں پچھلی سورت پڑھ دی اور
دوسری رکعت میں اگلی پڑھی تو اعتراض کرتے کہ یہ نہیں جانتے کہ ترہیب سورہوں کی شارع کی طرف سے نہیں نہ اس ترہیب سے سورتیں
نازل ہوئی ہیں جس ترہیب سے صحیفہ عثمانی میں موجود ہیں اور دوسری یہ ہے کہ ہر رکعت کا حکم جابہ ہے اور ہر ایک کی قرأت جدا پھر ان میں
ترہیب چھ مٹی وارہ؟

(۳۱۳۷) ☆ یہی مذہب ہے امام شافعی کا کہ جو سوار ہو کر مٹی میں پیچھے وہ سواری ہی پر سے کنکریاں مارے اور اگر اتر کر ماریں تو بھی لگے

باب: کنکریاں مٹر کے برابر ہونی چاہئیں

بَابِ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

۳۱۴۰- جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے جرہ کو وہ کنکریاں ماریں جو چٹکی سے چٹکی جاتی ہیں۔

۳۱۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْحُمْرَةَ بِجَمَلِ حَصَى الْخَذْفِ.

باب: برمی کے لیے کوئٹہ وقت مستحب ہے

بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

۳۱۴۱- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جرہ کو پھر کے دن پھر دن چڑھے اور بعد کے دنوں میں جب آفتاب ڈھل گیا۔

۳۱۴۱- عَنْ جَابِرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُمْرَةُ يَوْمَ النَّحْرِ ضَعْفَى وَأَمَّا بَعْدُ فَيَاذَا زَالَتِ الشَّمْسُ.

۳۱۴۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۴۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْتَدِئُ

باب: کنکریوں کی تعداد سات ہونے کا بیان

بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

۳۱۴۳- جابر نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ڈھیلے لینا سبھی کے طاق ہیں اور کنکریاں جرہ کی طاق ہیں اور سبھی صفادہ مردہ کی

۳۱۴۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۱۴۰) ☆ نوٹی نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کہ کنکریاں دانہ بالذات کے برابر ہوں اور اگر اس سے بڑی مارے تو بھی روا ہے۔ مگر مکروہ ہے۔

(۳۱۴۱) ☆ نوٹی نے فرمایا کہ بھی مستحب ہے کہ دسویں تاریخ کو پھر دن چڑھے رمی کرے اور ایام تشریق میں سے دو دن یعنی عید ہویں پار ہوں کو بعد زوال کے اور تیرہویں کو بھی ایسا ہی کرے اور نہ جب شافعیہ اور مالک اور احمد اور مجہور علماء کا یہ ہے کہ ان تیوں دنوں میں تشریق کے محل زوال رہی اور انہیں اور متدائن کی سب حدیث ہے۔ اور طاؤس اور عطاء کا قول ہے کہ ان تیوں دنوں میں بھی قتل زوال روا ہے اور ابو حنیفہ اور طعن بن ابراہیم نے کہا ہے کہ تیسرے دن البتہ قتل روا ہے اور دلیل شافعیہ کی تو یہی روایت ہے اور رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مناسک حج کے مجھ سے یکے کو جس وقت آپ نے کیا ہے وہی اولیٰ ہے۔ اور جرے میں ہیں اور مستحب ہے کہ جب جرہ دہائی کی رہی کر چکے تو خود ہی پر ظہر کر دیا کہ تار ہے قبلہ رخ ہو کر اور اسی طرح دوسرے جرے کی رہی کے بعد بھی اور تیسرے کے بعد پھر نہ ظہر ہے۔ یہی مروی ہوا ہے صحیح روایت میں ابن عمر سے اور یہی مضمون ہے بخاری میں اور اس دعا میں رفع الیدین مستحب ہے اور شافعیہ اور مجہور علماء کا یہی مذہب ہے اور امام مالک کا قول ہے کہ اگر کسی نے اس وقت اور دعا کو چھوڑ دیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں مگر ڈوری سے منقول ہے کہ وہ کسی فقیر کو کھانا کھلا دے یا ایک قربانی کرے۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث علی نے خبر دی ان کو بھی ان کو انہی دنوں حج سے ان کو ابو البرص نے انہی دنوں سے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے تھے مثل حدیث مذکور ہے۔

طاق ہے اور طواف کعبہ کا طاق ہے (یعنی یہ تینوں سات سات ہیں) اور اسی لیے ضروری ہے کہ جو یوے ڈھیلے اتھپے کو طواف یوے (یعنی تین یا پانچ جس میں طہارت خوب ہو جاوے۔ اگر طہارت چار میں ہو جاوے تو بھی ایک اور لے کہ طاق ہو جاویں اور بیٹھے بے وقوف سلما نام کے فقہاء نے جو یہ لکھا ہے کہ ڈھیلے کے تین طہارت کے وقت تین بار ٹھوٹک لے کہ شیعہ سے باز رہے یہ بدعت اور بے اصل اور لغو حرکت سے اور طاق لینا ڈھیلوں کا جہور علماء کے نزدیک مستحب ہے۔

باب : سر مونڈنا افضل ہے کتر وانا جائز ہے

بَابُ تَقْضِيلِ الْخَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ

وَجَوَازُ التَّقْصِيرِ

۳۱۳۴- نافع سے روایت ہے کہ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ نے سر منڈایا اور ایک گروہ نے آپ کے اصحاب سے سر منڈایا اور بعضوں نے نکلا بال کترائے۔ عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار دعا کی یا دوبار پھر فرمایا کہ کتر وانا والوں پر بھی۔

۳۱۴۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفَقَصَرُ بَعْضُهُمْ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ)) مَرَّةً لَوْ مَرَّتَيْنِ لَمْ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

۳۱۳۵- عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ نے دعا کی کہ یا اللہ! رحمت کر سر منڈانے والوں پر۔ لوگوں نے عرض کی کتر وانا والوں پر اسے رسول اللہ! تو پھر آپ نے دعا کی کہ یا اللہ! رحمت کر سر منڈانے والوں پر۔ لوگوں نے پھر عرض کی کہ کتر وانا والوں پر بھی اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا کتر وانا والوں پر بھی۔

۳۱۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُخْلَقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُخْلَقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

۳۱۳۶- وہی مضمون ہے مگر اس میں سر منڈانے والوں کو تین تین بار دعا دی اور کترانے والوں کو چوتھی بار۔ کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابن شعثی نے ان سے عبد الوہاب نے ان سے عبد اللہ نے اسی سند سے اور اسی حدیث میں بھی جب چوتھی بار ہوا تو آپ نے فرمایا اور کتر وانا والوں پر بھی۔

۳۱۴۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

۳۱۳۷- اس سند کے ساتھ بھی مذکور ہوا حدیث مروی ہے۔

۳۱۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((رَحِمَ اللَّهُ الْمُخْلَقِينَ)) قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَالْمُقَصِّرِينَ)).

۳۱۵۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ.

۳۱۵۱- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈایا اپنا حجۃ الوداع میں۔

بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّنَةَ يَوْمَ النُّحْرِ أَنَّ يُرْمَى ثُمَّ يَنْحَرُ

باب: نحر کے دن پہلے رمی کرے پھر باقی کام

۳۱۵۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي قَاتِلِ الْخُمْرَةِ فَرَمَانًا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ يَمِينِي وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْخَلْقِ خُذُوا وَأَشَارَ إِلَى خَنَابِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يَغْطِيهِ النَّاسُ.

۳۱۵۲- انس بن مالک نے کہا کہ رسول اللہ جب منی میں آئے تو پہلے جمرہ عقبہ پر گئے اور کنکریاں ماریں پھر اپنے فرودگاہ میں تشریف لائے منی میں اتارے قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اشارہ کیا دائیں طرف سر کے اور پھر بائیں طرف پھر لوگوں کو دینے شروع کیے (یعنی سونے مبارک اپنے)۔

۳۱۵۳- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَالَ فِي رَأْيِهِ لِلْخَلْقِ ((هَا)) وَأَشَارَ يَدِهِ إِلَى الْخَنَابِ الْأَيْمَنِ مَكْنًى فَخَسَمَ شَعْرَةَ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْخَلْقِ وَإِلَى الْخَنَابِ الْأَيْسَرِ فَخَلَعَهُ فَأَغْطَاهُ أُمَّ سَلِيمَ.

۳۱۵۳- روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابوشیبہ اور ابن نمیر اور ابو کریم نے تینوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے حفص بن غیاث نے انھوں نے ہشام سے اسی اسناد سے۔ ابو بکر نے انہی روایات میں کہا کہ حضرت نے اشارہ فرمایا حجام سے یہاں اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دائیں طرف اس طرح اور ہاتھ دینے ہاں اپنے ان لوگوں کو جو قریب تھے آپ سے۔ کہا راوی نے کہ پھر اشارہ کیا حجام کو بائیں طرف کے سر کا تو اس طرف کے ہاں موڑے تو ام سلیم کو عطا فرمائے اور ابو کریم کی روایت میں ہے کہ دائیں طرف سے شروع کیا اور ایک ایک دو دو ہاں ہاتھ دینے لوگوں کو پھر بائیں طرف اشارہ کیا اور ان کو بھی ایسی ہی کیا یعنی منڈایا پھر فرمایا کہ یہاں ابو طلحہ ہیں سوان کو دیدیا۔

وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ قَبْدًا بِالشَّعْرِ الْأَيْمَنِ قَوْرَعُهُ الشَّعْرَتَيْنِ وَالشَّعْرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْأَيْسَرِ فَخَسَمَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ ((هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ)) فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ.

۳۱۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ ثُمَّ

۳۱۵۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ ثُمَّ

تھے ہیں کہ اول مقام ان میں سے یہ ہے کہ کتاب اللہ میں اور یہ جگہ وہی ہے (یعنی جہاں ترہمہ میں ابراہیم کا ذکر ہے کہ وہ مسلم بن حجاج سے روایت کرتے ہیں) اور آگے اس مقام سے اول و آخر تہیہ ہو چکا ہے۔ غرض اول اس مقام کا وہی جہاں سے ابن عمر کی روایت شروع ہوئی کہ رسول اللہ نے فرمایا مت کرے اللہ تعالیٰ سر منڈانے والوں پر۔

(۳۱۵۳) ☆ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ اعمال حج میں سے نحر کے دن جب مزدلہ سے لوٹ کر سخی میں آویں تو چار عمل ضروری ہیں

بیٹھا ہوا تھا آپ نے اشارہ فرمایا سودا اٹنی طرف کا سر منڈایا اور ان ہالوں کو تقسیم کیا ان لوگوں میں جو آپ کے نزدیک تھے پھر فرمایا کہ اب دوسری جانب موقوفہ سو فرمایا کہ ابو طلحہ کہاں ہیں؟ وہ ہال ان کو عتابت فرمائے۔

۳۱۵۵- انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے جمرہ کو کنکریاں مار لیں اور قربانی کر لی اور سر منڈا لیا تو آپ نے اپنی دائیں جانب آگے کی اس نے مونڈ دی تو آپ نے ابو طلحہ انصاریؓ کو بلایا اور ان کو وہ ہال دے دیے پھر آپ نے اپنی بائیں جانب آگے کی کہ اس کو مونڈو جب وہ مونڈ دی گئی تو آپ نے ابو طلحہ کو وہ ہال دے دیے کہ لوگوں میں تقسیم کر دو۔

باب نہمی سے پہلے ذبح جائز ہے

انصرفت إلى الذن ففتحها وفتحها خالص وقال بيده عن رأيه فخلق شقه الأيمن فقسمة فيمن يليه ثم قال ((أخلق الشق الآخر)) فقال ((أين أبو طلحة)) فأعطاه إياه.

۳۱۵۵- عن أنس بن مالك قال لما رمى رسول الله ﷺ الجمره ونحر نسكه وخلق فأول الحلق شقه الأيمن فحلقه ثم دعا أبا طلحة الأنصاري فأعطاه إياه ثم نازله الشق الأيسر فقال أخلق فحلقه فأعطاه أبا طلحة فقال ((أقسم بين الناس)).

بَاب مَنْ حَلَقَ قَبْلَ النَّحْرِ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ

الرَّمْيِ

۳۱۵۶- عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج منیٰ کے حجتہ الوداع میں کھڑے ہوئے کہ لوگ آپ سے مسئلہ پوچھیں سو

۳۱۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّاصِبِ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھیں جہاں جمرہ حقیر، قربانی کا ذبح، پھر سر منڈا یا کھانا پھر کہ چاکر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد سعی کرنا اگر طواف قدوم کے بعد نہیں کی ہے اور طواف قدوم کے بعد کر چکا ہے تو دوبارہ نہ کر دے بلکہ بدعت ہے جیسا اوپر گزر گیا اور ان چاروں عملوں کو ایسی ترتیب سے بخالاستہ ہے۔ پھر اگر کسی نے کچھ اٹلٹ کیٹلٹ کا تو بھی روا ہو گیا ان صحیح حدیثوں کی رو سے جو مسلم میں بعد اس کے آئیں گی اور یہی مستحب ہے کہ جب منیٰ میں آئے تو پہلے کہیں نہ جاوے بلکہ سواری ہی پر سے جمرہ حقیر کی رمی کر کے پھر اپنی منزل میں اتارے اور ایسی طرح مستحب ہے کہ قربانی کا نحر اور ذبح منیٰ میں ہو اگرچہ جس میں کہیں بھی ہو تو روا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ منڈانا افضل ہے اور مستحب ہے کہ دائینی طرف سے شروع کرے منڈانے والا اپنے سر کو اوور شیلڈ نہ کرے شافعیہ کا اور جمہور کا اختلاف ابو حنیفہؒ کے کہ وہ کہتے ہیں کہ منڈانے والا بائیں طرف سے پہلے منڈائے اور قول ان کا چرکہ خلاف روایات مذکورہ ہے اس لیے مردود ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کے بال پاک ہیں اور بھی نہ بے شافعیہ اور جمہور کا اور یہی صحیح ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبیؐ کے مونے مبارک متبرک ہیں اور ان کو کھانا جائز ہے مگر بعد متعل معلوم ہوا کہ یہ آپ ہی کے بال ہیں اور یہ جو لوگ اس زمانہ میں مونے مبارک ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ان کا دعویٰ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ ان کی سند متصل تو کیا متعلق بھی بلکہ متصل بھی نہیں قوی تو کیا ضعیف بھی نہیں۔ پس غیر نبیؐ کے بالوں کو نبیؐ کے بال جانا ناجائز کا بال مول لینا ہے اور گویا غیر نبیؐ کو نبیؐ کے برابر اپنی میزان خرد میں تول لینا ہے۔ سو ماہذا الا حلال بعید اور اس میں اختلاف ہے کہ یہ حجام کون تھا اور اس کا نام کیا تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارک کی چیز الوداع میں توبیخ اور مشہور توبیہ ہے کہ یہ عمر بن عبد اللہ عدویٰ ہیں اور بخاری میں بھی یہی ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ وہ معمر بن عبد اللہ ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ خراش بن امیہ بن بیدہ کہلی ہیں منہم کاف کہ منسوب ہیں کلید بن حبیبہ کی طرف۔ (نوڈی)

ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے نہ جانا اور سر منڈا لیا اونٹ نحر کرنے سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب اونٹ نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ پھر دوسرا آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نہ جانا اور قربانی ذبح کر لی کنگر مارنے سے پہلے تو آپ نے فرمایا اب کنگر مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں۔ عرض آپ سے جس عمل کی تقدیم و تاخیر کو پوچھا یہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں اب کر لو۔

۳۱۵۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے تھے کہ رسول اللہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے رہے اور لوگ آپ سے سٹلے پوچھنے لگے سوا ایک نے کہا یا رسول اللہ! میں نے نہ جانا کہ رمی نحر کے قبل ضروری ہے اور میں نے نحر کر لیا رمی سے پہلے۔ سو آپ نے فرمایا کہ اب رمی کر لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے کہا کہ میں نے نہ جانا کہ نحر قبل حلق کے ہے اور حلق کر لیا قبل نحر کے تو آپ فرماتے تھے کہ اب نحر کر لو اور کچھ حرج نہیں ہے۔ راوی نے کہا میں نے بھی سنا کہ جس نے اس دن آپ سے کوئی ایسا کام پوچھا کہ جسے انسان بھول جاتا ہے اور آگے پیچھے کر لیتا ہے اور اس کی مانند تو آپ نے یہی فرمایا کہ اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ کہ امام مسلم نے اور روایت کی ہم سے حسن طوائی نے ان سے یعقوب نے ان سے ان کے باپ نے ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے مثل حدیث یونس کی جو زہری سے مروی ہو چکی آخر تک۔

۳۱۵۸- مذکورہ بالا حدیث ایک اور سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۳۱۵۹- عبد اللہ بن عمرو نے کہا کہ نبی نے نحر کے دن خطبہ پڑھا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! آگے وہی مضمون ہے جو اوپر کی روایتوں میں کئی بار گزرا۔ کہا مسلم نے

فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ بَيْنِي لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ هَجَاءَ رَجُلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَحْرَ فَقَالَ ((أَذْنُخْ وَلَا حَرَجَ)) ثُمَّ سَأَلَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَشْعُرْ فَتَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ((أَرْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَ وَلَا أَخَّرَ إِلَّا قَالَ ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ))

۳۱۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ يَقُولُونَ الْغَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنْ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَتَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَارِمٌ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ إِنِّي لَمْ أَشْعُرُ أَنْ النَّحْرَ قَبْلَ الْخَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَحْرَ يَقُولُ ((أَتَحْرَ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سَبَعْتُهُ نِسَانًا يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرِ مِمَّا نَسَى الْفَرَسَ وَيَحْتَمِلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهَهَا بَلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((افْعَلُوا ذَلِكَ وَلَا حَرَجَ))

۳۱۵۸- حَدَّثَنَا حَسَنُ الْخَلَوَائِي حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ يَمِينُ حَدِيثُ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ

۳۱۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَّأَنَا هُوَ بِخَطْبِهِ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا

ہوئے تھے سو اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے سر منڈایا کنکریاں مارنے سے پہلے۔ آپ نے فرمایا اب کنکریاں مار لو اور کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے ذبح کیا رمی سے پہلے۔ آپ نے فرمایا رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں اور تیسرا آیا اور عرض کی کہ میں نے طواف افاضہ کیا بیت اللہ کا رمی سے پہلے۔ آپ نے فرمایا رمی کر لو اور کچھ حرج نہیں۔ راوی نے کہا اس دن حضرت سے جو چیز پوچھی کہ آگے پیچھے نہ گئی آپ نے فرمایا اب کر لو اور کچھ حرج نہیں۔

بَنِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْحَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَلَقْتُ قَبْلُ أَنْ أُرْمِيَ فَقَالَ ((اؤْمِ وَلَا حَرْجَ)) وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلُ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ ((اؤْمِ وَلَا حَرْجَ)) وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ إِنِّي أَضْمَنْتُ إِلَى النَّبِيِّ قَبْلُ أَنْ أُرْمِيَ قَالَ ((اؤْمِ وَلَا حَرْجَ)) قَالَ فَمَا رَأَيْتُهُ شَيْئًا يَوْمَئِذٍ عَنِ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ ((افْعَلُوا وَلَا حَرْجَ))

۳۱۶۳- ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے قربانی 'علق' رمی کے آگے پیچھے ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔

۳۱۶۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحُلِيِّ وَالرَّمْيِ وَالْقُدَامِ وَالنَّاحِيَةِ فَقَالَ ((لَا حَرْجَ))

باب: طواف افاضہ نحر کے دن بجالانا

بَابِ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

مستحب ہے

النحر

۳۱۶۵- نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا نحر کے دن اور لوٹے اور ظہر منی میں پڑھے۔ نافع نے کہا ابن عمرؓ طواف افاضہ کرتے تھے نحر کے دن اور پھر لوٹ کر منی میں ظہر پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ نبی بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۱۶۵- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بَعْضِي قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُبَيِّضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بَعْضِي وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ

حق فرمائیے اور اس پر تو اجماع ہے کہ عامہ اور بھولے والا اس میں برابر ہے۔ پھر جن کے نزدیک قربانی واجب ہے اور جن کے نزدیک نہیں تو دونوں یہ نہیں اور اتنا فرق ہے کہ قصد اگر نہ والا خلاف سنت سے گنہگار ہوتا ہے اور بھولے والا نہیں ہو تا اور یہ جو وارد ہوا کہ آپ اوقافی پر سوار ہو کر کھڑے رہے جیسا کہ عبد اللہ کی روایت میں وارد ہو لاں سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت سواری پر چڑھنا روا ہے اگرچہ کہیں جانا منظور نہ ہو اور خطبہ پڑھا آپ نے نحر کے دن اور خطبہ حج کے شافعی کے نزدیک چار ہیں اول مکہ میں کعبہ کے نزدیک ساتویں تاریخ کو ذی الحجہ کی۔ دوسرا نمرہ میں عرف کے دن۔ تیسرا منی میں نحر کے دن۔ چوتھا پھر منی میں ایام تشریق کے دوسرے دن میں اور یہ سب ایک ہی ایک خطبہ ہیں اور بعد نماز ظہر کے سو اس خطبہ کے جو نمرہ میں ہے کہ وہ دو خطبے ہیں اور قبل صلوٰۃ ظہر کے ہیں اور بعد زوال کے اور دلائل ان کے میں نے احادیث صحیحہ سے شرح مہذب میں بیان کئے ہیں ایسا ہی کہا تو نبی نے شرح صحیح مسلم میں۔

(۳۱۶۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ نحر کے دن اول روز میں کر لینا مستحب ہے۔

باب استِخْبَابِ النَّزُولِ بِالْمَحْصَبِ

يَوْمَ النَّفَرِ

باب: کوچ کے دن محصب میں

اترنا مستحب ہے

۳۱۶۶- عبد العزیز، رفیع کے فرزند نے کہا کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے کہ خبر دو مجھے جو تم نے یاد رکھا ہو کہ رسول اللہ نے ترویہ کے دن (یعنی آٹھویں تاریخ) غار ظہر کہاں پر تھی؟ انھوں نے کہا جنتی میں۔ پھر میں نے کہا نماز عصر کہاں پر تھی کوچ کے دن؟ کہا طلح میں۔ پھر کہا کہ ورم جیسا کرتے ہیں تمہارے۔ کم لوگ۔

۳۱۶۷- عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی اور ابو بکر و عمر اٹلح میں اتر کر تھے۔

۳۱۶۸- نافع نے ابن عمر سے روایت کی کہ وہ محصب میں اترنے کو سنت جاتے تھے اور ظہر وہیں پڑھتے تھے آخر کے دن کی۔ نافع نے کہا کہ محصب میں اترے ہیں رسول اللہ اور آپ کے بعد اترے ہیں خلیفہ آپ کے۔

۳۱۶۹- عائشہ نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ واجب نہیں اور جناب رسول خدا تو صرف اس لیے وہاں اترے ہیں کہ وہاں سے نکلتا آسان تھا جب مکہ سے آپ نکلتے۔

۳۱۷۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۱۷۱- سالم نے کہا کہ ابو بکر و عمر اور ابن عمر اٹلح میں اترے تھے۔ زہری نے کہا کہ مجھے عروہ نے خبر دی جناب عائشہ صدیقہ سے کہ وہ نہیں وہاں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وہاں اترتے تھے تو اس لیے کہ وہاں سے روانہ ہو جانا مکہ سے آسان تھا۔

۳۱۷۲- عطاء نے کہا کہ ابن عباس نے فرمایا کہ محصب میں اترنا

۳۱۶۶- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ شَيْءٍ غَفَلْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَيْنَ صَلَّوْا الظُّهْرَ يَوْمَ التَّروِيَةِ قَالَ يَبْنَى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّوْا الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِأُطْلَحَ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ أَمْرًاؤُكَ.

۳۱۶۷- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ بِأُطْلَحَ.

۳۱۶۸- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّخَصُّيبَ سَنَةً وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفَرِ بِالتَّخَصُّيبِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ.

۳۱۶۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلُوا أُطْلَحَ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْنَحَ بِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ.

۳۱۷۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَنَانِ مِثْلَهُ.

۳۱۷۱- عَنْ سَالِمٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ أُطْلَحَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ وَقَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ مَنَزِلًا أَسْنَحَ بِخُرُوجِهِ.

۳۱۷۲- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ

کچھ سنت و واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ وہاں رسول اللہ ﷺ اترے ہیں۔

۳۱۵۳- سلیمان بن یار نے روایت کی کہ ابو رافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم نہیں کیا تھا کہ میں اتروں اٹھ میں جب آپ منی سے نکلے گرمیں آیا اور میں نے وہاں قبہ لگادیا پھر آپ آئے اور وہاں اتر پڑے۔ ابو بکر کی روایت میں صراح سے یوں ہے کہ انھوں نے کہا سنا میں نے سلیمان بن یار سے اور تھبید کی روایت میں ہے کہ ابو رافع نے کہا اور ابو رافع رسول اللہ ﷺ کے سامان پر مقرر تھے۔

۳۱۵۴- ابو ہریرہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کل ہم ہدا چاہے گا تو خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی آپس میں۔

۳۱۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منی میں کہ کل ہم خیف بنی کنانہ میں اترنے والے ہیں جہاں کافروں نے کفر پر قسم کھائی تھی اور کیفیت اس کی یہ تھی کہ قریش نے اور بنی کنانہ نے قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب سے یعنی ان کے قبیلوں سے نہ نکاح کریں نہ خرید و فروخت کریں جب تک وہ چاہتے رسول اللہ ﷺ کو ان کے سپرد نہ کر دیں اور مرد اور خیف بنی کنانہ سے حسب ہے (تفصیل اس کے آگے آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

۳۱۵۶- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا کہ اگر

التَّحْصِيبُ بَشِيءٌ، إِنَّمَا هُوَ مَنَزَلٌ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۷۳- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَوِلَّ النَّاضِحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مَنَى وَلَكِنِّي جِئْتُ فَعُزْتُ بِهِ فَجِئْتُ فَخَلَا فَزَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَبِي رِوَايَةِ جَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ وَبِي رِوَايَةً قَلِيلَةً قَالَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى نَقْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۱۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((نَزَلْنَا غَدَاً إِنَّا شَاءَ اللَّهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى الْكُفْرِ)).

۳۱۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَنَحْنُ بِمَنَى نَحْنُ نَزَلُونَ غَدَاً بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَامَسُوا عَلَى الْكُفْرِ)) وَذَلِكَ إِذْ مُرِثْتُ وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يَأْكُلُوهُمْ وَلَا يَبَايَعُوهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلِي بِذَلِكَ الْمُحْصَبُ.

۳۱۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

(۳۱۷۶) غرض یہ محض میں اترا اس میں اختلاف تھا صحابہ کا، کوئی اس کو منزل اٹھائی کہتے تھے اور یہاں اترا مسنون نہ جانتے تھے اور کوئی اسے اقتدارے رسول جان کر مستحب ٹھہراتے تھے۔ چنانچہ امام شافعی اور مالک اور جمہور کے نزدیک مستحب ہے بنظر اقتدارے رسول اللہ ﷺ و جردی خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مگر اس پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے اس کو ترک کیا تو اس پر کچھ الزام نہیں اور مستحب ہے کہ وہاں ٹھہر، عصر، مغرب اور عشاء پڑھے اور کچھ رات تک ٹھہرے یا ساری رات بنظر اقتدارے رسول اللہ ﷺ کو مستحب اور اٹھ اور حب اور انکا اور خیف بنی کنانہ یہ سب ما ایک ہی مقام کے ہیں۔ اور اصل میں خیف اس زمین کو کہتے ہیں جو خثیب میں واقع ہے پہاڑ کے دامن میں اور وہاں سے مدینہ منورہ جہ

مَنْ لَنَا بِإِنْ شَاءَ اللَّهُ ((إِذَا فَتَحَ اللَّهُ الْخَيْفَ))
خَيْفٌ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ))
خدا نے چاہا اور فتح دی تو منزل ہماری خیف ہے جہاں قسم کھائی
انھوں نے یعنی کافروں نے کفر پر۔

باب: ایام تشریق میں منیٰ میں رات گزارنا
واجب ہے

بَابُ وَجُوبِ الْمَيْمَةِ بِمَنْىَ تِلْكَ الْيَاسِ
التَّشْرِيقِ وَالتَّوَعُّصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ
السَّفَايَةِ

۳۱۷۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ بْنَ عَبَّاسٍ
الْمُتَّكِلَ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَ
بِمَكَّةَ تِلْكَ الْيَاسِ مِنْ أَهْلِ سَفَايَةِ فَادْنَى لَهُ.
عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ عباسؓ نے اجازت مانگی رسول
اللہؐ سے کہ رات کو منیٰ کی راتوں میں مکہ میں رہیں اس لیے کہ ان
کے حصے زمزم پلانے کی خدمت تھی۔

لئے کاسید حارث ہے اسی لیے کہا کہ وہاں سے ٹھکانا آسان ہے اور حضرتؓ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں اتریں گے اس لیے کہ اللہ پاک کا حکم
ہے کہ ولا تقولن لشيء اني فاعل ذلك غدا الا ان ينشاء الله يعني نہ کہنا کسی کو کہ کل میں اس کو کروں گا مگر یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔
اور کفار نے جب حضرتؓ کو معظّم مئے آپس میں قسم کھائی کہ رسول اللہؐ کو اور نبیؐ یا شہم اور نبیؐ عبدالمطلب کو کہ سے نکال دیں اسی خیف میں
کتابہ کی گھائی میں اور آپس میں ایک قرار نامہ لکھا اور طرح طرح کی لغویات اس میں تحریر کیں اور قطع پر ہمہ اور کفر پر کربا نہ بھیجا اور اس قرار نامہ
کو کعبہ میں لٹا دیا۔ اللہ پاک نے ایک دیکھ کو مقرر کیا کہ دوسرا کاغذ کھائی صرف اللہ اور رسول کا نام اس میں رہ گیا اور جبرئیلؑ نے رسول اللہؐ کو
خبر دی اور آپؐ نے اپنے چچا ابوطالب کو خبر دی اور وہ ان کافروں کے پاس آئے اور یہ خبر ظاہر کیا پھر انھوں نے وہ کاغذ نکال کر دیکھا اور یہاں
پایا۔ چنانچہ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ وہاں اترنا آپ کا شکر الہی کے ارادہ سے تھا کہ اس نعمت کا شکر بجالاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے دین کو ظاہر کیا اور
عاجزوں کو غائب اور کافروں کو مغلوب فرمایا ایسا ہی کہا ہوا ہے۔

(۳۱۷۷) اس روایت سے دو مسئلے معلوم ہوئے اول یہ کہ منیٰ کی راتوں میں رات کو منیٰ ہی میں رہنا ضروری ہے اور اس پر اتفاق ہے علماء
کا مگر اس میں اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے کہ سنت ہے۔ امام شافعیؒ کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول یہ ہے کہ واجب ہے اور مالک اور احمد کا بھی
یہی قول ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ سنت ہے اور اسی کے قائل ہیں ابن عباسؓ اور حسن اور ابو حنیفہؒ غرض جس نے واجب کہا ہے اس نے کہا ہے
اس کے ترک پر قربانی واجب ہوتی ہے اور جس نے سنت کہا ہے وہ نہ کہ سکے لیے قربانی مستحب کہتا ہے۔ اور کس قدر وہاں رہنا واجب ہے
اس میں اختلاف ہے امام شافعیؒ کے دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ اکثر رات میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرے یہ کہ ایک ساعت ہر رات میں۔ دوسرا
مسئلہ یہ ہے کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو شب کو منیٰ میں رہنا ضروری نہیں بلکہ ان کو ضروری ہے کہ مکہ میں جاویں اور رات کو زمزم
پلاویں اور وہ حضوں میں پانی بھریں کہ پینے والے فراغت سے نکلیں۔ اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ اولاد عباسؓ کے ساتھ خصوص نہیں بلکہ جو
زمزم پلانے والا ہو اس کو رخصت ہے کہ منیٰ میں نہ رہے اور اسی طرح جو غرض زمزم پلانے کا التزام کرے اس کو بھی رخصت ہے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ یہ رخصت خاص آل عباسؓ کو ہے۔ بعضوں نے کہا خاص عباسؓ کو تھی اور بعضوں نے کہ بنی عباسؓ اور بنی ہاشمؓ کو خاص ہے۔ غرض
یہ چار قول ہیں اصحاب شافعیہ کے اور صحیح ان میں پہلا ہی قول ہے اور پہلی پلانہ خاص حق ہے آل عباسؓ کا اس لیے کہ ایام حیات میں یہ خدمت
خاص تھی عباسؓ کو اور آنحضرتؐ نے انہی کے لیے قرارداد دی اور ہمیشہ ان کے واسطے یہ قودتی نہ ایسا ہی کہا ہے۔

۳۱۷۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۱۷۸- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ خُرَيْجٍ
كَأَمَّا عَنَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَفْلَهُ

باب: حج میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے
دینے کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسَّقَايَةِ وَالنَّشَاءِ عَلَى
أَهْلِهَا وَتَسْيِخَابِ الشَّرْبِ مِنْهَا

۱۹۷۹- عبد اللہ مرنی فرزند بکر نے کہا کہ میں ابن عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کعبہ کے نزدیک کہ ایک گاؤں کا آدمی آیا اور اس نے کہا کیا سب سے کہ میں تمہارے چچا کی اولاد کو دیکھتا ہوں کہ وہ شہد کا شربت اور دودھ پاتے ہیں اور تم بھجور کا شربت پلاتے ہو کیا تم نے محتاجی کے سبب سے اسے اختیار کیا ہے یا بخلی کی وجہ سے؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ الحمد للہ نہ ہم کو محتاجی ہے نہ بخلی اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی تشریف لائے اپنی لونگنی پر اور ان کے پیچھے اسامہؓ تھے اور آپ نے پانی مانگا سو ہم ایک پیالہ بھجور کے شربت کا لائے اور آپ نے پیا اور اس میں سے جو بچا وہ اسامہ کو پلایا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے خوب اچھا کام کیا اور ایسا ہی کیا کرو۔ سو ہم اس کو بدلتا نہیں چاہتے جس کا حکم رسول اللہؐ دے چکے ہیں۔

۳۱۷۹- عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَأَتَاهُ
أَعْرَابِي فَقَالَ مَا لِي أَرَى نَبِيَّ عَمَّكُمْ يَسْقُونَ
الْعَسَلَ وَاللَّيْنِ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيَّ أَمِنْ حَاجَةٍ
بِكُمْ أَمْ مِنْ مُحَلٍّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخَذْتُ لَلَّهِ
مَا بَنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا يُحَلِّ قَدِيمُ النَّبِيِّ ﷺ
عَلَى رَأْسِهِ وَخَلْفَهُ أَسَامَةُ فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ
بِيَانٍ مِنْ نَبِيٍّ قَتَرَبَ وَسَقَى فَضَّلَهُ أَسَامَةُ
وَقَالَ ((أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوا))
فَلَا قُرْبُ يُدْ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: قربانی کا گوشت کھال وغیرہ سب

بَابُ فِي الصَّدَقَةِ يُلْحَمُ الْهَذِي

صدقہ کر دو

وَجَلْدُهَا وَجَلْدُهَا

۳۱۸۰- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے اونٹوں پر کھڑا رہوں اور ان کا گوشت اور کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دوں۔ اور حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

۳۱۸۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ
عَلَى بُذْنِهِ وَأَنْ أَتَسَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلْدُهَا
وَأَجْلِيئَهَا وَأَنْ لَا أُطْعِمَ الْحَزَارَ مِنْهَا قَالَ ((نَحْنُ
نُعْطِيهِ مِنْ عَيْنِنَا))

(۳۱۷۹) ☆ اس حدیث سے فضیلت پلانے کی ثابت ہوئی اور پلانے والوں کی تعریف نگلی اور آخر میں جو ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ ہم بدلتا نہیں چاہتے اس سے ثابت ہوا اصل ذہب صحابہ کا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ تقیر کریں کسی امر میں خواہ تقیر صلاحت کا ہو۔ مثلاً کسی طاعت کے اعدا یا وقت یا قیمتات میں تقیر کریں یا کسی عبادت کے کاموں میں کوئی مفت اپنی طرف سے بڑھا دیں یا گناہوں کی یہ سب مجملہ اعداات ہیں اور کیا نہ سب سے اہل سنت کا اور طریقہ ہے جماعت صحابہ کا اور اس سے رد ہو گئے تمام امور محدث اور لامر و نواہی مبتدع و مذکور المقصود۔

۳۱۸۱- عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْخَزَرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَيِّنَةً.

۳۱۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۱۸۲- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَحَدٌ مِنَ الْخَزَائِرِ.

۳۱۸۲- حضرت علیؑ سے وہی مضمون مروی ہے مگر اس میں قصاب کی مزدور کا ذکر نہیں ہے۔

۳۱۸۳- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بَيْتِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بَيْتَهُ كُلَّهَا لِمُسْمِيهَا وَخَلْوَتِهَا وَجَلَلَتِهَا فِي الْمَسْكِينِ وَلَا يُعْطَى فِي جِزَائِهَا بَيْتُهَا شَيْئًا.

۳۱۸۳- حضرت علی بن ابوطالب سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ان کو حکم دیا کہ کھڑے ہوں وہ آپ کی قربانی کے اونٹوں پر اور حکم دیا ان کو کہ سارا گوشت اور جھولیں خیرات کر دیں مسکینوں کو اور قصاب کی مزدوری اس میں سے کچھ نہ دیں۔

۳۱۸۴- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ بِبَيْتِهِ.

۳۱۸۴- ایک اور سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

بَابُ الْإِشْرَافِ فِي الْهَدْيِ

باب: قربانی میں شریک ہونا جائز ہے

۳۱۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَخَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْخَزَنَةِ الْبَيْتَةَ عَنْ سَبْعَةِ وَالْفَرَّةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۸۵- جابرؓ نے کہا کہ نحر کیا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور بیل سات آدمیوں کی طرف سے۔

۳۱۸۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَخَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۸۶- جابرؓ نے کہا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ حج کا احرام باندھ

(۳۱۸۳) بدھ کا استعمال اکثر حدیث اور کتب فقہ میں اونٹ پر آتا ہے مگر اہل لغت نے گائے اور بکری پر بھی اطلاق کیا ہے۔ اور اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے اول معلوم ہوا کہ قربانی کالے جانا مستحب ہے۔ دوسرے اس کے ذبح اور خر کے لیے کسی کو نائب کرنا درست ہے۔ تیسرے خود خر و ذبح کرنا مستحب ہے۔ چوتھے گوشت اور کھال اور جھول سب تقسیم و خیرات کرنا ضروری ہے۔ پانچویں اجرت قصاب کی اس میں سے نہ دینا چاہیے۔ چھٹے ثابت ہوئے کہ اجرت قصاب کی حلال اور درست ہے اور مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ فروخت کرنا کھال کا درست نہیں نہ گوشت وغیرہ کا اور نہ اس سے گھر میں نفع لینا خود قربانی واجب ہوا مستحب۔ اور یہی قول ہے موطا اور شعبی اور مالک اور احمد اور بخاری۔ اور ابن منذر ابن حزم اور حاکم اور احمد سے راوی ہیں کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ کھال اس کی بیچ ڈالیں اور اس کی قیمت خیرات کر دیں اور ابو ثور نے بھی اجازت دی ہے بیچنے کی اور شعبی اور داؤدی نے بھی کہا ہے کہ اس کے عوض میں کچھ منافع نہیں اگر چھپائی اور سوپ اور ترانہ وغیرہ خرید لیں اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اجرت جزار میں کھال دینا وہ ہے مگر یہ خلاف سنت ہے اور یہ قول حسن بصری خلاف حدیث ہے اس لیے مردود ہے۔ اور قاضی عیاضؒ نے کہا ہے کہ جھول ڈالنا خاص اونٹ پر ہے اور سنت ہے اور سگ سے مرد ج ہے اور مالک اور شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ بعد کو بان چرنے کے جھول ڈالی جائے کہ خون میں نہ بھرے اور کہا ہے قیمت جھول کی بھی اونٹ کی حیثیت کے مواضع ہو یعنی چھٹی قیمت کا قربانی کا اونٹ ہو اس کے مناسب جھول بھی ہو۔ جیسے مثل مشہور ہے شلہ بقدر علم۔

کر لگے اور آپ نے ہم کو حکم دیا کہ شریک ہو جاویں اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہم میں کے۔

۳۱۸۷- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم بنے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا ہم نے اونٹ اور گائے کو سات افراد کی طرف سے ذبح کیا۔

۳۱۸۸- جابر نے کہا شریک ہوئے ہم ساتھ رسول اللہ کے حج اور عمرہ میں سات سات آدمی ایک بدنہ میں۔ ایک شخص نے جابر سے کہا کہ کیا بدنہ میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں جتنے جزور میں ہوتے ہیں؟ تو جابر نے کہا کہ بدنہ اور جزور تو ایک ہی چیز ہے (یعنی دونوں اونٹ کو کہتے ہیں) اور حاضر ہوئے جابر حدیبیہ میں تو انھوں نے کہا کہ خریکے ہم نے ستر اونٹ اور ہر اونٹ میں سات آدمی شریک تھے۔

۳۱۸۹- جابر بن عبد اللہ بیان کرتے تھے نبی کے حج کو تو کہا کہ حکم کیا ہم کو آپ نے کہ جب ہم احرام کھول ڈالیں تو قربانی کر لیں اور چند آدمی ہم میں سے ایک ایک قربانی میں شریک ہو جائیں اور یہ جب ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع میں احرام حج کا عمرہ کر دیا کہ کھلو اور ایتھا۔

فَنَشْرِكُ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلِّ سَبْعَةٍ مَنَا فِي بَذْنَةٍ.

۳۱۸۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجْنَا إِلَى الْبَيْعَةِ عَنْ سَبْعَةِ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَقَرِ وَالْعَمْرَةِ كُلِّ سَبْعَةٍ فِي بَذْنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِحَابِرٍ أَيْشْرَكَ فِي الْبَذْنَةِ مَا يُشْرَكَ فِي الْحَزْوَرِ قَالَ مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبَذْنِ وَحَضَرَ جَابِرُ الْأَخْذِيَّةَ قَالَ نَحَرْنَا بِوَعْدِ سَبْعِينَ بَذْنَةً اشْتَرَكْنَا كُلِّ سَبْعَةٍ فِي بَذْنَةٍ.

۳۱۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرْنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ وَيَتَصَبَّحَ الْفَرُّ بِنَا فِي الْهَدْيَةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْلُوا مِنْ حَتَمِهِمْ فِي هَذَا الْحَبِيبِ.

(۳۱۸۹) ان حدیثوں سے شراکت قربانی میں ثابت ہوئی اور اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ مذہب شافعی یہی ہے کہ شراکت روا ہے خواہ قربانی واجب ہو خود مقبہ اور برابر ہے کہ بعض شریکوں پر واجب ہو اور بعض کی نیت صرف قرب الہی ہو اور بعض صرف گوشت کھانے کا ارادہ رکھتے ہوں غرض سب کی شراکت درست ہے اور دلیل ان کی یہی حدیثیں ہیں اور امام احمد اور جمہور اور داؤد ظاہری کا قول کہ شراکت بدری قحط میں روا ہے نہ کہ واجب میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور مالکیہ نے کہا کہ مطلق شراکت روا نہیں مگر یہ قول بالکل خلاف احادیث صحیح ہے۔ لہذا مسامح نہیں اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ شراکت جب درست ہے کہ سب کی نیت تقرب الی اللہ کی ہو اور نہیں تو نہیں (یعنی کوئی گوشت کھانے کی نیت اس میں نہ رکھتا ہو) اور شراکت بکری میں جائز نہیں ہے اس میں سب کا اتفاق ہے اور ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور ہر ایک جانور ان میں سے گویا سات بکریوں کے برابر ہے یہاں تک کہ اگر کسی پر سات قربانیاں ہوں تو ایک اونٹ کرنا اس کو سب سے کافی ہو جاوے گا۔ اور جابر کی اخیر روایت سے معلوم ہوا کہ محتجب پر قربانی واجب ہے اور واجب قربانی میں بھی شراکت درست ہے اور اس سے امام مالک کا قول اور داؤد ظاہری وغیرہ دیکھ دو گیا۔ اور اسی روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محتجب کی قربانی بعد عمرہ کے ذبح کر دالے اور قبل احرام حج کے اور اس میں اختلاف بھی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ بعد عمرہ کے ذبح کرے۔

۳۱۹۰- جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم تمتع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو جاتے تھے۔

۳۱۹۱- جابر نے کہا رسول اللہ نے جناب عائشہ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی خر کے دن۔

۳۱۹۲- جابر سے وہی مضمون مروی ہوا کہ آپ نے اپنی سب بیویوں کی طرف سے قربانی کی اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ کی طرف سے ایک گائے ذبح کی اپنے حج میں۔

باب: اونٹ کو بندھا کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے
۳۱۹۳- زیاد نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ کو بٹھا کر نحر کرتا ہے تو کہا کہ اس کو اٹھا لو اور غیر باندھ دو اور نحر کرو یہ سنت ہے تمہارے نبی ﷺ کی۔

باب: قربانی کو حرم محترم میں بھیجنا مستحب ہے
۳۱۹۴- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ مدینہ سے قربانی روانہ کر دیتے تھے اور میں ان کے گلوں کے ہارٹ دیا کرتی تھی پھر وہ کسی چیز سے پرہیز نہیں کیا کرتے تھے جیسے حرم پرہیز کیا کرتا ہے۔

۳۱۹۵- ابن شہاب سے وہی مضمون مروی ہوا۔
۳۱۹۶- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں بنا کرتی تھی رسول اللہ کی قربانیوں کے ہار۔ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرل۔

۳۱۹۷- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کی

۳۱۹۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا تَمْتَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَتَذْبَحُ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْرِكُ فِيهَا.

۳۱۹۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَحْرِ.

۳۱۹۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ وَتَمِي حَدِيثُ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ.

باب نَحْرِ الْإِذْنِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً
۳۱۹۳- عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدْنَةً بَارِكَةً فَقَالَ ابْنُهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سَنَ نَبِّحُكُمْ ﷺ.

باب اسْتِحْبَابِ نَعْيِ الْهَذْيِ إِلَى الْحَرَمِ
۳۱۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْعَابِدِينَ قَلْبَيْنِ قَلْبَيْنِ هَذْيٍ ثُمَّ لَا يَحْتَبِ سُبْحًا مِمَّا يَحْتَبِ الْمُحَرِّمُ.

۳۱۹۵- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ يَهْدِي الْإِسْنَادُ مَثَلَهُ.
۳۱۹۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِي أَظْلُرُ الْبَنَاتِ قَلْبَيْنِ قَلْبَيْنِ هَذْيٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَرُهُ.

۳۱۹۷- عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَظْلُرُ قَلْبَيْنِ

(۳۱۹۳) اس سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا میاں پیر اس کے آگے کا باندھ کر کھڑا کر کے نحر کرنا سنت ہے کہ وہ تین بیروں پر کھڑا ہو اور بقر اور بکری کو نحر کرنا چاہیے اور تین بزرگائے کے بھی باندھ دینے چاہیے اور ایک داہنا کھڑا رہے اور بائیں مذہب ہے شافعی کا کہ اونٹ کھڑے کر کے نحر کریں اور مالک اور احمد اور مجہد کا اور ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک کھڑے بیٹھے دونوں برابر ہے اور یہ خلاف امام بیٹھے ہے لہذا مرد ہے۔

قربانیوں کے ہار بنا کرتی تھی اپنے ہاتھوں سے پھر آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے تھے۔

۳۱۹۸- عائشہ روایت کرتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے نبی اکرمؐ کے اونٹوں کے ہار بنا کرتی تھی پھر آپ ان کے گوبانوں کو چیرا لگاتے پھر ہار ڈالتے اور بیت اللہ کی طرف بھیجتے۔ پھر آپ خود مدینہ میں قیام کرتے تو آپ پر کوئی چیز جو پہلے حلال تھی حرام نہ ہوتی۔

۳۱۹۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے روایت کی گئی ہے۔

۳۲۰۰- ام المؤمنینؓ نے فرمایا کہ میں نے ہار بنے ہیں اون سے جو رکھی ہوئی تھی ہمارے پاس اور رسول اللہؐ ہمارے درمیان حلال رہے (یعنی قربانی بھیج کر) اور اپنی بیبیوں سے صحبت کرتے تھے جیسے حلال لوگ کرتے ہیں (یعنی جن کو احرام نہیں ہوتا)۔

۳۲۰۱- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے کو دیکھ چکی ہوں کہ جتنی تھی ہار رسول اللہؐ کی قربانی کی بکریوں کے لیے اور آپ ان کو بھیج کر پھر حلال رہتے تھے (یعنی محرم نہ ہوتے تھے)۔

۳۲۰۲- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ مروی ہے۔

۳۲۰۳- جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہؐ نے ایک بار بکریاں روانہ کیں بیت اللہ کو اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔

۳۲۰۴- حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈالتے اور ان کو روانہ کر دیتے اور نبی اکرمؐ حلال ہی رہتے وہ کسی چیز کو اپنے پر حرام نہیں کرتے تھے۔

۳۲۰۵- عمرہ عبد الرحمنؓ کی بیٹی نے کہا کہ ابن زیاد نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ عبد الرحمن بن عباس رضی اللہ عنہما

هَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذِي هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَغْزُلُ شَيْئًا وَلَا يَنْزُكُهُ.

۳۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ فَلَايِدُ يَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذِي ثُمَّ أَشْرَعَهَا وَقَلَدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا.

۳۱۹۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْعَثُ بِالْهَذِي أَفْئِلَ فَلَايِدَهَا يَذِي ثُمَّ لَا يُنْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُنْسِكُ عَنْهُ الْخَلَالُ.

۳۲۰۰- عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا قُلْتُ يَلْتَلِ الْفَلَايِدَ مِنْ بَعُونِ كَانَ عِنْدَنَا فَاصْبَحَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَالًا يَأْتِي مَا يَأْتِي الْخَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّحْلُ مِنْ أَهْلِهِ.

۳۲۰۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْئِلَ الْفَلَايِدَ لِيَذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمَمِ فَيَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يَقُومُ بَيْنَا خَلَالًا.

۳۲۰۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَبَّمَا قُلْتُ الْفَلَايِدَ لِيَهْذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْلُدُ هَذِي ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ ثُمَّ يَقُومُ لَا يَحْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَنِبُ الْمُحْرِمُ.

۳۲۰۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْذِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ عِنَّمَا قُلْدَنَا.

۳۲۰۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَقْلُدُ الشَّاةَ فَنُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلَالًا لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۲۰۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا أَحْرَمَتْهُ أَنَّ ابْنَ زَيْدٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ

کہتے ہیں کہ جس نے قربانی بھیجی اس پر حرام ہو چکیں وہ چیزیں جو حاجی پر حرام ہوتی ہیں جب تک کہ قربانی ذبح نہ ہو اور میں نے قربانی روانہ کی ہے سو جو حکم ہو مجھے لکھو۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ابن عباس نے جیسا کہا دیا نہیں ہے میں نے خود بٹے ہیں ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے اور آپ نے ان کے گلے میں ڈال کر میرے باپ کے ساتھ قربانی روانہ کر دی اور کوئی چیز آپ پر حرام نہ ہوئی اس کے ذبح تک جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال کی تھی۔

اللَّهُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا بِحَرَمٍ عَلَيَّ مَا يُحَرِّمُ عَلَى الْخَاجِ حَتَّى يُحْضَرَ الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثَ بِهَدْيِي فَأَكْبَسِي إِلَيَّ بِأَمْرِكَ فَالْتَمَعْتُهُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ غَائِبَةٌ لَيْسَ كَسَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا فَفَلَسْتُ فَلَابَدَ هَدْيِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ فَلَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءًا أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نَجَرَ الْهَدْيُ.

۳۲۰۶۔ مردق نے کہا کہ میں نے جناب عائشہؓ سے سنا کہ وہ پردے کی آڑ میں دستک دیتی تھیں اور قربانی تھیں کہ میں بنا کرتی تھی ہار قربانی کے اپنے ہاتھوں سے اور جناب رسول اللہ ان کو روانہ کر دیتے تھے اور پھر اس کے ذبح تک کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔

۳۲۰۶۔ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَتَقُولُ كُنْتُ أَنْبِئُ فَلَابَدَ هَدْيِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُنْسِلُكَ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا يُنْسِلُكَ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتَّى يُخْرَ هَدْيُهُ.

۳۲۰۷۔ اس سند سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتی ہیں۔

۳۲۰۷۔ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

باب: قربانی کے اونٹ پر بوقت ضرورت

بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ

سوار ہونا جائز ہے

لِمَنْ أَحْتَاجَ إِلَيْهَا

۳۲۰۸۔ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ نے ایک شخص دیکھا کہ قربانی کا اونٹ سمجھ رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے

۳۲۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُسَوِّقُ بَدَنَةً فَقَالَ ((اوْكُفْهَا)) قَالَ

(۳۲۰۶) ان سب روایتوں سے کئی مسئلے معلوم ہو گئے۔ (۱) قربانی بھیجنا حرام میں مستحب ہے۔ (۲) جو خود نہ جانے دوسرے کے ہاتھ روانہ کر دے۔ (۳) قربانی کے گلے میں ہار ڈالنا اور کوہن کو چڑھا کر مستحب ہے۔ (۴) ہار ڈالنا بکری اور اونٹ اور گائے سب میں مستحب ہے۔ (۵) ہار ڈالنا مستحب ہے۔ (۶) جو قربانی روانہ کرنے محروم نہیں ہو تا کافر علماء کے نزدیک اور یہی مذہب صحیح ہے اور جس نے خلاف کیا اس کا قول بہسب مخالفت حدیث کے سموع نہیں۔ (۷) اور ابو حنیفہؒ نے کہا کہ ہار ڈالنا صرف اونٹ اور گائے میں مستحب ہے اور شخصیں بھی حضرت عائشہؓ کی روایت سے باطل ہے کہ اس میں بکری بھی مذکور ہے۔ (۸) اور ابن زیاد جو اوپر روایت میں وارد ہوا ہے یہ غلطی ہے صحیح بخاری میں ابی سفیان ہے اور ایسا ہی بخاری اور سنن ابوداؤد وغیرہ میں ہے اور ابن زیاد نے حضرت عائشہؓ کا زنا نہیں پایا۔ (نوٹی)

(۳۲۰۸) اس سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے وقت اس پر سوار ہو جاوے اور شافعی کے نزدیک بغیر ضرورت روا نہیں اور اس لفظ

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ((اِرْكَبْهَا وَتَمْلِكْ)) فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ.

۳۲۰۹- عَنْ أَبِي الزُّبَايْرِ عَنْ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُثْلَةً.

۳۲۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ بَيْنَهَا وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُثْلَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَتَمْلِكْ اِرْكَبْهَا)) فَقَالَ تَذَنَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَتَمْلِكْ اِرْكَبْهَا وَتَمْلِكْ اِرْكَبْهَا)).

۳۲۱۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ اِرْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ((اِرْكَبْهَا)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

۳۲۱۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَنَةٌ أَوْ هَدْيَةٌ فَقَالَ ((اِرْكَبْهَا)) قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدْيَةٌ فَقَالَ ((وَإِنْ)).

۳۲۱۳- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَنَةٌ فَذَكَرَ مَثْلَةً.

۳۲۱۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا

عرض کی قربانی کا ہے۔ آپ پھر فرمایا سوار ہو جا۔ اس نے پھر وہی عرض کی۔ آپ نے تیسری بار دوسری بار فرمایا قربانی ہو تیری سوار ہو جا۔ ۳۲۰۹۔ ابو الزناد کی روایت میں بھی وہی مضمون ہے اور اس میں ہے کہ اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا۔

۳۲۱۰۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی حدیثیں روایت کیں ان میں یہ بھی تھی کہ ایک شخص اونٹ کو کھینچ رہا تھا جو اونٹ مقلد تھا (یعنی اس کے گلے میں ہار پڑا ہوا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی ہو تیری اس پر سوار ہو لے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو لے قربانی ہو تیری سوار ہو لے قربانی ہو تیری۔

۳۲۱۱۔ انس روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اپنی قربانی کے اونٹ کو کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کہا سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا کہ سوار ہو جا۔ ۳۲۱۲۔ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے اختلاف سے مروی ہے۔

۳۲۱۳۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۲۱۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کو پوچھا تو انھوں نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ اس پر ایسی طرح سوار ہو کہ تکلیف نہ دو اور جب تمہیں ضرورت ہو اور

ہو طرح سوار ہونے کے اسے تکلیف نہ ہو یعنی جانور کو اور یہی مقول ہے مالک اور ایک جماعت کا اور دوسری روایت مالک کی اور قول احمد اور اسحاق کا یہ ہے کہ بغیر ضرورت بھی روا ہے اور اہل ظاہر کا مذہب بھی یہی ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے اور ابو حنیفہ کا قول ہے نہایت مجبوری کے وقت روا ہے۔

لطیفہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقلد ہونا جانوروں کا کام ہے اور حضرت نے اور صحابہ نے جو مقلد بنایا تو جانوروں کو بنایا اور حاملان حدیث کی ساریاں ہیں۔ پس واسطے سے ان لوگوں پر جو آدمی کی صورت ہو کہ مقلد بنانا چاہتے ہیں۔

الْجَنَّةِ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا».

سواری نہ ملے۔

۳۲۱۵- عَنْ زُكْرَبِ الْهَذَلِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اَوْتَكُنْهَا بِالْمَعْرُوفِ حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا)).

۳۲۱۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

بَاب مَا يَفْعَلُ بِالْهَذَلِيِّ إِذَا عَطِبَ فِي

باب: جب قربانی کا جانور راہ میں چل نہ

الطَّرِيقِ

سکے تو کیا کرے

۳۲۱۶- عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَبَيْنَانٌ مِنْ سَلَمَةَ مُعْتَمِرِينَ قَالَ وَانْطَلَقَ سَيْنَانٌ مَعَهُ يَدْنُوهُ يَسُوفُهَا فَأَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ فَعَبِيَ بِشَأْنِهَا إِنَّ هِيَ أَلْبَدَعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ لَيْنٌ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيزَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ فَأَمْسَحَتْ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبُطْحَاءَ قَالَ انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ تَخَذْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَلَذَكَرَ لَهُ شَأْنَهُ بَدَنِي فَقَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَارْتَرَهُ فِيهَا قَالَ فَصَصِي ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ ((انْخَرِهَا ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَيْكِ فِي ذِمَّتِهَا ثُمَّ اجْعَلِي عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَأْكُلِي مِنْهَا أَمَّا وَلَا أَخَذَ مِنْ أَهْلِ رُقَيْطٍ)).

۳۲۱۶- موسیٰ بن سلمہ نے کہا میں اور سنان دونوں عمرے کو چلے اور سنان کے ساتھ ایک قربانی کا اونٹ تھا اور اسے کہہ سکتے تھے اور وہ راہ میں تھک گیا اور یہ اس کا حال دیکھ کر عاجز ہوئے کہ اگر یہ بالکل رہ گیا تو اسے کیونکر لٹاؤں گا۔ اور کہتے گئے کہ اگر میں بلدہ پہنچا تو اس کا حکم بخوبی معلوم کروں گا پھر اسے میں پہرہ پہن چلا اور ہم بطحاء میں اترے اور سنان نے مجھ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ابن عباسؓ کے پاس چلو کہ ان سے ذکر کریں غرض ان سے جا کر ذکر کیا انھوں نے کہا تم نے خبردار شخص کو پیالہ بناؤ جناب رسول اللہؐ نے سولہ اونٹ ایک شخص کے ساتھ روانہ کئے اور وہ چلا پھر لوٹ آیا اور پوچھا یہ رسول اللہؐ اگر ان میں سے کوئی تھک جاوے تو کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اسے خر کر دو اور اس کے گلے کی بوتیاں (جو ہار میں لٹکائی ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے) اس کے خون میں رنگ کر اس کے کوبان میں چھلپا دو اور اس میں سے نہ تم کھاؤ نہ تمہارا کوئی رفیق۔

۳۲۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانٍ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ يَسْبُلَ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ.

۳۲۱۷- ابن عباسؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے روانہ کرنے کا مضمون ہے مگر اس میں اٹھارہ اونٹ مذکور ہیں اور باقی مضمون وہی ہے اور اول کا قصہ سنان وغیرہ کا اس میں نہیں ہے۔

۳۲۱۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْنَا أَبَا قَبِيصَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَغَتَّ مَعَهُ بِالْبَيْدِنِ ثُمَّ يَقُولُ ((إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيتُ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْخَرُهَا ثُمَّ اغْسِنِ نَعْلَهَا فِي ذِمِّهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمَهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رَفِيقِكَ)) .

۳۲۱۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ذویب نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ قربانی کے اونٹ روانہ کیے اور فرمایا کہ اگر کوئی ان میں سے تھک جاوے اور سرنے کا ذر ہو تو اس کو خر کرنا اور اس کی جوتیاں خون میں ڈبو کر اس کے کوبان میں چھاپا مار دینا اور نہ تم کھانا اور نہ تمہارا کوئی رئیس۔

باب وجوب طواف الوداع وسقوطہ

عَنْ الْحَايِضِ

۳۲۱۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَنْفِرُونَ أَحَدًا حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمُ بِالْيَنْبِيتِ)) قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُونَ كُلُّ وَجْهِ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ .

۳۲۱۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگ ادھر ادھر چل پھر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک چلتے وقت طواف نہ کر لے بیت اللہ کا۔ زہیری کی روایت میں ”نمی“ کا لفظ نہیں۔

۳۲۲۰- ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْيَنْبِيتِ إِنْ أَنَّهُ حَقَّقَ عَنْ الْأَمْرِ الْخَائِضِ .

۳۲۲۰- ابن عباس نے کہا کہ لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جاویں (یعنی طواف کر کے) اور حائضہ پر تخفیف ہو گئی (یعنی طواف وداع کے لیے)۔

۳۲۲۱- طَاوُسُ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ قَابَسٍ تَقَعْبِي أَنْ تَصُدِّرَ الْحَايِضَ

۳۲۲۱- طاؤس نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور زید بن ثابتؓ فرماتے تھے کہ حائضہ عورت نکلتے سے حیرت

(۳۲۱۸) ☆ جب کوئی قربانی راہ میں تھک جاوے تو اس کو حکم یہی ہے جو مذکور ہوا اور اس کا کھانا صاحب قربانی اور اس کے ساتھ والوں کو حرام ہے خواہ وہ اس کے شاف ہوں کھانے پینے میں یا جدا ہوں۔ اور امام شافعی کے نزدیک اگر وہ قربانی لک لے ہے تو کھانا کھانا اور پینا پینا اور اس کا سب رو ہے اور اگر پدی بخور کی ہے تو اس کو ذبح کرنا اور چھوڑ دینا اگر ذبح نہ کیا اور وہ سرگئی تو اس کا بول واجب ہے اور گوشت اس کا امراد کو روا نہیں مطلقاً سوا مسکین کے اور مسکین بھی جو اس قربانی والے قافلہ میں نہ ہوں۔ جمہور کا قول یہی ہے اور اس کے خالص ہونے کا خوف اس وجہ سے نہیں کہ قافلے پہرے آتے ہیں دوسرا قافلہ آدے نکالے گا۔

(۳۲۲۰) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اور اگر اس کو ترک کر دے تو دم لازم آتا ہے اور یہی صحیح مذہب ہے شافعیہ کا اور اکثر علماء کا اور یہی قول ہے حسن بصریؒ اور سکیم اور حماد اور ثوریؒ اور ابو حنیفہؒ اور احمد اور اسحاق اور ابو ثورؒ کا اور مالکؒ اور داؤدؒ اور ابن منذرؒ نے کہا کہ وہ سخت ہے اور اس کے ترک سے کچھ لازم نہیں آتا اور مجاہد سے دونوں روایتیں آئی ہیں اور حائضہ عورت کو معاف ہے۔

(۳۲۲۱) ☆ غرض یہ ضروری نہیں کہ پہلے سے طواف کر رکھے قبل چلنے کے کہ شاید چلتے وقت حیض آجاوے بلکہ حکم یہ ہے کہ چلتے وقت اگر حیض نہ ہو طواف کرے اور اگر ہو تو معاف ہے۔

گویا حیض سے پہلے طواف رخصت کرے۔ سواہن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تم نہیں مانتے ہو تو فلائی انصار کی بی بی سے پوچھو کہ آیا رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کا حکم دیا ہے یا نہیں۔ سوزید بن ثابت ابن عباس کے پاس لوٹ کر آئے اور بولے میں جانتا ہوں کہ آپ ہی صحیح کہتے ہیں۔

۳۲۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ ہم کو روکنے والی ہے؟ میں نے عرض کی کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں تب حائضہ ہوئی ہیں آپ نے فرمایا تو کوچ کریں۔

۳۲۲۳- ابن شہاب اس سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت صفیہ طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں۔ باقی حدیث گذشتہ کی طرح ہے۔

۳۲۲۴- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۲۵- حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم ڈرتے تھے کہ صفیہ طواف افاضہ سے پہلے حائضہ نہ ہو جائیں۔ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کہا صفیہ ہم کو روکے رکھے گی۔ ہم نے بتایا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں آپ نے فرمایا تب نہیں۔

۳۲۲۶- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق سے مروی ہے۔

قِيلَ اَنْ يَكُونَ اَجْرُ عَهْدِيهَا بِالْيَتِيْمِ فَقَالَ كُنْ اَبْنُ عَبَّاسٍ يَمَّا لَمْ يَسَلْ فَلَمَّا اَلَّ اَنْصَارِيَّةٌ هَلْ اَمْرُهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى اَبْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ مَا اَرَأَيْتَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ.

۳۲۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَاضَتْ صَفِيَّةُ بَنْتُ حَمِيٍّ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ جِيضَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَحَابِسْتُ)) هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْيَتِيْمِ ثُمَّ خَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَتَسْفِرْ)).

۳۲۲۳- عَنْ اَبْنِ شِهَابٍ يَهْدِي الْاِسْنَادَ قَالَتْ طَلِيتُ صَفِيَّةَ بَنْتُ حَمِيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِبَنِي حَدِيثِ اللَّيْثِ.

۳۲۲۴- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ اَنْ صَفِيَّةٌ قَدْ خَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الرَّهْرِيِّ

۳۲۲۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَخْشَوْ اَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةٌ قَبْلَ اَنْ تَفِيضَ قَالَتْ فَخَافَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((اَحَابِسْتُ صَفِيَّةَ)) قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ ((فَلَا اِذْنًا)).

۳۲۲۶- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنْ صَفِيَّةَ بَنْتُ حَمِيٍّ قَدْ خَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَعَلَّهَا تَحِيضُنَا اَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُمْ بِالْيَتِيْمِ))

قَالُوا بَلَىٰ قَالَ ((فَاخْرُجُوا)) .

۳۲۲۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارادہ ہوا جو مرد کو اپنی بی بی سے ہوتا ہے تو عرض ہوئی کہ وہ حائض ہیں آپ نے فرمایا تو ہم کو روکا جانتی ہیں عرض کی کہ وہ نحر کے دن طواف الماضہ کر چکی ہیں تب فرمایا تمہارے ساتھ کوچ کریں۔

۳۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَبِيَّةٍ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَإِنَّهَا لَحَائِضَتَا)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ ((فَلْيُغْفِرْ مَعْكُمْ)) .

۳۲۲۸- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے کوچ کا ارادہ کیا صبیہ اپنے خیمہ کے دروازے پر ٹمکنی اور اس خیمیں آپ نے فرمایا انہیں سر موٹو کیا یا تم کو روک دیتی ہو پھر ان سے فرمایا کیا تم نے نحر کے دن طواف الماضہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں آپ نے فرمایا چلو (یعنی طواف وداع معاف)۔

۳۲۲۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُغْفِرَ إِذَا صَبِيَّةٌ عَلَىٰ بَابِ خِيَمَتِهَا صَبِيَّةٌ خَزِيئَةٌ فَقَالَ ((غَفِرَی خَلَقَ إِلَيْكَ لَحَائِصَتَا)) ثُمَّ قَالَ لَهَا ((أَكُنْتِ أَفْضَلَ يَوْمَ النَّحْرِ)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((فَانْفِرِي)) .

۳۲۲۹- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مردی ہے اس میں ٹمکنی اور اس کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۲۲۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْنُ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ صَبِيَّةَ خَزِيئَةٍ .

بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے اندر جانا مستحب ہے
۳۲۳۰- ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسامہ اور بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم داخل ہوئے کعبہ میں اور دروازہ بند کر لیا اور آپ ٹھہرے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال سے پوچھا جب نکلے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ تو انہوں نے کہا کہ تین ستون اپنے بائیں کیے اور ایک دائیں اور تین پیچھے اور کعبہ کے اندر ان دونوں چور ستون تھے پھر نماز پڑھی۔

۳۲۳۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمِنْ طَلْعَةِ الْخَمِيسِ فَأَعْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا جِئْتَ نَحْرَ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ جَعَلَ عُمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ وَكَانَ الْيُسْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَىٰ سِتْرٍ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى .

(۳۲۲۸) جہاں ان روایات سے معلوم ہوا کہ طواف وداع کو ماضیہ کو معاف ہے اور طواف الماضہ کو ماضیہ کے بغیر اس کے اوائلیے ماضیہ روا ہے ہو سکتی اور اگر وہ اپنے وطن میں جاتی ہے تو بغیر طواف الماضہ کے تو محرم سے ہے گی اور معلوم ہوا کہ طواف الماضہ کو طواف زیارت بھی کہنا روا ہے اور ایک سے کہہ کر وہ ہے مگر ان کی کوئی دلیل معتبر نہیں۔

۳۲۳۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے فتح مکہ کے دن اور کعبہ کے میدان میں اترے اور عثمان بن طلحہ کے پاس کھلا بیجا آوردہ کئی لائے اور دروازہ کھولا۔ اور آپ اور بلالؓ اور اسامہؓ اور عثمان بن طلحہ اندر گئے اور دروازے کو حکم دیا کہ بند کر دو اور تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا پھر میں سب لوگوں سے پہلے آپ سے ملا کعبہ کے باہر اور بلالؓ سے میں نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی؟ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہاں؟ انھوں نے کہا کہ دو ستونوں کے بیچ میں اپنے منہ کے سامنے اور میں بھول گیا کہ پوچھوں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۳۲۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ جس سال مکہ فتح ہوا اسامہ کی اونٹنی پر سوار کعبہ کے صحن میں آئے اور اونٹنی کو بٹھایا اور عثمان کو بلایا اور فرمایا کتنی لادوہا یاں میں کے پاس گئے اور انھوں نے نہ دی۔ پھر عثمان نے کہا کہ تم کتنی دے دو نہیں تو یہ تلوار میری بیٹھ سے پار ہو جائے گی تب دی اور وہ لے کر حضرتؐ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو دی آپ نے دروازہ کھولا۔ آگے وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا حماد کی روایت میں۔

۳۲۳۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کعبہ میں گئے اور اسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ آپ کے ساتھ تھے اور لوگوں نے آپ کے جانے کے بعد دروازہ بند کر لیا بڑی دیر تک پھر دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر گیا اور میں بلالؓ سے ملا اور کہا کہ کہاں نماز پڑھی رسول اللہؐ نے؟ انھوں نے کہا دو ستونوں کے بیچ میں جو آگے ہیں اور میں بھولا کہ ان سے یہ نہ پوچھا کہ کتنی نماز پڑھی۔

۳۲۳۴- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مر دی ہے۔

۳۲۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِبَيْتِ الْكُعبَةِ وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَجَاءَهُ بِالْمِفْتَاحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ فَلَبَّسُوا فِيهِ مِثْلًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ قَدْ دَرَسْتُ النَّاسَ فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِبْرِهِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ بِلِقَاءِ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى.

۳۲۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى أَتَاهُ بِبَيْتِ الْكُعبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ((الْيَبَنِي بِالْمِفْتَاحِ)) فَذَهَبَ إِلَيَّ أُمِّي فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَتُعْطِيَهُ أَوْ لَيُخْرِجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي قَالَ فَأَعْطَاهُ أَبَاهُ فَجَاءَهُ بِهِ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَذَفَعَهُ إِلَيَّ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِعَلِّ بْنِ خَدِيسٍ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ.

۳۲۳۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ وَرَمَعَ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيلًا ثُمَّ فَتَحَ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمَقْعَدَيْنِ فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۳۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَاهُ إِلَى الْكُعبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَبِلَالٌ وَأَسَامَةُ

وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُمَانٌ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابُ قَالَ
فَمَكَتُوا فِيهِ مَلَأًا ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ
ﷺ وَرَقِيتِ الثَّرَجَةُ فَدَخَلْتُ لَمُنْتُ فَقُلْتُ أَتَيْنَ
صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالُوا مَا هَذَا قَالَ وَنَسِيتُ أَنْ
أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّيْ.

۲۲۳۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ دَخَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَانَةُ بْنُ زَيْدٍ
وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَعْلَفُوا عَلَيْهِمْ قَلَمًا
فَتَحَوُا شَكْتٌ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا
فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ
صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۲۲۳۶- عَنْ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَانَةُ بْنُ
زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ
أَحَدٌ ثُمَّ أَعْلَفْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ صَلَّيْ فِي حَوْفِ الْكَعْبَةِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ.

۲۲۳۷- عَنْ ابْنِ حُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ لِبَطْنَاءِ أَسْتَعِثَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا
أُبْرِئُكُمْ بِالطَّوَافِ وَلَكُمْ تَوَاضَعُوا بِدُخُولِهِ قَالَ لَمْ

(۳۳۴) ☆ یہی قبلہ ہے یعنی قیامت تک اسی کی طرف نماز ہوگی اور یہ منسوخ نہ ہوگا جیسے بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنا منسوخ ہو چکا
یہ مراد ہے کہ آپ نے گویا امام کا کھڑا ہونا سکھایا کہ امام کو منسوخ یہی ہے کہ کعبہ کے سامنے کھڑا ہو اور اس کے کوٹوں اور کناروں میں نہ کھڑا ہو
اگرچہ نماز پر طرف روا ہے مگر امام کی وہی جگہ منسوخ ہے یا یہ مطلب ہے کہ قبلہ بھی کعبہ ہے نہ کہ ساری مسجد جو اس کے گرد بنی ہے۔

اور ان سب روایتوں میں محدثین نے بطلان کی روایت سے تمسک کیا ہے جس میں کعبہ کے اندر نماز کا ذکر ہے اور اسامہ کی روایت سے
تمسک نہیں کیا اس لیے کہ بطلان نے ایک امر زائد ثابت کیا اور مثبت مقدم ہے ثانی پر اس لیے اس کو ترجیح ہوئی اور نماز سے مراد یہی نماز معبود
ہے جس میں رکوع اور سجدہ ہوتا ہے اور اسی لیے ابن عمر نے کہا کہ میں بھول گیا کہ ان سے پوچھوں کتنی پڑھی اور اسامہ کے نہ دیکھنے کا وجہ

کرتے تھے اس کے اندر جانے سے مگر میں نے ان کو سنا کہ کہتے تھے کہ خیر دی مجھ کو اسامہ بن زید نے کہ نبی جب داخل ہوئے کعبہ میں تو ہر طرف اس میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی پھر جب نکلے تو دور کعبہ پڑھی قبلہ کے آگے اور فرمایا کہ یہی قبلہ ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا حکم ہے اس کے کناروں کا اور کیا حکم ہے اس کے کونوں میں نماز کا؟ تو انھوں نے کہا کہ ہر طرف بیت اللہ شریف کے قبلہ ہے۔

۳۲۳۸- ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی داخل ہوئے کعبہ میں اور اس میں چھ ستون تھے سو ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی اور نماز نہیں پڑھی۔

۳۲۳۹- ابن عباسؓ نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے پوچھا جو صحابی تھے رسول اللہؐ کے کہ کیا داخل ہوئے ہیں نبی بیت اللہ میں اپنے عمر کو حالت میں؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں۔

يَكُنْ بَنِي عَنْ دُعَاؤِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَحْبَبْتُ أَسْمَاءَ بْنَ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يَصُلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ دَخَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ وَكَعَّتَيْنِ وَقَالَ ((هَذِهِ الْقِبْلَةُ)) فَلَمْ يَلَمَّْا مَا نَوَاحِيهَا أَبِي زُوَايْجَا قَالَ عَلِيٌّ مِي سَخِلَ قِبْلَةُ مِنَ الْبَيْتِ.

۳۲۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَبِهَا سِتُّ سَوَابِرٍ فَنَامَ عِنْدَ سَارِبَةٍ فَلَمَّا وَلَمْ يَصُلِّ.

۳۲۳۹- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَذْخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فِي عُمُرِهِ قَالَ لَا.

ظہر سب شاید یہ ہو کہ یہ اور گوشہ میں ہوں اور عاشر مشغول ہوں اور حضرت سے دور ہوں بخلاف جلال کے کہ وہ جناب حضرت سے قریب ہوں اور دروازہ بند ہونے سے اندھیرا بھی ہو اور نماز آپ کی وہاں ملے گی ہو اور علماء کا اختلاف ہے کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے میں بعضوں نے کہا ہے کہ جب کسی دیوار کی جانب یا دروازہ کی جانب ادا کرے اور دروازہ بند ہو تو نماز روا ہے خواہ نفل ہو خواہ فرض اور یہ قول ہے شافعی اور ثوری اور ابو حنیفہ اور جمہور اور احمد کا اور مالک نے کہا نفل مطلق صحیح ہے اور فرض اور تراویح مستثنیٰ فجر کی اور دور کعبتیں طواف کی جائز نہیں اور بعض اہل ظاہر اور اصحاب کی کا قول ہے کہ کوئی نماز اس میں نہیں نہ نفل نہ فرض اور جمہور کی دلیل یہی روایات ہیں کہ میں اور جب نفل روا ہوا تو جائز ہے کہ فرض بھی روا ہوا پس نہ ہر جمہور قوی ہے اور عثمان بن طلحہ سے آپ نے کئی ای اور بنی طلحہ کے پیرو کی اور فرمایا کہ ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہے گی غرض سداوت کعبہ کی ان ہی کے خاندان میں ہے رسول اللہؐ کے زمانہ سے اور جب تک ان میں کوئی لائق اور قاضی ہو دوسرے کو دیکھا اور انہیں اور آپ کے اندر جانے کے بعد کعبہ کا دروازہ بند کر دیا کہ هجوم خلافت نہ ہو اور آپ کامل مطمئن اور خاطر تسکین میں رہے۔

(۳۲۳۸) ☆ ان کی روایت نماز پڑھنے کے باب میں کذب مقبول ہو سکتی ہے اس لیے کہ یہ خود رسول اللہؐ کے ساتھ نہ تھے کعبہ کے اندر بخلاف جلال کے کہ وہ ساتھ تھے۔ فرض جلال کی روایت کو ترجیح ہے کہ وہ شیت ہے اور یہ نائی۔

(۳۲۳۹) ☆ مراد اس سے عمرہ تھا ہے کہ ساتویں سال ہجرت کے ہوا قبل فتح مکہ کے اور سب اس اہت میں نہ جانے کا یہ تھا کہ کعبہ کے اندر بت رکھے تھے اور تصادم نہیں اور مشرک ان کو وہاں سے اٹھانے نہیں دیتے تھے جس سال کہ فتح ہو اب تک نکال دے گئے اور داخل ہوئے اور نماز پڑھی اور تصادم نہ ہوا کی گئیں۔

باب نقض الکعبة وبنائها

۳۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنْ قُرِئْتَ حِينَ بَنَتْ أَلْبَيْتَ اسْتَقْصَرْتَ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا)) .

۳۲۴۱- رَحْمَةُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۳۲۴۲- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَلَمْ تَرَ أَنِ قَوْمُكَ حِينَ بَنُوا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْلَا جَدَانُ قَوْمِكَ بِالْكَفْرِ لَفَعَلْتُ)) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَيْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِغْنَامَ الرُّكُوعَيْنِ اللَّذَيْنِ بَيْنَ الْفَجْرِ إِلَى أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُسَمَّ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ .

۳۲۴۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُوا عَهْدَ بَعْجَاهِي)) أَوْ قَالَ بِكَفْرِ ((لَأَنَقَضْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي مَسِيلِ اللَّهِ وَلَجَعَلْتُ

باب كعبہ توڑ کر بنانے کا بیان

۳۲۴۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں کعبہ توڑتا اور اس کو ابراہیم کی نیو پر بنا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب کعبہ بنایا تو چھوڑا کر دیا اور میں اس میں ایک دروازہ پیچھے بھی بناتا۔

۳۲۴۱- کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور ابو کریم نے دونوں نے روایت کی ابن نمیر سے انھوں نے ہشام سے یہی حدیث اسی سند سے۔

۳۲۴۲- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کی نیوؤں سے کم کر دیا۔ سو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں نہیں پھیر دیتے اس کو ابراہیم علیہ السلام کی نیو پر؟ سو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا تو میں البتہ ایسا کرتا۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ بے شک یہ سنا ہو گا جناب عائشہ نے رسول اللہ سے اس لیے میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ نے چھوٹا ان دونوں کو ان کا اسی واسطے چھوڑ دیا کہ بیت اللہ ابراہیم کی نیوؤں پر نہیں تھا۔

۳۲۴۳- جناب عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ اگر تمہاری قوم نئی نئی جاہلیت کو نہ چھوڑی ہوتی یا کفر کو تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں صرف کر دیتا (یعنی چہا میں) اور اس میں دروازے زمین کے

(۳۲۴۲) ☆ میں اگر ان دونوں کو چھوڑتے تو پورے کعبہ کا طواف نہ ہوتا بلکہ کچھ زمین کعبہ کے اندر کی جو طہیم کی جانب میں ہے طواف سے رو جاتی۔

بَابُهَا بِالْأَرْضِ وَلَازَحَلَّتْ فِيهَا مِنَ الْجَبْرِ)).

۳۲۴۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ ((لَوْلَا أَنَا قَوْلُكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَذَا الْكُتْبَةِ فَأَلَوْ تَقْتَبِهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتَ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتَ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْجَبْرِ فَإِنَّ قَرْنَنَا انْقَضَرَ تَهَا حَيْثُ بُنِيَ الْكُتْبَةُ)).

۳۲۴۵- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا اخْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنٌ يُرِيدُ مِنَ مُعَاوَنَةٍ حِينَ غَرَاها أَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ أَوْ يُخْرِجَهُمْ عَلَى أَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا سَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَشْبِهُوا عَلِيًّا فِي الْكُتْبَةِ أَنْفَضُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ بَنِيهَا أَوْ أَصْلَحَ مَا وَهَى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيِي فِيهَا أَوْيَ أَنْ تُصْلَحَ مَا وَهَى مِنْهَا وَتَدْعَ بَيْنَا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَأَخْبَارُوا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَثَبَّتْ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ أَحَدُكُمْ اخْتَرَقَ بَيْتَهُ مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَهُ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ إِنِّي مُسْتَعِيزٌ رَبِّي ثَلَاثًا ثُمَّ عَازَمَ عَلَى أَمْرِي فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يُنْقَضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ النَّاسِ يَصْنَعُوا فِيهِ أَمْرٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى صَعِدَ رَجُلٌ قَالَتْ بَيْنَهُ حِجَابَةٌ فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَفَضُوهُ

برابر رہا اور عظیم کو کعبہ میں ملا دیا۔

۳۲۴۳- وہی مضمون ہے مگر یہ زیادہ ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں کعبہ کو گرا کر اگر زمین سے اس کے دروازے ملا دیتا اور دروازے رکھتا ایک شرق کی جانب دوسرا غرب کی طرف اور چھ ہاتھ عظیم میں سے زمین میں ملا دیتا اس لیے کہ قریش نے جب بنایا تو چھوٹا کر دیا۔

۳۲۴۵- عطاء نے کہا کہ جب کعبہ جل گیا یزید بن معاویہ کے زمانہ میں جب کہ مکہ میں آن کر شام والے لڑے تھے اور جو حال اس کا وہ ہوا اور ابن زبیر نے کعبہ شریف کو دیباہی رہنے دیا یہاں تک کہ لوگ موسم حج میں جمع ہوئے اور ابن زبیر کا ارادہ تھا کہ لوگوں کو خانہ کعبہ دکھا کر جرأت دلا دیں ان کو اہل شام کی لڑائی پر یگانہ کا تجربہ کریں کہ انہیں کچھ حسمت دین ہے یا نہیں۔ پھر جب لوگ آگئے تو انھوں نے کہا اسے لوگو! مشورہ دو مجھے خانہ کعبہ کے لیے کہ میں اسے توڑ کر سڑے سے بنا دوں یا تو اس میں بورا ہو گیا ہے اسے درست کروں۔ ابن عباس نے کہا کہ مجھے ایک رائے سوچھی ہے اور میں تو یہ جانتا ہوں کہ تم صرف جوان میں بورا ہو گیا ہے اس کی مرمت کر دو اور خانہ کعبہ کو دیباہی رہنے دو جیسا کہ لوگوں کے وقت تھا اور ان ہی پتھروں کو رہنے دو جن کے اوپر لوگ مسلمان ہوئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ مسبوح ہوئے ہیں تو ابن زبیر نے کہا کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جاوے تو اس کا دل بھی نہ چاہے جب تک نیا نہ بناوے پھر تمہارے رب کا گھر تو اس سے کہیں افضل ہے اس کا کیا حال ہے اور میں اپنے رب سے استخارہ کرتا ہوں تین بار پھر مصمم ارادہ کرتا ہوں اپنے کام کلا پھر جب تین بار استخارہ ہو چکا تو ان کی رائے میں آیا کہ خانہ کعبہ کو توڑ کر بنالیں اور جو لوگ خوف کرنے لگے کہ ایسا نہ ہو جو شخص کے پہلے خانہ کعبہ کے اوپر توڑنے کو چڑھے اس پر کوئی بلائے آسمانی نازل نہ ہو (اس سے معلوم ہوا کہ اس مالک اس گھر کا اوپر ہے

اور تمام صحابہ کا یہی عقیدہ تھا) یہاں تک کہ ایک شخص چڑھا اور اس میں سے ایک پتھر گرا دیا پھر جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی بلا نہ اتری تو ایک دوسرے پر گرنے لگے اور خانہ کعبہ کو ڈھاکر زمین تک پہنچا دیا۔ اور ابن زبیر نے چند ستون کھڑے کر کے ان پر پردہ ڈال دیا (تاکہ لوگ اسی پردہ کی طرف نماز پڑھتے رہیں اور مقام کعبہ کو جانتے رہیں اور وہ پردے میں پڑے رہے۔) یہاں تک کہ دیوہریں اس کی اونچی ہو گئیں اور ابن زبیر نے کہا کہ میں نے جناب عائشہؓ سے سنا ہے کہ فرمائی تھیں کہ نبیؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ سننے سے کفر نہ چھوڑے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ بھی نہیں ہے کہ اس کو بیاسکوں درنہ میں پانچ گز عظیم سے کعبہ کے اندر داخل کر دیتا اور ایک دروازہ تو اس میں لیا نہ دے دیتا کہ لوگ اس میں داخل ہوتے اور دوسرا لٹا دیتا کہ لوگ اس سے باہر جاتے۔ پھر ابن زبیر نے کہا کہ ہم آج کے دن اتنا خرچ بھی رکھتے ہیں کہ اسے صرف کریں اور لوگوں کا خوف بھی نہیں۔ کہا راوی نے پھر ابن زبیر نے پانچ گز اس کی دیوہریں زیادہ کر دیں عظیم کی جانب سے یہاں تک کہ نگلی دہاں پر ایک ٹوک لوگوں نے اسے خوب دیکھا اور وہ تو تھی حضرت ابراہیمؑ کی (پھر اسی نو پر سے دیوار اٹھا تا شروع کی اور طول کعبہ کا اٹھا دے راس تھا پھر جب اس میں زیادہ کیا تو چھوٹا نظر آنے لگا (یعنی چوڑاں زیادہ ہو گئی اور لمباں کم نظر آنے لگی) سو اس کی لمباں میں بھی دس ذراع زیادہ کیے اور اس کے دو دروازے رکھے ایک میں سے اندر جاویں دوسرے سے باہر آویں۔ پھر جب عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے تو حجاج نے عبد الملک بن مروان کو یہ خبر لکھ بھیجی اور لکھا کہ ابن زبیر نے جو بنا کی وہ ان ہی ٹوکوں پر کی جس کو معتبر لوگ مکہ کے دیکھ چکے ہیں (یعنی جاثی ابراہیم پر) سو عبد الملک نے اس کو جواب لکھا کہ ہم کو ابن زبیر کی لت پت سے کچھ کام نہیں لار تم ایسا کرو جو انھوں نے طول میں زیادہ کر دیا ہے اس کو تو رہنے دو اور جو عظیم کی طرف

حَتَّى تَلْعَوْا بِوِ الْقَارِضِ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْبَدَهُ فَسَرَّ عَلَيْهَا السُّورُ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنِّي سَوَّعْتُ غَائِبَةً فَقَوْلُ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْلَا أَنَا النَّاسَ حَدِيثٌ عَنْهُمْ بِكَفْرِ وَتَيْسَ عِنْدِي مِنَ الْفَقْهِ مَا يَقْوِي عَلَى بَنِيهِ لَكُنْتُ أَذْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ وَتَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ)) قَالَ فَأَنَا الْيَوْمَ أَحَدُ مَا أَتَّفِقُ وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَرَأَى فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أَسَا نَفَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَلَاثِي عَشْرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا رَأَى فِيهِ اسْتَفْصَرَهُ فَرَأَى فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ أَحَدَهُمَا يَدْخُلُ مِنْهُ وَالْآخَرُ يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أَسْ نَفَرَ إِلَيْهِ الْغُلَامُونَ مِنَ أَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَطْلِيحِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ أَمَّا مَا رَأَى فِي طُولِهِ فَأَقْبَرَهُ وَأَمَّا مَا رَأَى فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَزَادَهُ إِلَى بَنِيهِ وَسَدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ فَتَقَضَّهِ وَأَعَادَهُ بِفِي بَنِيهِ.

سے زیادہ کیا ہے اس کو نکال ڈالو اور پھر حالت اولیٰ پر بنادو اور وہ دروازہ بند کرو جو کہ انھوں نے زیادہ کھولا ہے۔ غرض حجاج نے اسے توڑ کر بنائے اول پر بنادیا۔

۳۲۴۶- حارث سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عبید نے کہا کہ حارث وفد بن کر گئے عبد الملک کے پاس جب عبد الملک خلیفہ تھا غرض کہ عبد الملک نے حارث بن عبد اللہ سے کہا کہ مجھے گمان ہے کہ ابو ضبیہ یعنی عبد اللہ بن زبیر موجود عوی کرتے ہیں کہ انھوں نے جناب عائشہ سے وہ حدیث سنی ہے (یعنی جس میں بنائے کعبہ کا ذکر ہے) تو وہ جھوٹ کہتے ہیں انھوں نے کچھ نہیں سنا تب حارث نے کہا کہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نے بھی جناب عائشہ سے وہ حدیث سنی ہے۔ عبد الملک نے کہا کہ تم نے ان سے کیا سنا ہے؟ تو حارث نے کہا کہ وہ فرمائی تھیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جہادری قوم نے کعبہ کی بنا کو چھوٹا کر دیا اور اگر تمہاری قوم نے نیا شرک نہ چھوڑا ہوتا تو میں جتنا انھوں نے چھوڑ دیا ہے اس کو بنادیتا سو اگر تمہاری قوم کا ارادہ ہو کہ ویسا بنائوں (جیسا میں چاہتا ہوں) میرے بعد تو آؤ میں دکھا دوں جو انھوں نے چھوڑ دیا ہے۔ سو آپ نے جناب عائشہ کو دکھا دیا کہ وہ قریب سات ہاتھ تھا (یعنی حطیم کی طرف سے) کہ یہ تو عبد اللہ بن عبید کی روایت ہوئی اور ولید بن عطاء نے یہ مضمون اور زیادہ کیا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں اس میں دو دروازے زمین سے ملے ہوئے رکھا ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف اور تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم نے دروازہ اس کا دینا کیوں کر دیا؟ جناب عائشہ نے عرض کی کہ میں نہیں جانتی۔ آپ نے فرمایا تکبر کی رلہ سے اور اس لیے کہ کوئی اندر نہ جاسکے مگر جسے وہ چاہیں اور حال ان کا یہ تھا کہ جب کوئی اندر جانے کا ارادہ کرتا تو اس کو جانے دیتے۔ جب اندر جانے لگا تو اسے دھکیل دیتے کہ گر پڑنا پھر عبد الملک نے حارث سے کہا کہ تم نے جناب عائشہ سے خود سنا ہے

۳۲۴۶- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اللَّهَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ أَخْبَارُتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْزُوقٍ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا أَطْلُ أَبَا حُسَيْبٍ بَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يُرْوَاهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ مَاذَا قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ فَوَظَلْتُ اسْتَفْضَرُوا مِنْ بَنِيَانِ الْيَتِيمِ وَلَوْلَا حَدَّثَانِي عَنْهُمْ بِالْشَّرِّ أَغْدَتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ فَإِنْ نَدَا لِقَوْمِكَ مِنْ بَغْدِي أَنْ يَنْبُوهُ فَهَلُمِّي لِأَرِيكَ مَا تَرَكُوا مِنْهُ)) فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا وَهَلْ تَذَرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكَ رَفَعُوا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَمْ قَالَ تَعَزَّوْا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدْخُلُونَهُ يَرْفَعِي حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ)) قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ

کہ وہ ایسا فرمائی تھیں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ تب وہ اپنی چیز سی زمین کریدنے لگا (جیسے کوئی شرمندہ اور متشککہ ہو جاتا ہے) اور پھر کہا میں آرزو کرتا ہوں کہ اسی طرح چھوڑ دیتا اور جو کچھ وہاں ہے کہا مسلم نے اور روایت کی ہم سے حدیث محمد بن عمرو نے ان سے ابو عاصم نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی ہم سے عبد بن حید نے ان سے عبد الرزاق نے اور ان دونوں نے روایت کی ابن جریر سے اسی اسناد سے ابن مکر کی حدیث کے مانند جو اوپر گزری۔

۳۲۴۷- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۲۴۷- عَنْ ابْنِ حُرَيْثٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بَيْتُ

خَلِيفَةِ ابْنِ بَكْرٍ.

۳۲۴۸- ابو قزوع سے روایت ہے کہ عبد الملک بن مروان طواف کر رہا تھا بیت اللہ کا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہلاک کرے ابن زبیر کو کہ وہ جھوٹ باندھتا تھا امام المؤمنین جناب عائشہؓ پر اور کہتا تھا کہ میں نے ان سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسے عائشہؓ اگر تمہاری قوم نے نیایا تو کفر نہ چھوڑا ہو تاویں کعبہ کو توڑ کر حجر کو (حطیم کو) زیادہ کر تا اس لیے کہ تمہاری قوم نے بنائے

۳۲۴۸- عَنْ أَبِي قُرْعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ يَتِمُّنَا هُوَ يُطَوِّفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتِلَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ سُبْحَانَكَ عَلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ سَمِعْتُهَا تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَا عَائِشَةُ لَوْلَا جِدْنَاكَ قَوْمُكَ بِالْكَفْرِ لَنَفَضْنَا الثُّيْنَةَ حَتَّى آوَيْدَ لِي مِنْ الْحِجْرِ فَإِنْ قَوْمُكَ قَصَرُوا

(۳۲۴۸) ☆ حضرت عائشہؓ کی روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہؐ نے مندرہ قوم کے خوف سے کعبہ کی تعمیر روانہ نہ کی۔ اس سے ثابت ہوا کہ بعض امور شرعیہ میں نظر مصلحت شرعیہ تاخیر روا ہے اور علماء نے کہا کہ کعبہ پانچ بار تیار ہوئی ایک بار فرشتوں نے بتایا پھر بارہا نبیؐ نے پھر قریش نے جاہلیت میں اور یہ تیسری بار تھی اور یہ حضرت کے سامنے ہوئی اور آپ کی عمر مبارک اس وقت پچیس برس کی تھی یا پچیس کی اور اسی میں جب آپ کی تہجد گرئی ہے تو آپ زمین پر گر پڑے پھر یہ تھی بارہا ابن زبیر نے بتایا اور پانچویں بار حجاج بن یوسف نے اور اب تک حجاج کی بنامو جو ہے۔ اور بعضوں نے کہا وہ بار بار لیا گیا تھا یا نہیں بارہا اور پانچویں بار لیا گیا تھا یا نہیں امام مالک سے پوچھا کہ میں اسے توڑ کر ابن زبیر کی بنا پر بنا دوں؟ تو انھوں نے فرمایا امیر المؤمنین! میں آنکھیں دھو رہا ہوں کہ اس کو بادشاہوں کا کھلوانا بتائیے اور یہ جو ادھر کی روایت میں آیا ہے کہ میں خرچ کر دیتا تو ان کعبہ کا صرف اللہ کی راہ میں درست ہے مگر نظر مصلحت آپ نے اس میں دست اندازی نہ فرمائی کہ لوگ طعن نہ فرمائیں اور ان راویوں سے معلوم ہوا کہ حطیم سے چار اربع بیت اللہ کی طرف بیت اللہ میں داخل ہے یا خلاف اور اس کے زائید میں اختلاف ہے اور اگر حطیم میں سے چار بیت اللہ سے چھوڑ کر طواف کیا تو اس میں دو قول ہیں ایک تو یہ ہے کہ روا ہے حسب خواہر ابن سعدیوں کے اور دوسرے یہ کہ حجر کے اندر اور اس کی دیوار پر بھی اگر طواف کیا جب بھی طواف صحیح نہ ہو جب تک حجر کے باہر سے طواف نہ کرے اور یہی صحیح ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے امام شافعیؒ نے اور اسی کے قائل ہیں جمیع علماء مسلمین کے اور خلاف کہ ان سب کا ابو حنیفہؒ نے اور انھوں نے کہا ہے کہ اگر حطیم کے اندر سے کسی نے طواف کیا اور کہ میں ہے تو دوبارہ طواف کرے اور اگر چلا گیا تو قرآنی دے اور طواف اس کا کافی ہو گیا اور مجبور علماء کی سند یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر کے باہر سے طواف کیا اور فرمایا مجھ سے سیکھ لو تاکہ اپنے حج کے جس حق

کعبہ کم کر دی۔ سو حارث نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! یہاں فرمائیں اس لیے کہ میں نے بھی ام المؤمنین سے سنا ہے وہ بھی یہی حدیث بیان فرماتی تھیں تو عبد الملک نے کہا کہ اگر کعبہ گرا لے کے قتل میں یہ حدیث مستقامین زیر ہی کی بنا کو قائم رکھتا۔

باب: کعبہ کی دیوار اور دروازے کا بیان

۳۲۴۹- جناب عائشہؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ حطیم کی دیوار بیت اللہ میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں (اس سے بھی رد ہو گیا مذہب ابو حنیفہ کا اور ناجائز ہوا طواف حطیم کے اندر اس لیے کہ وہ داخل بیت اللہ ہے کہ میں نے پھر عرض کی کہ اس کو بیت اللہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہاری قوم کی حرکت ہے کہ ان کے پاس خرچ کم ہو گیا۔ پھر میں نے عرض کی کہ دروازہ اس کا کیوں اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بھی تمہاری قوم کا کیا ہوا ہے تاکہ جس کو چاہیں اسے جانے دیں اور جس کو چاہیں نہ جانے دیں اور اگر تمہاری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہو تو یہ مجھے یہ خیال نہ ہو تاکہ ان کے دل بدل جائیں گے تو میں ارادہ کرتا کہ داخل کروں دیواروں کو یعنی حطیم کی بیت اللہ میں اور دروازہ اس کا زمین کو لگا دوں۔ کہا مسلم نے روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابوشیبہ نے ان سے عید اللہ یعنی ابن موسیٰ نے ان سے شیمان نے ان سے اشعث نے ان سے اسود نے ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ انھوں نے کہا پوچھا میں نے رسول اللہؐ سے جبر کو اور بیان کی حدیث ابوالاحوص کی حدیث کے ہم معنی اور اس

فی البناء)) فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَيْحَةَ لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّا سَمِعْنَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَتَلْتُ أُنْأَدِمُهُ لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ.

باب جِذْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا

۳۲۴۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْجِذْرِ أَمْرٌ الْيُسْبُ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ فَلِمَ لَمْ يُدْعَلُوهُ فِي الْيُسْبِ قَالَ ((إِنْ قَوْمُكَ قَصُرَتْ بِهِمُ النُّفُوقُ)) قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ ((فَعَلْ ذَلِكَ قَوْمُكَ لِيُدْعَلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَتَمَنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْخَاجِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُكَيَّرَ قُلُوبُهُمْ لَتَطَرْتُ أَنْ أُذْخِلَ الْجِذْرَ فِي الْيُسْبِ وَأَنَّ الْوَرَقَ بَابُهُ بِالْأَرْضِ)).

حق قول ابو حنیفہ کا حدیث کے مخالف ہے اس لیے مردود ہے۔ اور ابن زبیر نے جب تک دیواریں اونچی نہیں ہوئیں پر دسے ڈالے رکھا۔ اور مذہب امام مالک کا یہی ہے کہ مقصود استقبال قبلہ سے بنائے قبلہ ہے نہ کہ زمین اور قاضی عیاض نے اسی سے تنسک کیا ہے اور کہا ہے ابن عباس نے ان کو یعنی ابن زبیر کو پروردگار نے کا مشورہ دیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ اگر تم اس کو گرا دے تو لوگوں کو بغیر قبلہ کے مت چھوڑ دو بلکہ پروردگار نے اور جاری رکھے گا کہ پروردگار کی ضرورت نہیں بلکہ زمین کعبہ بھی قبلہ ہے اور مذہب شافعی وغیرہ کا یہی ہے کہ قماز زمین کعبہ کی طرف روا ہے بلا خلاف خود ابو جبر و غیرہ اس کی اونچی ہو یا نہ ہو۔

میں یوں ہے کہ کہا انھوں نے کہ دروازہ اس کا اتنا اونچا کیوں ہے کہ بغیر سیڑھی کے اس پر نہیں جاسکتے اور حضرت کے جواب میں یوں ہے کہ میں ڈرنا ہوں کہ ان کے دل نفرت نہ کر جائیں۔

۳۲۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مردی ہے۔ اس میں اتنا فرق ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خانہ کعبہ کا دروازہ اتنا اونچا کیوں ہے کہ سیڑھی کے علاوہ نہیں چڑھا جاسکتا؟ آپ نے فرمایا کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے کے ڈر کی وجہ سے۔

باب: بوڑھے اور میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان

۳۲۵۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے پیچھے سوا یک عورت آئی خیم قبیلہ کی اور وہ پوچھنے لگی اور فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ (دوسری طرف پھیر دیتے تھے۔ غرض اس عورت نے عرض کیا کہ اے رسول اللہ! اللہ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا وہ میرے باپ پر بھی ہوا اور وہ بوڑھے ہیں کہ سوار کی پر سوار نہیں ہو سکتے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں

۲۶۵۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجَعْرِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْخُوَصِ وَقَالَ فِيهِ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَمِعًا لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلْمٍ وَقَالَ ((مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ))

بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِرُفَاتِهِ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا أَوْ لِيَمُوتَ

۳۲۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَخَّامَتُهُ امْرَأَةً مِنْ خَتَمَتِهِمْ تَسْتَفْتِيهِ فَمَجَّلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَجَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَصِيرَتُهُ رَحِمَهُ الْفَضْلُ إِلَى الشَّقِّ الْأَخْبَرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْخَجِّ أَذْرَكَتْ أَبْيَ شَيْئًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَسْجُعُ عَنْهُ قَالَ ((نَعَمْ)) وَذَلِكَ

(۳۲۵۱) ☆ اس حدیث سے کئی مسئلے ثابت ہوئے (۱) ایک سوار کی پر دو آدمیوں کا بیٹھنا واجب ہے (۲) عورت کی آواز عند الحاجت مستردا ہے (۳) اور اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے (۴) اس پر المعروف ہاتھ سے کرنا کہ آپ نے ہاتھ سے فضل کا منہ پھیر دیا (۵) عازراؤس کی طرف سے عیادت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور اسی طرح میت کی طرف سے (۶) مرد کی طرف سے عورت کو حج کرنا درست ہے (۷) اور والدین کی خدمت کے ان کا فرض اور ان کی طرف سے حج کرنا کہ ان کو لفتہ دینا موجب سعادت مردی ہے (۸) واجب ہونا حج کا ایسے شخص پر جو خود قدرت سفر کی نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کر سکتا ہے اور یہ کیا مذہب ہے شافعی اور جمہور کا (۹) اور دروازہ اونچا عورت کے حج کا بلا حرم جب وہ اپنی جانتا سے مطمئن ہو اور یہ کیا مذہب ہے شافعی اور جمہور کا اور جائز ہے ان سب کے نزدیک حج کا عازراؤسیت کی طرف سے اور مالک اور لیث اور حسن بن صالح کا قول ہے کہ حج میت کی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے درست نہیں ہے اگرچہ میت نے وصیت بھی کی ہو اور بھی روايت ہے امام مالک کی طرف سے مگر یہ حدیث ان سب پر رجعت ہے۔

فِي سَجَّةِ الْوَدَاعِ.

اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے۔

٣٧٥٢- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ
عَتَمَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ عَلَيْهِ
فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَيَاةِ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْقُوِي
عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ ((فَحُجِّي عَنْهُ)) .

۳۲۵۲۔ فضل سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ غصم کی اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا باپ بوزحہ ہے اور اس پر حج اللہ تعالیٰ کا فرض کیا ہوا ہے اور وہ سواری کی پیٹھ پر بٹوئی نہیں بیٹھ سکتا تو آپ نے فرمایا کہ تم اس کی طرف سے حج کرو۔

بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ وَأَجْرِ مَنْ
حَجَّ بِهِ

باب: نیچے کالج درست ہے اور اس کو حج کرانے والے کو
ثواب ہے

٣٥٣- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَكِبَا بِالرُّوْحَاءِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ ((رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ أَمْرَأَةً صَبِيًّا فَقَالَتْ لَيْلَى، حَجَّ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)).

۳۲۵۳- ابن عباسؓ نے نبیؐ سے رخصت کی کہ آپ کو کچھ دینوں کے سوا لوگ طے رواد میں اور آپ نے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا کہ مسلمان۔ آپ سے ان لوگوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ پاک کا رسول ہوں تو ایک عورت نے ایک لڑکے کو ہاتھوں سے بلند کیا اور عرض کیا کہ یا اس کا حج صحیح ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں صحیح ہے اور ثواب اس کا نکوسے (یعنی ماں یا کو)۔

٣٢٥٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتْ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْهَذَا حَجٌّ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِنْ أَجْرٌ)).

۳۲۵- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھایا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تیرے لیے اس کا اجر بھی ہے۔

(۳۶۵۳) اس حدیث سے کئی مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ لقب اصلی اور صحیح اور مستون ہم لوگوں کا مسلمان ہے اور اس کے سوا جو القاب اب پہلے ہوئے ہیں جیسے حق، شافعی، حنفی، قادری یہ سب بمثلہ بدعات و محدثات ہیں۔ پس مومن کو لازم ہے کہ اسی لقب مستون کو پسند کرے اور القاب محدثہ سے محذور ہے۔ دوسرے یہ کہ حج چھوٹے لڑکے کا صحیح و معتقد ہے اور اسی پر قواب مرتب ہو تا ہے اور کبھی نہ سب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور جابر علیہم السلام کا مگر اتنا ہے کہ حج فعل ہو تا ہے اور یہی حدیث ان سب کی سند ہے اور خلاف کیا ہے اس کے الا حنفی نے اور کہا ہے کہ حج اس کا صحیح نہیں اور قول ان کا خلاف حدیث ہے اس لیے مردود و مطرود و متروک ہے اور حدیث کے خلاف جس احمی کا قول ہو مردود ہے بعد قاضی عیاض نے کہا ہے کہ لڑکوں کا حج جائز ہوئے میں کسی کا اختلاف نہیں مگر ایک گروہ مبتدعین کا تیسرے یہ معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکوں کی صلبت کا قواب ماں باپ کو ہو تا ہے اسی لیے چھوٹے لڑکے کے لیے اگر حج کیا اور بعد بالغ ہو اتواس پر حج فرض ہے اس پر سب کا اتفاق ہے مگر ایک گروہ کا کہ ان کی طرف علماء نے التفات نہیں کیا۔

۳۲۵۵- عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ اإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ لِي أَجْرٌ.
۳۲۵۵- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۵۶- عَنْ سُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ. ۳۲۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی آتی ہے۔

بَابُ فَوْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ باب: حج ساری عمر میں ایک بار فرض ہے

۳۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ ۳۲۵۸- حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہؐ

اللہ ﷻ فَقَالَ ((أَتَيْنَا النَّاسَ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ بَنِي أَوْ فَرَمَا کہ اے لوگو! تم پر حج فرض ہوا ہے سو حج کرو۔ ایک

فَقَالَ رَجُلٌ أُكْلَ غَمَامٍ عَلَيْكُمْ الْحَقَّ فَعَبَّوْا)).

قصص نے کہا کہ کیا ہر سال یا رسول اللہ! آپ چپ ہو رہے اس نے

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالُوا ثَلَاثًا فَقَالَ ثَمِينَ بَارِكِي عَرَضَ كَيْفَا پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» (نو سال واجب ہو جا اور پھر تم سے نہ ہو سکا سو تم مجھے اتنی ہی بات پر

قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِّتَ وَلَكِنَّا اسْتَغْنَمْنَا ۖ ۞ نَمْ مَچھوڑ دو کہ جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں اس لیے کہ اگلے لوگ اسی

نَالِ)) ذُرِّيَّيْ مَا لَوْ كُنْتُمْ فِتْنًا هَلَكْتُمْ مَن سب سے ہلاک ہوئے ہیں کہ انھوں نے اپنے نبیوں سے بہت

سَوَالِ کَیْے اور اُن سے بہت اختلاف کرتے رہے پھر جب میں تم کو

بِیْبٰیہِمۡ فَاِذَا اَمَرْتُمْ بِشَیْءٍ فَاَنۡوَا مِنْہٗ مَا

سَتَظْتَمُوا إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ لَدَعَوْهُ ((۔ بات سے منع کر دیا اس کو پھوڑو۔

☆ (۴۵۷) اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اور مروی ہے کہ یہ سائل اترع بن حابس تھے اور اصولیوں نے اس میں اختلاف کیا ہے

نہ امر سستی عمار کا ہے یا نہیں اور اس میں مینڈ بے ہیں اول یہ کہ بعض عمارت ہے پانی یہ کہ نہیں ثالث یہ کہ محل توقف ہے اور جو

اس وقت میں وہاں تک پہنچنے سے اس قدر ڈرتا تھا کہ اس کے پاس نہ آتا تھا۔

اور یہ جو قرآن کا مجھے اتنی عجائبات پر چھوڑ دیا الخ اس سے ثابت ہوا کہ ہندووں پر کوئی جزا واجب نہیں جب تک شاعر کی طرف سے

کئی حکم نہ پہنچے اور یہی سچا وہب ہے اصولوں کا اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اور اس سے ثابت ہوا کہ

لف نے جس کے بارہ میں سکوت کیا ہے اس میں سکتا رہنا جیسے مسئلہ وحدت وجود ہے یا مسائل کون کون اور دنیا تحقیق مسئلہ فکری ہے یا اور بہت

سے مزخرفات اور غرضیات ہیں کہ پچھلوں میں ان کی طویل اسماٹ ہو رہی ہیں ایسی لائینی پاتوں اور پیہودہ تقریروں سے دور رہنا اور احکام میں

پ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے، بجلاؤ معلوم ہوا کہ احکام جب فرض ہوتے ہیں کہ ان کی استطاعت ہو اور مٹائی میں آپ نے یہ قید نہیں لگائی کہ

[illegible]

کرس یہ کہ آپ نے جب میں آپ کو اس جوان لڑکے سے ملے تو اس نے کہا کہ اس نے اس سے پہلے اس سے ملے تھے۔

واقعہ ہے اس قول اللہ تعالیٰ کے۔

FOI

۳۲۶۱- عَنْ قَوْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا فَأَعْبَيْتَنِي فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ

۳۲۶۲- قرعہ نے کہا کہ میں نے ابوسعید سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی اور میں نے ان سے کہا آپ نے رسول اللہ سے سنی ہے؟ انھوں نے کہا کہ جو میں نے ان سے سنی ہوئی تو میں کیا رسول اللہ کی طرف نسبت کرتا ایسی بات جو آپ سے نہیں سنی اب سنو کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا باوجود تم کجاووں کو (یعنی

(۳۶۱) ☆ اس میں بڑی فضیلت ہے ان تین مسجدوں کی اس لیے کہ یہ انبیاء عظیم السلام کی بنائی ہوئی ہیں اور افضل ہیں ان مساجد سے جو اور لوگوں نے بنائی ہیں۔ اور اگر نذر کی کسی نے مسجد الحرام کی تو وہ نذر لازم ہوگئی اور ضرور ہے اس کو کہ قصد کرنے نہاں کالج اور عمرہ کے لیے اور ان کے سوا دو مسجدیں یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کی اگر نذر کرے تو اس میں امام شافعی کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ قصد انطا بھی مقصود ہے اور واجب نہیں اور دو سوا قول ہے کہ واجب ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور سوائے باقی جنہی مساجد ہیں ساری دنیا کی اہل کا قصد نذر سے واجب ہوتا ہے نہ نذر سے ان کی زیارت کی منعیت ہوتی ہے بلکہ جب ہے ہمارا اور کا نذر کا علماء کا مگر عمرہ بن مسلمان بھی نے کہا ہے کہ جب نذر کرے مسجد باکے جائیگی اور واجب ہو جاتا ہے قصد اس کا اس لیے کہ نبی ہمیشہ برہنہ میں وہاں جاتے تھے سحر اور کبھی پیارہ اور نہ جب ہجرت کرے کہ اور مسجدوں میں سوائے تین مسجدوں کے اگر نذر کی تو متعقد نہیں ہوتی اور نہ اس پر کچھ لازم آتا ہے اور امام احمد نے کہا ہے کہ کفارہ نہیں یعنی قسم کا اس پر واجب ہوتا ہے اور علماء کا اختلاف ہے ان تینوں مسجدوں کے سوا اور جگہ کے سفر میں جیسے قصد قمرہ صلیب کی زیارت کو کیا اور موضع خاوند دیکھنے کو تو شیخ ابوہریرہؓ نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ وہ حرام ہے اور اسی طرف اشارہ کیا ہے تاجنی عارض نے (نوٹ)۔

مترجم کہتا ہے یہی قول حدیث سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے کہ جب اور مساجد کی طرف مسلمان مسجدوں کے سفر درست نہ ہو اور نہ نذران کی صحیح ہو تو حلال نگہ و خدا کے نام مبارک پر پڑائی گئی ہیں اور ان کی طرف جانے کے فضاائل بھی ہے چنانچہ حدیثوں میں وارد ہوئے ہیں کہ قدم پر تنگی لکھی جاتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور بشارت دہی ہے جناب رسول اللہؐ نے نور نام کی مساجد کی طرف اندھیرے میں جانے والوں کو اور اعتکاف کیا جاتا ہے ان میں خالص اللہ پاک کے واسطے اور ثواب پاتا ہے اس کو صاف رکھنے والا اور مجاہد دینے والا اور بشارت، رحمت کی ہے اس کے بنانے والے کو اور خدا خندہ انگہا پاتا ہے پھر قیور صالحین وغیرہ کی طرف کیونکر جائز ہو گا کہ ان کے پختہ کرنے کو اور گنہ بنانے والے پر لعن، لعن شاری کی طرف سے مروی ہوئی ہے اور جب مسجد نبویؐ اور مسجد اقصیٰ کی نذر میں شافعی کے اور حدیثین کے دو قول ہوئے تو اور کسی جگہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے اور جب مسجد قبا کی نذر کے صحیح نہ ہونے میں تمام علماء کا اتفاق ہو اسوا محمد بن مسلمہ کے اور کوئی مقامات متبرکہ کی نذر کب صحیح ہو سکتی ہے غرض ستر کرنا تو اولیاء کی زیارت کے لیے ناجائز ہے اور جن لوگوں نے اس کا خلاف کیا ہے ان کے پاس کوئی دلیل قوی نہیں جیسے امام الحرمین وغیرہ ہیں علی الخدمہ اس وقت میں کہ مقابر اولیاء ولولان اور اصنام کا حکم یہاں اکریں یعنی وہاں نذر میں ملانی جایوں دینے چڑھائے جایوں اور ان پر بعد سے کئے جاویں طواف کیا جاوے سجاد اللہ من ذلک اس وقت وہ حکم دلو ان میں ہیں اور مشرکین ان امور کے بت پرست اور مشرکین کے حکم میں ہیں اور مقابر اور جنازہ خانے اور منہدم کرنے کے قابل ہیں اس لیے آخضر ت جلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تَخْلُقْ قَبْرِيْ وَلَا تَغْفُضْ بِلَاہِ اِمْرِئِ قَبْرِ کَوْنِ مَمْت بَانِیْوْنَ کہ یوئی جاوے۔ پھر جب قبر مبارک مشرکوں کے حق میں بت ہو جاوے افعال شرک کے اور کتاب سے تو بد ہو شہید اور شہید کو کے ساتھ تیرا کیا افتخار ہے پناہ اللہ تعالیٰ کی ان مشرکوں، گور پرستوں کے عقائد باللہ سے جنھوں نے سفر مقابر کو حج سے براہ کر سمجھ لیا ہے اور مشرکوں کی طریقت ان کو منہم اور حق بنالیا ہے اور بڑے بڑے اکار محمد شین اور علمائے متحققین نے ان کے بد و حرق کا ٹوٹی دیا ہے۔ چنانچہ انی قبر نے ذوالعقاد میں فرمایا ہے کہ ضروری ہے حاد پناہ ان کی مصیبت کا جن میں تاقری لکھ

آئیں اور اچھی معلوم ہوئیں منع کیا آپ نے اس سے کہ سفر کرے عورت دو دن کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا تائے والا اور بچان کی باقی حدیث۔

۳۲۶۳- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۲۶۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین دن سے زیادہ کوئی عورت سفر نہ کرے سوائے عزم کے ساتھ۔

۳۲۶۵- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ایک رات کی مسافت طے کرے سوائے اس کے کہ اس کا کوئی محرم ساتھ ہو۔

۳۲۶۷- ابو ہریرہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی بھی عورت جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اسکے لیے ایک دن کی مسافت طے کرنا جائز نہیں سوائے اپنے محرم کے ساتھ۔

۳۲۶۸- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۶۹- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

۳۲۷۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طحال نہیں اس عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر اور

أَرْبَعًا فَأَعَجَبَنِي وَأَتَقَنَّنِي نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْصُرْ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

۳۲۶۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

۳۲۶۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

۳۲۶۵- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

۳۲۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا)).

۳۲۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)).

۳۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا)).

۳۲۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

۳۲۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ تَوْمِنٌ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَنَعَهَا أَوْهَوًا أَوْ أَنْهَآ أَوْ رَوْحَهَا أَوْ أَخْوَهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا)).

۳۲۷۱- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو سَيْبَةَ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَلَّةٍ.

۳۲۷۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ ((لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ وَرَجُلٌ بِأَفْرَاقٍ إِلَّا وَنَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَزَجَتْ حَاجَةً وَإِنِّي اكْتَبَيْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)).

۳۲۷۳- عَنْ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۲۷۴- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَتَمَّ يَذْكُرُ ((لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَنَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ)).

بچنے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ تین دن کا سفر کرے یا زیادہ کا مگر جب اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا فرزند یا شوہر یا بھائی یا دور کوئی جائے دار کہ جس سے پردہ نہ ہو۔

۳۲۷۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۲۷۲- ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہؐ نے خطبہ میں فرمایا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ ہو اور نہ عورت سفر کرے مگر ناتے والے کے ساتھ۔ سوا یک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری عورت توج کو جاتی ہے اور میں فلاں لشکر میں لکھا گیا ہوں جو فلاں طرف جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ توجا اور اپنی عورت کے ساتھ حج کر۔

۳۲۷۳- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۲۷۴- چند الفاظ کے فرق سے اس سند سے بھی حدیث مروی ہے۔

باب: مسافر کو سواری پر سوار ہو کر دعا پڑھنا (ذکر کرنا) مستحب ہے

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ إِلَى سَفَرٍ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

۳۲۷۵- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ اپنے اونٹ پر سوار ہوتے کہیں سفر میں جانے کو تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر یہ دعا پڑھتے سب حان سے والاہل تک یعنی پاک ہے وہ پروردگار جس

۳۲۷۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى نَجَبِهِ حَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ

(۳۲۷۴) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں یا مٹی ہو چادریں اور دونوں ادا نہ ہو سکیں تو ان میں سے جو ضروری زیادہ ہو اس کو بجا لادیں اس لیے کہ غزوہ میں دوسرا افضل بھی جاسکتا ہے بخلاف حج کے کہ دوسرا اس کی عورت کے ساتھ نہیں جاسکتا۔

(۳۲۷۵) ☆ اس سے معلوم ہوا کہ جو سفر کو چاہے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے تاکہ اس کے گھر میں اور سفر میں اللہ کی حمایت و حفاظت ہو دے ایسا کرے جیسے مشران کے دین کلر گویا منہ میں کرتے ہیں کہ پلٹے وقت امام شامکن کی مناسی پڑھتے ہیں اور ان کے نام کے ساتھ یہ روپیہ اشرفی پادہر باندہ دیتے ہیں یہ حرام ہے دم بصورت مردم یہ نہیں سمجھتے کہ ایک امام کس کی مناسی کریں گے ہر روز لاکھوں آدمی سفر لے

نے ہمارا دیکل کر دیا اس جانور کو اور ہم اس کو دہان کتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں۔ یا اللہ! ہم مانتے ہیں تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے کام جسے تو پسند کرے۔ یا اللہ! آسمان کر دے ہم پر اس سفر کو اور اس لبان کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ یا اللہ! تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رخ و غم سے اور برے حال میں لوٹ کر آنے سے مال میں اور گھر والوں میں۔ (یہ تو جاتے وقت پڑھتے) مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے آئینوں سے آخر تک یعنی ہم لوٹنے والے ہیں اور توبہ کرنے والے خاص اپنے رب کو پوجنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے۔

۳۲۷۶- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے سفر کی مشقتوں سے اور غمگین ہو کر لوٹنے سے اور بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنے سے اور اہل و عیال میں برائی کے دیکھنے سے۔

۳۲۷۷- عاصم سے اسی اسناد سے وہی دعا مذکور ہوئی مگر عبد الواحد کی روایت میں فی المال والاہل ہے اور محمد بن حازم کی روایت میں یہ ہے کہ اہل کا لفظ پہلے پڑنے جب لوٹتے اور دونوں کی روایتوں میں یہ لفظ ہے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقتوں سے۔

باب: سفر حج وغیرہ سے واپس آکر کیا دعا پڑھے

۳۲۷۸- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب لوٹنے لگتے تو یہ دعا پڑھتے

((سُبْحَانَ الَّذِي مَخَرَّنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالْقَوَىٰ وَمِنْ أَعْمَلٍ مَا تَرْضَىٰ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْمَئِنِّ عَنَّا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأُمَالِ وَالْأَهْلِ)) وَإِذَا رَجَعَ قَائِلُهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ ((آتِيُونَ تَابِيُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ))۔

۳۲۷۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرَّجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوَرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَذُخْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

۳۲۷۷- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاسِعِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ يَتَذَكَّرُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ))۔

بَاب مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

۳۲۷۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ

لہ کرتے ہیں اور یہ طریقہ انھوں نے مشرکان کہ سے سیکھا ہے کہ وہ ہر جگہ میں جب اترتے کہتے کہ اس جگہ کے جن کی پناہ میں آئے غرض غیر خدا کی حمایت میں آئے ہیں یہ اور وہ دونوں برابر ہیں نعوذ بالله من ذلك۔ (۳۲۷۹) ☆ بھلائی کے بعد برائی کی طرف لوٹنا یہ ہے کہ امامت سے معصیت کی طرف یا ایمان سے کفر کی طرف یا ست سے بدعت یا توحید سے شرک کی طرف آجانا۔ پناہ اللہ کی ایسی حالت سے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَلَ
مِنَ الْحَوْشِ أَوْ السَّرَاةِ أَوْ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ
إِذَا أَرْمَى عَلَى نَبِيٍّ أَوْ فُذِفَ سِكِّيرَ ثَلَاثًا ثُمَّ
قَالَ «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ آمِينَ» فَأَيُّونَ عَابِدُونَ
سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَحْدَهُ
وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَرَمَ الْأَخْرَابُ وَحْدَهُ».

۳۲۷۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِهِ
إِلَّا حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ

۳۲۸۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ
ﷺ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةٌ وَرَجِيَّةٌ عَلَى نَاقَتِهِ
حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ «(أَيُّونَ
تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ
ذَلِكَ حَتَّى قَبِمَا الْمَدِينَةَ)».

۳۲۸۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِحَدِيثِهِ.

بَابُ التَّغْرِيسِ بِذِي الْخُلْفَةِ وَالصَّلَاةِ
بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ

۳۲۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْخُلْفَةِ فَصَلَّى
بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۳۲۸۳- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ يُبِخُ
بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْخُلْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُبِخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا.

۳۲۸۴- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا

چھوٹی جماعت سے لشکر کی پانچ و عمرہ سے توبہ پہنچ جاتے کسی نبلہ
پر یا اونچی زمین کنکریلی پر تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر لا الہ الا اللہ سے
آخر تک پڑھتے یعنی کوئی لائق عبادت کے نہیں ہے سوا اللہ کے
اور کوئی شریک نہیں اس کا کسی کی ہے سلطنت اور اسی کے لیے ہے
سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے رجوع
کرنے والے عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے اپنے رب کی
خاص حمد کرنے والے ہیں۔ سچا اللہ پاک نے اپنا وعدہ اور مدد کی
اپنے غلام کی اور شکست دی لشکروں کو اسی کیلئے۔

۳۲۷۹- وہی معنوں میں ہی مروی ہے مگر ابواب کی روایت میں
تکبیر دوبارہ ذکر ہے۔

۳۲۸۰- انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور صفیہ سلام اللہ علیہا آپ
کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھیں یہاں تک کہ ہم مدینہ کے
پشت پر پہنچے آپ فرمانے لگے ایون سے حامدون تک۔ غرض
مدینہ تک یہی کہتے چلے آئے۔

۳۲۸۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

باب: بطحائے ذوالخلفہ میں اترنے وغیرہ کا بیان

۳۲۸۲- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے اونٹ بٹھایا
کنکریلی زمین میں ذی الخلفہ کی اور وہاں نماز ادا کی اور امین عمرؓ بھی
ایسا ہی کرتے تھے۔

۳۲۸۳- نافعؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ بطحائے ذی الخلفہ میں اپنا
اونٹ بٹھاتے اور نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہؐ نے بھی ایسا
ہی کیا ہے اور نماز پڑھی ہے۔

۳۲۸۴- نافعؓ نے کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرہ سے

لو سٹے تو بٹھائے ذی الحلیفہ میں اونٹ بٹھاتے جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بٹھاتے تھے۔

۳۲۸۵- سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ آخر شب میں ذوالحلیفہ میں اترے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا کہ تم مبارک میدان میں ہو۔

۳۲۸۶- سالم نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ مئی کے پاس کوئی فرشتہ آیا اور آپ آخر شب میں ذی الحلیفہ میں اترے ہوئے تھے میدان میں سو آپ سے اس نے کہا کہ آپ مبارک میدان میں ہیں۔ اور موسیٰ راوی نے کہا کہ ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ نے اونٹ بٹھائے اس جگہ میں نماز کی جہاں عبد اللہ بٹھا رہے تھے اور اس کو چلنے اور خیال کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اترنے کی جگہ ہے اور وہ اس مسجد سے نیچے ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی تھی اور مسجد اور قبلہ کے بیچ میں وہ مقام واقع ہوا ہے۔

باب: مشرک بیت اللہ کا حج نہ کرے اور برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہ کیا جائے اور یوم حج اکبر کا بیان ۳۲۸۷- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ مجھے ابو بکر صدیقؓ نے اس حج میں روانہ فرمایا جس میں رسول اللہ ﷺ نے ان کو امیر کیا حجۃ الوداع کے

صَدَرَ مِنَ الْخُجَّازِ أَوْ الْمُنْعَرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحَلِيفَةِ الَّتِي كَانَ يُخَيِّجُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۳۲۸۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فِي مُعَرَّبٍ بِذِي الْحَلِيفَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُنَارِكَةٍ.

۳۲۸۶- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى وَهُوَ فِي مُعَرَّبٍ مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءِ مُنَارِكَةٍ قَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْخُجَّازِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُخَيِّجُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَتَصَرَّفُ الْوَادِي تَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفَيْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ

بَابُ لَا يُخَيِّجُ النَّبِيَّتْ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالنَّبِيَّتِ غُرْيَانًا وَبَيَّانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ۳۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يُعْتَنَى أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ

(۳۲۸۶) ☆ ان سب حدیثوں کی رو سے قاضی میاضؒ نے کہا ہے کہ اترنا بٹھائے ذی الحلیفہ میں اگرچہ مساک حج میں نہیں ہے مگر ایک فصل ہے جب رسول اللہ کا اور عمل ہے اس پر اہل مدینہ کا جو برکت و سعادت ہے رسول اللہ کے اور اس لیے کہ وہ میدان مبارک ہے۔ اور امام مالکؒ نے بھی اسے مستحب کہا ہے اور وہاں نماز ادا کرنے کو بھی اور مسجد ہے کہ وہاں سے آگے نہ جانے جب تک نماز نہ ادا کرے اور اگر ایسے وقت پہنچے کہ نماز کا وقت نہ ہو تو ٹھہرا ہے کہ رات آجائے اور نماز ادا کرے اور پھر چلے۔

(۳۲۸۷) ☆ یعنی اللہ پاک جل جلالہ نے حکم فرمایا اذ ان من اللہ ورسولہ الی الناس یوم الحج الاکبر یعنی پکار دینا ضروری ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں میں حج اکبر کے دن کہ اللہ اور رسول ہی ہیں مشرکوں سے۔ اور یہ پکارنا آخر کے دن ہوا تو قرآن وحدہ سے ثابت ہوا کہ غری کا دن حج اکبر کا دن ہے اور یہ عوام کا دن عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ ہے کہ عرفہ جمعہ کے دن چلے۔ یہ شیطان علیہ لعنتہ نے ان کو بتایا ہے اور قرآن وحدہ میں کہیں نہیں آیا اور کھن خبط و جنون عوام ذی خون ہے اور اکثر کما خطر ایمان ہے

قبل اور مجھے روانہ کیا اس جماعت میں کہ جو یکاریتے تھے خر کے دن کہ اس سال سے بعد اب کوئی شرک حج کو نہ آوے اور نہ کوئی بیت اللہ کا رنگا ہو کہ طواف کرے (جیسے مشرک لوگ ایام جاہلیت میں کرتے تھے)۔ ابن شہاب زہری نے کہا کہ عبد الرحمن کے فرزند حمید یہی کہتے تھے کہ حج اکبر کا دن وہی خر کا دن ہے اسی ابو ہریرہ کی حدیث کے سبب سے۔

باب : حج ، عمر اور عرفہ کے دن کی فضیلت

عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَدُّونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَبَاءُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمَ النَّحْرِ يَوْمَ الْحَجِّ الْمَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ .

بَاب فِي فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ

۳۲۸۸- سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جناب عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرنا تو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ

۳۲۸۸- عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَفِيضٌ لِمَنْ يَبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ)) .

لکھی اس خبر میں گر جاتا ہیں۔ اور اختلاف ہے علماء کہ حج اکبر کا دن عرفہ کا دن ہے یا خر کا۔ امام مالکؒ اور شافعیؒ اور تہجدی نے کہا ہے کہ یوم الآخر ہے اور قاضی عیاضؒ نے امام شافعیؒ سے نقل کیا ہے کہ عرفہ کا دن ہے اور بعض کا قول ہے کہ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عرفہ ہے اور جو قائل ہیں کہ حج اکبر عرفہ ہے انھوں نے استدلال کیا ہے اس سے کہ حدیث میں آیا ہے الحج عرفہ کہ حج عرفہ ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ آج سے کوئی شرک حج نہ کرے موافق ہے اس آیت مبارک کے انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا یعنی شرک پاگ ہیں سو نزدیک نہ آؤیں المسجد الحرام کے اس سال کے بعد اور مراد مسجد حرام سے سارا حرم ہے غرض شرک کو داخل ہونا حرم میں کسی حال میں اور ان میں یہاں تک کہ اگر کسی کا قصد من کرے کہ آئے تب بھی حرم سے باہر ٹھہرے اور وہاں سے کسی اور کو بھیج دے کہ اس کا پیغام پہنچا دے اور اگر آیا اور مر گیا پھر ہو کر خیر اور بعد کو معلوم ہو کہ شرک تھا تو حکم ہے کہ اس کی قبر کو کھود کر مردہ کو حرم کے باہر لے کر گاڑ دیا جائے۔ اور جاہلیت میں عرب کا قاعدہ تھا کہ پرہیز طواف کرتے اور کہتے کہ جن کپڑوں سے ہم نے گناہ کئے ہیں ان سے طواف کیونکر کریں۔ حضرت نے اس امر کو قبیح کو پرہیز زمین سے مٹا دیا۔

(۳۲۸۸) عبد الرزاقؒ نے اپنی مستند میں ابن عمرؓ سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور اس میں یوں ہے کہ اللہ پاک اترتا ہے آسمان و غائبان اور بندوں کا فخر کرتا ہے فرشتوں پر اور فرماتا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں میرے پاس حاضر ہوئے ہیں پریشان ہال اور گرد آلود چہروں سے اور میری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور میرے عذاب سے ڈرتے ہیں حالانکہ مجھے انھوں نے دیکھا نہیں اور کیا حال ہوا ان کا اگر مجھے دیکھیں؟ پھر باقی حدیث ذکر کی اور اس سے اترنا خدا کا آسمان دینا پر حیات ہوا اور اس کے ظاہر پر ہم ایمان لاتے ہیں اور کیفیت اس کی پروردگار کو سونپے ہیں اور میں تامل کرتے اور مجبی مسلک ہے صحابہ کرام اور تابعین اور قدامی اصحاب کبار۔

کس ارادہ سے جمع ہوتے ہیں؟

باب: حج اور عمرہ کی فضیلت کا بیان

۳۲۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے حج کے گناہوں کا اور حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

۳۲۹۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔

۳۲۹۱- ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو اس گھر میں آیا اور بے ہودہ شہوت رانی کی باتیں نہ کیں نہ گناہ کیا وہ ایسا پھر اکہ گویا اسے ماں نے ابھی جنا (یعنی گناہوں سے پاک ہو گیا)۔

۳۲۹۲- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مردی ہے۔

۳۲۹۳- ابو ہریرہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی حدیث اس سند سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

۳۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) .

۳۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ .

۳۲۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَتَوَقَّفْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) .

۳۲۹۲- عَنْ مَسْئُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ خَمِيصًا مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَتَوَقَّفْ وَلَمْ يَفْسُقْ .

۳۲۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

(۳۲۹۱) ☆ حدیث اول سے اس باب کی استدلال کیا ہے مجبور نے اور شافعی نے کہ عمرہ کو مکرر کر ایک سال میں بجالانا مستحب ہے اور مالک نے اور اکثر ان کے شاگردوں نے کہا ہے کہ ہر سال میں ایک عمرہ سے زیادہ کرنا مکروہ ہے اور قاضی عیاض نے اور دوسرے عالموں نے کہا ہے کہ ہر ماہ میں ایک عمرہ سے زیادہ نہ لاوے اور جاننا چاہیے کہ سال بھر عمرہ کا وقت ہے مگر جو شخص افضل حج میں مشغول ہو سواں کا عمرہ صحیح نہیں جب تک حج سے فارغ نہ ہو اور جو حاجی نہیں اس کو عمرہ کے دن بھی عمرہ مکروہ نہیں اور یہی حکم ہے عبداللہ علی اور ایام تشریق کا جو حاجی نہ ہو اور اسی طرح سارے برس کے دنوں کا فرض کسی دن میں عمرہ مکروہ نہیں ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے امام مالک اور جہانگیر کا کہ غیر حاجی کو عمرہ اور ایام خرد تشریق وغیرہ میں مکروہ نہیں ہے اور ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ پانچ دن مکروہ ہیں یوم عرہ یوم آخر اور ایام تشریق اور ایام یوم سف نے کہا ہے کہ چار دن عمرہ اور ایام تشریق مگر ہم کو معلوم نہیں ہو تا کہ ان کی سند کیا ہے اور بے دلیل کے کسی کا قول قابل تسلیم نہیں اور عمرہ کے وجہ میں بھی علماء کا اختلاف ہے شافعی اور مجبور کا قول ہے کہ واجب ہے اور اس کے قائل ہیں عمراد اور ابن عمراد ابن عباس اور طاہس اور عطاء اور ابن المسیب اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور مسروق وغیرہم اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ثور نے کہا ہے کہ سنت ہے اور واجب نہیں اور حج مقبول وہ ہے کہ اس میں کسی گناہ کی طوفی نہ ہو اور علامت قبول حج یہ ہے کہ حاجی پھر گناہوں کی طرف مائل نہ ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ قبولیت نصیب کرے جیسے توفیق حج عطا فرمائے۔

باب النَّزُولِ بِمَكَّةَ لِلْحَاجِّ وَتَوَرُّطِهِ
دُورَهَا

۳۲۹۴- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ بِنْتِ حَارِثَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ ((وَهَلْ تَوَكَّلْنَا عَقِيلَ مِنْ وَبَاعٍ أَوْ دُورٍ)) وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرَوْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ بْنُ شَيْعَةَ لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

۳۲۹۵- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ غَدَاً وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ ذَنُوبًا مِنْ مَكَّةَ فَقَالَ ((وَهَلْ تَوَكَّلْنَا عَقِيلَ مَنْزِلٍ)).

۳۲۹۶- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ غَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ ((وَهَلْ تَوَكَّلْنَا عَقِيلَ مَنْزِلٍ)).

باب جَوَازِ الْبَاقِمَةِ بِمَكَّةَ
۳۲۹۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ

(۳۲۹۸) ☆ حَاضِيَ عِاصِمٍ عَنْ كَهْكَاهُ اسْمَاءَ عَنْ أَبِي كَهْكَاهٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ ((وَهَلْ تَوَكَّلْنَا عَقِيلَ مَنْزِلٍ)) وَكَانَ عَقِيلٌ وَرَثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرَوْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيُّ بْنُ شَيْعَةَ لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

اور یہ جو فرمایا کہ عقیل نے ہمارے لیے کوئی ایسا مکان ہے کہ وہاں سے اسد لال کیا ہے شافعی نے اور ان کے موافقین نے کہ مکہ مسلماً ہے اور وہاں مکان اس کے مملوک ہیں مکان والوں کے جیسے اور شہروں کے مکان ہیں اور ان میں میراث وغیرہ جاری ہوتی ہے اور حج اور رکن اور جامہ ان مکانوں کا رہا ہے مثل اور تصرفات کے اور مالک اور ابو حنیفہ اور ابو ذریعہ اور دوسرے فقہاء کا قول ہے کہ وہ حج اور قربہ کی راہ ہے حج ہوا ہے اور یہ تصرفات کوئی زبان کے مالکوں کو اپنے مکانوں پر روا نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور یہ تمام علماء کا مذہب ہے۔

(۳۲۹۹) ☆ مراد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ مکہ میں رہتے تھے اور پھر اسلام کی وجہ سے انھوں نے حج تکمیل سے پہلے مکہ سے ہجرت کی تھی وہ اگر حج کو آدمی یا عمرہ کو تو بعد فرار کے تین روز سے زیادہ مکہ میں نہ رہیں۔ اور اس سے شافعی نے استدلال کیا ہے کہ تین دن کی اقامت

السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ يَقُولُ هَلْ سَمِعْتُ فِي الْقِيَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةٌ ثَلَاثَ بَعْدِ الصُّبْرِ بِمَكَّةَ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ)) .

۳۲۹۸- عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)) .

۳۲۹۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصُّبْرِ)) .

۳۳۰۰- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَكَثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا)) .

۳۳۰۱- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْنَادَ يَنْتَهِي .

بَابُ تَحْرِيمِ مَكَّةَ وَغَيْرِهَا

۳۳۰۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ لَا حِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا

لے مکہ میں رہنے کے باب میں کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میں نے علاء بن حضری سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مہاجر کو اجازت ہے حج کے بعد لوٹنے کے پیچھے تین روز تک مکہ میں رہنے کی۔ مراد یہ تھی کہ اس سے زیادہ نہ رہے۔

۳۲۹۸- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کر سکتا ہے۔

۳۲۹۹- اسی طرح کی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۰۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۰۱- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث آتی ہے۔

باب : مکہ میں شکار وغیرہ کا حرام ہونا

۳۳۰۲- ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا کہ آج سے مکہ کی ہجرت نہیں رہی مگر جہاد اور بیت باقی ہے اور جب تم کو حکام جہاد کو بلائیں تو نکلو اور چلو اور فرمایا کہ یہ شہر ایسا

تھی حقیقت میں اقامت میں داخل نہیں بلکہ عین دن کارہنے والا مسافر ہے اور اگر کوئی مسافر تین روز تک اقامت کی نیت کرے سو روز خرچ کرے اور روز دخول کے تو وہ مقیم نہیں اور حکم مسافر میں ہے اور نہ نخصی مسافر کی سب اس کو روا ہیں جیسے قصر نماز کا اور افطار روزہ کا۔

(۳۳۰۲) علاء نے کہا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اور اس حدیث کی تاویل میں دو قول ہیں اول یہ کہ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اسلئے کہ وہ دار الاسلام بن گیا بعد فتح کے اور ہجرت تو دار الحرب سے ہوئی ہے اور اس میں بیشک لڑائی اور مجروحہ ہے رسول اللہ کا کہ ہمیشہ دار السلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور دوسری یہ کہ جو ثواب ہجرت کا قتل فتح کے قتلاہ و ثواب اب نہیں رہا گو کہ ہجرت باقی ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لایسوی منکم من اتفق من قبل الفتح وقاتل یعنی جس نے بعد فتح کے جہاد کیا اور مال خرچ کیا وہ ان کے برابر نہیں ہیں جنھوں نے قبل فتح ہی یہ کام کئے مگر جہاد و نیت ہے یعنی تحصیل ثواب کا ذریعہ یہ ہے کہ جہاد کرتے رہو اور تک نیت لے لے

اسْتَفْرِئْتُمْ فَأَنْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحَرَمَةِ اللَّهِ إِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلِ الْفِتَانَ فِيهِ بِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَجْعَلْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحَرَمَةِ اللَّهِ إِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَعْصِدُ حَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يَنْقُطُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاؤها)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِيَفْنِيَهُمْ وَيَبْشُرِيَهُمْ فَقَالَ ((إِنَّا الْإِذْخِرَ))

ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو اوب کی جگہ قرار دیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے غرض وہ اللہ کے مقرر کرنے سے حرمت و اوب کی جگہ ٹھہرایا گیا ہے قیامت تک اور کسی کو اس میں قتال روا نہیں ہوا ابجہ سے پیشتر اور مجھے بھی ایک دن کی صرف ایک گھڑی اجازت ہوئی تھی (یعنی لڑائی کی) اور وہ پھر دیا ہی حرام ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قیامت تک کہ نہ اس کا کاشا اکھاڑا جاوے اور نہ اس کا شکار ہو گیا جاوے اور نہ اس کی گری پڑی چیز اٹھائی جاوے مگر وہ اٹھاوے جو اس کو پہنچائے (کہ جس کی ہو اس کو دے وے) اور نہ اس کی ہری گھاس اکھاڑی جاوے۔ سو عباسؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر لڑ کر (یعنی اس کی اجازت دیجئے) کہ وہ سناروں کو ہاروں کے کام آتی ہے اور اس سے گھر بچائے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مگر آخر یعنی اس کے توڑنے کی اجازت ہے۔

۳۳۰۳۔ عَنْ مَنْصُورٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِوَيْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ)) وَقَالَ بَذَلَ الْفِتَانَ ((الْقَتْلُ)) وَقَالَ ((لَا يَنْقُطُ لُقُطَةً إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا))

۳۳۰۳۔ سند سے بھی مروی ہے۔

اس سے اعمال ناسخ ہو جاتا کہ اس سے ثواب حاصل ہو گا جیسے ہجرت سے حاصل ہوتا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کو اوب کی جگہ مقرر کیا ہے جس دن سے آسمان و زمین بنایا ہے یعنی اصل حرمت تو اسی دن سے ہے مگر وہ پوشیدہ ہو گئی تھی پھر حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے ظاہر ہو گئی۔ اس لیے کہ آگے مسلم میں مروی ہوا ہے کہ ابراہیمؑ نے کہ جو حرم قرار دیا ہے اور اس معنی میں دونوں میں تطہیت ہو جاتی ہے اور روایات سب سے ثابت ہوا ہے کہ قتال تک میں حرام ہے۔ چنانچہ ابواسمٰں ماوردی نے احکام سلطانہ میں لکھا ہے کہ خاصاً حرم میں سے ہے کہ وہاں کے لوگوں سے لڑائی نہ کی جاوے پھر اگر سلطان عادل صاحب عدل سے وہاں کے لوگ بغاوت کریں تو ان کو شک کیا جاوے کہ اطاعت قبول کریں نہ کہ جنگ کی جاوے اور مجبور فقہاء نے کہا ہے کہ اگر وہ اپنی بغاوت سے باز نہ آویں اور احکام شرع جو مواضع عدل ہوں قبول نہ کریں تو اہل ان سے لڑائی کی جاوے اس لیے کہ باغیوں سے لڑنا بھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور یہی قول قرین مواب ہے اور اس پر متصہیں کی ہے لام شافعی نے کتاب اختلاف ائمہ بیٹ میں کتب ام سے۔ اور قتال مروزی نے اصحاب شافعیہ سے کہا ہے کہ اگر ایک جماعت کفار کی بھی تھیں تھیں ہو جاوے کہ میں تو ہم کو ان سے لڑنا بھی روا نہیں جب تک وہ کہ میں ہوں اور یہ قول قتال کا محض غلط ہے اور ہرگز قابل قبول نہیں اور مجوزین قتال ان احادیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ مراد ان حدیثوں کی جو تحریم قتال میں وارد ہوئی ہیں یہ ہے کہ جب تک بغیر قتل کے کام نکلے جب تک اپنی جانب سے اہل مکہ سے لڑائی شروع نہ کرے اور جب مجبور ہو جاوے تو پھر روا ہے اختلاف اور مشرکوں کے کہ قتال وہاں ہر طور روا ہے۔

۳۳۰۴- عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَيْرِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ يَتَعَتُّ الْبُغُوتَ يَأْتِي مَكَّةَ ائْتَدَتْ لِي أَهْلُهَا الْمَأْبِئُ أَخَذْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَا مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَعْنَةُ أَذْنَايَ وَزَعَاةُ قَلْبِي وَأَبْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ أَنَّهُ حَمِيدُ اللَّهِ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ مَكَّةَ حَرَمُهَا اللَّهُ وَلَمْ يَحْرَمْهَا النَّاسُ فَلَا يَجِلُّ لِأَمْرِ يَوْمٍ يَا اللَّهُ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَغْضِبَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ قَرَّخَصَ بَقِيَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَفَدَا عَادَتِ حَرَمُهَا الْيَوْمَ كَحَرَمِهَا بِالْأَنْسَابِ وَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْعَالِيَةَ)) فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَقَّ عُمَرُو قَالَ أَنَا أَكْثَرُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا فَارًا بِدَمٍ وَلَا فَارًا بِخَبْرَةٍ.

۳۳۰۴- ابو شریح عدوی نے عمرو بن سعید سے کہا کہ جس وقت وہ لشکروں کو روانہ کرتا تھا مکہ کے اوپر (یعنی عبداللہ بن زبیر کے قتل کو) کہ اجازت دو مجھے اے امیر کہ میں ایک حدیث بیان کروں کہ جو خطبہ کے طور سے کھڑے ہو کر فرمائی رسول اللہ نے دوسرے دن کہہ کی فتح کے اور میرے کانوں نے سنی اور دل نے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا آپ کو جب آپ نے وہ بیان فرمائی۔ پہلے تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوگوں نے حرام نہیں کیا سو کسی شخص کو روانہ نہیں جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو کہ اس میں کسی کا خون بہائے اور نہ یہ حلال ہے کہ اس میں درخت کا ٹہر پھر اگر میرے قاتل کی سند سے قاتل کی اجازت کوئی شخص نکالے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی اس کی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت دی اور پھر اس کی حرمت آج ویسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی اور ضروری ہے کہ جو حاضر ہے غائبوں کو یہ حدیث پہنچا دے۔ لوگوں نے ابو شریح سے کہا کہ پھر عمرو نے آپ کو کیا جواب دیا؟ انھوں نے فرمایا کہ اس نے کہا کہ اے ابو شریح! میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں (ہائے ظالم) حرم نہا نہیں دیتا فرمان کو (عبداللہ بن زبیر کو کہا معاذ اللہ کن ذلک) اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو اور نہ اس کو جو چوری اور فساد کر کے بھاگا ہو۔

(۳۳۰۴) قول روا نہیں ہے جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروغ اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور حج نہ ہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا ہے کہ مخاطب ہیں فردس کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے۔ اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ پاسکوسم تو ہی ہے جو تیغ فرمان و اور حرمت شرعیہ سے بچنے والا ہو۔ اور یہ مراد نہیں کہ جو مومن نہ ہو مخاطب ہی نہیں۔ قول اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ کہ شریف قہر اور قاتل فتح ہوا ہے نہ کہ صلحا اور جو کہنے ہیں صلحا فتح ہوئے وہ اس کی تائید یوں کرتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آپ قاتل کو تید تھے مگر ضرورت نہ پڑی۔ پس تیاری بہ سبب جواز قتل کے تھی گو اٹھا قاتل نہ ہو۔

۳۳۰۵- ابو ہریرہؓ نے کہا جب اللہ تعالیٰ نے مکہ کی فتح دی اپنے رسول کو تو آپ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا کہ اللہ پاک نے اسباب فیل کو مکہ سے روک دیا اور اپنے رسول کو اور مومنوں کو اس کا حاکم فرمایا اور اس میں لڑنا کسی کو حلال نہیں ہوا مجھ سے پہلے اور مجھے بھی ایک گھڑی کی اجازت ملی دن سے اور اب کبھی حلال نہ ہوگا میرے بعد کسی کو پھر اس کا شکار ہوگا یا نہ جاوے اس کا کانا تو زائد جاوے اس کی گری پڑی چیز اٹھائی نہ جاوے مگر وہ شخص اٹھاوے جو بتاتا پھرے کہ جس کی ہوا سے دے دے اور جس کا کوئی شخص مارا گیا اس کو دو باتوں کا اختیار ہے خواہ ندیہ لے لے یعنی خون بہا لے خواہ قاتل کو قصاص میں مروا ڈالے سو عباسؓ نے عرض کی کہ مگر ابو خریار رسول اللہؐ کہ ہم اس کو اپنی قبروں میں ڈالتے ہیں اور گھروں کو اس سے چھاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ خیر اذخر تو لولو (گھاس کو اذخر کہا) پھر ابوشاہ ایک شخص یمن کا اٹھا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ یہ مجھے لکھ دو آپ نے فرمایا لکھ دو ابوشاہ کو ولیدؓ نے کہا کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ اس کا کیا مطلب کہ یا رسول اللہؐ! یہ مجھے لکھ دو؟ انھوں نے کہا یہی خطبہ جو رسول اللہؐ نے فرمایا (یعنی اس کو ابوشاہ نے لکھو الیاء کہ بڑے نفع کی بات تھی)۔

۳۳۰۶- ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ خزامہ والوں نے ایک شخص کو مار ڈالا قبیلہ بنی لیث سے جس سال مکہ فتح ہوا اپنے ایک مقتول کے بدلے جس کو بنی لیث نے مار ڈالا تھا اور اس کی خبر رسول اللہؐ کو ہوئی

۳۳۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِيهِ النَّاسُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ حَسَنٌ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلِ وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ بِأَحَدٍ سِوَاكَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أَجَلَتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ بِأَحَدٍ بَعْدِي فَلَا يُفْقَرُ صِيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلَّ سَاقِطُهَا إِلَّا لِلْمُشْبَدِ وَمَنْ قَبِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُفْتَلَّ)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَسْخَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَيُؤْتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّا الْإِفْخِيرُ)) فَتَمَّ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ لَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَكْتُوْا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْتُوْا يَا بَنِي شَاهٍ)) قَالَ الْوَلِيدُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَوْلُهُ ((أَكْتُوْا لِي)) يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ الْخُطْبَةُ الَّتِي سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۳۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ وَبَقِيْلَ مِنْهُمْ قَتْلُهُ فَأَخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَكِبَ

(۳۳۰۵) ☆ اس حدیث سے امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ مقتول کے ولی کو اختیار ہے کہ چاہے قصاص لے اور چاہے خون بہا لے اور یہی قول ہے سعید بن مسیبؒ اور ابن جریرؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ اور ابو یوسفؒ اور امام مالکؒ نے کہا کہ ولی کو اختیار نہیں مگر قتل کا یا بخش دینے کا اور دیت کا اختیار نہیں مگر ہر ضائع قاتل اور یہ اس حدیث بخلاف ہے اور ابوشاہ کا نام نہیں معلوم سوا کثیت کے اور آپ نے جو حدیث لکھوادی اس سے علماء کا لکھنا اور حدیثوں کا قلم بند کرنا اور کتب کا تصنیف کرنا روا ہو گیا اور اس کا جو از اور بھی روایتوں سے پچھانا جاتا ہے۔ اور اب تو امت کا اجماع ہے اس کے احتیاج پر۔

اور آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے اصحاب نبیل کو روکا اور اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر حاکم کیا اور وہ مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کو حلال ہو گا اور مجھے بھی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس گھڑی میں پھر ویسا ہی مجھ پر حرام ہو گیا (یعنی جیسے پہلے تھا) سو اس کا کٹنا نہ اکھاڑا جاوے اور درخت نہ کاٹا جاوے اور بڑی چیز نہ اٹھائی جاوے مگر بتانے والا اٹھاوے اور جس کا کوئی شخص نادر اجاوے اس کو دو چیزوں کا اختیار ہے خود بیت لے لے خواہ قصاص لے لے۔ پھر ایک شخص بین کا آیا کہ اسے ابو شاہ کہتے تھے اور اس نے کہا کہ مجھے لکھ دیجئے یا رسول اللہ! آپ نے یاروں سے فرمایا کہ اسے لکھ دو۔ پھر ایک شخص نے قریش میں سے کہا کہ مگر از خر کو کہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خیر مگر از خر۔

باب: مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت ہتھیار اٹھانا

منع ہے

۳۳۰۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی کو مکہ میں ہتھیار اٹھاوے۔

باب: مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا وہاں

۳۳۰۸۔ یحییٰ نے یہ لفظ بیان کیے کہ میں نے مالک سے پوچھا کہ ابن شہاب نے انس سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

رَاجَلَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَ عَنْ مَكَّةَ الْفَيْلِ وَسَلَطَ عَلَيْهَا رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَّا وَإِنَّهَا لَمْ تَجَلْ لِأَخِي قَبْلِي وَلَنْ تَجَلْ لِأَخِي بَعْدِي أَلَّا وَإِنَّهَا أَجَلَتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ أَلَّا وَإِنَّهَا سَاعِي هَذِهِ خَرَامٌ لَا يُحْبَطُ شَوْكُهَا وَلَا يُغَضُّ شَجَرُهَا وَلَا يُلْقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا مُنْثَبِتٌ وَمَنْ قُبِلَ لَهُ قَبِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْطِيَ بَغْيِي الدِّيَّةَ وَإِمَّا أَنْ يَفَادَ أَهْلَ الْقَبِيلِ)) قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَيْمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاوٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اكْتُبُوا يَا أَبِي شَاوٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِبْنُ الْإِذْعَرِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي ثِيَابِنَا وَنَقْبُرُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِلَّا الْإِذْعَرُ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ

۳۳۰۷۔ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَجِلُّ لِأَخِيكُمْ أَنْ يُحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)).

بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

۳۳۰۸۔ عَنْ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ أَخَذْتُكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

(۳۳۰۷) ☆ یعنی بے حاجت کے اور یہی مذہب ہے شافعیہ کا اور حناہیر کا۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اہل علم کے نزدیک یہ نجی معمول ہے اس پر کہ بلا ضرورت نہ اٹھاوے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور عطاء کا اور حسن بصری نے مطلق ہتھیار باندھنا مکروہ کہا ہے بشرط ظاہر اسی حدیث کے۔ اور جمہور نے استدلال کیا ہے اس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوا میں شرط کئے تھے کہ ہتھیار لاؤں گے میان میں اور اٹھانے سے مراد ہتھیار باندھنا ہے۔

(۳۳۰۸) ☆ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور دونوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ اول دخول کے وقت خود تھا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا۔ اور اس حدیث سے سند لی ہے انھوں نے جنھوں نے کہا ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا درست ہے اس کو

میں آئے اور آپ کے سر پر خود تھا جس سال مکہ فتح ہوا پھر جب خود اتارا ایک شخص نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں میں لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو بارہ الو۔ مالک نے کہا کہ ہاں مجھ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۳۳۰۹- جابر نے روایت کی کہ رسول اللہ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا بغیر احرام کے اور آگے کی روایت میں ہے کہ جابر نے روایت کی کہ نبی داخل ہوئے فتح مکہ کے دن اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ تھا۔

۳۳۱۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

۳۳۱۱- عمرو بن حرث سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے خطبہ پڑھا اور آپ پر سیاہ عمامہ تھا۔

۳۳۱۲- جعفر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں گویا دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کے اوپر اور آپ کے اوپر سیاہ عمامہ ہے کہ آپ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے شانوں کے بیچ میں لٹکادیا ہے۔ اور ابو بکر کی روایت میں منبر کا ذکر نہیں ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ حَطَلٍ مَتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ ((اَقْبِلُوهُ)) فَقَالَ نَبَايْكَ نَعَمْ.

۳۳۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بَغَيْرِ إِحْرَامٍ وَفِي رِوَايَةٍ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

۳۳۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَزْدِيُّ أَحْمَدَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَارِ الدَّقْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۳۳۱۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَطَبَ النَّاسِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ.

۳۳۱۲- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعُنْبُرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَذُ أَرَحَى طَرَفَيْهَا مِثْنِ كَيْفِيَةٍ وَكَمْ يَقُلُّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْعُنْبُرِ.

لہذا جہاں وہ حج و عمرہ کا ذکر کرتا ہو اور کسی کام کے لیے آیا ہو یا ان کو روانہ ہو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے یا ان کے سو اکی اور غرض ہو سب کو رخصت ہے بلا احرام داخل ہونے کی جواز اور حج و عمرہ نہ رکھتا ہو اور برابر ہے کہ اس میں خوف اور یہ صحیح تر قول ہے شافعی کا اور دوسرا قول یہ ہے کہ داخل ہونا بغیر احرام کے روا نہیں ہے اس کو جس کو بار بار حاجت آنے کی نہیں ہوتی مگر اس کو جو مقام ہو یا خانقہ ہو یا کسی غلام کے کہ اگر اس پر ظاہر ہو جائے تو اس کو ضرر پہنچے گا۔ اور نقل کیا جاتی ہے یہ قول اکثر علماء سے۔

(۳۳۱۲) ☆ ان روایتوں سے سیاہ کپڑے پہننے کا جو مذکور معلوم ہو گیا خواہ خطبہ کے وقت ہو یا سوا اس کے اور اگرچہ سفید کپڑا افضل ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہو ہے۔

باب: مدینہ کی فضیلت اور نبی کی دعا اور
اس کے شکار کے حرام ہونے اور اس کے
حرم کی حدوں کا بیان

۳۳۱۳- عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ حرم مقرر کیا (یعنی حرمت اس کی ظاہر کی ورنہ حرمت اس کی آسمان وزمین کے بٹنے کے دن تھی) اور اس کے لوگوں کے لیے دعا کی اور میں نے مدینہ کو حرام کیا جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا اور میں نے دعا کی مدینہ کے صانع اور مد کے لیے اس سے دو حصے برابر جیسے ابراہیم نے کی تھی اہل مکہ کے لیے۔

۳۳۱۴- عمرو بن عبد اللہ نے یہی مضمون مروی ہوا اور لیکن وہیہب کی روایت میں تو اور اور دی کی مثل یہی ہے کہ میں نے دعا کی ابراہیم کے دو حصہ برابر۔ اور سلیمان بن بلال اور عبد العزیز کی روایت میں یہ ہے کہ دعا کی میں نے ابراہیم کی دعا کے برابر۔

۳۳۱۵- رافع نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں کالے چتر والے میدانوں کے بیچ میں حرم قرار دیتا ہوں مراد آپ کی مدینہ ہے۔

۳۳۱۶- نافع نے کہا کہ مروان نے خطیب پڑھا اور ذکر کیا کہ کادور اس کے رہنے والوں کا ویکار اس کو رافع بن خدیج صحابی نے اور کہا کہ یہ کیا ستا ہوں میں تجھ سے کہ تو نے ذکر کیا کہ کادور اس کے لوگوں کا اور اس کے حرم کے ہونے کا اور نہ ذکر کیا کہ مدینہ کا اور نہ وہاں کے لوگوں کا اور نہ اس کے حرم ہونے کا اور رسول اللہ نے حرم ٹھہرایا ہے دونوں کالے چتر والے میدانوں کے بیچ میں اور یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی حرم ٹھہرانے کی ہمارے پاس ایک خولانی چڑے پر لکھی ہوئی ہے مگر تم چاہو تو میں تم کو پڑھا دوں۔ راوی نے کہا کہ مروان خاموش ہو رہا اور کہا کہ میں نے بھی اس میں سے کچھ سنا ہے۔

بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا بِالْبُرْكََةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا
۳۳۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّا إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمَلَكًا بِمَنْطِقِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ)).

۳۳۱۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَىٰ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ حَدِيثَ وَهَيْبٍ وَفَكَرَ وَابْنُ الدَّرَوَازِيِّ ((بِمَنْطِقِي مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ)) وَأَمَّا سَلَمَةُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخَنَارِ فَيَقِي رَوَايَتِهِمَا بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ.
۳۳۱۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّا إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أَحَرَّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ)).

۳۳۱۶- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ سَطَبَ النَّاسَ فَلَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحَرَمُهَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحَرَمُهَا فَلَمَّا دَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحَرَمُهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحَرَمُهَا وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أُوَيْمٍ خَوْلَانِي إِنْ شِئْتَ أَقْرَأُكَه قَالَ فَسَكَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ.

۳۳۱۷- جاہڑ نے کہا کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ نے حرم مقرر کیا مکہ کا اور میں حرم مقرر کرتا ہوں مدینہ کا دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں (یعنی جو مدینہ کے دونوں طرف واقع ہیں) کوئی کانٹے دار درخت نہ کانا جاوے اور نہ کوئی جالور شکار کیا جاوے۔

۳۳۱۸- عامر بن سعد نے اپنے باپؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے حرم مقرر کر دیا درمیان دونوں میدانوں کے کالے پتھر والوں کے کہ نہ کانا جاوے کانٹے دار درخت وہاں کا اور نہ مارا جاوے شکار وہاں کا اور فرمایا کہ مدینہ ان لوگوں کے لیے بہتر ہے کاش وہ اس کو سمجھتے (یہ خطاب ہے ان لوگوں کو جو مدینہ چھوڑ کر اور جگہ چلے جاتے ہیں یا تمام مسلمانوں کو) اور نہیں چھوڑتا کوئی مدینہ کو مگر اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کوئی آدمی اس میں بھیج دیتا ہے اور نہیں صبر کرے کوئی اس کی بھوک پیاس پر اور محنت و مشقت پر مگر میں

۳۳۱۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّا بُرَّاهِمَ حَرَمٌ مَكَّةَ وَإِنِّي حَرَمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يَنْقُطُ عَصَاهُ وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا)) .

۳۳۱۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي أَحْرَمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ أَنْ يَنْقُطَ عَصَاهُ أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ نَزْوً كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِنَّا أَنْزَلْنَا اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يُكْتَلُ أَحَدٌ عَلَى تَلَاوتِهَا وَجَهْدِهَا إِنَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

(۳۳۱۸) ☆ ان حدیثوں سے استدلال کیا ہے ایک جماعت نے مدینہ کے حرم ہونے پر اور وہاں کے شکار کے حرام ہونے پر اور درخت نہ توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور ان کے موافقین کا اور ابو حنیفہؒ نے ان حدیثوں کے خلاف کیا ہے یہ سب نکتہ علم حدیث کے اور احتیاج کیا ہے حلال ہونے پر شکار مدینہ کے مدینہ یا عبور ما فعل النعوس اور غیر ایک چڑیا ہے کہ وہ کسی صحابی کے پاس تھی آپؐ نے ان سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی؟ حالانکہ اس حدیث سے استدلال ان کا محض نظر اور پایہ چوہیں اس لیے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا قس بن حدیثوں کے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہو اور دوسرے یہ احتمال ہے کہ اس کو صل مدینہ سے یعنی حرم کے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور یہ احتمال ثانی حنیفہ کے مذہب پر درست نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کا مذہب کہ حل میں ہے جو شکار پکڑ کر حرم میں لا دیں اس کا بھی چھوڑ دینا واجب ہے اس لیے کہ اس کا بھی حکم صریح حرم کا ہے اور یہ اصل مذہب ان کا بھی محض ہے اصل اور ضعیف دست ہے اور جب حدیث تصریح میں احتمال ہو تو قابل استدلال نہیں خصوصاً ان احادیث صحیحہ متصل اسناد کے درود جس میں صاف نص صریح ہے مدینہ کے حرم ہونے پر اور مشہور مذہب مالک اور شافعی کا یہ ہے کہ صریح مدینہ میں اور اس کے درخت اکھاڑنے میں المان نہیں ہے اگرچہ حرام ہے اور ابن ابی ذؤب اور ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ اس میں بھی جہاد واجب ہوتی ہے جیسے حرم مکہ صید و قطع اشجار میں اور یہی قول ہے بعض مالکیہ کا اور شافعی کا قول قدیم یہ ہے کہ اس کے کپڑے اور سلمان چھین لیا جائے یعنی جو مدینہ کا درخت کاٹا یا شکار کرے اس لیے کہ سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت میں جس کو مسلم نے ذکر کیا ہے ایسا ہی وارد ہوا ہے اور قاضی عیاضؒ نے کہا کہ بعد صحابہ کے کوئی اس کا قائل نہیں ہوا اور امام شافعی کے کہ ان کا قول قدیم ہی ہے۔

اور قاضی عیاضؒ نے ذکر کیا ہے کہ مدینہ والوں کے لیے یہ جو فرمایا کہ میں شیخ ہوں گویا گویا اور اس سے یہ ہے کہ اطاعت کرنے والوں کے لیے گویا ہوں گا اور اہل معاصی کے لیے شیخ ہوں گا اور اس میں مزید فضیلت اور زیادہ خصوصیت تھی مدینہ والوں کے لیے جیسے آپؐ نے شہداء ائمہ کے لیے فرمایا کہ میں ان لوگوں پر گواہ ہوں اور اس سے فضیلت ثابت ہوئی مدینہ کی اور بزرگی نقل وہاں کی سکونت کی۔ اللہ تعالیٰ اس خادم حدیث کو معاف و مومنین و احباب مخلصین کے وہاں کی سکونت اور موت و حیات فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اس کا شفعہ کیا گواہ دو تاہوں قیامت کے دن۔

۳۳۱۹- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي رِفَاعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ ذَكَرْ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُسَيْرٍ وَرَأَيْتُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَمَلُ الْمَدِينَةِ بِسَوْءٍ إِنَّا أَذَاهُ اللَّهُ فِي النَّارِ ذُوبُ الرُّحَاصِ أَوْ ذُوبُ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ.

۳۳۲۰- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا وَكَسْبَ ابْنِي فَصْرَهُ بِالْمَقِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَحْطِطُ قَسْبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ حَمَاهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا تَقْلِيْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

۳۳۲۰- عامر بن سعد نے کہا کہ سعد اپنے مکان کو چلے جو عقیق میں تھا راہ میں ایک غلام کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کاٹ رہا ہے یا سچے توڑ رہا ہے سو اس کے کپڑے چھین لیے اور اس کے گھر والے آئے اور انھوں نے کہا آپ وہ اس کو پھیر دیجئے یا ہم کو عنایت کیجئے انھوں نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ اس سے کہ میں وہ چیز پھیر دوں جو مجھے بطریق انعام کے عنایت کی ہے رسول اللہ نے اور ہرگز نہ

(۳۳۲۰) غرض ان سب احادیث صحیح متواتر المعنی سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ حرم مدینہ کا حکم دیا ہی ہے جیسے حرم مکہ کا اور ابو حنیفہ کو شاید یہ احادیث نہ پہنچیں سو ان کا اندر مقبول ہے مگر متعصبان حنفیہ کو جن کو بخوبی ان کی آواز میں کان ٹھونک چکے ان کا معلوم نہیں کیا حال ہو گا کہ یہ سب تعصب کے اور متعصب فی القید کے امامی کے قول مردود کو لیے جاتے ہیں امام ابن قیمؒ نے کہا کہ رد کر دیا سنت صحیحہ صریحہ محکمہ کو جسے میں پر گئی صحابیوں نے روایت کیا ہے کہ مدینہ حرم ہے اور وہاں کا شکار حرام ہے اور عروہؒ کی کیا کہ یہ اصول کے خلاف ہے اور معاذ خدا کیلاں کا ایک مکتبہ پر قول سے رسول اللہ کے کہ آپ نے فرمایا اے اباعبیر کیا حال ہے خیر کا؟ اور بڑی تعجب کی بات ہے یا اللہ وہ کو کونسا اصول ہے جو ان سنن صحیحہ کا متاعل ہو سکے حالانکہ سنت اعظم اصول ہے اور لازم تھا کہ حدیث ابو عبیر کو ان روایتوں کی رد سے جو شہرت اور تصریح میں بدرجہا اس سے زیادہ تھیں رد کیا جاتا اور ہم تو اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ رد کریں رسول اللہؐ کی کسی سنت صحیحہ کو جب تک اس کا نسخہ معلوم ہو جائے حالانکہ حدیث ابو عبیر میں چار احوال ہو سکتے ہیں کہ ہر طرف ایک جماعت گئی ہے۔ اور اول یہ کہ احادیث تحریم مدینہ سے مقدم ہو اور ان حدیثوں نے اسے منسوخ کر دیا۔ دوسرے یہ کہ ان سے متاخر ہو اور ان حدیثوں کو منسوخ کر دیا۔ تیسرے یہ کہ خیر مدینہ کے حرم سے باہر پکڑی گئی ہو جیسے اکثر شکاری کی جانوروں میں ایسا ہوتا ہے کہ شہر کے باہر پکڑے جاتے ہیں چوتھے یہ کہ خاص اس لڑکے کے لیے اجازت دی گئی دوسروں کو نہیں جیسے ابو بردہؓ جو عراق کی قربانی کی اجازت دی گئی غرض ان چاروں احتمالات کی وجہ سے یہ حدیث تخریم مدینہ سے منسوخ ہوئی اور ان نصوص صریحہ کے رد کے قابل نہ رہی جو صراحت بلا شہاد و دلالت کرتی ہیں حرم ہونے پر مدینہ کے کذا فی الروضة النذیہ اور امام نوویؒ نے فرمایا ہے کہ مضامین واجب ہوتا ہے اس شخص پر جو سچے توڑ یا درخت کاٹنا ہے مدینہ کے یہ قول تدبیر ہے شافعی کا اور اس حدیث سعد سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور اس حدیث کا کوئی معارض نہیں۔ اور عنان کی کیفیت میں دو وہمیں ہیں ایک تو وہ شکار جو اس نے مارا اور دوسرا درخت یا گھاس جو کافی ہے اس کی ضمانت اسی پر آتی ہے یعنی قیمت اس کی لازم ہوتی ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس شخص کی اشیاء جس نے یہ حرکت کی ہے سلب کی جائیں۔ اور اس میں دو قول ہیں اول یہ کہ فقط کپڑے اس کے چھین لیے جائیں اور جہور کا یہ قول ہے کہ اس کا سب سامان سلب کر لیا جائے

سَلَّمَ وَأَبَى أَلَّا يَزِدَّهُ عَلَيْهِمْ.

پھر انہوں نے سامان اس کا۔

۳۳۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

۳۳۲۱- حضرت انسؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے ابو طلحہؓ سے

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا کہ ایک لڑکا ڈھونڈو جو ہماری خدمت کرے۔ سو ابو طلحہؓ مجھے

وَسَلَّمَ بِأَبِي طَلْحَةَ ((التَّمَسَّ بِي غُلَامًا

لے کر گئے اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر اور میں رسول اللہؐ کی خدمت

مِنْ غُلَامَيْنِكَم يَخْدُمُنِي)) فَخَرَجَ بِي أَبُو

کیا کرتا تھا جب آپ اترتے تھے پھر ایک حدیث میں کہا کہ آپ

طَلْحَةَ يُؤَدِّفُنِي وَرَأَاهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ

قشریف لائے یہاں تک کہ جب کوہ احد آپؐ کو دکھائی دیا تو آپ

اللَّهُ ﷺ كَلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ

نے فرمایا احد ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم احد کو دوست رکھتے

أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَأَ لَهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا حَيْلٌ

ہیں۔ پھر جب مدینہ کے قریب آئے تو فرمایا کہ یا اللہ! میں حرام

يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ

کہتا ہوں ان دونوں پہاڑوں کے درمیان کو حبیہ الہیہ ہم نے حرام

قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحْرَمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا

کیا کہہ کو۔ یا اللہ! برکت دے ان کو ان کے مد اور صالح میں۔

مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللَّهُمَّ تَدْرِكْ

لَهُمْ فِي مَذْهَبِهِمْ وَصَاعِهِمْ)).

۳۳۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

۳۳۲۲- انسؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہؐ سے مثل اس کے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنِّي

جو اوپر گزرا مگر اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا میں حرام ٹھہراتا

أَحْرَمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا)).

ہوں درمیان دونوں کالے پتھر والے میدانوں کے بیچ میں۔

۳۳۲۳- عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

۳۳۲۳- عاصمؓ نے کہا میں نے انسؓ بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ

أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ

عند سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم ٹھہرایا مدینہ

كَذَا إِلَى كَذَا فَسَمِعْتُ أَخَذْتُ فِيهَا حَدَّثًا قَالَ ثُمَّ

کو؟ کہا ہاں فلاں مقام سے فلاں تک سو جو اس میں کوئی نئی بات

قَالَ لِي هَذِهِ شَدِيدَةٌ ((مِمَّنْ أَخَذْتُ فِيهَا حَدَّثًا

نکالے یعنی گناہ کی تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں اور

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا

لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ اس سے قیامت کے دن فرض نہ

يَقْبَلُ ۝ إِنَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا غَدَلًا))

نقل اور انسؓ کے بیٹے نے کہا یا جلد دی کسی نئے گناہ کی بات کرنے

قَالَ فَقَالَ أَنَسُ أَوْ أَنَسُ أَوْ مِثْلُهُ.

والے کو۔

۳۳۲۴- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا

۳۳۲۴- عاصمؓ نے کہا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ

أَحْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ

نے کیا مدینہ کو حرم ٹھہرایا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں وہ حرم ہے

تو یہاں سے میرے کافر مشنول کا سب سامان غازی ناقص ہے لیتا ہے کہ اس میں گھوڑا اور بٹھیا اور نقد اس کا سب داخل ہے اور یہی قول صحیح ہے۔

حَرَامٌ لَّا يُحْتَلَى خَلْعًا فَسَنَ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

۳۳۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَكْنَاهِهِمْ وَتَبَارَكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَتَبَارَكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ))۔

۳۳۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا يَسْكُنُهُ مِنَ الْبَرَكَةِ))۔

۳۳۲۷- عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَنْ رَزَعَهُ أُنْ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقَرُوهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ قَالَ وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيهَا أَشْنَاءُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجَرَاحَاتِ وَبَيَّهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ غَبَرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاجِدَةٌ يَسْتَعْي بِهَا أَذْنَاهُمْ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَبَرٍ أَوْ اتَّسَى إِلَى غَبَرٍ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا)) وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((يَسْتَعْي بِهَا أَذْنَاهُمْ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا

نہ توڑا جاوے گا درخت اس کا اور جو ایسا کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔

۳۳۲۵- حضرت انسؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ برکت دے ان کو (یعنی مدینہ والوں کو) ان کے باپ میں اور برکت دے ان کے صاع میں اور برکت دے ان کے مدین میں۔

۳۳۲۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ! مدینہ میں مکہ سے دوٹی برکت دے۔

۳۳۲۷- ابراہیم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خطبہ پڑھانے پر علی بن ابی طالب نے اور فرمایا کہ جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس (یعنی اہل بیت کے پاس) کوئی اور چیز ہے سوا کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے اور راوی نے کہا کہ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا ان کی تلوار کے میان میں تو اس نے جھوٹ کہا اور اس صحیفہ میں اونٹوں کی عمریں (یعنی زکوٰۃ کے متعلقات) اور کچھ زخموں کا بیان تھا (یعنی ان کے قصاص اور دیتوں کا بیان) اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا مدینہ حرم ہے غیر اور ثور کے بیچ میں۔ سو جو شخص کہ کوئی نئی بات نکالے اس جگہ یا جگہ دے کسی نئی بات نکالے والے کو تو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض نہ سنت۔ اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے کہ اعتبار کیا جاتا ہے اسی مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اور جس نے اپنے کو اپنے باپ کے سوا غیر کا فرزند ٹھہرایا اپنے آقاؤں کے سوا کسی دوسرے کا کلام اپنے کو قرار دیا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور نہ قبول کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرض اور سنت۔ مسلم نے کہا کہ روایت ابو بکر و زہیر کی تو وہیں تک ہو چکی کہ ادنیٰ

مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار ہے اور ان دونوں کی روایت میں یہ ذکر نہیں کہ صحیفہ تلوار کے میان میں لٹکا ہوا تھا۔

۳۳۲۸- اعمش نے اسی اسناد سے یہی مضمون مثل ابو کریم کے روایت کیا جو ابو معاویہ سے مروی ہے اخیر تک بیان فرمایا اور اتنا زیادہ کہا کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ جو پناہ توڑے کسی مسلمان کی اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن فرض اور سنت اور ان کی دونوں حدیثوں میں یہ مضمون نہیں ہے کہ جو اپنے کو باپ کے سوا کسی غیر کا فرزند بناوے اور کعب کی روایت میں قیامت کا دن مذکور نہیں۔

۳۳۲۹- مذکورہ بالا حدیث چند الفاظ کے فرق کے ساتھ اس سند

بَعْدَهُ وَكَانَ فِي حَدِيثِهِمَا مُعَلَّقَةً فِي قِرَابِ سَيْفِهِ.

۳۳۲۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ((فَمَنْ أَخْضَرُ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَذْلٌ)) وَكَانَ فِي حَدِيثِهِمَا ((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ)) وَكَانَ فِي فِي رِوَايَةٍ وَكَيْفَ ذَكَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۳۲۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ

(۳۳۲۸) امام حضرت علی کریم اللہ وچہ نے جو خطبہ میں فرمایا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور اس کے صحیفہ کے سوا کچھ نہیں اچ اس میں رد گردیا زعم باطل رافضیوں اور شیعوں کے اور جھوٹا کر دیا ان کے اس قول کو جو کہتے ہیں کہ حضرت علی کو نبی نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور قواعد دین اور غوامض شریعت بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض اشیاء ایسی تقسیم کی تھے کہ ان کے سوا اور کوئی ان پر مطلع نہیں ہو۔ غرض اس سے بخوبی معلوم ہوا کہ یہ سب دعوے باطل اور خیالات فاسدہ ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں اور ان دعووں کے ابطال کے لیے صرف حضرت علی کا قول کافی ہے اور اس سے جائز ہوا کہ مسلم کا۔

اور یہ جو فرمایا کہ عید نہ حرم ہے عمر اور ثور کے بیچ میں ثور کا لفظ غالباً یہاں غلط ہے راوی سے بھول ہو گئی اس لیے کہ جہن ثور تو مکہ کے قریب ہے اور صحیح ہے کہ عید نہ حرم ہے عمر اور احد کے بیچ میں۔ چنانچہ باذری اور بعض علماء نے اس پر یہی کہا ہے اور شاید یہ بھی احتمال ہے کہ احد یا اس کے سوا ثور کسی اور پہاڑ کا نام ہو تو اس عید نہ میں اور اب وہ نام غلط ہو گیا۔

اور ابو یزید کی روایتوں میں جو وارد ہوا کہ درمیان دو کالے پتھر والے میدانوں کی حد ہے حرم مدینہ کی یہ جہاں ہے اس کی حد کا جو مشرق سے مغرب تک ہے اور اس روایت میں جو وارد ہوا کہ حد اس کی درمیان دونوں پہاڑوں کے ہے یہ جنوب و شمال کی حد ہے۔ اور امان دینا ہر مسلمان کا برابر ہے ہر اداس سے یہ ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ تک جو مسلمان کسی کافر کو پناہ دے دے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں آگیا اور کسی مسلمان کو رو انہیں کہ اسے ایذا نہ اور یہی نہ جب سے شافعیہ کا دور ان کے موافقین متبعین سنت کا کہ اگر غلام اور عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے تو امان دینا اس کا صحیح ہے۔

اور اس حد سے معلوم ہوا کہ حرام ہے اپنے باپ کے سوا کسی کی اولاد کہلاتا یا جس نے اپنے کو آزاد کیا اس کے سوا کسی کو مولیٰ ظہر نامہ اور عید ہے اس میں ان لوگوں کو جو اپنی ذات بدل دیتے ہیں یعنی شیخ سے سید ہو جاتے ہیں اور دوسروں کا غلام اپنے کو غلام سلط ظہر الیتے ہیں مثلاً نام رکھ لیتے ہیں غلام بنی الدین یا غلام علی یا غلام بنی۔ تو کہ اور جس نے پناہ توڑی کسی مسلمان کی یعنی ایک مسلمان نے کسی کافر کو پناہ دی اب جو اس کو پناہ دے اس نے پناہ توڑی وہ سوزی ملعون ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ وَزَكِيَّةٌ بِأَنَّ قَوْلَهُ مَنْ نَوَىٰ غَيْرَ مَوَالِيهِ وَذَكَرَ اللَّعْنَةَ لَهُ.

۳۳۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْمَدِينَةُ حَرَمٌ فَمَنْ أَخَذَتْ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَىٰ مُحِلًّا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۳۳۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْتَعِي بِهَا أَذْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَلٌ وَلَا صَرْفٌ)).

۳۳۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الظَّالِمَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا دَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ)).

۳۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْ الْمَدِينَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلُوْا وَجَدْتُ الظَّالِمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا دَعَرْتُهَا وَجَعَلَ النَّبِيُّ عَشْرًا مِثْلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ جُمُوعًا.

۳۳۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ النَّسْرِ جَاءُوا بِوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي

(۳۳۳۳) ☆ رمت اس زمین کو کچھ ہیں جس میں حکام و امراء حکم کر دیتے ہیں کہ سوا ہمارے جانوروں کے اور کوئی نہ چرے تو حرم گویا اللہ تعالیٰ کا رمت ہے کہ سوا جنگلی جانوروں کے جو دہاں کے باشندے ہیں اور کوئی نہ چرے۔

دے ہمارے صارع میں اور برکت دے ہمارے مدینے۔ یا اللہ ابراہیمؑ تیرے غلام اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا غلام اور نبی ہوں اور انھوں نے دعا کی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں دعا کرتا ہوں تجھ سے مدینہ کے لیے اس کے برابر جو انھوں نے مکہ کے لیے کی اور مثل اس کے اور بھی اس کے ساتھ بھر بلائے آپ کسی چھوٹے لڑکے اپنے کو اور وہ پھل دیدیتے اسے۔

۳۳۳۵- ابوہریرہؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ کے پاس پہلا پھل آتا اور آپ دعا کرتے کہ یا اللہ! برکت دے ہمارے شہر میں اور ہمارے بچوں میں اور ہمارے مدینہ میں اور ہمارے صارع میں برکت پر برکت دے پھر وہ پھل دے دیتے کسی چھوٹے لڑکے کو جو اس وقت حاضر ہوتا۔

باب: مدینہ میں رہنے کی ترغیب اور اس کی مصیبتوں پر

صبر کرنے کی فضیلت

۳۳۳۶- ابو سعید مولیٰ مہریؓ نے کہا کہ ہم کو مدینہ میں ایک بار محنت اور شامت فاقہ کو پہنچی اور میں ابو سعید خدریؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میں کثیر العیال ہوں اور ہم کو سختی پہنچی ہے اور میں نے اراوہ کیا ہے کہ اپنے عیال کو کسی ارزاں اور سرسبز ملک میں لے جاؤں ابو سعیدؓ نے فرمایا کہ مدینہ کو نہ چھوڑو اس لیے کہ ہم ایک پارہ نبیؐ کے ساتھ فطی میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے کہا یہاں تک کہ عسقلان تک پہنچ گئے اور وہاں کئی شب ٹھہرے سولوگوں نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم یہاں بے کار ٹھہرے ہوئے ہیں اور ہمارے عیال پیچھے چھپے ہوئے ہیں اور ہم کو ان کے اوپر اطمینان نہیں (یعنی خوف ہے کہ کوئی دشمن نہ ستا دے) اور یہ خبر جناب رسول اللہ صلی

تَمَرًا وَتَمَارًا لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارًا لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارًا لَنَا فِي مَدَنَّا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَذْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ)) قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَدِهِ ثُمَّ يَعْطِيهِ ذَلِكَ التَّمْرَ.

۳۳۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ التَّمْرِ فَيَقُولُ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي صَاعِنَا وَفِي مَدَنَّا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً)) مَعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ.

باب التَّوَعُّبِ فِي مَكَّةِ الْمَدِينَةِ

وَالصَّبْرِ عَلَى نَآوَائِهَا

۳۳۳۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرِّي أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَمْدٌ وَبِدَّةٌ وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ وَقَدْ أَصَابَتْنا بِدَّةٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَقُلَّ الْعِيَالِ إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا تَفْعَلْ الْزَمِ الْمَدِينَةَ فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُفُ أَنَّهُ قَالَ خُذْ قَدِيرًا عُسْفَانًا فَاقَامَ بِهَا لَيْلًا فَقَالَ النَّاسُ وَاللَّهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمُرُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ

(۳۳۳۵) ☆ حضرت کے پاس وہ پھل اسی لیے لاتے تھے کہ آپ کی دعائے خیر کا ثمرہ پائیں اور موجب برکات ہو اور ہر ایک میر اور صارع چار میر کے قریب ہے اور لین دین اور حبیب کا لین دین سے ہوتا ہے اس لیے ان میں برکت کی دعا فرماتے اور چھوٹے بچوں کا دل خوش کرتا مکارم اطفال و محبت و شفقت کا باعث ہے۔

وَمَنْ ذَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ))۔
۳۳۳۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَثَقَّةً۔
اور ایک برکت پر دو برکتیں اور عنایت فرما۔

۳۳۳۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ أَنَّهُ
جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِيَالِي الْحَرَّةِ
فَاسْتَشَارَهُ فِي الْحَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَشَكَا إِلَيْهِ
أَسْغَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ لَا صَبْرَ لَهُ
عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّا رَأَيْنَاهَا فَقَالَ لَهُ وَنَحْتَ
لَا أَمْرَكَ بِذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ
عَلَى لَأْوَالِهَا فَيَمُوتَ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ
شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا كَانَ مُسْلِمًا))۔
۳۳۳۹- ابو سعید مولیٰ مہربی سے روایت ہے کہ وہ ابو سعید
خدری کے پاس آئے حرہ کی راتوں میں (یعنی جن دنوں مدینہ
طیبہ میں ایک قنہ مشہور ہوا ہے اور ظالموں نے مدینہ طیبہ کو لوٹا
ہے ۶۳ھ میں) اور مشورہ کیا ان سے کہ مدینہ سے کہیں اور چلے
جاویں اور شکایت کی ان سے وہاں کی گرانی نرخ کی اور کثرت عیال
کی اور خبر دی ان کو کہ مجھے صبر نہیں آسکا مدینہ کی محنت اور بھوک
پر تو ابو سعید خدری نے فرمایا کہ خرابی ہو تیری میں تجھے تھوڑی
یہاں رہنے کا حکم کرتا ہوں بلکہ میں نے جناب رسول اللہ سے سنا
ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ صبر نہیں کرنا کوئی یہاں کی تکلیفوں پر اور
پھر مر جاتا ہے مگر میں اس کا شفیق یا گواہ ہوں قیامت کے دن جب
وہ مسلمان ہو۔

۳۳۴۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَبَنِي
الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ)) قَالَ ثُمَّ
كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَجِدُ أَحَدُنَا
فِي بَيْتِهِ الطَّيْرَ فَيَكْفُهُ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ يُرْسِلُهُ۔
۳۳۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْمَدِينَةَ فَقَالَ ((إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ))۔
۳۳۴۲- عَنْ غَائِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبَيْتَةٌ فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ

۳۳۴۲- جناب حدیقہ نے کہا کہ رسول اللہ اور ہم جب مدینہ
تشریف لائے تو وہاں وبا تھی اور ابو بکر اور بلال بیمار ہوئے پھر
☆ محمد ان دنوں وطن تھا یہود کا۔ غرض اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ بدعا کرنا کافروں پر بیماری اور ہلاکت اور ذخران کے
ساتھ درست ہے اور اس میں دعائے خیر ہوئی مسلمانوں کے ساتھ صحت اور تندرستی کے اور یہی مذہب ہے کہ قاتلہ کا بدعا کافروں کو

جب رسول اللہ نے اپنے اصحاب کی بیماری دیکھی تو دعا کی یا اللہ ا دوست کر دے ہمارے مدینہ کو جیسے دوست کیا تھا تو نے مکہ کو یا اس سے بھی زیادہ اور صحت عطا کر اس کے رہنے والوں کو اور برکت دے ہم کو اس کے جو سیری اور سیر میں اور اس کے بخار کو جھڑکی طرف پھیر دے۔

۳۳۴۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۳۴۴- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو صبر کرے مدینہ کی بھوک پر میں اس کا شفیق یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

۳۳۴۵- محسن زبیر کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ وہ عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ایک آزاد باندی آئی اور ان کو سلام کیا اور یہ فتنہ کے دن تھے (یعنی فتنہ حرہ کے دن جس کا ذکر ابھی تو حویٰ دور گزرا) اور اس نے کہا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ) ہم پر سخت دن ہیں اور میں ارادہ کرتی ہوں مدینہ سے نکلنے کا تو عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ بیٹھے اسے نادان! اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے گا مدینہ کی بھوک پیاس اور مشقت پر تو میں اس کا شفیق ہوں گا (یعنی اگر وہ گنہگار ہے) یا گواہ ہوں گا (یعنی اگر وہ نیکو کار ہے) قیامت کے دن۔

۳۳۴۶- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہی قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

وَأَشْكِي إِلَيْكَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَكْوَى أَصْحَابِهِ قَالَ ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَتَوَلَّ لَنَا فِي صَابِعِهَا وَمَنْدَحِهَا وَخَوِّنْ حُمَاهَا إِلَيَّ الْخُفْيَةَ)).

۳۳۴۳- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۳۳۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ

عَلَى لَأْوَايَهِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ

الْقِيَامَةِ)).

۳۳۴۵- عَنْ يُحْسَنَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ

كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ

فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تَسْلَمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي أُرِدْتُ

الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْتَشِدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ

فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللَّهِ أَفْعَلِي لَكَاعِ فَإِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا

يُصْبِرُ عَلَى لَأْوَايَهِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ

شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۳۳۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى

لَأْوَايَهِ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۳۳۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى

لَأْوَايَهِ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۳۳۴۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى

لَأْوَايَهِ كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۳۳۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى

لَأَوَاتِيهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ.

۳۳۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أَقْبِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا)).

۳۳۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۳۳۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ)).

بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ

الطَّاعُونَ وَالذَّجَالُ إِلَيْهَا

۳۳۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى أَقْنَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الذَّجَالُ)).

۳۳۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّةُ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَنْزِلَ ذُبُرُ أَحَدٍ ثُمَّ تَصْرَفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهَذَا لِكَ بَهْلَكِ)).

باب: طاعون اور دجال سے مدینہ طیبہ کا

محفوظ رہنا

۳۳۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے ناکوں پر فرشتے ہیں کہ اس میں طاعون اور دجال نہیں آسکتا۔

۳۳۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح دجال آوے گا مشرق کی طرف سے ارادہ اس کا مدینہ کا ہو گا یہاں تک کہ اترے گا کوہ احد کے پیچھے اور فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں تباہ ہو جائے گا۔

(۳۳۵۰) ☆ اس حدیث سے فضیلت مدینہ کی اور ثواب وہاں کی سکونت کا اور درجہ وہاں کے مساکین کا معلوم ہوا۔

(۳۳۵۱) ☆ مسیح کا لفظ جناب مسیحی کے واسطے بولا جاتا ہے اور دجال کے واسطے بھی اور اس کے دو معنی ہیں ایک چھوٹے والا۔ اس معنی سے حضرت عیسیٰؑ پر اس کا اطلاق آتا ہے کہ وہ جس کو چھوڑتے تھے اچھا ہو جاتا تھا۔ اور مسیح کے معنی مسوح بھی ہیں یعنی ملا ہو یا بہاؤ اس کی آنکھ چمکے اندھ بھی ہے اس لیے اسے مسح کہا یا اس نظر سے کہ وہ بھی دعویٰ کرے گا کہ میں مسیح ہوں اور لوگ اس غیبت کے دعوے اور فریب میں آجائیں گے۔

بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي شِرَارِهَا وَتَسْمِي طَابَةِ وَطِيَّةٍ

باب: مدینہ کا طابہ اور طیبہ نام ہونا اور بری چیزوں کو اپنے سے دور کرنا

۳۳۵۲- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آوے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ ارزانی کے ملک میں آؤ ارزانی کے ملک میں اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا کاش کہ وہ جانتے ہوتے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کوئی شخص مدینہ سے بیزار ہو کر نہیں نکلا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بہتر دوسرا شخص بھیج دیتا ہے مدینہ میں آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔

۳۳۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْخُو الرُّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَفَرِيئَهُ هَلُمَّ إِلَى الرِّخَاءِ هَلُمَّ إِلَى الرِّخَاءِ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكَبِيرِ تُخْرَجُ الْخَبِيثَاتُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شِرَارِهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَلْدِيدِ)).

۳۳۵۳- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ مجھے حکم ہوا ہے (یعنی ہجرت کا) ایسے قریہ کی طرف جو سب قریوں کو کھا جاوے گا۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اور لوگوں کو ایسا چھانٹنا ہے جیسے لوہے کی بھٹی میل چھانٹتی ہے۔

۳۳۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْرٌ بِقَرِيَّةٍ تَأْكُلُ الْقَرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَلْدِيدِ)).

(۳۳۵۲) ☆ شاید یہ بات دجال کے وقت ہوگی کہ حدیث میں آیا ہے کہ دجال جب مدینہ کے قریب پہنچے گا قریہ میں تین ہزار لڑکے آوے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے سب سے ہر کا فراورہ منافق کو نکال دے گا یا مدینہ میں ایسا ہوتا ہے۔

(۳۳۵۳) ☆ سب قریوں کو کھا جائے گا یعنی وہیں لشکر اسلام جمع ہو کر چاروں طرف پھیلے گا اور تمام بلاد کو مسخر اور قربانہ دار بنا دے گا سب اطراف سے اموال غنیمت اسی میں آکر جمع ہونگے اور وہاں کے لوگوں کے صرف میں آویں گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں اور یثرب کو آپ نے مکہ وہ جانا اس لیے کہ وہ تنزیہ ہے اور تنزیہ کے معنی جہز کرنا اور ملاست ہے اور مسند احمد میں ایک روایت آئی ہے کہ اہل یثرب میں یثرب کہنے کے اور قرآن مجید میں یثرب واقع ہوا ہے وہ بھی مقولہ کفار کا ہے یا منافقین کا اور مدینہ جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہے وہ منافقوں کا قول نہیں۔ غرض اس سے معلوم ہوا کہ اچھی چیز کا نام ہر اہل یثرب کا بھی ایک اتفاق کا شعبہ ہے اور مسلک نبوت کے خلاف ہے جیسے محبت الہی کو شراب سے تعبیر کرنا یا عشق الہی کو جنون سے یا خداوند تعالیٰ کو معاذ اللہ صلیا یا معشوق سے یا نبی کو بت سے یہ تعبیرات جو اکثر شعرا کی زبان زد ہیں وہ سب مردود اور مذموم ہیں اور مجملہ حدیثات اور شراور ہیں ان سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

((كَمَا يَنْفِي الْكُفْرَ الْغَيْثُ لَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيثَ)).

۳۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَغُلَّتْ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْلِي يَبْعِي فَأَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِي يَبْعِي فَأَمَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِي يَبْعِي فَأَمَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خِيَمَهَا وَتَصْنَعُ مَلِيحَهَا)).

۳۳۵۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَلِيحَةٌ (بَعْضُ الْمَدِينَةِ) ((وَإِنَّمَا تَنْفِي الْخَيْمَتِ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَيْثُ الْفَيْصَةُ)).

۳۳۵۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَى الْمَدِينَةَ طَلَابَةً.

بَابُ مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

بِسُوءِ أَذَانِهِ اللَّهُ

۳۳۵۸- عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْفَرَّاطِ أَنَّهُ قَالَ أَضْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْعَاصِمِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلَدِ بِسُوءٍ)) يَنْفِي الْمَدِينَةَ ((أَذَانَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ)).

۳۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ يُرِيدُ)) الْمَدِينَةَ ((أَذَانَهُ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ)) قَالَ ابْنُ خَالِمٍ هِيَ

(۳۳۵۵) ☆ اس نے اسلام پر اور حضرت کے ساتھ قیام پر بیعت کی تھی پھر اس کا کالہ آپ کیوں فرماتے۔
(۳۳۵۶) ☆ مدینہ کو طیبہ فرمایا لیکن پاکیزہ کہ نجاست شرک سے اور خیانت کفر سے پاک ہے یا طیب عشق و ہل حاصل ہے اور طاب بھی اس معنی سے فرمایا جیسے آگے آ۴۶۔

حَدَّثَنَا ابْنُ يُمَيْسٍ بِذَلِكَ قَوْلُهُ بِسُوءِ شَرِّهِ.

۳۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْهَى.

۳۳۶۱- عَنْ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءِ أَذَانِهِ

اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

۳۳۶۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ عَالِيٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْهُ أَنْ يَقَالَ ((بَذَعُوا أَوْ بِسُوءِ)).

۳۳۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعْدِ بْنِ عَالِيٍّ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي

مُدَّتِهِمْ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ زَيْدٌ ((مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا

بِسُوءِ أَذَانِهِ اللَّهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ)).

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ

الْمَاصِرِ

۳۳۶۴- عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَفْتَحُ الشَّامَ فَيَخْرُجُ مِنْ

الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوتُونَ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ

لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تَفْتَحُ الْيَمَنَ فَيَخْرُجُ

مِنْ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوتُونَ وَالْمَدِينَةَ

خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ تَفْتَحُ الْفِرَاقَ

فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُوتُونَ

وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ)).

۳۳۶۵- عَنْ سَفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَفْتَحُ الْيَمَنَ

۳۳۶۰- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۶۱- ابو وقاص روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ جو

کوئی اہل مدینہ سے برائی کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے پکھلا

دے گا جیسے نمک پانی میں پکھل جاتا ہے۔

۳۳۶۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سعد رضی اللہ عنہ

دونوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ

یا اللہ! برکت دے مدینہ والوں کے مدین میں اور آگے وہی مضمون

بیان کیا جو اوپر کی بارگزر۔

باب: لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا جب

شہر فتح ہو جائیں

۳۳۶۴- سفیان نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شام فتح ہو گا اور

کچھ لوگ مدینہ سے نکلیں گے اپنے گھروالوں کے ساتھ اونٹنوں کو

ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے لیے بہتر تھا کاش وہ جانتے ہوتے۔

پھر فتح ہو گا یمن اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھروالوں کے

ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش

وہ جانتے۔ پھر فتح ہو گا عراق اور نکلے گی ایک قوم مدینہ کی اپنے گھر

والوں کے ساتھ اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور مدینہ ان کے حق میں

بہتر تھا کاش وہ جانتے۔

۳۳۶۵- سفیان نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے کہ فرماتے

تھے کہ یمن فتح ہو گا اور لوگ وہاں جاویں گے اونٹوں کو ہانکتے

(۳۳۶۵) ان حدیثوں میں چند نسخے ہیں رسول اللہؐ کے۔ اول یہ کہ آپ نے شام اور عراق و یمن کی فتح کی خبر دی اور وہاں ہی ہوا کہ خلفائے راشدین کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور صدائق خلافت راشدہ یہی لوگ خنجرے اور مواہید الی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔

ہوئے اور لادے جاویں گے اپنے گھروالوں کو جو ان کا کہنا مانے اور مدینہ ان کے لیے بہتر تھا اگر وہ جانتے ہوتے۔ پھر شام فتح ہو گا تو لوگ وہاں جاویں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے جاویں گے اپنے گھروالوں اور جو ان کا کہنا مانے اور مدینہ بہتر تھا ان کے لیے اگر وہ جانتے ہوتے۔ پھر عراق فتح ہو گا اور لوگ وہاں جاویں گے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے اور لادے جاویں گے اپنے گھروالوں کو اور جو ان کا کہنا مانے اگر جانتے ہوتے تو مدینہ طیبہ ان کے حق میں بہتر تھا۔
باب: جناب رسول اللہ کا خبر دینا کہ لوگ مدینہ چھوڑ دیں گے

قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَحْمَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الشَّامَ قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَحْمَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقَ قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَحْمَلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ((

باب في الْمَدِينَةِ حِينَ يَتْرُكُهَا

أَهْلِهَا

۳۳۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے لیے کہ لوگ وہاں کے مدینہ کو چھوڑ دیں گے اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہو گا اور ایسا چھوڑیں گے کہ وطن ہو جائے گا درندوں اور پرندوں کا۔

۳۳۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَدِينَةِ ((لَيْرُكُهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ مُذَلَّةً لِّلْعَرَاكِ)) يَغِي السَّيَّاحُ وَالطَّيْرُ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو صَفْرَانَ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيمٌ ابْنُ حُرَيْثٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَضْرِهِ.

۳۳۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنائیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لوگ مدینہ کو چھوڑ دیں گے اور وہ بہتر ہو گا اور نہ رہے گا اس میں کوئی مگر درندے اور پرندے پھر نکلیں گے دو چرواہے قبیلہ مزنیہ سے

۳۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ)) مَا كَانَتْ ((لَّا يَفْشَاهَا إِلَّا الْعَرَاكِ)) بُرَيْدٌ عَرَاكِ السَّيَّاحِ وَالطَّيْرِ

لہذا دوسرے یہ کہ لوگ ان ملکوں میں جا بیٹیں گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جاویں گے اور ایسا ہی ہوا ہے۔ تیسرے یہ کہ متوجہ ہو جان بلاد کا اس ترتیب سے ہو گا کہ پہلے یمن پھر شام پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ بلاد فتح ہوئے اور رافقوں سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

(۳۳۶۶) ☆ یہ باتیں گوئی بھی آپ کی جی ہے اور قیامت کے قریب ہو گی۔ مسلم نے کہا کہ ابو ہریرہ ان جن عبد اللہ بن عبد الملک ہے وہ یتیم تھے اور ابن جریج کی گود میں دس برس پرورش پائی۔

(۳۳۶۷) ☆ یہ اخیر زمانہ میں ہو گا قیامت کے قریب کہ جب وہ دونوں نسل کے پاس پہنچیں گے قیامت آجائے گی اور وہ اخیر میں ہوں گے ان سب لوگوں کے جن کا مشر ہو گا جیسا کہ بخاری میں ثابت ہوا ہے اور یہی مطلب اس حدیث کا ظاہر و بخاری ہے۔ اور یہ مجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعض فرق میں ایسا بھی ہو چکا ہے۔

ارادہ کرتے ہوئے مدینہ کا لٹکارتے ہوئے اپنی بکریوں کو اور پادریں گے مدینہ کو دیران یہاں تک کہ جب پچیس گے شیعہ الوداع تک کہ ایک ٹیلہ ہے گر پڑیں گے منہ کے بل۔

باب: قبر مبارک اور منبر کے درمیان اور موضع منبر کی فضیلت کا بیان

۳۳۶۸- عبد اللہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک چمن ہے جنت کے چمنوں میں سے۔

۳۳۶۹- اس سند سے بھی مذکور بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۷۰- ابو ہریرہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی کیاریوں میں سے اور منبر میل میرے حوض پر ہے۔

باب: احد پہاڑ کی فضیلت

۳۳۷۱- ابو حمید نے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے ساتھ غزوہ تبوک میں اور حدیث بیان کی اور اس میں یہ کہا کہ چلے ہم یہاں تک کہ پہنچے وادی قرئی میں اور رسول اللہ نے فرمایا کہ میں جلدی چلے والا ہوں جس کا جی چاہے میرے ساتھ چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر کر آوے سو ہم نکلے یہاں تک کہ دیکھیں گے ہم مدینہ کو

((ثُمَّ يَخْرُجُ رَاغِبًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَتَعَفَّانَ بَيْنَهُمَا قَبِيلَهُمَا وَخَشَا حَتَّى إِذَا بَلَغَا نَبْثَةَ الْوَدَاعِ خَرَا عَلَى وَجْهِهِمَا))۔

بَاب مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمَنْبَرِ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

۳۳۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))۔

۳۳۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))۔

۳۳۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَهِيَ عَلَى حَوْضِي))۔

بَاب أَحَدُ جَبَلٍ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

۳۳۷۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ وَفِيهِ ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ))۔

(۳۳۷۰) اس حدیث کے دو معنی ہوتے ہیں کہ حجرہ مبارک اور منبر کے بیچ کا ایک موضع جنت میں چلا جاوے گا قیامت کے دن۔ دوسرے یہ کہ وہاں عبادت کرنا جنت میں جانے کا سبب ہے کہ جس نے وہاں عبادت کی گویا داخل جنت ہوا اور بعض روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری قبر اور منبر کے بیچ میں ایک کیاری ہے جنت کی اور مطلب اس کا بھی یہی ہے کہ قبر اور حجرہ مبارک گویا ایک ہے اس لیے کہ قبر حجرہ کے اندر ہے اور میرا منبر حوض پر ہے اس کی بھی دو مرادیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ جو منبر کے قریب عبادت کرے گا اس حوض سے میرا آب ہوگا اور دوسرے یہ کہ یہی منبر مبارک آپ کے حوض کو خیر رکھ دیا جائے گا یا میدان قیامت میں جو منبر نہایت ہو گا وہ حوض کو خیر رکھا جاوے گا۔

اور آپ نے فرمایا کہ یہ طاب ہے اور یہ احد ہے اور یہ پہاڑ ایسا ہے کہ ہم اس کو دوست رکھتے ہیں اور یہ ہم کو دوست رکھتا ہے۔

۳۳۷۲- انسؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہؐ نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ وہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو۔

۳۳۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: مسجد مکہ اور مدینہ میں نماز کی فضیلت

۳۳۷۴- ابو ہریرہؓ اس بات کو جناب رسول اللہؐ تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا مسجد الحرام کے یعنی مکہ کی مسجد کے۔

۳۳۷۵- ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی افضل ہے سوا مسجد حرام کے۔

۳۳۷۶- ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ ایک نماز مسجد میں رسول اللہؐ کی افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی سوا مسجد الحرام کے اس لیے کہ رسول اللہؐ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کی مسجد آخری۔

مسجد ہے (یعنی جو نبیوں نے بنائی ہیں) اور ابو سلمہ اور ابو عبد اللہ نے کہا کہ بلا شک ابو ہریرہؓ نے جو یہ بات کہی تو رسول اللہؐ کی حدیث سے کہی ہوگی (اس لیے کہ ایسی بات کوئی قیاس سے نہیں کہہ سکتا) اور ہم نے اس حدیث کو ابو ہریرہؓ سے یکے طور پر دریافت نہیں کیا تو اسی وجہ سے کہ انھوں نے حضرتؓ سے سنا ہوگا جب تو کہا یہاں تک کہ جب وفات ہوئی ابو ہریرہؓ تو ہم نے اس

فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَقْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) .

۳۳۷۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) .

۳۳۷۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ ((إِنَّ أَحَدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) .

باب فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدِي مَكَّةَ

وَالْمَدِينَةِ

۳۳۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) .

۳۳۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) .

۳۳۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ((صَلَاةٌ)) فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخِرُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ أَبُو

سَلَمَةَ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ تَشْكُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمَنَّا ذَلِكَ أَنْ تَشْتَبِثَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تَوَقَّيْ أَبُو هُرَيْرَةَ نَدَّاهُمْ ذَلِكَ وَتَلَاؤُنَا

میں اس کا ذکر کیا اور ایک دوسرے کو ملامت کی کہ کیوں نہ پوچھ لیا ہم نے ابو ہریرہؓ سے اس کو کہ وہ نسبت کرتے اس حدیث کی رسول اللہؐ تک اگر آپ سے سنی ہوئی۔ غرض ہم اسی بات چیت میں تھے کہ عبد اللہ بن ابراہیم کے پاس جا بیٹھے اور ان سے اس کا ذکر کیا اور یہ وجہ بیان کی جس کے سبب سے ہم نے ابو ہریرہؓ سے اس کو دریافت نہیں کیا تھا۔ تب عبد اللہ نے ہم سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ بیشک میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

۳۳۷۷- یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ میں نے ابو صالحؓ سے پوچھا کہ تم نے ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ جناب رسول اللہؐ کی مسجد میں نماز کی فضیلت بیان فرماتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں مگر مجھے عبد اللہ بن ابراہیم نے خبر دی ہے کہ انھوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزاروں نمازوں سے جو اور مسجدوں میں ادا ہوں مگر مسجد حرام میں۔

۳۳۷۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۳۳۷۹- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد میں افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجد میں پڑھنے سے سوا مسجد حرام کے۔

۳۳۸۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی منقول ہے۔

أَن لَّا نَكُونَ كَلَمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِن كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَمِنَّا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ قَارِظٍ قَدْ كَرْنَا ذَلِكَ الْحَكِيْمَ وَالَّذِي قَرَأْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَا تَأْخُذُوا النَّبِيَّاءَ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ)) .

۳۳۷۷- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ)) .

۳۳۷۸- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۳۳۷۹- عَنْ ابْنِ عُمرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) .

۳۳۸۰- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ وَأَبُو أُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۳۳۸۱- عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳۳۸۱- ابن عمرؓ اکرم اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ آگے

وہی جو اوپر گزرا۔

۳۳۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۳۳۸۳- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک عورت بیمار ہوئی اور اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی تو میں جاؤں گی اور بیت المقدس میں نماز پڑھوں گی۔ پھر وہ اچھی ہو گئی اور بیماری کی اس نے جانے کی اور مہینہ ام المومنین بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور ان کو سلام کیا اور اپنے ارادہ کی خبر دی تو انھوں نے فرمایا کہ جو تم نے توشہ تیار کیا ہے وہ کھاؤ اور رسول اللہ کی مسجد مبارک میں نماز پڑھو اس لیے کہ میں نے جناب رسول اللہ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ایک نماز اس میں ادا کرنا افضل ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں سے سوا مسجد کعبہ کے۔

باب: تین مسجدوں کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۳۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً

۳۳۸۳- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى فَقَالَتْ إِنَّ شَفَائِي اللَّهُ لَا خَرَجَ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَبْرَاتٍ ثُمَّ تَجَهَّزْتُ ثَرِيدَ الْحُرُوجِ فَجَاءَتِ مَيْمُونَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّمَ عَلَيَّهَا فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتُ وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنْ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ))

بَاب لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ

مَسَاجِدَ

۳۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى))

۳۳۸۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ))

۳۳۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ إِبِلَاءَ

۳۳۸۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاویں مگر تین مسجدوں کی طرف ایک میری یہ مسجد یعنی جو مدینہ میں ہے اور مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔

۳۳۸۵- زہری سے اس سند سے روایت ہے کہ تین مسجدوں کی طرف کجاوے باندھے جائیں۔

۳۳۸۶- ابو ہریرہؓ خبر دیتے تھے کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد کعبہ اور میری مسجد اور مسجد ایلہاء (یعنی بیت المقدس)۔

(۳۳۸۶) ☆ جب کسی خانہ کی طرف سفر درست نہ ہو اس میں تین کے تو قبروں کی زیارت کے لیے کیونکر درست ہو گا کہ وہ خانہ عبادت میں اور اس کی شرح ہم خوب کر آئے ہیں جہاں بیان کیا ہے کہ عورت کو بغیر محرم کے درست نہیں۔

باب بَيَانُ أَنَّ الْمَسْجِدَ الَّذِي أُسِّنَ عَلَى التَّقْوَى

باب: اس مسجد کا بیان جس کی بنا تقویٰ پر ہے

۳۳۸۷- ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ میرے پاس سے عبدالرحمن بن ابوسعید خدریٰ گزرے اور میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنے والد کو کیسے سنا کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنا تقویٰ پر ہوئی ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ کے پاس آپ کی بیویوں سے کسی کے گھر میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ! وہ مسجد کون سی ہے جس کو اللہ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے؟ سو آپ نے ایک مٹھی نکلر لیے اور زمین پر مارے اور فرمایا کہ وہ یہی تمہاری مسجد ہے مدینہ کی مسجد۔ سو میں نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی تمہارے والد سے سنا ہے کہ ایسا ہی ذکر کرتے تھے اس مسجد کا۔

۳۳۸۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّنَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ قَالَ أَبِي دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ بَعْضِ بَنَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّنَ عَلَى التَّقْوَى قَالَ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَاةٍ فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ ((هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا)) لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ.

۳۳۸۸- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مذکور ہے۔

۳۳۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ.

باب فَضْلِ مَسْجِدِ قِبَاءَ وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ وَزِيَارَتِهِ

باب: مسجد قباء کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کا ذکر

۳۳۸۹- عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ زیارت کرتے تھے مسجد قباء کی سوار بھی اور پیادہ بھی۔

۳۳۸۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قِبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۳۳۹۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کو تشریف لاتے تھے سوار بھی اور پیادہ بھی۔

۳۳۹۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قِبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا فَيُصَلِّي

(۳۳۸۷) ☆ اس روایت سے صاف کھل گیا ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جس مسجد کو فرمایا ہے کہ تقویٰ پر بنائی گئی ہے وہ مسجد نبویؐ ہے نہ کہ مسجد قباء ہے اور ردوہو گیا ان مفسرین کے قول کا جنہوں نے مسجد قباء کو کہا ہے۔ اور آپ کا نکلر اٹھا کر مارنا تاکید کی راہ سے تھا کہ خوب یقین آجلاے سامع کو کہ یہی مسجد ہے۔

فِيهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي يَوْمَانِهِ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ.

۳۳۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي
قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۳۳۹۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدِيثِ
خَدِيثِ يَعْنِي الْقَطَانِ.

۳۳۹۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۳۳۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

۳۳۹۵- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ كَهِلَ ابْنُ عُمَرَ هَفْتَهُ فِيهِ
جَاتَهُ تَحْتَهُ مَسْجِدَ قُبَاءَ فِيهِ أَوَّلُ كَيْتِهِ تَحْتَهُ كَيْتُ
بِهِ كَيْتُ هَفْتَهُ فِيهِ جَاتَهُ تَحْتَهُ.

۳۳۹۶- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَهِلَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبَاءَ كَوَاتِهِ تَحْتَهُ هَفْتَهُ فِيهِ
سَوَارِجِيٍّ أَوَّلُ يَزِيدُهُ بَحِيٍّ. أَوَّلُ ابْنِ دِينَارٍ كَهِلَ ابْنُ
بَحِيٍّ كَرْتَهُ تَحْتَهُ.

۳۳۹۷- عَنْ ابْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ
يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ.



(۳۳۹۲) ☆ ان حدیثوں سے لغیبات قبائی اور فضیلات وہاں کی مسجد کی اور فضیلات اس کی زیارت کی معلوم ہوئی اور زیارت اس کی سوا زیادہ
دونوں طرح درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز قبلہ دن کو دور کھت ہے اور جہاں مذہب ہمارا اور جمہور کا ہے اور ابو حنیفہؒ نے ان کا خلاف کیا
ہے اور قول ان کا منہج مخالفت حدیث غیر مسوع ہے اور معلوم ہوا کہ زیارت مسجد میں ہے کہ اس میں دور کھت ہوا کرے نہ کہ یہ اس کی غل
کریاں دیکھتا پھرے یا نہیں مگر اس کے کہ یہ قضاائیں کا کام ہے نہ کہ عبادان انبیاء کا عظیم الصلوٰۃ والسلام۔

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غففر

- زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق حایہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل رُز با و تقریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔
- ♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں ملبوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کروئے گئے ہیں۔
 - ♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
 - ♦ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
 - ♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک اتمول تحفہ۔
 - ♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
 - ♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔